

نور محمد علی

RARE BOOK
NOT TO BE

CHECKED 1963

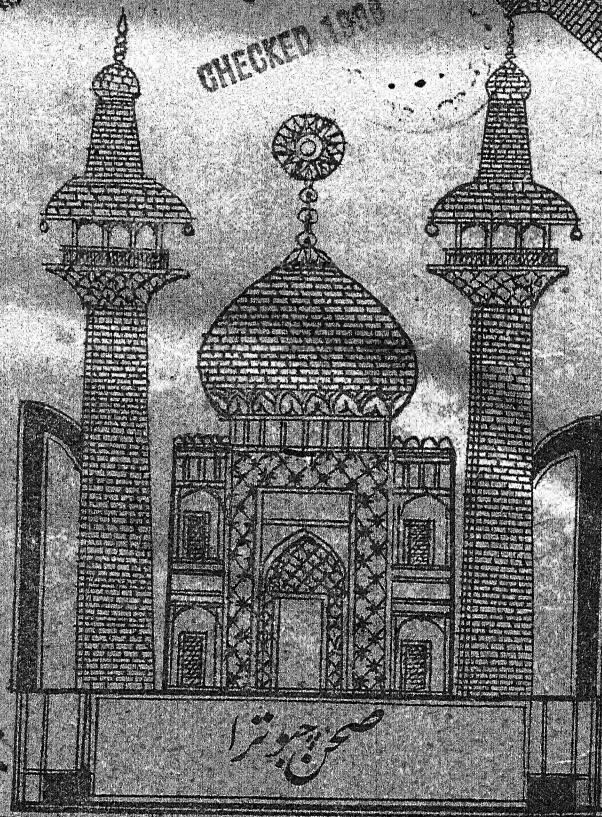
خلاصۃ المصا

بایده

نقشہ کربلا علی

CHECKED 1963

کربلا



صحن چو ترا



نقشہ حاجی محمد علی حسینی
کربلائی

بایده

اطلاعات

بفضل از دستعال اس مطبع میں ہر ایک علم و فن کی کتاب موجود ہے اکثر کتابیں جو باور روزگار اور کسانِ مہین
بر صرف زر کشید اور بہ محنت شافعیہ ہو چکا کر واسطے تفہیم عوام کے چھاپی گئی ہیں جنکی فہرست مطبوعہ
پہنچی ہے جن حضرات کو ضرورت ہو طلب فرمائیں صرف محصول داک اور چھاپہ گاہ۔ مادرے کتب عام
و غنوں و عجائبات و کتب درسیہ منطق و معانی و اصول فقہ و علم کلام و طب و کتب تواریح و دیر و دواوین
و شغوبات اردو و فارسی و انگریزی کے مصاحف و بہا ہر ایک اقسام کے طبع ہوئے ہیں جن کے مطالعہ سے
ہر کوئی مسرت اور تازگی ہوتی ہو تحریر سے صفت و ثناء کی بیان جو ناشکل ہی مگر بہ بالا جمال کیفیت ان کی کہتے ہیں

مصاحف بہا

کلام اللہ مطبوعہ ہوا واقع شہر کانپور۔
محمد کی فصاحت اور تقطیع خوبصورت بارہ بارہ طبع
نمائت خوشخط اور صحیح اجزائے مناسب میں مشتمل قلم
و وضاحت نمائت خوبی کی ہے یہ قرآن وہی ہے
کہ اول فرمائش دس ہزار عدد مولوی سلیم الدین صاحب
دہلوی تاجر کتب پنجاب وغیرہ کے اشاعت کا
باعث ہوئے اور دیگر نامی گرامی اصحاب ہند اور
پنجاب نے بچائیں ہزار کے قریب خرید فرمایا۔
کلام اللہ نوشتہ مولوی نادعلی مرحوم تقطیع و دستخط
خوشخط تعلیم علی اور نہایت لڑان بدید ہے۔
کلام اللہ نقل نظامی مرحوم منشی محمد جان صاحب قاری
سیاح لوح بد نظامی کی اصل کے ہو ہوئے جو کہ احد
غذیر مقام کانپور میں لبرق دیزی بہتیمان مطبع نظامی
چھپا کر مقبول غلاق ہوا تھا۔
اور قریح کا غدر بہن لوح میر فیض احمد صاحب کی
تحریر سے یہی عمدہ تیار ہوا ہے۔

قرآن شریف مترجم اردو۔ یہ ترجمہ معروف بہ
مولانا رفیع الدین مرحوم دہلوی کا ہے کہ مترجم دیار
کے تاجروں و اسکی خوشنماں چھاپہ اور تقطیع کو سید کیا
اور پڑھنے والوں نے ہی اسکو دلہیں عجب دسی ہے
یہ قرآن شریف کی قسم کے کاغذ پر چھاپا ہے۔ گلابی
والہی اول قسم۔ اور کاغذ خانی و سفید رسی۔
اور ایک قسم سفید رنگ خانی ہے فی الواقع یہ قرآن
قابل دید ہے۔
حاکم شریف کو منشی اشرف علی صاحب نے لکھا ہے
کہ اس اعتبار سے اسکی تصحیح ہوئی ہے اور خوشخطی
بہی خلت وہ مانی و نہاد ہے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی
برو دی میں اس تقطیع پر بہ خوشنماں حرف و صورت
عمدہ ہے رات کو بھی صاف نظر آتا ہے کی بہت
چھپ چکا ہے قرآن شریف کاتب محمود الزکری
شمل و لکھنؤ سے دو سال کے عرصہ میں سلیم
اور اعتبار اور صحت کو ایک ایک حرف کو اس خوبی

چونکہ فہرست

پہل سوجہ ہوا

شمار

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

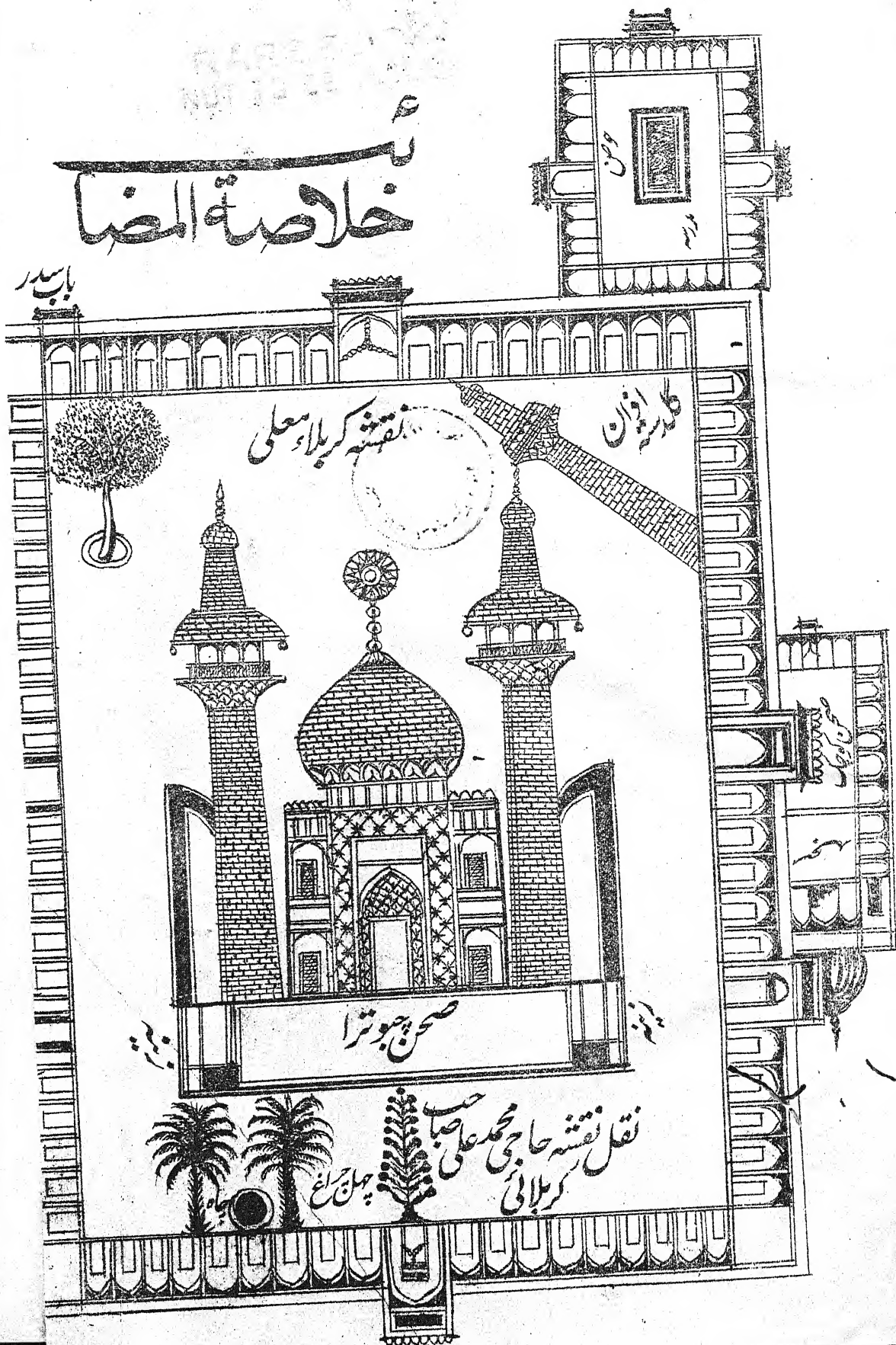
فہرست روایات کتاب خلاصۃ المصاب

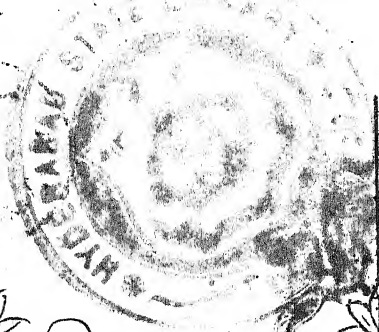
چونکہ فہرست روایات کی مطول مع خلاصہ کل حالات مصنف کتاب موصوفہ داخل متن کتاب کی ہے
پس سوجہ سوانح مست فی حق شمار روایات اور ہند صنفیات احتصار کیا تا ناظرین کو تلاش روایات میں وقت نہ
تھو

شمار روایات	صفحہ	شمار روایات	صفحہ
روایت اول	۱۳	روایت بیچدہم	۱۱۵
روایت دوم	۲۰	روایت نوزدہم	۱۲۱
روایت سوم	۲۶	روایت بستم	۱۲۶
روایت چہارم	۳۲	روایت بست و یکم	۱۳۲
روایت پنجم	۴۰	روایت بست و دوم	۱۳۷
روایت ششم	۴۷	روایت بست و سوم	۱۴۵
روایت ہفتم	۵۲	روایت بست و چہام	۱۴۹
روایت ہشتم	۵۸	روایت بست و پنجم	۱۵۶
روایت نہم	۶۳	روایت بست و ششم	۱۶۱
روایت دہم	۷۰	روایت بست و ہفتم	۱۶۶
روایت یازدہم	۷۵	روایت بست و ہشتم	۱۷۱
روایت دوازدہم	۸۰	روایت بست و نہم	۱۷۶
روایت سیزدہم	۸۵	روایت سے ام	۱۸۲
روایت چہار دہم	۹۱	روایت سے ویکم	۱۸۸
روایت پانزدہم	۹۸	روایت سے و دوم	۱۹۴
روایت شانزدہم	۱۰۵	روایت سے و سیوم	۲۰۰
روایت ہفتدہم	۱۰۹	روایت سے و چہام	۲۰۵

خلاصة المضا

باب





۷۰۰
۱۱



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي خلقنا في أمته الذي قازى ربه إلى قاب وسين وأكرمنا بولاية وصيه الذي
 ردت له الشمس يومين وموفى بحب الزهراء أم السبطين التي فضلت على نساء العالمين و
 جعلنا من الباكين على مصاب الحسن والحسين وسبعة من ذرية الحسين الذين من بجبا
 على مصابهم ربح حسنة أعمال الثقلين وهم أممة المشرقين وهذا الموعود صلوات الله
 عليكم ما دام طلوع النورين بعد حمد ونعت کے اوپر راسی ذاکہ صاجان اولی الابصار اور اذان
 ناظران احادیث و اخبار سیما شائقین آثار مصائب جناب خامس آل اطہار پر مخفی و محتجب نہ ہو
 کہ یہ کتاب مستطاب عہد کرامت مہد اوس شاہ عالم پناہ میں محلی بجلیلہ طبع آئی کہ تمام خلق زیر سایہ
 ہمایون پائیہ سکندرشان عادل زمان بندہ پرور کو کف امن وامان میں باسایش مالا کلام پرورش
 ہوتی ہو شاہ عالیجاہ کہ جس نے تمام اہل ظلم کو سیف قاطع اپنی سے صاف کر دیا اور نام سرکشوں
 اور مفسدوں کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا کہ تمام عالم و عالمان نے تصور عدل و انصاف کو اپنی
 لوح خاطر سے محو کر دیا ہر سپہ سلطنت و کامگار کو نور دیدہ غفلت و شہراری سے روشن کیا
 و تاج اس دولت عظمیٰ و جود شاہنشاہ سے مانند بدر منیر اور جملہ بندگان درگاہ شل کو اکسے
 مستنیرین لوای ملت دین نبوی اور علم ہدایت طریقہ مرقصوی امداد و اعانت حضرت قدر قدرت

ہندو مرتفع ہے حکاکہ اگر جمشید و فریدون زندہ ہوتے تو قواعد سلطنت اس شاہ عدل کسے
 اخذ کرتے اور اگر شاہان ترکستان مانند تشنگ و افراسیاب حاضر ہوتے تو ضرور حلقہ اطاعت
 و فرمانبری حضرت خدیو گہان اپنی گوس گزار کرتے پادشاہان پیشین باوجود اشتہار کثرت جود
 و سخا از کیومرث تا پوراسپا اگر حضوری پاتے نا محالہ طریقہ جود و سخا اس شاہنشاہ عالم پناہ سے
 سیکھتے فی فی غلط ہے کہ جملہ شاہان مذکورین کو حضرت اقدس و اعلیٰ دین پرورد سے کیا شتا
 ہے کہ مرتبہ او کا مقابلہ رتبہ بندگان حلقہ بگوشان شاہ دین پرورد کر نہیں ہو سکتا ہے اس واسطے
 کہ اس عہد عدالت مہدین دین رسول مختار اور طریقہ حضرت ائمہ اطہار نے رواج پایا اور بدعا
 شریعت غراسے نبوی اس وقت میں نابود ہوئے بسا علوم و فنون حکما و یونانیان پیشین نے تجدید
 و ردق پائی پس اگر اس سبب سے بیت السلطنت لکھنو کو رشک افراہی طبقہ ممالک یونان اور جزائر
 خالدا ت کہتے تو بجا ہے اور افتخار بلاد شرقیہ نامتناہی جزائر گنگ خذ کہ مسکن حکما ہوا یقیناً اہل
 ہند تہا تبصیر کیجیے تو روا ہے قلعہ گے گردون اساس اقوام لنام کی اس عہد میں پشت بزمین
 ہوئی اور تمامی شہر دین سرکش سیوف ابدار غازیان طفر سے طعمہ ہوئی اعلیٰ حضرت ولی نعمت
 و اولادریان فریدون مکان مغفور دوران باسط بساط امن و امان مروج عدل و احسان سلطان
 بن سلطان خاقان بن خاقان حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی جناب اقدس علی البونصر
 ناصر الدین سکندر جاہ پادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ پادشاہ غازی
 خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی جمیع العالمین برہ و حسانہ اور باعث طبع اس کتاب سر اسر
 حسانات کی ذات عالی صفات اوس والا جناب کی ہوئی کہ تمام اہل شاہجہان آباد کو فیض عام
 اوسکے سے دین آئین شہب حقہ کامیہ حاصل ہوا اور ملت نبوی اور طریقہ مرقصوی کو اوس مقام
 میں بلکہ اوس اطراف میں رواج دیا اعنی نواب مستطاب معلی القاب عالیجناب ارفع اعلام اہل
 و احسان کہف حاج وزیرین تجار و ماواہی سادات و مومنین ناظم مہام ممالک ہندوستان
 دستور اعظم وزیر انجم سلامہ و دودمان مصطفوی کل گلستان مرقصوی نواب فلک جناب گردون

قباب سر فرار الامراء النش الملک اعتماد الدولہ سید حامد علی خان بہادر جنگ پس از انجام کثرت
 حق طویرت اون جناب کی ہمیشہ مصروف با مورخیات مبرات رہتی ہے باوجودیکہ عین بریوان جوانی
 اور عقوان شباب کے عنایت جناب خلاق عالم سے اب منزل چہارم منازل شنی عشر عمر مبارک
 تمیل پائی ہے مگر اس عرصہ میں ہزاروں امور خیر و ست حق پرست اور محنت اری ہوئی ہیں مانند بنیاد
 مساجد و مدارس بنوانا امام باڑو کا اور متفرک کرنا پیش نماز مذہب حقہ امامیہ کا شہر شاہجہان آباد میں اور باعلا
 کرنا تقریر داری جناب خاسر آل عبا کا کہ اوس شہر میں بسبب کثرت اہل سنت جماعت کو عہد سلطان
 تیمور سواتیک یہ امور باعلان کسین و نہیں کیے تھوان جناب درجاری کیو پس ہر گاہ مجالس محافل ^{السلطنت} بیت
 لکھنؤ دیکھی اور طریقہ حدیث خوانی کا اون جناب درسماعت فرمایا نہایت پسند کیا اور چون کہ محبت
 جناب باعبداللہ الحثین کہ جدا علی اونچو ہین آب و گل میں تجسیم پائی ہے لہذا اس کترین سوارشاہ
 کیا کہ کتاب ترجمہ احادیث صحیحہ متضمن مصائب و فضائل جناب خاسر آل عبا اور باقی شہیدان
 معرکہ کربلا علی علیہم السلام ^{والتحیۃ والتسلیۃ} تیار کر کر بنام نامی جناب حضرت اقدس علی شاہ
 عالم واجد علی شاہ ^{وہو} خلد اللہ ملکہ و سلطانہ معرض طبع میں لاکھ ہر گاہ چھپتہ خانہ زاد موروثی اوس
 دودمان عالیشان کا سچ منظر ہو کہ تمام ہندوستان میں یعنی دارالسلطنت شاہجہان آباد میں
 مصافات اور تعلقات اوسکے شہر بشہر اور قریہ قریہ اور دیہ دیہ بلکہ ہر گھر میں یہ کتاب مجالس غزا
 پڑھی جائے اور باعث و رازی عمر و دولت و بقای سلطنت حضرت اقدس علی دام ملکہ کا ہو کہ
 پس مجد اللہ کہ ہزار جلد حکم اشرف ہو معرض طبع میں آئی اللہ تعالیٰ بواسطہ رسول مقبول و زمامی
 امہ اطہار اکباد و بتول کو تصدق سو تا بقای ایام و بنا اور ظہور خاتم خلفا صاحب العصر و الزمان
 کہ اس دولت عظمیٰ اور سلطنت کبریٰ کو ذات والا جناب حضرت خسر وانی مسرور و نوق بخش رکھے
 اور جناب یزدیسیان نواب مظلوم بنید عمر و دولت تا صد و سی سال قائم رکھ کر نسل سوار و کی سیاد
 تاقیام قیامت جاری رکھے ^{بکرم} مگر ہم الغرض جب چاہا اس فقیر ذل اس کو جمع کرے تو کتب احادیث اور
 اولن بزکو ارون کی ایسی جمع کیں کہ اونچی کتابوں سور واج پا گیا حدیث کا پڑھنا مجالس میں

مثل میر اکبر علی صاحب و مرزا امان بیگ صاحب و مرزا مغل مرحوم گراونچی کتابوں میں نظم بہت ہے
 بطریق روایت خوانو کی اور اکثر حدیث خوان نظم ہندی کو عبارت عربی کے ساتھ پڑھا گوارا نہیں کرتے
 بیشتر روایت خوانوں نے اکثر روایات کو بسبب ملا فی نظم غیر مشروع کو خراب کر دیا اور ثواب کو اپنی ضایع کیا
 اور مرزا امان بیگ صاحب نے کتاب خوب جمع فرمائی مگر وہ کتاب تمام و کمال نکلنے پائی آدھی مروج ہے
 لیکن میر اکبر علی صاحب مرحوم نے ضیاء الابصار کو اپنی سانسو تقسیم کر دیا اور ثواب پنا بڑا ہا یا بعد اس کے جو
 انہوں نے جمع کیا تھا ہنوز وہ نکلنے پنا یا تھا کہ میر صاحب ماہی جنت ہوئی پس اس عاصی کو خیال میں آیا
 کہ ضیاء الابصار بطریق کتب حادیث مثل جلال العیون وغیرہ کی ہو اور ذکر کو ہر بار ترتیب نو کرنی پڑتی
 اور فضائل و مصائب جدا جدا ہوں تو ہر بار گرہ خوب نہیں لگتی پس اس لیے چاہا یعنی کہ اس کتاب کو بوقت
 اپنی عقل ناقص کے ان کتابوں اور غیر ان کی سے انتخاب کر کر ترتیب دے کہ ہر روایت میں پہلے فضائل ہوں اور
 پھر مصائب ہوں کہ یہ طریقہ حدیث خوانوں میں سے کسینو نہیں کیا اور اگر خدا تعالیٰ چاہے تو ذکر و نگوہی
 یہ طریقہ پسند آئے اور آسان پڑے اور ثواب جناب سید مغفور کا اور جن بزرگوار و فکی تصنیف سے بیخود انتخاب
 کیا ہے زیادہ ہوئی پس جانا چاہیو کہ اکثر روایات تو اسمین ضیاء الابصار کی ہیں اور بعض روایات تصنیف
 مرزا مغل صاحب غافل اور مرزا جعفر علی صاحب فصیح اور مرزا امان بیگ صاحب و رسید اظہر علی
 گراونچی کے کتابوں کی زوال العاقبت ہو انتخاب کی ہیں اور بعض روایات کتاب خراج اور بیاض فخری
 وغیرہ میں سے نکالیں ہیں تا میں بھی شریک ثواب ہوں انشاء اللہ تعالیٰ اور نام رکھا میں اس کتاب کا
خلاصۃ المصائب اور بعد اس کے ایک کتاب اور جمع کر رہا ہوں کہ اسمین سب معصوم و نکا
 احوال تولد اور وفات مع زیارت و انحضرات کی جمع کیا ہے اگر فرصت پاتا ہوں تو اس سے بھی انشاء اللہ
 طیار کر کر خدمت مومنین میں حاضر کرتا ہوں پس امیدوار ہوں اور بزرگوار و نسو کہ جو اس پر ہیں
 بعد دعای بقای سلطنت اعلیٰ و اقامۃ اللہ ملکہ اور دعای علاء دین کی دعای خیر اور بزرگوار و نکو
 یو کرین کہ جنگی کتب سے منویہ باقیات الصالحات جمع کی ہے اور اونچو لیکو کہ جنہوں نے اسمین مدد کی ہے
 اور بعد اس کے اس عاصی کو بھی بد دعای خیر یاد فرمائیں کہ یہ ادنا ترین بندہ صدی اور خاک پایا

نبوی اور ترقی خواہ شیعیان مرتضوی محمد ہادی بن مرزا علی ولد مرزا سہرابی علی خان بن طاہرین
 خان وزیر بادشاہ توران قوم برلاس سیو یعنی اولاد ابرو می خان کہ لقب او نکابر لاس تہا بن قاجولی بہا
 کہ سپہ سالار تو فوج پیرا پتی تو سنہ خان کہ اور تو سنہ خان اولاد مغول خان تہا اور غول خان پشت ہنتم یافت حضرت
 نوح سیو پس نہیں ذکر کیا آباد و اجداد کو ازراہ افتخار کہ بلکہ موجب رشاد خداوند غفار کہ فرمایا ہر و جعلناکم
 شعوبا و قبائل لعلکم تو ایمنی گردانا ہنتم ہمیں ازراہ شیعی اور قبیلہ کرنا اون نشانوں سیو پچا نے جاو
 اور تذکرہ آبار باعث افتخار نہیں ہو سکتا اس لیے کہ دنیا میں اس کوئی پوچتا نہیں اور خدا کو اگر اسکی کچھ
 قدر نہیں کہ تمہ میں اسی ایک کی خدا فرمایا ہر ان کو مکمل عندک اللہ العلیم و بحقیق کہ بزرگتر تم میں کبزرگ
 خدا کو وہ ہی جو زیادہ پرہیزگار ہو تم میں سیو پس پہلی جا ہی کہ فہرست روایات بیان ہوا اور پھر روایت پرہیز
 اوس صفحہ کا لکھا ہو کہ جس صفحہ سیو و روایت شروع ہوئی ہو واجب ذکر ارادہ پڑھو گا کہ سیو فہرست
 میں دیکھ کر جو روایت پڑھنی منظور ہوا وہی جلد نکال را اور احتیاج تلاش کی نہور روایت اول خواب
 ہند ما در معاویہ و خاتمہ ارادہ سفر جناب امام حسین روایت دوم محبت رسول خدا یا امام حسین اور کوچ
 مدینہ سیو پھر احوال مختلف روایت سوم فضائل بکا پھر کوچ جناب امام حسین اور پھر زنا فاطمہ صغری
 سر روایت چہارم فضائل زیارت اور استیجاب نشانہ اور روایت سلیمان اعش پر اضطراب
 جناب زینت راہ میں اور مرزا بادشاہ جنات کار روایت پنجم روایت ثواب بکا و روانگی حضرت مسلم
 سمت کوفہ پراحوال شہادت حضرت مسلم روایت ششم بیان فضائل گریہ کنندگان و زائرین
 امام حسین پراحوال منزل سوق اور ناخبر شہادت مسلم روایت ہفتم فضائل اہلبیت پر گم ہونا
 جناب امام حسین کا اور معاف ہونا قصیدہ لکب پر ملاقات فوج و خاتمہ مصائب امام پر روایت
 ہشتم ثواب بکا پراقتحار کعبہ پر پہنچنا حضرت آدم و حضرت ابراہیم و جناب رسول خدا و جناب
 علی مرتضیٰ اور جناب خاسر آل عبا کا زمین کر بلا پر روایت نہم احوال سخاوت جناب امام حسین
 و مصائب حضرت اور آنا حضرت لکھکا اور شہید ہونا امام کو اور دنا جانور و نکار روایت دہم فضائل
 جناب امام حسین و انصار آنحضرت و خبر شہادت از فرمودہ رسول خدا پر شہادت ہونی ابوذر غفاری کی

واضح ہو کہ یہاں
 زینت راہ میں
 بیست و نہم صفحہ
 صفحہ علیحدہ مرقع کتاب
 شریعی اور سوجست
 بیان ہنتم ہمیں
 کا ذکر ہے

روایت یازدهم توابع گریه از سمیع پیر احوال شہادت غلام ترکی خاتمہ مصیبت امام زین العابدین
روایت دوازدهم فضائل بکا پیر احوال تکبیر کنہی جناب امام حسین کجا پیر فدا کرنا رسول خدا کا ابراہیم کو امام حسین
پیر فدا کرنا امام حسین کجا امت پیر شہادت وہب روایت سیزدهم روایت ہاروح و قلم و خبر دینی
رسول خدا کی جناب فاطمہ کو شہادت امام حسین سی پیر سوار ہونا امام حسین کجا پشت رسول خدا پر سجدہ و کبر
شہادت حضرت قائم روایت چہارم ہم نقل شیعہ جناب امام حسین ثواب بکا مین پیر روایت
عبدالدین بن کثابہ گریہ مین پیر نقل ایک وینداری پیر احوال تشنگی امام اور احوال شب عاشورا و شہادت
حضرت قائم روایت پانزدہم حدیث ثواب بکا و اہل مجلس پیر فضائل امام حسین پیر آراستہ
کرنا کا اوس فوج قلیل کو پیر شہادت جناب عباس سجہ برادران روایت شانزدہم ہم تو
آمالی کی رونما امام زین العابدین کا ویکہ کو پیر حضرت عباس کو پیر شہادت حضرت عباس روایت
ہفتادہم ثواب بکا پیر محبت جناب رسول خدا امام حسین سی پیر احوال کلام جناب امام حسین
با عمر سعد پیر پانی لانا جناب عباس کا پیر چاہہ کو دنا روایت ہجدهم فضائل جناب امام حسین
پیر اشعار مناجات آنحضرت پیر احوال مصائب پیر مریضہ جناب امام حسین با تم جناب عباس و مین
نوزدہم وینا جبرئیل کا حسین کو میوہ جنت پیر آنا بچہ آہو کا پیر شہادت جناب علی اکبر اور نکلتا جناب
زینب کا خیمہ حور روایت بیستم ثواب پانی پیکر لنت کرنا کا قالمو پیر امام حسین کی پیر محبت رسول خدا
با امام حسین اور خبر وینا آنحضرت کا ساتہ شہادت اون حضرت پیر اعجاز سورہ و دہ پلا نا رسول خدا کا امام حسین
پیر تشنگی امام اور شہادت علی اصغر روایت ہست ویکم فضائل مجلس فضائل اہل بیت
پیر فضائل جناب ثیر اور مشک اوٹھا نا ضعیفہ کی پیر شہادت علی اصغر روایت ہست و دوم
فضائل المہبت پیر گریہ حضرت یعقوب وراق یوسف ثلثین پیر احوال فراق فاطمہ صغرا اور امام حسین
اور آنا خط فاطمہ کا کربلا مین روایت ہست و سوم فضائل المہبت پیر آنا جناب امام حسین کا
عرصہ قیامت مین پیر احوال شہادت عبدالدین الحسن خاتمہ شہادت امام حسین پیر روایت
ہست و چہارم روایت خراج درجرات جناب امام حسین و معجزہ دیگر پیر مصائب آنحضرت

اور آنا فقیر کا پانی لیکر پیر احوال شہادت اور بیٹھنا گھوڑی کا روایت بست و پنجم پانا گھوڑی کا اشت
امام پر پیر سنا جات حضرت موسیٰ پیر خون بر سنا آسمان سو پیر احوال شہادت امام حسین کا روایت
بست و ششم روایت ریان بن شیبہ ثواب بکا میں پیر نازل ہونا فرشتوں کا واسطی خبر شہادت
جناب امام حسین کو اور نازل ہونا ملائکہ کا رسولیٰ پر تعزیت امام حسین کو لیا اور آنا سید اخف کا اور
شہید ہونا روایت بست و ہفتم روایت خواب سونڈا پیر احوال سید علوی اور پیر بیان کرنا
اور احوال شہادت جناب امام حسین روایت بست و ہشتم روایت چوتسا رسولیٰ کا زبان
امام حسین کو پیر اونٹ بننا بواسطہ امام حسین پیر آنا حضرت کا نقش علی اکبر پر اور رخصت کرنا حرم کو اور
حال شہادت اور گریہ سیکینہ نقش پر پر روایت بست و نهم ثواب گریہ پیر مصائب امام حسین
اور کرنا گھوڑی سے اور نکلنا خیمہ میں سوتین لڑکوں کا روایت سی ام فضائل شیعہ پیر تفسیر حضرت
خواب عرب احوال شہادت امام حسین روایت سی و یکم روایت صحیح مسلم تفسیر و ما لکت علیکم
السماعی پیر روایت ابن شیبہ پیر شیر و بنا رسولیٰ کا امام حسین کو پیر مصائب و حضرت کو اور گھوڑا
ڈالنا پانی میں اور تیر لگانا ایک ظالم کا دھن شریف پیر اور گھوڑی گھوڑا روایت سی و دوم سبب
نزول ہل اتی پیر فضائل جناب تیر پیر مصائب جناب امام حسین در روایت ہلال بن نافع اور ہما
آنحضرت روایت سی و سوم دست بردن گوشت فروش اور آنا کر تہ واسطی جناب میٹر کو اور خلعت
عید واسطی حسین کو آنا پیر جامہ کمنہ ملائکہ جناب امام حسین کا اور شہید ہونا حضرت کا روایت سی
و چہارم نزول ملائکہ روز عاشورا اور انس و موتی ہو کر آنا حسین پیر گھوڑی کا بیٹھنا امام حسین کے گھوڑا سوار ہونا
کی پیر احوال شہادت اور آنا گھوڑی کا خیمہ پر روایت سی و پنجم روایت ملا محمد باقر کا کرنا ایک شخص کا ثواب گریہ
پیر بیان کرنا فاطمہ صغریٰ کا احوال ظلم اشقیاء اور مصائب الہیہ روایت سی و ششم سوار ہونا
امام حسین کا پشت سونڈا پیر روایت سہم اور خاتمہ آنا جانور کا دیوار جناب فاطمہ صغریٰ پر اور خبر دنیا شہادت
امام حسین کی روایت سی و ہفتم فضائل شیعہ اور ثواب گریہ اور احوال روز عاشورا و رونا
پیر کو شیر کا اور عدا و عدا القادریٰ پیر شہید ہونا حضرت کا پیر آنا الہیہ کا نقش امام پر روایت

سی و ہشتم روایت صفیہ و عفو تقصیر فطرس پر احوال شہادت امام حسین و بکاؤ و حشر حسین
 یزید نقش آنحضرت روایت سی و نہم ثواب گریہ تمبید ذکر احوال حضرت سلیمان پر گریہ جناب
 امام حسین اور خاتمہ فقرات زیارت پر روایت چہلم فضائل بکاؤ احوال گرگ پر مصائب اہلبیت
 اور آنا جانور و کمانش امام حسین پر اور آنا ملعونہ کا بارادہ پامالی شہداء ایچا ناشیہ کا نقش مبارک کو روایت
 چہلم و یکم انہر نکاب پیش امام زین العابدین اور پر احوال تاراجی خیام اور تازیانہ مارا انارین العابدین
 روایت چہلم و دوم گورہ ہمالا نا جبریل کا اور سوار ہونا امام حسین کا پشت رسولی پر اور
 ملال رسولی کا گریہ امام حسین سو اور آنا جناب سیدہ کا نقش امام حسین پر روایت چہلم و سوم
 معجزہ جناب امیر اور ہاتھ کٹی جشی کو اور احوال شقاوت ساربان روایت چہلم و چہارم
 بشارت دینار رسولی کا جناب سیدہ کو ساتھ عقدہ جناب امیر کو اور پر انگوشی دینا جناب امیر کا کوع
 مین اور حال اوٹکی اور ہاتھ کٹی جناب امام حسین کا ظلم جمال غیرہ روایت چہلم و پنجم فضائل
 مجلس بول امام حسین درکنار رسولی اور آنا قافلہ کا کر بلا مین بعد عاشورا اور ایمان لانا و گن روایت
 چہلم و ششم خبر دینار رسولی کا جناب سیدہ کو شہادت جناب امام حسین سی پر خواب بن عباس
 اور آنا جانور کا مقدس رسولی پر اور شفا پانا و خمر ہیو و بکاؤ اور ارادہ گوئی و درویشی کا نقش امام پر روایت چہلم
 ہفتم احوال چہل اور حال زن فاحشہ و آنا اہلبیت کا کو فحش خاتمہ حال سر جناب عباس پر روایت
 چہلم و ہشتم خود بخود چکی چلنا خانہ جناب سیدہ مین پر آنا معصومہ کا باشان و شوکت بیان
 حشر پر اسیری اہلبیت و آنا کو فحش روایت چہلم و نہم فضائل شیعہ اور نصف حسنات
 بنحشا معصومہ کا و بکاؤ پر ثواب گریہ پر جانا اہلبیت کا سمت شام روایت پنجا ہم زینت عرش
 با حسین اور افتخار جبریل کا ساتھ خدمت اہلبیت کو پر مصائب اہلبیت و جانا کو فحش شام کو اور
 داخل ہونا مجلس نیدین و شرط کج کینا اور شراب پینا و س ملعونہ کا اور خاتمہ روایت ستر قدس
 لنگانیکا دروازہ مسجد پر روایت پنجا کا و یکم خون برنا آسمان سی اور پھر روایت پانچ سجدہ کرنا
 رسولی کا و کوع پر حال و خمر حاتم اور قید ہونا الحرم کا اور آنا دربار زید مین روایت پنجا و دوم

فضائل بکا اور حال حضرت شہر بانو پھر حال تاراجی اہلبیت کا اور داخل ہونا دربار نیرید لعین میں
روایت پنجاہ و سوم تو اب گریہ اور آنا لجا کا وقت تولد جناب امام حسینؑ در مصائب اپنے مختصر
اور خوبی کا سدا قدس کو رکنا تنور میں اور شام میں ایک ملعونہ کا سر طہر پر پتھر مارنا و روایت پنجاہ
و چھ کا دم گریہ آسمان زمین و ملائکہ ماتم جناب امام حسینؑ میں اور حضرت موسیٰ کا دعا کرنا مریٰ اہل
کو یو پھر احوال و روایات شام میں و روایت پنجاہ و پنج حکم خدا واسطے حضرت داؤد کی توابع
کا اور سلوک کا ساتھ فقر کا اور فروتنی حضرت سلیمانؑ اور حال حضرت جبرئیلؑ اہل الحرم کا شام میں
جانا و روایت پنجاہ و ہشتم یاد کرنا حضرت آدمؑ کا اسامی پختن اور آنا امام حسینؑ کا میدان شہر
میں پھر احوال و روایات قدس مجلس نیرید میں اور حال و کیلش روم و روایت پنجاہ و ہفتم
فضائل جناب سیدہ پھر دیکھنا جناب سیدہ کو حضرت آدمؑ کا اور چار و اون معصومہ کی گروہونی او
جانا جناب سیدہ کا خانہ یو دین پھر مصائب اہلبیت اور آنا نازہ میر کا جناب امام کلثومؑ کو کینہ میں روایت
پنجاہ و ہشتم نزول رطب پھر مصائب اہلبیت اور جانا سر قدس کا مجلس نیرید میں اور حال عباسؑ
وکیل شاہ روم کا و روایت پنجاہ و نهم حال ذبح اسمعیل پھر مصائب جناب امام حسینؑ
اور اہل الحرم اور داخل ہونا اون سیکسوں کا مجلس نیرید لغتہ اندین روایت شصتم فضائل جناب امام
حسینؑ و پانچ سجدی کرنا سونے اکابی رکوع کو و روایت سید عاویہ و کو تو ال عمر قد پھر مصائب
اہلبیت و جانا اون کا مجلس نیرید میں اور طلب کرنا شامی کا جناب سلیمانؑ کو کینہ میں روایت شصت
و یکم آنا واسطے جناب حسینؑ کے دو منبر نور و قیامت کو اور جانا امام حسینؑ کا خانہ یو دین اور
اسلام لانا او سکا پھر داخلہ الحرم دربار نیرید بھیا میں اور چٹری لگانا دندان شریف پر اور لگانا ابو بزرہ
اسلمی کا مجلس سے پھر حکم کرنا قتل امام زین العابدینؑ کا پھر انتقال کرنا دختر امام حسینؑ کا و روایت
شصت و دوم فضائل امام زین العابدینؑ کو کتاب خراج سوار لگانا موتی کا شکم ماہی سر
پھر داخل ہونا اہل الحرم کا شام میں اور تویہ کرنا شامی کا اپنی افعال سے پھر جانا دربار لعین میں حال
خواب سے اور قید ہونا اوس مکان میں کہ جہان سانپ اور بھویر تھوڑ و روایت شصت و سوم

ثواب گریہ چونما جناب رسول خدا کا دہن امام حسن اور کاوی امام حسین کو اور داخل ہونا اہل بیت کا ہونا
 نصف شب کو روایت شصت و چہارم ثواب بکا اور ورود و جعل مجلس امام زین العابدین
 میں در تیرہ پڑھنا پیش امام اور داخلہ اہل بیت کا مجلس تیرہین رشامی کا انگنا کثیرہ میں سکینہ کو روایت
 شصت و پنجم فضائل بکا و مجلس از معجزات جناب امام زین العابدین اور احوال شام جانیکا اور
 خاتمہ طلب کرنا زہیر کا کثیرہ میں جناب امام کلثوم کو روایت شصت و ششم کراہت جناب فاطمہ
 تولد امام حسین پر حال و نگر نام رکھنے کا پر حال درختین ہر اقدس لگانیکا اور پونچنا اہل حرم کا پادار
 اور احوال ہر اقدس جانور کر گلاب چتر کنو کا اور اختلاف سر کرد فن کو روایت شصت و ہفتم
 فضائل جناب تیرہ و حال فن یح حبشی پر قید اہل حرم اور خواب ہند اور آنا جناب سیدہ کا قیامت
 روایت شصت و ہشتم فضائل جناب فاطمہ اور حال نخاح اور خاتمہ احوال فن جناب امام حسین
 روایت شصت و نہم ثواب گریہ پر مصائب حضرت کو پر مصائب جناب امام زین العابدین
 اور رہائی زندان سے اور آنا گریہ میں اور داخلہ مدینہ کا پر گریہ جناب امام زین العابدین روایت
 ہفتم فضائل جناب اہلبیت و نصف حسنت نجشنا اہلبیت کا شیعوں کو اور آنا معصوموں کا وقت
 مرگ پر گریہ رسول خدا اہلبیت کو دیکھنے اور حال قبر جناب امام حسین روایت ہفتم و یکم بکا اسمان
 و ما لک امام حسین پر پر بکا جناب امام زین العابدین اور اشعار اور جناب امام حسین پر فن
 ہفتم و دوم فضائل مجلس در رحم جناب تیرہ تیون پر پر حال شہادت حضرت مسلم
 روایت ہفتم و سوم گفتگوی محمد خیفہ جناب امام زین العابدین سے مقدمہ امامت میں پر
 شہادت جناب زینب روایت ہفتم و چہارم سوید ابن غفلہ سے و بدیدہ جناب تیرہ میں آنا
 جناب سیدہ کا میدان حسین تمام ہونی فہرست روایتوں کی پینست جائز تو جاننا چاہو کہ
 ذکر کو خیال نگ مجلس کا ضرور ہے کہ مجلس توجہ سماعت کا یاد دل داشتہ اگر ذکر بہت ہو چکا ہو اور گریہ ہو
 ہو گیا ہو اور اتفاق پڑھنے کا ہو تو حتی الوسع فضائل ہی انکفا کر و گروہ فضائل ہی کہ جو فضائل ہی انکفا
 اور روایتوں کے نشان یہ ہیں مع یعنی متغنی اگر وہ فضائل ہی لانی ہو وین سے ہی زیادہ مختصر رہنا منظور

ہو تو ابتدا کو فضائل پڑھ کر اور جوڑ کو مصائب پڑھ کر چوڑی قحط یعنی وقف جائزاً بضرورت
 اگر دون فضائل میں سے بھی کچھ چوڑی دنیا منظور ہو تو کہ کچھ بیچ میں سے چوڑی دہانکا نشان تلخ
 یعنی ترک جائز اور جہان تک چوڑی دنیا منظور ہو دہانکا نشان تلخ کہ یعنی ترک کر لی اہل المقام اور
 اون دونوں جا پر ایک ہندسہ بنا دی تو خوب ہو اور بعضی مقام ایسی ہیں کہ وہاں فضائل چوڑی کو مصائب
 بھی پڑنا مناسب ہوتا ہے وہ مقام یہ ہیں کہ رقت خوب ہو رہی ہو ورنہ مختصر ہی پڑے گی کارادہ ہو
 تو اگر یہی گاتوختی سے مجلس کو خاموش کر کے آمادہ کرنا ہو تو اس جائزین صورتیں میں ایک تو یہ ہے
 کہ گرہ کی عبارت کو تو چوڑی واسطے کہ ہمیں رعایت ہوگی اور فضائل کی تو مصائب سے شروع کر
 و فضائل کو دہانکا نشان تلخ یعنی ابتدا جائز اور دوسری صورت یہ ہے کہ فضائل بجا کی ایک کوئی ہو
 سی روایت پڑھ کر شروع کر دہانکا نشان تلخ یعنی ابتدا جائز مع الفضائل اور دوسری صورت
 یہ ہے کہ جو اگر پڑھ کر آمادہ ہو دوسری کا باقی احوال پڑھ کر مثلاً جناب عباس کی شہادت پڑھ چکا ہو تو
 جناب امام حسینؑ جو شہار تہم جناب عباسؑ میں پڑھیں وہ پڑھیں اور شہادت علیؑ اصغر و دوسری طور
 جو قبل شہادت علیؑ اکثر پڑھیں اور اگر شہادت علیؑ اکثر پڑھ چکا ہو تو اس کے بعد آنا جناب امام حسینؑ کا
 نقش علیؑ اکثر پڑھیں اس طرح جیسا مناسب ہے ان کا نشان بیچ یعنی باقیات المقدم اور جو بی اس
 صورت کو فقط واسطے اختصار کر دے تو کوئی روایت چوٹی سے فضائل کی بھی پڑھ کر مصائب پڑھنا شروع کر
 اور کا نشان وہی ہو جو اوپر بیان ہوا ہے بیچ یعنی ابتدا جائز مع فضائل اور بعضی جا تو ابتدا جا
 ہے مگر خلاصہ کچھ اگر کا کر لیا و سمین ربط ہو جائے نشان دہانکا لجمعہ ہر ای جائزاً لربہ لعل
 مع الاربہ اور بعضی جا دوسرا ہے چوڑی دنیا مناسب کیونکہ اگر خیال ہوتا ہو کہ روایت طولانی ہے مجلس
 پریشان ہو جائے دہانکا نشان ق یعنی وقف جائز اور جہان دو طرح کی نشان بخیر ہون تو جانا کہ یہاں دونوں چیزیں
 نہیں تو نہ پڑھیں اور بعضی جا ایسی ہیں کہ وہاں چوڑی کچھ ضرور نہیں کہ اگر کسی روایت چست دہانکا
 نشان قحط ای وقف جائز اور جہان دو طرح کی نشان بخیر ہون تو جانا کہ یہاں دونوں چیزیں
 درست ہیں شل قحط ہی لکھا ہے اور بیچ ہی لکھا ہے تو جان لے کہ پڑھنا بھی جائز ہے

اور یہاں سے شروع بھی جائز ہے علیٰ ہذا القیاس ورجح روایتوں کا درمیان سے چھوڑنا مناسب
 نہیں ہوں روایتوں کا نشان غجت اسی عَلُو جَاثِرِ الثَّوَلَانِ ان روایتوں کو جہاں تا روایت
 پڑھنی ہو وہی پڑھیں نہ پڑھیں اور اگر دیکھو کہ وقت آخر مجلس تک پڑائی یعنی روایت تمام ہوئی پڑائی
 اور مجلس اب متوجہ ہوئی تو مناسب مقام یاد پڑے تو ایسا واسطے چاہیے کہ اکثر فضائل اور مصائب یاد ہوں
 تا عبارت گذشتہ اور آئندہ کا خیال کر کے جوڑ لگایہ نکات اور اشاریہ عاتلون کو یاد تیار ہو گویں
 تا جہاں ضرورت آپڑی وہاں ویسا کریں اور نہیں تو جو روایت اس وقت مناسب معلوم
 اسے تمام پڑھے مگر مجلس کو گہرا نڈی اتنا نہ پڑھو اور اندازہ پڑھنے کا یہ ہے کہ صفائی سے اور
 تیزی سے اور خوب یاد پڑے اور جیسا آواز رقت بلند ہو تو آواز بلند سے پڑھو اور دوسری یہ چاہیے کہ جب
 ذکر منبر پر جائے تو حتی المقدور با وضو ہو کہ منبر مقام عالی ہو اور یہ چاہیے کہ کسی ذکر کو منقطع
 نہ کیجئے کہ ہم خوب پڑھتے ہیں اور یہ پڑھنا ہوا اور جو ہم اسکی بعد پڑھیں تو خوب رقت ہو وگئی یہ گمان غلط
 اکثر اسکے خلاف وقوع میں آتا ہے اور نہ کسی ذکر کر سامنے پڑھنے سے خوف کرے اور جب پڑھے
 تو رجوع خدا سے کرے اور آپس توکل کرے اور یہ نیت ثواب پڑھو اور امید ثواب خد سے کرے اور یہ جان لے
 اگر کوئی بھی روئینگا تو یہ داخل ثواب ہوگا اور اگر کوئی نہ روئینگا تو بھی داخل ثواب ہوگا اس لیے کہ اسکی
 نیت سکر و لائیکلی تھی یہ نہیں چاہتا ہو کہ کوئی انہیں سو کہ حاضرین نہ روئے اور جب منبر پر جائے تو
 رجوع خدا کی طرف کر کے شروع کرے اور یہ طریق فرشتہ خوانوں کا کہ فاتحہ کہتے ہیں اس فقیر کو نہایت پسند
 پس چاہیے کہ منبر پر جا کر یہ بھی فاتحہ کہے اور خود بھی الحمد پر ہر یک شروع کرے کہ حدیث شریف میں آیا
 كُلُّ أَحَدٍ ذِي بَالٍ لَمْ يَكِدْ يَسْمِعِ اللَّهَ قَوْلًا بَرًّا وَكُلٌّ آخِرُ ذِي بَالٍ لَمْ يَكِدْ يَسْمِعِ اللَّهَ قَوْلًا فَاسِقًا
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ روایت اول احوال خواب
 مادر معاویہ اور احوال سفر امام حسین اور قبر رسولی اور جناب فاطمہ پر جانا
 دُورَى أَنْ هُنْدَ أُمُّ مَعَاوِيَةَ جَاءَتْ إِلَى دَارِ رَسُولِ اللَّهِ عِنْدَ الصُّبْحِ وَدَخَلَتْ وَجَلَسَتْ
 إِلَى جَنْبِ عَائِشَةَ رَوَيْتُ مِنْ وَارِدٍ هُوَ أَنَّهُ كَهَذَا مَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَوَيْتُ

اور یہاں سے شروع بھی جائز ہے علیٰ ہذا القیاس ورجح روایتوں کا درمیان سے چھوڑنا مناسب نہیں ہوں روایتوں کا نشان غجت اسی عَلُو جَاثِرِ الثَّوَلَانِ ان روایتوں کو جہاں تا روایت پڑھنی ہو وہی پڑھیں نہ پڑھیں اور اگر دیکھو کہ وقت آخر مجلس تک پڑائی یعنی روایت تمام ہوئی پڑائی اور مجلس اب متوجہ ہوئی تو مناسب مقام یاد پڑے تو ایسا واسطے چاہیے کہ اکثر فضائل اور مصائب یاد ہوں تا عبارت گذشتہ اور آئندہ کا خیال کر کے جوڑ لگایہ نکات اور اشاریہ عاتلون کو یاد تیار ہو گویں تا جہاں ضرورت آپڑی وہاں ویسا کریں اور نہیں تو جو روایت اس وقت مناسب معلوم اسے تمام پڑھے مگر مجلس کو گہرا نڈی اتنا نہ پڑھو اور اندازہ پڑھنے کا یہ ہے کہ صفائی سے اور تیزی سے اور خوب یاد پڑے اور جیسا آواز رقت بلند ہو تو آواز بلند سے پڑھو اور دوسری یہ چاہیے کہ جب ذکر منبر پر جائے تو حتی المقدور با وضو ہو کہ منبر مقام عالی ہو اور یہ چاہیے کہ کسی ذکر کو منقطع نہ کیجئے کہ ہم خوب پڑھتے ہیں اور یہ پڑھنا ہوا اور جو ہم اسکی بعد پڑھیں تو خوب رقت ہو وگئی یہ گمان غلط اکثر اسکے خلاف وقوع میں آتا ہے اور نہ کسی ذکر کر سامنے پڑھنے سے خوف کرے اور جب پڑھے تو رجوع خدا سے کرے اور آپس توکل کرے اور یہ نیت ثواب پڑھو اور امید ثواب خد سے کرے اور یہ جان لے اگر کوئی بھی روئینگا تو یہ داخل ثواب ہوگا اور اگر کوئی نہ روئینگا تو بھی داخل ثواب ہوگا اس لیے کہ اسکی نیت سکر و لائیکلی تھی یہ نہیں چاہتا ہو کہ کوئی انہیں سو کہ حاضرین نہ روئے اور جب منبر پر جائے تو رجوع خدا کی طرف کر کے شروع کرے اور یہ طریق فرشتہ خوانوں کا کہ فاتحہ کہتے ہیں اس فقیر کو نہایت پسند پس چاہیے کہ منبر پر جا کر یہ بھی فاتحہ کہے اور خود بھی الحمد پر ہر یک شروع کرے کہ حدیث شریف میں آیا كُلُّ أَحَدٍ ذِي بَالٍ لَمْ يَكِدْ يَسْمِعِ اللَّهَ قَوْلًا بَرًّا وَكُلٌّ آخِرُ ذِي بَالٍ لَمْ يَكِدْ يَسْمِعِ اللَّهَ قَوْلًا فَاسِقًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ روایت اول احوال خواب مادر معاویہ اور احوال سفر امام حسین اور قبر رسولی اور جناب فاطمہ پر جانا دُورَى أَنْ هُنْدَ أُمُّ مَعَاوِيَةَ جَاءَتْ إِلَى دَارِ رَسُولِ اللَّهِ عِنْدَ الصُّبْحِ وَدَخَلَتْ وَجَلَسَتْ إِلَى جَنْبِ عَائِشَةَ رَوَيْتُ مِنْ وَارِدٍ هُوَ أَنَّهُ كَهَذَا مَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَوَيْتُ

میں آؤ اور پہلو عایشہ میں بیٹھی اور وہ وقت صبح کا تھا و قالت لہا کیا کہنت ابی بکر و آیت رؤیا
 عجیبہ اور عایشہ کو کہی کہ یہ خرابی بکرا جکی رات کو ہو ایک خواب عجیب و غریب دیکھا ہو اس پر
 ان اقصیٰ علی رسول اللہ و میں جانتی ہوں کہ اس خواب کو پیغمبر اگر بیان کروں و ذلك قبل
 اسلام و آیتھا معاویہ اور یہ باقر قبل اسلام معاویہ کو ہوا کہ ہنوز معاویہ مطیع اسلام نہوا تھا فقالت
 لہا عایشہ غیور نبی پہا حتیٰ اُخبر بہا رسول اللہ عایشہ کہ انو میری اگر کیا کہتا میں رسول اللہ
 کو اگر بیان کروں فقالت فی رأیت فی یومئذ شمساً مشرقہ علی الدنیا کلہا ہند و ثما
 کہ میں نے دیکھا کہ ایک آفتاب تانبہ ہر درخشندہ آسمان پر بلند ہوا ہوتا ہوا عالم اوسکی نور سے روشن ہوا
 فولد من تلك الشمس قوداً فوق الدنیا پر کیا دیکھا کہ اوس آفتاب جہاں تاب سے
 ایک چاند پیدا ہوا کہ اوس چاند کی نور سے ساری دنیا منور ہوئی ثم فولد من ذلك القمر نجران زہر ان
 قوداً زہر من قودھا المشرق والمغرب بعد اوس کے کیا دیکھتی ہوں کہ اوس چاند سے دو تاری جلیق ہو کر
 نکلے کہ اونی نور سے مشرق و مغرب روشن ہوا فیکما انا اذ ذلک اذ بدت السحابۃ السوداء مظلمۃ
 کافھا اللیل المظلم من ان سورج اور چاند اور تار و نکو دیکھ رہی تھی ناگاہ ایک طرف سے ایک ابر سیاہ
 پیدا ہوا جیسے اندھیری رات ہوتی ہی فولد من تلك السحابۃ السوداء وحیۃ رقطہ پر دیکھا تار
 ابر سیاہ میں سے ایک ابلق سانپ پیدا ہوا قدبت الحیۃ الی الجحین فابتلعہما و در دون تار و
 طرف و زبیس نزدیک ہو کر دونوں کو گل گیا فجعل الناس یبکون و یساقون علی بیتنا الجحین
 اوس وقت عجب حال آدھوں کا ہوا یہ قرار ہو ہوا کہ اوس دونوں تار و نکو جو روزی لگو اور افسوس کر نیلگو
 اور اپنی سر و صورت خاکین بھر فی تم ماتم عظیم برپا تھا ہر طرف شور آہ و اہلاسا قال فجاءت
 عائشہ الی النبی و قصت علیہا الویکار اوی کہتا ہے کہ عائشہ پیغمبر کو پس آئی اور ہند کی زبان خوا
 بیان کیا فلما سمع النبی کلامہا تعیبت کوئے واستعبر پس جب سنار سونچا فی یہ خوا
 و فرط غم سے رنگ مبارک تغیر ہو گیا و قال یا عائشہ اما الشمس المشرقة فانار و کر حضرت
 نے فرمایا کہ اے عائشہ آفتاب جہاں تاب تر میں ہوں و اما القمر فهو فاطمہ ابنتی اور وہ ماہ منیر

میری دختر نیک اختر فاطمہ زہراؑ کو اکتا الجحش فہمما الحسن والحسين اور وہ دو کو کب
دری حسن اور حسین میری نواسی بن میری آنکھوں کی تاری میں داکٹا الشحابة الشوداء فہمما
معاویہ اور وہ ابرسیاہ تارک معاویہ پسر ہند ہو واکٹا الحیۃ الوقطۃ فہمما یزید اور وہ مار
البلق یزید ہو کہ میری فرزند پر حملہ کرے گا جب فاطمہ اپنی حق سو منہ کی جانیگی اور بہنہ یاد کرے گی اور کوئی
فریاد کو نہ پہنچے گا جب وہ دنیا سے گزیر جائیگی اور علیؑ ہی شمشیر ظلم سے شہید ہو جائے گا تو میری حسن
اور حسین سے لوگ دشمنی کریں گے یہاں تک کہ جب حسن کو بھی زہر نوشید کرے گا تو پھر حسین پر
فوجوں کی چڑھائی ہوگی مدینہ سو حسین کو نکالیں گے کہ میں ہی رہنمائی دینا اور پیاسا قتل کرینگے میں تمام
شیعہ اور محب و سکر و یمن کو خاک اور این گز کہی حسن کی مصیبت یاد کر دو وینگو یہی حسین کی
شہادت یاد کر دو جان کو یمن کو فاشقہم کلہم یوم القیامۃ میں اور نکاشفاعت خواہ ہو نگار و زیارات
اور عذاب الہی سے بچا کر بہشت میں لجاؤ نگاہیں حضرات خوشحال تمہارا کہ روئی ہو تم زوال نجوم
فلک امامت پر پس نیو احوال جناب سید الشہداء کو اور روئے اوس مظلوم پر تاشفاعت خواہ ہوں
روز قیامت کو جناب رسولی ادوی اناکے لما مات سداویہ بن ابی سفیان بالبح النابی
ابنہ مکافۃ چنانچہ کتب مقبرہ میں مرقوم ہے کہ جب معاویہ پسر ابوسفیان لعین کہ جسے ہندو فر
سیاہ دیکھتا تھا بعد از ہادیہ ملحق ہو اتو مارا بلق یعنی یزید تمکین مسند حکومت ہوا پس جو لوگ کہ اسکو
تلمذ میں تھے انہوں نے اوس سو بیعت کی الا اهل الکوفۃ و اهل المدینۃ مکر و شہراتی رہے
مدینہ اور کوفہ کہ وہاں کو لوگوں نے اوس سو بیعت نہی فکت الی ولید بن عتبہؑ یا کناخذ الیبعۃ
من اهل المدینۃ خاصۃ من الحسنین پس حملہ مارا بلق سو انجم فلک امامت پر ہوا دتھی کہ جب یزید
حاکم ہوا تو اوس لعین نے ولید بن عتبہ کو کہ حاکم مدینہ تھا اس مضمون کا نامہ لکھا کہ اہل مدینہ سو
بیعت لینا خصوصاً حسین بن علیؑ سے اور ہر گز ہر گز اوس دست بردار نہونا فان ابی فاضل
عقبۃ و ابغث الی یو اسید پس اگر حسین میری بیعت سو انکار کریں تو فرصت ایکدم کی دنیا
اور سراونگا کات کہ میری طرف دانتہ کرنا والسلام راوی کہتا ہے کہ جب یہ نامہ ولید نے پڑھا تو بلال

میرا روئے
ابن ابی
قبل
البح
افق
سوی
شما
تا ہوا
سے
ان
غیر
ظلمہ
ماہ
و کلا
ان
نہی

مقام ہوا اور ناچار ہو کر خاوم اپنا امام حسینؑ پاس بھیجا کہ مجھ کو آپ سے کچھ کام ہے آپ یہاں لایا
 لایا و سوقت امام حسینؑ روضہ جناب سوختی پر بیٹھتے پیغام دیدن کے نہایت محزون و غموم ہو
 اور دلتسہ این تشریف لائے اور اسی کہنا ہو کہ زینبؑ و ام کلثومؑ و رقیہؑ و عاتکہؑ امام حسینؑ کو غمگین و ملول
 دیکھ کر و زلگین مجمع حسینؑ رجلاً من اہلبیتہ و مولیہ و اموہم بالسلاح ہیں حضرت
 نے پیچاس واپس غریزہ انصار جمع کی اور حکم کیا کہ متیار لگاؤ اور میری ساتھ چلو میں ولید کو پاس
 جاؤں تو تم دروازہ پر ولید کو کھڑی رہنا سوقت آواز میری بلند ہو تو درگاہ میری پاس چلو انا
 قال فجاء الحسنین وعلیکہ قباء ووردہما صفوان فیہما حضرت اہل خانہ ولید ہو وادو
 قبا اور روا حضرت جو جسم مبارک پر زرد آراستہ تھی فقام لیہ الولید و اجلسہ علی عینہ حضرت
 کو دیکھ کر ولید اوٹھ کھڑا ہوا اور داہنی طرف حضرت کو بٹھایا و مروان بن الحکم جالس الی جانبہ اور
 مروان بیٹا حکم ولد الزنا کا ایک پڑ بٹھاتا فلما استقوا الجوس بالحسین فوہ الولید لکنا بے نیل
 معاویہ جب حضرت بیٹھ تو ولید فرمایا میری کاپڑیا فقال الحسنین انک الله وانا الیہ راجعون
 حضرت فرمایا وانا الیہ راجعون فرمایا وقال الحسنین انی کا ایاک ان تقع علی بعتی لیس بک
 حتی ابایعہ جمہوا فیعرف ذلک الناس اور حضرت فرمایا اے ولید مجھ کو گمان نہیں ہے کہ تو میری
 بیعت مخفی پر راضی ہو تا انیکہ میں علانیہ نیز سے بیعت کروں کہ اور لوگ بھی جانیں فقال لہ ولید
 انصرف یا ابابعد اللہ پس ولید نے عرض کی کہ آپ تشریف لیجائیے فقال لہ مروان واللہ
 لئن فارقت الحسین الساعۃ لا تری منہ الا الغبار و سوقت مروان بکارا کہ اے ولید
 کیا کرتا ہے اگر سوقت امام حسینؑ نے بیعت نہ کی اور ہاتھ سے کھینچ لیا تو کہیں ہاتھ نہ آوینگو اور سوا
 گرو اور غبار کے تو اور کچھ نہ کیجئے گا فاحبسہ حتی یبایع او اضرب عنقه و عقی اصحابہ
 فاکلہم اصحاب قسۃ وشر پس مناسب یہی ہو کہ انکو سوقت قید کر اگر بیعت کریں تو خیر ورنہ
 قتل کر اور سر نکالو اور اس کے اصحاب کا کاک کر نیزہ کو پاس بھیج دو تحقیق کہ اصحاب انکو قسہ و فساد
 برپا کرینگے فلما سمع الحسنین کلام مروان بن الحکم قام علی قدیمیہ وقال کنبت واللہ

رسول خدا من ہوں حسین فرزند تہارا اور بیٹا تہاری بیٹی فاطمہ زہرا کا اور میں وہ ہوں کہ تم بار بار مجھ کو
 کاندھ پر سوار کرتے ہو اور تنو مجھ امانت اپنی است کہ سوچنا تھا فاش شدہ علیہم یا نبی اللہ اٹھم
 خذ لونی و ضعیونی و لم یحفظونی پس آگاہ ہوا میں انا تہاری است فرمیری رعایت نمی اور مجھ کو
 کمال تنگ کیا یہاں تک کہ مجھ کو نہ نہیں دیتی پس میں تہا رخصت ہو نیکو آیا ہوں ثم یبکی عند القبر
 حتی اذا کان قریباً من الصمیم وضع رأسه علی قبره و نام یہ فرما کر جناب امام حسینؑ تیرا
 روتہ رہے جب صبح قریب ہوئی سر مبارک قبر شریف پر رکھ کر سو گئی و اذا برسول اللہ قد اقبل
 و معہ جماعۃ من الملائکۃ ناگاہ خواب میں دیکھا جناب رسول خدا کو کہ ایک گروہ ملائکہ اون کے ہمراہ
 اور روتے چلا آ رہے تھے حتی ضم الحسین الی صدرہ و قبل ما بین عنقہ و قال یہاں تک
 کہ قریب جناب امام حسینؑ کو آؤ اور اون کو اپنی چہاتی سے لگایا اور بوسہ در میان دونوں انکوں کو لیکر فرمایا
 یا حبیبی یا حسینؑ گا ئی اراک عن قریب ثم ملا بدلائک مذبحاً یا ارض کو بلا ہی
 جیب میری حسینؑ گویا میں دیکھتا ہوں تجھ کو عقیوب کہ تو اپنی خون میں لوث رہا ہو اور قوم شقیہ
 قصد تیرے فرج کا کرتے ہیں و انت مع ذلک عطشان لا تسقی و ظمان لا تروی اور تو وقت
 پیاسا ہو اور پانی مانگتا ہے کوئی رحم نہیں کرتا اور پانی نہیں دیتا اسی فرزند علی و فاطمہ و حسن
 ہم سب مشتاق تیرے ہیں پس تعجیل کر آئی میں و انک فی الجنۃ لدرجات لکن ناکلنا الا
 یا لشکادۃ اور اسی حسینؑ حق تعالیٰ فرمیری واسطے بہشت میں بہت سو درجہ مقرر کئے ہیں لیکن وہ درجہ
 موقوف ہیں تیری شہادت پر فجعل الحسین یطو الی جدہ و یقول یہ سکر امام حسینؑ رسول خدا کی
 طرف دیکھ کر رونے لگا اور عرض کی یا جدۃ لا حاجۃ لی فی الرجوع الی الدنیا و انما اب
 مجھے کچھ احتیاج دنیا کی طرف جانکی نہیں ہو مجھ کو اپنی قبر میں لیلو کہ مجھ کو نہایت تنگ کیا ہو فقاک
 لہ رسول اللہ لا بد لک من الرجوع الی الدنیا حتی تزدق الشہادۃ پس جناب رسول خدا
 فرمایا اسی روشنی چشم میری ضرور ہے تجھ کو دنیا میں جانا مانگہ دست جفا کاران است سو شہید ہوو
 فانابہ الحسینؑ من نومہ فزعاً موعوباً پس امام حسینؑ یہ خواب دیکھ کر روتے ہوئے بیدار ہوئے

جناب امام حسینؑ یہ شکر بہت شدت سوری اور فرمایا کہ اسی امان اکثر لکھنویں سیر کر پیادے
 قتل کیے جائیں گے اور وقت سب حضرت کے سامنے کھڑے تھے ہر ایک کی طرف اشارہ کر فرمایا کہ اسی امان
 یہ پیر سیر مارا جائیگا اور یہ تلوار سیر کرے ہوگا حتیٰ ہذا الطفل الذی یضع فی حجر امیہ ینجم
 من سیم الدردیان تک کہ یہ لڑکا کہ مان کی گود میں دو وہ پتیا ہی تیر سیم شہید ہوگا اس وقت علیؑ حضرت
 کا سن بڑھ مہینے کا تھا اور کم و زیادہ ہی مقول ہے جب مان نے علیؑ کو یہ خبر سنی روڑوڑی ہوئی
 ہو گئی اور اسی دن سیر دودہ اسکا رخصت کر کے ہو گیا رایت وہم بیان محبت رسولؐ خدا
 یا امام حسینؑ اور کوچ حسینؑ کی سیر اور احوال مختلف سفار و شہادت و اہل
 حرم کی تاراجی اور پیر ہو چنی آب و غذا اور آفرین شریفین بخش امام پر کتاب نہایت
 ام الفضل دایہ حضرت امام حسینؑ سیر وایت کی ہو کہ اوشو کا دخل علیؑ یومئذ رسول اللہؐ
 جلس ثم قال ہلجی الی النبیؐ ایک روز جناب رسالتاب سیر و گھر میں تشریف لائے اور پیر اور فرمایا
 کہ اسی ام الفضل لا سیری جگر گوشہ کو میں نے امام حسینؑ کو حضرت کو گود میں دیا قبلاً و وصفاً الی
 صدرہ ثم أقعدہ فی حجرہ حضرت رسولؐ اعلیٰ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسینؑ کو چہاتی
 سیر لگایا اور پیشانی پر اوس نور چشم کو بوسہ دیا اور گود میں بٹھالیا فقال الحسنینؑ فی حجرہ یکایک
 امام حسینؑ نے رسولؐ پر بوسہ کیا میں اس طرح ہجرت امام حسینؑ کو حضرت کی گود سے لیلیا کہ امام حسینؑ نے لکھ
 فوایت رسول اللہؐ قد استعبر وقال مھلاً مھلاً یا ام الفضل ناگاہ دیکھا میں کہ رسولؐ کی ہا
 آنکھوں میں آنسو بہا کر اور فرمایا آہستہ آہستہ اوٹھا آہستہ آہستہ امام الفضل کہ یہ ایک قطرہ آب سیر پاک ہو گیا
 اور جو بچہ کہ سیر جگر گوشہ کو پہونچا ہو وہ کیونکر بطف ہوگا پس اسی حضرت مومنین اب یہ مقام غور
 و تامل ہو کہ جناب رسولؐ کو اس وقت کیا صدمہ ہوا ہوگا جس وقت امام حسینؑ قبر رسولؐ اس رخصت
 ہو نیکو آئی ہو گئی اور رو کر فرمائی السلام علیک یا رسول اللہؐ انا الحسنین بن فاطمہ
 قو حک و ابن قو حک سلام میرا ہو پیرا ہی رسولؐ میں ہوں حسینؑ نور عین تمہارا اور بیٹا تھا
 بیٹی فاطمہ کا یہ لکھ قبر شریفہ پر رات بھر رویا کیے اور دعا مانگا کہ جب صبح قریب ہوئی تو حضرت کی آنکھ

بیٹھی خانہ ام سلمہ میں جمع ہوئیں فقیل من این عملت ذلک کسی نے کہا ای زوجہ رسول خدا
 یہ خبر تہے کس سے سنی اور کون خبر لایا ہے شہادت جناب امام حسین کی قالت رأیت رسول
 اللہ الساعة فی المنام شعثاً مذعوراً کھسکا کتھ عن ذلک وہ بولیں کہ ابھی میں جناب
 رسول خدا کو خواب میں دیکھا کہ چہرہ مبارک اور ریش مبارک پر خاک پڑی ہے اور وہ حضرت عکین
 اور اندوہناک ہیں میں نے پوچھا کہ ای رسول خدا کیا حال ہے اچھا فقال قتل ابنی الحسین
 وأهلیتہ حضرت رونگے اور جواب دیا کہ میری جگر گوشہ فرزند ارجمند حسین کو مع اہل بیت ہو
 پیاسا شہید کیا جب انکہ میری اس قلع سے گھل گئی فقطرت الی القار ورتین فاذ اصارت
 دماً عیطاً کافور پس دیکھا میں نے طرف اون فون شیشوئے کہ خون تازہ دونوں میں سر جوش
 مارتا ہے یہ ماجرا شکر عجیب طرح کا شور و سن اور پیشو کا بلند ہوا کہ گویا قیامت قائم ہوئی تھی وقل
 انہ لم یقلب فی ذلک الیوم جمیعاً ولا مدد الا وجہ تحتہ دم عیط اور حدیث میں
 وارد ہے کہ اوس روز کوئی سنگ و کلوخ زمین سے نہ اٹھا یا اگر اٹھ سکے نیچے خون تازہ پاتی تو کہ چون
 مارتا تھا اور آسمان سے خون تازہ برساتا تھا حتیٰ یقی اتر کا علی البیات حتیٰ فی بیان تک
 کہ اثر خون گھاس پر باقی رہا کہ گھاس فنا ہوئی اور مدینے میں غل رونیکا تھا اور چاروں طرف آثار
 قیامت ظاہر تھے اور لشکر ابن سعد اہل بیت کو لوٹ رہا تھا اور خیموں میں آگ لگا دی تھی فیراد
 و محمدہ و اعلیاء کو دختران جناب فاطمہ سے بلند تھی اور کوئی رحم نہ تھا تا تھا اور وہ ظالم اپنے ظلم و
 ستم سے باز نہ آتے تو یہاں تک کہ جب لعین لوٹنے سے فارغ ہوئی اور اہل بیت شیر خدا اسیر اشقیاء
 ہو چکے اقام ابن سعد بقیۃ یوم ذلک ترا بن سعد اوس و زوہان مقام کیا و آخر قطع و
 الباقین من اصحابہ و اہلیتہ فقطعت اور اوس لعین نے حکم کیا کہ باقی سردن کو اہل بیت
 اور اصحاب حسین کی کاٹ لو اس واسطے کہ جیتے جی جناب امام حسین کو مسر سید کا کوئی لعین نہ نہیں
 و اصیبنا وہ شقی حکم اوس لعین کا سنکر دوڑی ایک کافر جاکر سر جناب عباس علیہ السلام کا کاٹ لایا کسی
 منافق نے سر جناب علی اکبر علیہ السلام کا جدا کیا کسی نے سر حضرت قاسم بن حسن کا جاکر کیا

اور کسی نے سرخون و محمد کا جدا کیا کسی نے سرخون و حبیب ابن مظاہر کا جدا کیا اور کسی نے
 سر مقدس زہیر قین کو کاٹا اسی طرح سب اصحاب اور فرزندوں کو سرو و نکو کاٹ کر اوس شقی کو
 سامنولا تو بہت خوش ہوا پھر حکم کیا کہ اطفال اہل بیت حسین کہ بہوک اور پیاس سو مرقہ بین
 واسطے فاقہ شکنی کو ایک ایک کوزہ پانی کا اور سنبھا ہوا اونچو لہو پیچو پس خیال کیجو کہ جو وقت
 وہ پانی آیا ہو گا تو اہل بیت پر کیا حال گذرا ہو گا کہ اوسیدن اوس پانی کو لیے عباس کو شانے
 کا ٹیکے علی اصغر کی گلو و نازک پر تیر لگا دہ معصوم اوسی صدمے سے شہید ہوا اسے اکبر
 شدت تشنگی سے مجبور ہو کر جناب امام حسین سے عرض کرتے ہو یا بآبِ الْغَطِّشِ قَدْ قَتَلْتَنِي
 وَ ثَقُلَ الْحَدِيدُ اجھدنی اسی بابا پیاس مجھے مارو ڈالتی ہے اور گرانی آہن مجھے بچ دی
 قَهْلًا إِلَى شَرِبَةٍ مِنَ الْمَاءِ سَبِيلٍ پس اسی بابا ایک جرعه آب ہو سکتا ہے کہ پیاس اپنی بجھا
 فَبَكَ الْحُسَيْنُ وَقَالَ لِعَزٍّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَعَلَى أَنْ تَدْعُوهُمْ فَلَا يَجِئُونَكَ جَنَاب
 امام حسین یہ سنکر بہت روحو اور فرمایا ایفرزند بہت دشوار ہے جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ
 اور پھر کہ تو پانی مانگے اور میں دیں سکون فَاَيْنَ لَكَ الْمَاءُ يَا بَنِيَّ پس کسان ہو پانی ایفرزند کہ
 میں تجھے دون آخر الامر وہ سخت جگر حسین پیاسا شہید ہوا اور امام حسین کا بھی وقت شہادت
 یہی حال تھا یَلُوكُ لِسَانُهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ کہ چاڑھو حضرت زبان مبارک کو
 مارے پیاس کے اور فرماؤ تھے کہ تھوڑا پانی دو کہ جگر سیرا شدت تشنگی سے کباب ہو اوسکے
 جواب میں تیرا وزیر علی بن ابی طالب تھے اور سخت باتیں کرتے تھے عرض کہ اوس جناب کو بھی
 شہید کیا اور ایک بوند پانی نہ دیا جب یہ حال ہو تو اہل بیت پیاس اپنی کیونکر بجاوین اور حالانکہ
 ابھی تک لاشے سبکے خونین ڈوبی اور بیگور و کفن پڑھوین اور سر نیزون پر چڑھے ہیں پس اس
 صورت میں کون موقع کہاں نے پنیو کا تھا پس دیکھتو ہی پانی اور سنبھو کے سب اہل بیت ہوئے
 پیاس عزیزوں کی یاد کر کے جان کو نیلگی مگر سبحان اللہ کیا مطیع خدا مالک تسلیم و رضا
 کہ حضرت امام زین العابدین نے جو سمجھا یا کہ صبر کرو اور رضا مند بنو اپر شاکر ہو اور فاقہ شکنی

وقف جائزہ

کرو تو سب نے صبر اور ضبط کر کے فرمان امام او کیا فتح یاب بن سعد قتلہ وصلى علیکم
 ورحمہم وتو کہ الحسین واصحابہ پس عمر حدیثین نے اپنی کشتوں کو جمع کیا اور نماز پڑھ کر
 دفن کیا اور چوڑ دیا زون دفن حسین کو اور اصحاب حسین کو فسوس صد ہزار فسوس اس اعتبارات
 دینا عزنا پادار اور عقل پیدا دس ناپاک پر کہ وہ فرزند رسول خدا کہ جسکو واسطہ حلہ بہشت آیا ہو اور
 اس کے نانا کے حق میں کو لاک لاک لاک لاک لاک یعنی اگر نہ تو آدمی حبیب ہماری تو ہم
 نہ پیدا کرتے آسمان کو ارشاد جناب باری عز اسمہ ہوا ہو وہ تو قبر کو محتاج نہ کیفین جلتی زمین پر
 بڑا رہے اور لاشے اون ناپاک کو دفن ہون قال لما مضی یوم جاء القوم یضجکون انی
 عمیر بن سعد و قالوا انا شئنا ان اوطینا الخول علی بقیۃ الحسین راوی کہتا ہی کہ اگر وہ
 بعد شہادت حسین کو کہہ لوگ عمر سعد کو اس آئی منستے ہوئی اور کہا ہم امیدوار ہیں کہ اگر اجازت
 پائیں تو نعش حسین پر گھوڑی دوڑالیں تاکہ ہمیں اون طعونوں کی ٹھنڈی ہون اس واسطے کہ
 اسکو باب علی نے لیلۃ الحیر اور جنگ صفین میں ہماری پاپ اور داؤ قتل کیے ہیں آج روز ہمارے
 ہر لاکے یہ سنکر عمر سعد نے کہا کہ تم مختار ہو فاراد و ان یوطوا الخیل علی جسیم الحسین پس
 اون کافروں نے ارادہ گھوڑی دوڑانیکا کیا جب یہ خبر اہل بیت فرستی عجب طرح کا دلیرانہ و کمر
 بالاسے بنج ہوا فجاء الاسد و یقیل جسیم الحسین و ہوی بکلی و یقول میں قدرت خدا
 ایک شیر ظاہر ہوا اور لاشوں میں اگر لاش جناب پادار علیہ السلام ڈھونڈ نیگا جب نعش حضرت کی
 ملی تو جسیم شریف کو بوسے لینے لگا اور سر آسمان کی طرف اٹھا کر بولا انظر الی ابن بنت نبیک
 قلوبہ عطشانہم اراد و ان یوطوا الخیل علی جسیم خداوند اویکہ تو سیکسی اور غلامی اپنے بزرگ
 نواسے کی کہ ان لوگوں نے او سوتین روز کا پیاسا قتل کیا اور مرد دم ہی پانی نہ دیا اور سپر چاہتین
 کہ اسکی لاش پر گھوڑی دوڑائیں تم محل حتی قتل منہم ثلثۃ عشر رجلاً یہ کہ شیر ذاون
 لعینوں پر حکم کیا اور تیرہ آدمی و اصل جنم کیے اور باقی بہاگ گھوڑی جیم خضر کا نڈاسے محفوظ رہا اللہم
 اعن قتلۃ الحسین واصحابہ روایت سوم فضائل گریہ اور سفر کر فرامام حسین

ہر لاکے یہ سنکر
 عمر سعد نے کہا کہ
 تم مختار ہو فاراد
 و ان یوطوا الخیل
 علی جسیم الحسین

اور حوزے فاطمہ خاتون میں قال اَلْبَاؤُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيُّهَا مُؤْمِنِي دُرَّتْ
عَيْنَا عَلَى مُصَابِ جَدِّي الْحُسَيْنِ حَتَّى تَسِيلَ عَلَى خَدَّيْهِ جَنَابِ اِمَامِ مُحَمَّدٍ اَوْرَنِي
فرمایا جو مومن مصیبت سید الشہداء پر چشم پر آب ہوا اور ایک قطرہ ہی روان ہو ورنہ اس پر بڑا
اللہ فی الجہنہ عذاب کا یسٹنہا احقاً کا ثواب اور سکا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسے بہشت میں جگہ
دیتا ہے کہ ہمیشہ اوس میں رہا کرے وَرَوِيَ اَنَّ فاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ خُذِي فِي مَجْلِسِ كَوْنِهِ
فِيهِ مَصَائِبُ الْحُسَيْنِ اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ جس گھر میں مجلس ماتم امام حسین
میں مصائب امام بیان ہوتے ہیں تو جناب فاطمہ زہرا و خیر جناب رسول خدا بھی تشریف
لاتے ہیں وَمَعَهَا مَرْيَمُ وَخَدِجَةُ وَاسِيَةُ اور ساتھ جناب سیدہ کے مریم مادر عیسیٰ
اور خدیجہ کبرا اور آسیہ زین فرعون بھی ہوتی ہیں وَفِي يَدِهَا خَوْقَةٌ مُمْتَلِئَةٌ بِمَاءٍ مُّوَسَّعٍ
اَلْبَاكِينَ وَتَقُولُ لَهْنِي لَكُمْ يَا اَحِبَّائِي تَعْرُونَ وَتَبْكُونَ عَلَيَّ وَلَدِي الْغَرِيبِ الَّذِي
لَيْسَ لَهُ اَبَوَاؤُا فِي الدُّنْيَا اَنَا اَسْرُكُ مَعَكُمْ فِي الْعَزَاوِ وَاسْتَفْعَلُكُمْ فِي الْاِقَامَةِ اور ساتھ میں اس
جناب کے رومال ہوتا ہے کہ اس سے آنسو روینوا تو کئی پونچھ کر کمال شفقت فرماتی ہیں کہ خوشا
حال تمہارا ای دوستو میرے روتے ہو ایسی میرے غریب فرزند پر کہ دنیا میں جکباب بن جائے
اور میں بھی شریک تمہاری ساتھ رونے اور پیٹنے میں ہوں اور روز قیامت کو شفاعت خواہ
تمہاری ہونگی خدا سے پس ای حضرات سنو شفقت جناب سیدہ کی اور روئیں مصیبت امام حسین
علیہ السلام پر کہ جس کو ظالموں نے وطن اور عزیزوں سے چھڑایا وہ جناب گریانِ روضہ رسول خدا
میں آئے ہیں اور فرماتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ فاطِمَةَ
قُوْحَكَ وَابْنُ قُوْحِكَ سلام ہو تمہاری رسول خدا میں ہوں حسین سپر فاطمہ بیٹا تمہاری بیٹی کا
رات بہر حضرت رویا کی وجہ یہ صبح اکملہ لگ گئی تو رسول خدا کو خواب میں دیکھا کہ حضرت تشریف لائے اور چھاتی
لگایا اور فرمایا صبیحے کی حسین کو یا میں غریقِ کھتا ہوں کہ تو اپنی خون میں لوٹتا ہو ورنہ میں بلالین
بج کیا گیا ہے وَاَنْتَ مَعَ ذَلِكَ عَطَشَانٌ لَا تَسْقٰی اور تو ای فرزند ما و سوقت پیاسا ہو اور کوئی

پانی نہیں تیار جناب امام حسین نے حضرت کی طرف دیکھ کر عرض کی ای نانا محمود دنیا میں جانکی
 کچھ حاجت نہیں ہر تم مجھے اپنی قبر میں لے لو حضرت نے فرمایا لا بد ہے کہ توجاوری اور شہید ہو کہ خدا
 تیرے لیے درجات عالی مقرر کئے ہیں نہ پہنچے گا اون درجات کو مگر شہید ہو کر جسے توجاوری ہو تو
 گھر میں آؤ اور میاں سفر ہو تو سبکے ساتھ لیتے کا سامان کیا مگر فاطمہ صغرا کو اور چوڑا فاطمہ کا
 حضرت پر ہی شاق تھا لیکن سبب یہ تھا کہ فاطمہ کو حضرت نے ساتھ لیا تو روایت میں وارد ہے
 اِنَّ كَلِمَةَ الصَّغْرَى كَانَتْ مَوْجِدًا يَوْمَ مَخْرُوجِ وَالِدِهَا مِنْ الْمَدِينَةِ اِلَى الْوَرَقِ کہ جس روز
 سید الشہداء مدینہ سے کوچ کرتے تھے فاطمہ صغرا امام زادہ بیار تھی اور بدرجہ کمال نقیہ و ناتوان
 ہو گئی تھی اس جہت سے جناب امام حسین نے اس کو ام سلمہ زوجہ رسول خدا کو سپرد کیا تھا اور فرمایا تھا
 کہ ای اماں بیار داری میں اس غمدیدہ فراق رسیدہ کو مصروف رہنا جس وقت فاطمہ صغرا ذیہ
 بات سنی کہ بابا مجھے اس مکان تنہا میں چھوڑ جاؤ گے باوجود تقاہت و ناتوانی کہ حضرت کو پاس
 اگر عرض کی ای بابا میں سستی ہوں کہ آپ نے غم سفر کیا ہے اور اس بیمار کو چھوڑ جائیگا جب یہ
 یہ بات سنی ہے ہوش و حواس میری جاڑ رہے ہیں ای بابا سبکو ساتھ لے جاتی ہو یہاں تک کہ
 میری بہائی شیر خوار کو اور مجھے یہیں چھوڑتے ہو اگر میں نے کوئی تقصیر کی ہو تو مجھے بخشے کہ آپ کریم
 ابن الکریم ہیں حضرت نے فرمایا ای فاطمہ میں خفا نہیں ہوں مگر تو بیاض ہے تعب سفر بھی گوارا نہوگا
 ای فرزند تجھے تیری جدہ ماجدہ ام سلمہ کو سپرد کرتا ہوں کہ وہ تیری بزرگ و سخاوتیں سبب
 ضعف پیری کو انکو بھی بیان چھوڑی جاتا ہوں وہ تیری غمگسار ہیں اور بیمار داری کی نیکی پس عرض
 کی فاطمہ نے کہ ای بابا زندگی میری آپ کو فراق میں محال ہے اگر حضرت کو ساتھ جاؤ گے تو یقین ہے
 کہ مجھے جلد شفا ہوگی اور اگر مر ہی جاؤ گے تو واللہ وہ مرنا مجھے گوارا ہے اس زندگی سے کہ آپ کو فراق
 میں ہو وی ای بابا جن لوگوں سے میں مایوس تھی وہ سب آپ کے ہمراہ جاتے ہیں پھر جی سیر ایہاں کریں
 لگو گا میں اپنا دل کس سے بھلاؤنگی عرض حضرت نے اس بیمار کو بہت سادہ لاسا دیا فاقموا آجئنا
 بختہ بنی الامویہ پھر اپنی برادر خنی شمس عباس کو ارشاد کیا کہ انہوں نے عملیں کسوا اور سوار کر دیئے

روستے اور آواز گریہ و زاری کجاوہ ہا ہی اہل حرم سے بلند ہوئی حضرت فر جناب عباس و علی اکبر کو
ارشاد کیا کہ جاؤ میری شیدامیری فاطمہ صغیر کو میری بایں و آؤ جناب علی اکبر و عباس گنواؤں
بیمار کو چاتی سے لگا کر خوب رو دو اور کہا ای فاطمہ چلو تمکو حضرت بلا تہین فستوت پدلتک سو ورا
عظیمائیں یہ شکر فاطمہ کو سرور عظیم حاصل ہوا گو یا سندرست ہو گئی بار بار پوچھتی تھی کہ حکیمانہ بایاں کو
میری جدائی کا قلق ہوا مجھ کو بھی ساتھ لیچینگویہ کہتی ہوئی آنسو پوچھتی ہوئی جلد جلد قدم اڑھاتی
ہوئی چلی جاتی تھی آہ جب شاہ کو سانسے آئی او دہر تو حضرت نعرہ مار کر رو نیلگی او دہر فاطمہ چلا چلا
رو نیلگی و تعلقت یاد کیا لہ و قالت یا کائی کیف بعدکم اگرای ستان لکم حکایتہ و کم بر
ہنگا آئینش اور بیقرار ہو کر دامن سے حضرت کو لپٹ گئی اور کہنے لگی ای بابا بیمار کو دلو کیونکر صبر کیا
جب بعد تمہاری گھر خالی اوڑھا ہوا نظر آئیگا تمہاری خواجگاہ سونی ہوگی تمہاری عبادت گاہ خالی
پڑی ہوگی کوئی انیس و شفیق میرا دن ایوانوین نظر نہ آئیگا نہ مان ہوگی کہ بیمار کی خاطر داری کر
نہ پوچھو ہوگی کہ غذا درست کر دو اور دوا نہاؤ ای بابا جان یقین جانو کہ میں آپ کو درد فراق سے
اور اونچی جدائی کا قلق سے جتنی یہ بچو گئی ای بابا علی اصغر کی جدائی مجھ سب سے زیادہ مار ڈالے گی
اور وہ بھی مجھ سے نہایت محبت رکھتا ہے خوف یہ ہے کہ میرا برادر صغیر میری جدائی میں گڑھ کر کہہ
بیمار ہو جائے فلما رآھا الحسین فی اسوع حال رکع راسہ الی السماء و مد یدہ و حوٰک
سفیتہ باللعاء پس جب حضرت فی حال فاطمہ کا بہت تباہ دیکھا بیقرار ہوئی اور مضطر ہو کر
آسمان کی طرف دیکھا اور دونوں ہاتھ قبل کی طرف اٹھائی اور لبھائی مبارک کو جنبش دیکر کہا پور
تو میری حال سو خوب مطلع ہے کہ فرزند میری زمین عراق میں ہو کر پیاسے مثل گو سفند کے
فتح ہو گئے اور کئی فرزند اسیر ہو کر شہر شہر تباہ پھرنی لگے طوق و سلاسل میں مسلسل ہو گئے زندانین
مجموس ہو گئے ایک نور دیدہ میری فاطمہ صغیر درد فراق سے وطن میں رو کر ہلاک ہو گئی
خداوند اس بیمار مصیبت و قرار کو تسکین و صبر کرامت فرما اور اسکی وحشت کو مسدل آنس کر
بعد دعا کو حضرت گھوڑی سے اتر کر فاطمہ کو پیار کیا اپنی زانو مبارک پر بٹھایا اور دلاسا

ویکر فرمایا یا فاطمہ اذہبی الی ذالک فاطمہ کو کہہ میں جا تو ہمارے سبکو ساتھ نہیں لی سکتا
 فاذا وصلت الی العراق ارسلی الیک اخاک علی سائر الکبر او عجمک العباس مگر انشاء اللہ
 جسوقت میں عراق کی سرزمین میں پہنچو گنا تو تیرے بہائی علی اکبر یا چچا عباس کو بھیجا کر حکم طعن
 سے بلا بھیجو گنا ای فاطمہ عجیب تہجو صحت ہو دس مجھے لکھنا کہ جی میرا لگا رہیگا غرض حضرت تسلی
 کلمات فرما کر سوار ہوئے شربانوں نے مہارین کھینچیں اونٹ روانہ ہوئے فاطمہ کو یقین ہو کر تہنای
 اور مان بنیں پہنچیاں کجا وہیں روتی جاتی ہیں صبر نہ کر سکی سچپازین کہا کر خاک سپرد النور
 اور پکاری یا آبا یا آخا قفوا ساعة للصعيفة العیلة ای بابا ای بہائی علی اکبر
 ایک ذرا توقف کرو تھوڑا سا تھرو کہ فاطمہ دوبارہ تمہاری زیارت کرنا آخر توجدا ہوتی ہو علی صفر کو
 پہنچا کر کو و داغ کر لون امام مظلوم نے رو کر فرمایا ای عباس برا فاطمہ ہلاک ہوتی ہو اوٹو نکو
 بٹھو دو کہ فاطمہ پر مان ہنوں پہنچیں سے مل لڑا جب ساربان اونٹ بٹھا کر لگو شہر بانو اور
 زینب خاتون نے آنکو ماری بتیابی کر کجا و دن پر سے گرا دیا سب اہل حرم روئے ہوئے اور مری ہر ایک
 فاطمہ صغرا کو گلے لگا کر روتا تھا جب ہنوں کی ملاقات کی باری آئی تو فاطمہ دڑ کر سکیٹے سو اس
 بیقراری سے لپٹی اور روئی کہ کیسکو دیکھو اور اپنے بیان سنو کی تاب نہی حضرت سی ہی یکم گیا
 نعرے مارتے ہوئے دور جا کر کھڑی ہوئے آہ حضرت تو فاطمہ اور سکیٹے کی ملاقات ویکہ نسکرتے تھے
 اور اصحاب حضرت کی حالت اضطراب ویکہ نسکرتے تھے نعرے مار کر روتے تھے وقت ناچار جناب
 زینب کبرا و صغرا و سکیٹے سے کہا کہ بس کرو ای نور چشمو علی اصغر تمہیں روتا دیکھ کر سما جاتا ہو
 بس اب نہ روؤ خدا تمہیں صبر دے یہ کہہ کر جب کہیا فقالت فاطمہ ایشونی یا خنی الو ضنیح
 علی الاکثر فاطمہ صغرا نے کہا میری چوڑی بہائی علی اصغر کو لاؤ میری گود میں دو جب اصغر کو چاہا
 کہ فاطمہ کو دین اصغر نے صغرا کو دیکھ کر ہنس دیا اور اسکی طرف بکھڑکی فاطمہ بھی کہاں اشتیاق
 دڑی و مدت یدیمنا و ضمتہ الی صدہ رکھا اور دونوں ہاتھ پیلا کر گود میں لیکر شل
 کھینچ کر سینے سے لگایا ثم قالت للنساء امضین سلمائک لحفظ اللہ و یبقی اخن عندہ

فی اکبر
 اوس
 سورہ
 بابا جاکو
 ام و تہائی
 حلا چلا
 وکم ہو
 صبر نہ کر
 الی
 سی کر
 سے
 دایگی
 یکم
 تحو
 کر
 دیکار
 پاد
 کے
 این
 می
 کر
 ما

پہر فاطمہ نے اہل حرم سے کہا بنم العدا سوار ہو کر روانہ ہوا اور صبح و سداست پہنچو تمہیں حفاظت خدین
 سو نبیا میں نے اور اصغر بھائی میرا میری پاس رہیگا اسے بخانی و ذمگی یہ بہت چوٹا ہوا ہے تب سفر
 نہا وٹھا سیکھا فَاَجَابَتْهَا السَّائِلَةُ يَا فَاطِمَةُ نَاوَلِنَا لِحِفْلَا فَاَنَّهُ لَا يَصْبِرُ عَلَى فِرَاقِ
 اُمِّہِ پس اہل حرم و خما ای صغرا اس بچیکو ہمیں دو کہ یہ زمان کو کیونکر جینگا صغرا فرمایا میں زیادہ
 مان سے اسکی خدمت کرونگی اسکو گوارا سیو ایک دم جدا نہوگی اور وہ وہی زمان بنی ہاشم کا
 پلو انوگی اور رات بہر جاگوگی یہ میرا منس تنہائی ہوگا تب حیران تھے ما و صغرا نعرہ مارتی تھیں
 فاطمہ صغرا اصغر کو چہاتی سے لپٹاؤ تھی کسکی گود میں نہیتی تھی جب زینب ام کلثوم فریسمہا پائیا
 وہ ناچار ہو کر کہنے لگی خیر لیجاؤ و لیکن مجھ پر ہنسنا اور نہ چھینو جسکی گود میں آپ سوائی وہ لیجاؤ
 یہ سنکر ہر ایک بی بی لینے کو آتی تھی مگر وہ معصوم تنہا ہیر کر بہن کی گلے سے چٹ جاتا تھا گویا اس
 امام زادیکو آگاہی تھی کہ پہر فاطمہ صغرا سے ملاقات نہوگی کہ بلا میں تیر کہا کر شہید ہونگا غرض اہل بیت
 نے ہزار بہانہ و تدبیر اس صغیر کو فاطمہ صغرا کی گود سے لایا اور سوار ہو کر روانہ ہوئی صغرا اسقدر
 روتی کہ غش آگیا اور زمین پر گر پڑی قَلْبًا اَفَاقَتْ مَا رَأَتْ اَحَدًا اَبَدًا ویر کجب ہوش میں آئی
 تو دیکھا نہ فوج ہے نہ سردار نہ اکبر ہے نہ علی دار نہ سکینہ ہے نہ اصغر نہ پوہ بیان نہ ما و ام سلمہ نہ
 ہاتھ زیر بغل دیکر اوٹھایا ہزار خرابی مکان ویران و برباد تک پہنچایا اور کہا آئی مسافران
 عواق کو فراق میں صبر دو فاطمہ صغرا کو آہ جب اس بیار کو وہ گھر خالی نظر آیا میوار ہو کر کپکاری
 يَا عَمَّتِي زَيْنَبُ وَاُمِّ كَلْثُومٍ وَيَا اُخْتِي عَلِيَّ بْنَ اَبَاكِوْمٍ اَيَّ مَكَانٍ نَحْنُ اَيُّ پوہی میری
 زینب تم کہاں ہو ائی پوہی ام کلثوم تم کس حجر میں نہان ہو ائی بھائی علی اکبر تم کس ایوان میں
 بیٹھے ہو جواب دو فاطمہ کو غرض اسدن سے فاطمہ مسافران عواق کو یاد کر کر کہی روئے
 رسول اور کہی قبر قبول پر رویا کرتی تھی شب و روز انتظار میں تھی کہ جب بابا عواق میں پہنچینگے
 تو بھائی علی اکبر لینے کو آئینگے اور وہاں وہ نرغہ اعدا میں گرفتار تھے پانی بند تھا عباس کشتاؤ
 تن سے جدا ہوئے تھے اکبر کو بچہ لگی تھی اور اصغر کے تیر روایت چہارم فضائل زینب

واستجاب عائشہ بروایت سلیمان اعمش ہر اضطراب جناب میں
 راہ میں اور مرنا یا دشادہ جنات کا ہر قدر مصائب جناب امام حسین
 میں عن ابی عبد اللہ انا قال ما بین قلوب الحسین الى السماء بخلاف ملائکۃ
 جناب امام جعفر صادق نے فرمایا کہ قبر مطہر جناب سید الشہداء سے تا آسمان محل آمد و شد
 ملائکہ ہے کہ ہر صبح و شام فرشتے زیارت امام حسین کو حاضر ہوتے ہیں اور حدیث میں
 وارد ہوا ہے کہ کسینہ پوچھا رسولی اسے کہ مجھے ایک سال حج فوت ہوا ہے اور میں مالدار ہوں
 ہو سکتا ہے کہ کچھ مال اپنا صرف کروں کہ ثواب حج حاصل ہو حضرت نے فرمایا ویکہ گوہ
 ابو قیس کو اگر یہ بھی سونا ہو جائے اور راہ خدا میں صرف کرے تو بھی ثواب حج حاصل
 نہیں ہوتا پس ویکہ مرتبہ اپنے آقا حسین بن علی کا کہ ابن قولویہ نے بسند معتبر جناب صادق
 سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کان الحسین بن علی ذات یوم فی حجۃ النبی
 یلا عبۃ ویضاحکہ کہ اگر زور جناب امام حسین اپنے نانا رسولی کی گود میں تھی اور جناب
 رسولی اکلا تے تھے اور ہنسائے تھے عائشہ یہ محبت دیکھ کر بولی یا حضرت آپ اس لڑکے کو
 بہت پیار کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ویلاک وکیف لا احبہ وھو ثمرۃ فواد ی
 وقوۃ عینی وامی ہو تمہارا عیشہ کیونکر اسو دوست نہ کر ہوں کہ یہ میرا بیوہ دل و روشنی چشم ہے
 انا ان اری سقلا ع عائشہ تو نہیں جانتی کہ اس زندہ کو میری امت میری شہید کر گئی فہی زادہ
 بعد وفاتہ کتب اللہ لہ حجۃ من حجی پس جو زیارت کرے گا بعد اسکی شہادتی تو لکھی گا خدا و سکر
 ناسہ عمل میں ایک حج میری وجہ سے عائشہ تعجب ہو کر بولی اگر ایک حج کا ثواب ہو گا قال نعم وحتبتین
 حضرت نے فرمایا بلکہ میری دو حجوں کا ثواب ہو گا زیادہ تعجب ہو کر بولی دو حجوں کا ثواب اگر حسین کو ہو گا
 حضرت نے فرمایا بلکہ چار حجوں کا ثواب ہو گا پس میں ہی عائشہ تعجب کرتی تھی اور حضرت مضاعف
 کرتے تھے حتی بلغ تسعین حجۃ من حجی یا عمرہا انا انکے پونچے تو حج تک
 کہ ادائے ساتھ عمرہ بھی بجالائے ہوں اور سلیمان اعمش نے لکھا ہے کہ میں نے زمین ہٹا ہا

خلیفہ
 یسفر
 یاق
 خ یادہ
 خم کا
 فی تین
 یا پیار
 لیجانی
 یاوں
 ہن بیت
 سقد
 ان آئی
 سلمہ فی
 ان
 یاری
 میری
 تین
 رومہ
 بیگلہ
 انی
 یار

اور ایک شخص میری ہمسایہ میں رہتا تھا کہ میں وہاں جا بیٹھتا تھا ایک شب جمعہ کو پوچھا میں نے
 اوس سے کہا قَوْلُ فِي زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ اے شخص کیا کہتا ہے تو زیارت امام حسین میں
 قَالَ هِيَ بِدُعَاةٍ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ذِي ضَلَالَةٍ سَبِيلُهُ إِلَى النَّارِ
 اوس نے کہا وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور جو گمراہی ہو اس کو صاحب کی سو جہنم ہے قال
 سَلِمَانَ فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَآتَانِي عَلَى عَيْطِ سَلِمَانَ نے کہا یہ کلام شکر میں
 نہایت غصے سے اڑھا اور کہا میں نے دل میں صبح کو میں اس سے فضائل جناب امام حسین
 بیان کرونگا کہ اِنْ اَصْرَعَ عَلَى الْعَصَا قَتَلْتُهُ پس اگر اپنے عدا پر اصرار کر گیا تو میں اس کو
 قتل کرونگا پس جب صبح ہوئی تو میں نے اوس کے دروازہ کی زنجیر ہلائی اور اوس کا نام لیکر پکارا
 فَاذْخِرْ وَجْهَهُ قَوْلُ قَصْدًا إِلَى زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اگاہ اوس کی زوجہ
 پکاری کہ وہ تو زیارت جناب امام حسین علیہ السلام کو گیا پس میں یہ سنکر تعجب و حیران چلا
 روضہ اقدس کی طرف دیکھا میں نے ایک شخص سجدے میں سامنے قبر اطہر کے پڑا ہے وَهُوَ
 يَدْعُو اللَّهَ وَيَبْكِي فِي جُودِهِ وَيَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ وَالْغُفْرَةَ اور وہ روتا ہے سجدے میں
 اور دعا کرتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے بعد دیر کے اوس نے سر اڑھایا و قُلْتُ لَهُ يَا سَيِّدِي
 يَا لَأَمْسٍ قَوْلُ زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ تَرُدُّكَ سَيِّئَةً اے شیخ
 شام کو تو کہتا تھا کہ زیارت امام حسین بدعت ہے اور اب خود زیارت کو آیا فقال يَا سَلِمَانُ
 لَا تَلْبِسْنِي وَه بَوْلًا اے سلیمان مجھے ملائت نہ کر کہ آج کی شب تک میں قائل امامت اہل بیت تھا تھا
 پس آج کی شب ایک خواب دیکھا میں نے کہ اوس سے خوف میری دلچسپی ہو اس نے کہا
 کیا دیکھا قال رَأَيْتُ رَجُلًا جَلِيلَ الْقَدْرِ لَا يَأْكُلُ الْخَوِيلَ الشَّاهِقَ وَلَا يَأْكُلُ الْقَصِيرَ
 اللّٰصِقَ بِلَاوِهِ دیکھا میں نے ایک شخص جلیل القدر کو نہ بہت بلند ہو اور نہ بہت کوتاہ سے
 لَا أَقْدِرُ أَنْ أَصِفَ مِنْ عَظَمَةِ جَلَالِهِ وَجَبَّاهُ غَرَضُ زَبَانٍ قَاصِرٍ مِثْلِي
 عظمت و جلال کے بیان میں وہ نہیں کہنے کا رستہ و عَلَيَّ رَأْسُهُ تَأْخِجُ اور اگر اوس کے

ایک شخص بن گورسے پر سوار ہوا ایک تاج رکھے بن والتاج لہ آرجعہ ارجکان فی کل
 رکن جوہر تگضیٰ بن تسیلی ثلاثہ ایام اور اس تاج کو چار کن بن ہر کن بن ایک
 جواہر نصب ہے کہ روشنی اوسکی تین دن کی راہ تک پہنچتی ہے بینے بعض خادموں سے
 پوچھا یہ کون بن فقال هذا علی المرتضیٰ وہ بولایہ جناب علی مرتضیٰ بن پر مئے کہا
 یہ مرد جلیل القدر کون بن وہ بولایہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بن پر ویکہا بینے
 ایک ناقہ نور آتا ہے اور اوس پر ایک ہودج نور ہے اور اوس میں دو عورتیں بن فقلت لمن
 هذه الناقۃ بینے ایک سے پوچھا اس ناقے پر کون سوار ہے فقال خدیجۃ الکبریٰ
 وفاطمۃ الزہراء پس وہ بولا کہ اسمین خدیجۃ کبریٰ اور فاطمہ زہرا سوار بن بینے قصد جانیکا کیا
 سو خاقہ جناب فاطمہ واذابرقاع تنساقط من السماء ناگاہ دیکھا بینے کہ آسمان سے
 رتھے گرتے بن فقلت ما هذا الوقاع پس بینے پوچھا یہ رتھے کیسے بن کہیںو کہا یہ رتھے
 فیما امان من التار لوزار الحسین لیلۃ الجمعۃ اور اوس میں امان لکھی ہے زائران
 امام حسین کے لیے جو شب جمعہ کو زیارت کریں فطلبت منہ رقعۃ پس میں نے بھی ایک رقعہ
 طلب کیا جواب دیا مجھے انک تقول زیارۃ الحسین یدعہ تو ہی تو کہتا تھا کہ زیارت
 امام حسین بدعت ہے اور اب رقعہ طلب کرتا ہے پس کہی نہ پوچھیکا اس شرف کو حتی
 تزور الحسین وتعتقہ فضلا ما لک زیارت کرے تو قبر حسین بن علی کی اور اعتقاد کرے تو
 اونے فضائل کا میں خوفناک خواب سے چونکا اور قصد کیا زیارت امام حسین علیہ السلام کا
 وانا تائب الی اللہ اور میں توبہ کرتا ہوں خدا سے فواللہ یا سلیمان کا اقرار قبا الحسین
 حتی تفارق روحی عن جسدی پس والدہ ام سلیمان میں قبر جناب امام حسین سے
 جدا ہو گئی تازدگی اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک بار جناب رسول خدا ص علی مرتضیٰ متوجہ
 سفر ہوئے وبقی الحسن والحسین عند امہما لا تمہما صغیران اور جناب حسین
 بسبب صغر سن کے خدمت خاتون قیامت میں رہے فخرج الحسین ذات یوم من

بینے
 حسین بن
 التار
 ہے قال

برین
 سین
 اس
 بن او

پارا

زوجہ

بن جلا

نور

عمرین

با شیم

نیخ

لیکن

نہا تھا

سا

نیر

تہ

مخنی

نکھ

حَتَّى تَسِيلَ عَلَى اخْتِيسَارٍ پس جناب امام حسین نے نام فاطمہ صغرا کا جو سنا میا خستہ اشک
 رخسارہ مبارک پر روان ہوئے اور فاطمہ کبر کو گود میں لیکر روئی لگے اور فرمایا ای ہمنام صغرا بھی
 ہی میں دیکھتا ہوں کہ تو ہی مجھ سے جدا ہوگی اور اپنی پوپی زینب ام کلثوم کے ساتھ مع سہار
 شہدائے کربلا در بدر آوارہ و پریشان پہرائی جائیگی اور ای فاطمہ تو بایا لکے فریاد کریگی اور بابا کو
 نہیں پاوے گی اور بابا تیرا آنکھوں سے نہان ہوگا اوس حال میں آواز ہاتھ کی آئی کہ ابھی تو بت
 غم و اکم کہینچہ نہیں اور مردان اہل بیت و انصار کو کشتہ و کینا ہے اور لاشوں کو فرزندوں اور
 بہائیوں کو خیمہ گاہ میں پہنچانا ہے فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ ذَٰلِكَ بکی اجاب امام حسین نے
 جو یہ آواز سنی بہت رونمو گروہ آواز خالی تھی آواز ملا لکے سے اس فکر میں تھے کہ ناگاہ آواز پہنچی
 کہ ہم ہیں ماتم زوہ روزگار اور روینوالے سید ابرار و ماتم دار سپہ لار کر بلا جناب سید الشہداء فرزند
 شیر خدا کے یہ شکر حضرت چند قدم چلے قَوْلِي يٰكُوَايَا قِي مِّنْهَا الْيَلَاءُ وَاحْسَنَالَهُ وَاحْسَنَالَهُ
 پس ایک کنوان نظر پڑا کہ اوسمیں سے آواز رونے کی آئی تھی اور ندا ہے اے حسن اور و اسحٰن
 بلند تھی قَوْلِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ وَدَخَلَ فِيْهَا پس حضرت گھوڑیے اوڑھ کر اس
 کنوے میں داخل ہوئے دئی مَلِكًا جَالِسًا عَلَى السَّيْرِ وَبِكِي دیکھا ایک بادشاہ کو تخت
 پر بیٹھا اشک خونین آنکھوں سے برساتا ہے اور فوج کثیر بائیں تخت گریبان چاک شور مچاتی
 اور کہتی ہے کہ افسوس کمر ہماری مرشد و اقا کے ظالموں نے توڑی اور ہماری سید و مولائے طرح
 طرح کی آفت اور بلاؤں میں مبتلا کیا اور ہزار افسوس کہ بوسہ گاہ جناب رسولی صلی اللہ علیہ
 وسلم کو خنجر ظلم سے کاٹا اور یغا اس فلک سفلہ پر رونے خاندان رسالت و امارت کو غارت
 کا شے شاہزادہ فوج ملا لکے اور اجنبہ کو حکم کرنا کہ ایک آن میں لعینوں کو غارت کرے جب حضرت
 وہاں پہنچے اور نظر اوس بادشاہ کی جناب امام حسین پر پڑی سَقَطَ عَنْ سَرِيْرِهُ وَوَضَعَ
 رَأْسَهُ عَلَى الْحِجْرِ وَاسْتَوْجَعَ ثَلَاثَ مَوَاتٍ وَمَكَاتٍ پس دیکھتے ہی حضرت کو وہ اپنے
 تخت سے گر پڑا اور سر اپنا ایک پتھر پر رکھا اور تین مرتبہ زبان سے کہا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ

سے لے کر
 بیت صغرا
 دل کو
 میں چلے
 شہدائے
 و
 سہار
 عجیب
 جاتی تھیں
 تین
 تین
 ماؤں کا
 سا اور
 وینا ظلم
 نین چلی
 رمی میں
 نین
 رومین
 نظریں
 لیسے
 ایت
 کا

راجحون اور طائر روح اور کافض تن سے پرواز کر گیا اور تخت او کا مثل چوب بوسیدہ
 ٹکڑی ٹکڑے ہو گیا اور زمین شگافہ ہوئی اور وہ تمام فوج او سمین سما گئی جناب امام حسین
 مشاہدہ اس حال سے نہایت بیتاب ہو کر فرمانے لگے افسوس میں ایسا غریب مصیبت زدہ
 ہوں کہ مجھ پر تمام اہل زمین و آسمان بیقرار ہیں پھر حضرت نے ناہماے ہشمار دل افکار سے
 کہیں اور فرمایا اے زمین کیون تو نے امانت کو لے لیا اور کیون نہ باقی رکھا او نہیں میرے
 ماتم کے لیے ناگاہ زمین نے ناہماے مہیب کہیں اور عرض کی کہ ایفر زندر سولخدا اگر انکو نہ لیتی یا
 تو اصل وجود بشر معدوم ہو جاتی خصوصاً زینبؑ و کثمؑ و جگر شگافہ کرتین حضرت نے فرمایا
 اے زمین میری خاطر سے او نہیں باہر لاکہ میں او سے چند راز پوچھوں گا ناگاہ سب فوج سر و پائے
 با جامہاے سیاہ رخسارے تمام مجروح باہر آئی حضرت نے فرمایا کہ امی غدا داران اہل بیت
 رسالت تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ حسین بن علی کو شہید کیا اور بہنو نکوا و سکی اسیر کیا اور سیدہ ^{السادات}
 کو قتل و زنجیر میں گرفتار کیا سب بیاختہ کبار خروش میں آئے وَقَالُوا يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ
 جَاءَكُمْ نَائِكُومًا ابْنُ الْمُؤْمِنِينَ وَجَمَعْنَا وَاقَامَ تَجْلِسًا لِعَزَائِمِ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ وَصَعَدَ
 الْمُنْبَرُ وَخَطَبَ خُطْبَةً بِالْفَصَاحَةِ وَالْبَلَاغَةِ اور عرض کی اوہوں نے اے فرزند
 رسول خدا ایک روز گذر جناب علی بن ابیطالب کا ہم میں ہوا اور قوم چن کو جمع کیا اور مجلس آ
 حسن و حسین برپا کی اور منبر رکھوا کر او سپر تشریف لائے اور خطبہ فصیح و بلیغ پڑھا اذ جاء
 الْأَنْبِيَاءُ كَادَمٌ وَشِيثٌ وَنُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَخَلِدٌ الْمُصْطَفَى
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ناگاہ پیغمبران رفیع الشان مثل آدم و شیت و نوح اور ابراہیم اور
 موسیٰ اور عیسیٰ اور جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے تشریف لائے اور اسقدر انہوں نے
 شیون کیا کہ زمین ہلنے لگی اور چند روز کسی ذمی حیات کو ہوش نہ رہا فجاءَ الْمَلَكُ بِأَيُّوبَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ پس ایک فرشتہ آفتابہ جنت لیکر آیا اور پانی سب پر چھڑکا سب ہوش میں آئے اور روئیں گے
 او وقت جناب امیر نے ہمارے بادشاہ کو سر بند عنایت کیا اور فرمایا کہ جب فرزند میرا

حسین شہر مدینہ کو ویران کر کے آوارہ وطنی اختیار کر گیا اوسی روز میری مگر گویا ٹوٹ جاو گی گویا
 اوسی روز شمشیر شہر ملعونہ گلو و حسین کا گیا اسی جنون اوس دن یہ سر بند سرخ قام ہو جایگا
 اوس وقت تم جمع ہو کے بیکسی پر میری حسین کی رونا اور گریہ وزاری کرنا کہ رونا تمہارا میری حسین
 را لگان نہو گا اتنا ہمارے اسی حسین بن علی جب سے آپ مدینے سے جدا ہو و ہین اسی
 آوار گریہ وزاری زمین سے آسمان تک بلند ہے اور آسمان اشک خونی مصیبت پر ہوتا ہے
 اور نالہای مہیب کہینچتا ہے اور وہ سر بند سرخ ہوا ہے اور جگر ہمارے پارہ پارہ ہو و ہین
 کہ کسی کو تاب نہیں ہے کہ تحمل عزا داری فرزند رسول خدا و بلند علی مرتضیٰ پر ہو قلاً سَمِیعَ
 الْحُسَیْنِ بکی بگاہ شہید یاد ا پس جب حضرت نے یہ حال سنا بہت شدت سورو و اور
 نعرش بادشاہ پر آئے اور فرمایا خوشحال تیرا ای بزرگ قوم کہ بڑا مرتبہ حاصل کیا تو نے
 اور سلطنت عقبی لی تو نے کہ دوستی میں ہم اہل بیت کی جان دی تو نے پس حضرت نے
 اپنے دست مبارک سے قبر کو دی اور غسل دیا اور کفنا یا اور اپنی ناز پرہ کو دفن کیا اور اون
 روتا چہوڑ کے چاہ سے نکلے اور جناب زینب و ام کلثوم سے سارا ماجرا بیان کیا سب اہل بیت
 اس ماجر کو شکستہ رونے لگو اور اونکو واسطے دعائے خیر و مغفرت کی خیال کیجئے کہ جنات رورو
 جان دین و اوسے ہمپر کہ ہم اوس جناب کو روہی نہیں سکتے حال آنکہ اوس جناب و گلو
 خشک اپنا تیغ ظلم سے ہماری شفاعت کیواسطے کٹوایا کا بگو ا علی مَن نَّاحَ عَلَیْہِ الْجَنَّةُ
 فِی الْاَرْضِ وَالْمَلَائِکَۃُ عَلَی السَّمَاءِ پس ایہا الناس تم ہی رو و اوس جناب پر کہ جیسر
 جنات روئے زمین میں اور فرشتے روئے آسمان پر و ا بگو ا علی مَن خَرِیْمَ فِطِیْمَہٗ وَقَطَعَ
 کَوْثِمَہٗ رُو و اوس مظلوم پر کہ جسکا بچہ شیر خوارہ میں دن کا پیاسا ذبح کیا اور اونکی رگہامی
 گلو و خشک خنجر ظلم سے کاٹی گئیں اور کسی نے اونہیں اوس وقت ہی پانی نہ پلایا کا بگو ا
 عَلَی مَن تَعْلُوہُ الطَّغَاۃُ یَبْوَآہِہَا وَتَطْشُوہُ الْخِیُولُ یَحْوَآہِہَا رُو و اوس بیکس پر کہ
 جیسر لعین تلوارین اوٹھاتے تھے اور گھوڑے اوسکے جسم پر دوڑاتے تھے اور کسی کو دم

با بوسیدہ
 سین
 بیت زہ
 تارے
 میرے
 زینب
 نے فرمایا
 سربازوں
 بیت
 لیا
 سید جد
 اللہ
 وصفا
 زند
 آئے
 بگاہ
 بکی
 ورنے
 جگہ
 رگو

نَأْتَا تَمَازُكًا عَلَى مَنْ رَأَسَهُ عَلَى السِّنَانِ يُكَلِّمُ رُوَّاءَ سِرِّهِمْ وَكَهْنَهُمْ وَنَحْوَهُمْ عَلَى السَّنَدِ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُمْ بِرُحْمَةٍ سَرَّوْكَانِيَّةٍ بِمِزْجٍ بَارِكٍ بِرُحْمَةٍ بَارِكَةٍ وَبِزِينَةٍ بَارِكَةٍ
 ظَلَمَ أَوْ سَكَنَ بَهَاءَ مَبَارَكٍ كَوْنَهُ كُنْ رَوَايَتِ نَجْمِ ثَوَابٍ بِكَامٍ أَوْ رَوَايَتِ
 حَضْرَتِ مُسْلِمٍ كَوْفِهِ بِرُحْمَةٍ شَهَادَتِ مُسْلِمٍ عَنِ الصَّادِقِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ شَيْعَتَنَا لَقَدْ شَاكَوْنَا فِي الْمُصِيبَةِ بِطُولِ الْحُزَنِ
 وَالْحَسْرَةِ عَلَى مُصَابِ جَدِّ نَحْسَيْنِ جَابِ مَامِ جَعْفَرٍ صَادِقٍ سَمْعُ بَرٍّ كَوْنِ
 حَضْرَتِ نَعْمَ فَرَمَايَكِهِ خَدَارِ حَمِّ كَرَمِ هَمَارِ شَيْعُونِ بِرَكَمِ أَوْ نَحْنُ نَعْمَ سَامَهُ دِيَا هَمَارِ مُصِيبَتِ
 مِینِ هَمَارِ بِسَبَبِ طُولِ دِیْنِ اَنْدَوَه دَمَاتِمِ اَوْر رَوْنِ اَوْر پِیْنِ كِ مِیْرِ جِدِ مَطْلُومِ حُسَيْنِ
 مَاتِمِ مِینِ یَعْنِ جِسْ طَرَحِ هَمِ اَوْ سِ جَابِ كَوِیَا دِ كَرِ رَوِیَا كَرْتِ مِینِ اَوْ سِ طَرَحِ هَمَارِ
 شِیْعِهِ مِی اَوْ مِینِ یَا دِ كَرِ رَوِیَا كَرْتِ مِینِ وَ قَالَ مَنِ خَرُكُنَا عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عِیْنِهِ
 دَمْعٌ وَ كَوْنِ مِثْلِ جَنَاحِ الْبَعُوضَةِ اَوْ فَرَمَا یَا جَابِ صَادِقِ نَعْمَ جِسْ سَامَهُ مُصَابِ
 هَمَارِ بِلَانِ هُونِ پَسِ نَخْلِ اَوْ سِ اَنْكَمُونِ سَمِ اَنْسَوَا كَرِ بِقَدْرِ پَرِشَمِ هُو عَقَرَا اللَّهُ لَهُ دُخَانٌ
 وَ كَوْنِ مِثْلِ زَبَدِ الْبَحْرِ خَدَا اَوْ سِ كُنَا هُو كَوْنِ مِثْلِ اَكْرَجِ كَثَرَتِ اَوْ سِ كُنَا هُونِ كِ بِقَدْرِ كَفِ
 دِیَا هُو مِینِ عِمَاسِ سَمْعُ بَرٍّ كَوْنِ اَعْلَى لَوْ سَوَّلَ اللَّهُ اِيَّاكَ لَكُنَّ عَقِيلًا اَيْ كَرِ خُزْ
 جَابِ اَمِیْرُ نَعْمَ خَدَمَتِ رَسُوْلُ خَدَا مِینِ كَثَرِ رَسُوْلِ اَمَدِ اَبِ عَقِیْلِ كَوْنِ دُوسْتِ رَكْتِ مِینِ قَالَ
 اِنِّیْ وَ اَللّٰهُ لَا اُحِبُّهُ مُجْتَنِبِ جُنَاكِهِ وَ جُنَاكِهِ اَبِطَالِبِ حَضْرَتِ فَرَمَا یَا اَمَدِ دُوسْتِ
 رَكْتَا هُونِ مِینِ عَقِیْلِ كَوْنِ دُوسْتِ مِجْتَنِبِ اَوْ سِ هَمِ اَوْر دُوسَرِیْ مِجْتِ عَقِیْلِ
 بِسَبَبِ عُمُوْیِ بَزْرُگُو اَرَا بِطَالِبِ كَرِ هَمِ پَرِ فَرَمَا یَا وَ اِنَّ وَلَدَهُ مَقْتُوْلٌ فِیْ مَحَبَّةٍ وَلَدِ اَوْ رَزَقَ
 عَقِیْلِ كَافِیْ مُسْلِمِ قَتْلِ كِیَا جَا یَا كَا اَعْلَى تِیْرِ فَرَزَنْدِ كِ مِجْتِ مِینِ یَعْنِ تِیْرِ نُوْرِ عِینِ حُسَيْنِ
 بِكُرِ دِغَا وَ طَنْ سَمِ آوَارِ كَرِ اَعْدَا ئِ پَرِ جَفَا قَتْلِ كَرِ نِیْگِ تُو پِیْلِ سَبِ سَمِ جُو جَانِ حُسَيْنِ
 نِشَارِ كَرِ یَا وَ هَمِ عَقِیْلِ هُو كَا پَرِ فَرَمَا قَتْلُ مَعِ عَلَيْهِ عِیُونُ الْمُؤْمِنِیْنَ پَسِ اَنْسَوْنَا

انکسین مومنین کی احوال مسلم پر فضل علیہ السلام اور صلوة یحییٰ بن عمر
 فرشتگان مقرب خدا تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور سے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس شدت سے احوالِ مسلم یاد کر کے روئے انور سے
 مبارک سے سینہ اقدس پر ٹپکنے لگا اور فرمانے لگا اِلٰی اللہ اَشْكُو مَا تَلَقَّيْتُ عَنْكَ تِي مَنِ الْعَدُوِّ
 شکایت کرتا ہوں خدا سے اس مصیبت کی جو پہونچ گئی میری عمرت کو بعد میری عمر
 کیجیے تو مسلم بن عقیل پیش خداوند جلیل مرتبہ عظیم رکھتے ہیں کہ صلوة بہتجہ میں مسلم پر لگے
 اور روئے اوپر رسول خدا پس روئے احوالِ مسلم پر کہ شہادت حضرت مسلم ابتدا جنگ
 حضرت امام حسین تہی روایات صحیح میں وارد ہوا ہے کہ جب جناب امام حسین ظلم اعدا
 مرقد مطہر جناب رسول خدا سے جدا ہوئے اور میسری تاریخ شعبان کی مکہ معظمہ میں پہونچے
 تو کو فیان پر دغانے نامے طے الاتصال حضرت کی خدمت میں بھیجے اور میں سے بعض ناموں کا
 یہ مضمون تھا لَئِنْ عَلَيْنَا مَا لَمْ فَأَقْبِلْ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنَكَ عَلَى الْحَقِّ يَا حَضْرَتِ
 ہم امام اور پیشوا نہیں کہ تو ہمیں جلد تشریف لائے شاید خدا حق کو ہمارے ہاتھ پر جاری کرے اور
 شیت بن ربیع وغیرہ نے جو عرضی لکھی تھی اوکام مضمون یہ تھا اِنَّا بَعْدُ فَقَدْ اِنْخَضَرْنَا
 الْجَبَابُ وَابْتَعَثَ الْيَمَامُ قَائِدُهُمْ عَلَيْنَا لَكَ جُنْدٌ عَلَى مَجْدٍ وَالسَّلَامُ پس بعد حمد
 وصلوة کے تحقیق کہ صحرا و بیابان نہایت سیر و خرمی میں ہیں اور رخت میو یکے بارور ہیں
 پس آپ ہماری طرف تشریف لائے کہ فوج کثیر آپ کی نصرت و امداد کو میا ہے اور
 انتظار کرتے ہیں اسے حضرات یہ مقام روئیکہ ہے کہ یوں تو حضرت کو بلایا اور جب تشریف
 لائے تو وہ نصرت اور امداد اور سامان دعوت تو ایک طرف رہا پانی تک ہی فرزند ساقی کو شہر
 بند کیا اور اسکے فرزند و عزیز کو تشنہ لب شہید کیا اور یہاں تک ایذا میں پہونچا میں کہ جب
 وہ جناب زخمون سے چور ہو کر ریگ گرم پر بیٹھ گئے تو فرماتے تھے کہ اے حبیبے رحمو اب تو میں
 تم سے لڑنے کے قابل نہیں رہا ہوں اب تو پانی و کوہ میں تمہارے پیغمبر کا نواسا ہوں ناگاہ عمر سعد

اللہ
 عزوجل
 فرماتا ہے
 اِنَّا
 جَعَلْنَا
 فِي
 الْوَحْيِ
 لَآيَاتٍ
 لِّقَوْمٍ
 يَعْلَمُونَ

لعین نے ندا کی کہ جو حسین میری پاس لائیگا اوسے میں بہت انعام دوں گا قاتلہ عقیلہ
 اذ یقولون یہ شکر چاہیے شقی دوسرے ہر ایک چاہتا تھا کہ سر فرزند رسول خدا اور مہمان کر بلا کا کات
 فَاَوَّلُ مَنْ تَزَلَّ إِلَيْهِ لِيَذْلَجَهُ شَيْثُ ابْنِ رَبْعِيِّ لَعَنَهُ اللَّهُ پس پہلے جو شقی پیشتر مٹوا کر پہنچ کر
 گھوڑے سے اتر کر حضرت کو ذبح کر کے شیت بن ربیع ملعون تھا کہ جس نے حضرت کو یہ لکھا تھا
 کہ جنگل سبز ہیں اور سیوہ تیار ہیں اور فوج کثیر آب کی نصرت کو موجود ہے العصبہ جب پڑھ کر فرمایا
 پر دعا امام اقیما کو پہنچے فَارْتَمَلَ الْحُسَيْنُ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ إِلَى الْكُوفَةِ پس جناب امام حسین
 اپنے پیغمبر مسلم بن عقیل کو کوفہ کی طرف بھیجا و کان یثقل الأسماء اور تھے مسلم شجاعت
 مانند شیر کے اور اس قدر زور تھا اوس جناب میں کہ اوٹھالیتے تھے مرد کو اور پھینک دیتے تھے کوٹھے
 فَاجْتَمَعُوا عَلَيْهِ وَبَايَعُوهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ راوی کہتا ہے کہ جب
 حضرت مسلم کوفہ میں پہنچے تو اوسے روز اٹھارہ ہزار نامزدوں نے بیعت کی فَكَلَّمَ مُسْلِمٌ
 إِلَى الْحُسَيْنِ كِتَابًا بِمَبَايِعَةِ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَيَا الْقُدُّومُ إِلَيْهِمْ بِالْحَجَّيْلِ پس مسلم فرماوا
 بیعت اہل کوفہ جناب امام حسین کو لکھا اور لکھا کہ چلے تشریف لائیں ثُمَّ كَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ الْخَضْرَاءُ
 ذَلِكَ الْحَالُ إِلَى يَزِيدَ لَعَنَهُ اللَّهُ بعد ازاں بعد اسد خضری ملعون نے یہ باجرازیہ کو لکھا پس
 یزید نے ابن زیاد کو لکھا کہ توجہ کوفہ میں جاؤ لَا تَدْعُ مِنْ نَسْلِ عَلِيٍّ إِلَّا أَقْتُلْهُ اور ایک شخص
 اولاد علی سے جیتا پنچوڑنا پس جب ابن زیاد کوفہ میں آیا لوگوں کو جمع کر کے منبر پر گیا اور کلمات
 تحریف و تہدید جانب یزید سے بیان کیے اور اتر آیا وَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ
 إِلَى بَعْضٍ وَ يَقُولُونَ مَا كُنَّا لِلدَّخُولِ بَيْنَ السَّلَاطِينِ حضار مجلس خوف یزید سے سو نہر لکھتے
 دیکھنے لگے اور بولے کہ ہمیں امور سلاطین میں کچھ دخل نہیں ہے فَقَضَوْا بَيْعَةَ الْحُسَيْنِ
 پس توڑ ڈالا اون بد عہدوں نے بیعت حسین کو جب یہ خبر حضرت مسلم نے سنی تو مضطرب ہوا
 خانہ ہانی میں جا کر مخفی ہوئے ابن زیاد نے ہانی کو بلا کے شہید کیا پس جب خبر شہادت ہانی
 حضرت مسلم نے سنی کہ ہانی یاور ہی میرا شہید ہوا تو یکہ و تنہا بیونس ویاور حیران و سرگرداں

غرض حضرت مسلم تو طاعت خدا میں مشغول تھے اور طوعہ کے بیٹے لعین نے جا کر ابن زیاد کو خبر کی وہ لعین بہت خوش ہوا قَطَوْنَا بِطَوَاتِ مَتِّ الدَّهَبِ پس ابن زیاد نے ایک طوق طلا مثل طوق لغت کے اس شقی کے گلے میں پہنایا اور محمد بن اشعث کو بلایا وَخَمَّ إِلَيْهِ الْفَتَّ فَارِيسٍ وَحَسَنَ مِائَةِ رَاحِلٍ وَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِ اور ساتھ اس کے ہزار سوار اور پانچ سو سپاہی کر کے حضرت مسلم کی گرفتاری کو بھیجے جب قریب خانہ طوعہ پہنچے اور طوعہ نے آواز سن سنی اور آواز سلاح سنی فَاجْتَبَرَتْ مُسْلِمٌ بِأَنَّ ذَلِكَ طَوْعَةٌ نے حضرت کو خبر دی اور کہا معلوم ہے کہ فوج ابن زیاد نے بھی ہے فَلَيْسَ دِرْعًا وَشَدًّا وَسُطَّةٌ پس حضرت نے زرہ پنی اور کمر باندھی اور مسلح ہوئے فَقَالَتْ لَهُ مَالِي أَرَأَيْكَ تَهَيَّأْتُ لِلْمَوْتِ طَوْعَةٌ نے یہ دیکھ کر عرض کی کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ آما وہ مرگ ہوئے میں حضرت نے فرمایا اے مادر یہ قوم سوا میرے کسی کی طلب کو نہیں آتی ہے وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَهْجُونَ عَلَيَّ فِي الدَّارِ اور میں خائف ہوں کہ یہ گھر میں گس آئیں اور میرے محرم کرین او سوقت مجھے لڑنیکی ہی جگہ پہنکی ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الْبَابِ فَفَتَحَهُ وَخَرَجَ إِلَى الْقَوْمِ پہرہ شیریشہ شجاعت دروازہ کھول کر باہر نکلا فَقَاتَلَهُمْ قِتَالًا عَظِيمًا پس خوب لڑے حتیٰ قَتَلَ أَنَّهُ قَتَلَ مِنْهُمْ مِائَةً وَخَمْسِينَ رَجُلًا یہاں تک کہ فیڑہ سوساق فی النار ہوئے جب یہ شجاعت حضرت مسلم محمد بن اشعث لعین نے دیکھی ابن زیاد سے ملک طلب کی ابن زیاد نے کہلا بھیجا نَكَلْنَاكَ أَمَّاكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ يَقْتُلُ مِنْكُمْ هَذَا مَقْتَلَةً عَظِيمَةً مان تیری تیرے ماتم میں بیٹے ایک شخص نے اس قدر آدمی مارے اور تجھے کچھ نہیں ہو سکتا فَكَيْفَ كَوَّأَرْسَلْنَاكَ إِلَى مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً يَعْنِي الْحُسَيْنَ اے نامر و اگر مسلم کی جاسٹین آ رہو تو اور میں اون سے لڑنیکی بھیجتا تو او سوقت تو کیا کرتا ابن اشعث نے کہلا بھیجا تو نے مجھے کسی بقال کو فہ سے لڑنیکی بھیجا ہے اِنَّمَا أَرْسَلْتَنِي إِلَى سَيْفٍ مِنْ أَسْيَافِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تو نے بھیجا ہے مجھے طرف ایک شمشیر برہنہ کے شمشیر ہاے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے اسے لڑنا آسان نہیں ہے

مسلم نے فرمایا والد کوئی میرا میر نہیں ہے سوا وحیث بن علی کو ابن زیاد بولا چاہو سلام کرو
 چاہو قتل کیے جاؤ گے حضرت مسلم نے کہا اگر قتل کر گیا تو ایک حاجت ہو میری اوسوی بالا
 وہ بولا کیا حاجت ہے تمہاری حضرت نے فرمایا ید رجلاً قرشیاً و صبیہ چاہتا ہوں کہ
 کوئی مرد قریش ہو تو میں اسے وصیت کروں عمر سعد اٹھا اور بولا کیا وصیت ہو تمہاری
 فقال له اول وصیتی انی استرک ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله وان سعیداً
 ولی الله حضرت مسلم نے کہا پہلی وصیت میری یہ ہے کہ گواہی دیتا ہوں میں وحدانیت خدا
 اور نبوت رسول خدا اور ولایت علی بن ابیطالب کی اور دوسری وصیت یہ ہے ان ینبغ
 درعی و تقضی عقی دینی سبع مائة درهم استقرضتھا کہ میری زرہ بچکر سات سو
 قرضدار ہوں ادا کرنا اور تیسری وصیت یہ ہے ان تکتب لی الحسین ان یرجع ولا ینکح
 الی بلدکم فی صبیہ ما اصابنی او عمر سعد میری جانب سے لکھ نہ بیج میرے آقا حسین
 بن علی کو کہ مدینہ کو پہر جائیں اور کوفہ میں نہ آئیں کہ کوفیان پر دغا و نسنے ہی ہی سلوک
 کرینگے جو مجھ سے کیا فقد بلغت انی توجہ الی الکوفة یا ہلہ واکلا پس مجھے خبر
 پہونچی ہے کہ وہ جناب مع اہل و عیال شوجہ کوفہ ہوئے ہیں وہ شقی بولا کہ تم نے جو اقرار شہادتین
 کیا تو ہم بھی مسلمان ہیں اور کلمہ پڑھتے ہیں مگر قرض چاہینگے ادا کرینگے اور چاہینگے نہ
 ادا کرینگے اور جو وصیت کہ مقدمہ حسین میں کی فلا بد ان یقعدم علینا و نذیقہ
 الموت پس لابد ہے کہ وہ بھی ہمارے پاس آئیں اور ہم اونہیں بھی مانند تمہارے قتل کریں
 بعد از ان ابن زیاد نے حکم کیا کہ ان یصعدہ اعلی القصو یرمی بہ منکساً مسلم کو
 بالائے قصر لجا کے وہاں سے سر کے بہل گرا دو قال کا کلام من اعلی القصو و عجل
 بوجہ الی الجنة آہ آہ حکم سے اوس شقی کے ایک لعین ہاتھ مسلم کا پکڑ کے بالا قصر
 لگیا اور حضرت مسلم کو منہ کے بہل گرا دیا کہ صدے سے اوسکے روح مسلم راہی جنت ہوئی
 ثم اھم اخذوا مسلماً وھاموا یسبحونھما فی الاسواق پھر اہل کوفہ نے حکم سے

ابن زیاد کے ہانی اور مسلم کے پاؤں میں رسی باندھی اور بازاروں میں گھسیٹتے پھرتے تھے جب یہ خبر قبیلہ مدج نے سنی بہت کشت و خون کر کے لاشیں دو نوں لیکے اور دفن کیں روایت ششم فضائل گریہ کنندگان اور زائران امام حسین اور احوال منزل شتوق اور پہونچنے خبر شہادت مسلم میں حضرت
 عَنْ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ ذَكَرَنَا عِنْدَكَ فَقَاصَ مِنْ عَيْلَتِهِ
 وَلَوْ مِثْلَ رَأْسِ لَذْبَابَةٍ جَنَابِ امَامِ جَعْفَرِ صَادِقٍ نِي فرمایا جسکے سامنے ہمارا ذکر مصلی ہو
 اور وہ شکے روئے اور آنکھوں سے اس کے آنسو نکلے اگرچہ برابر پر گیس ہو غفر اللہ ذنوبہ
 وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ يَرِدُّ دُكَّارَ عَالَمٍ اِپنی رحمت سے تمام گناہ اس کے بخشا ہے اگرچہ
 گناہ اس کے مثل کف دریا ہوں اور زیارت امام حسین کا یہ ثواب ہے کہ جابر جعفی نے جنا
 امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ حضرت نے پوچھا مجھے ای جابر کتنا فاصلہ ہے
 تیرے گھر سے اور قبر جناب امام حسین سے قُلْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ عرض کی میں نے
 یا مولا اکیور کا یا اس سے بھی کم ہے قَالَ لِي اَتَزُوُّ قُلْتُ كَعَمِ حضرت نے فرمایا اے
 جابر تو زیارت کو ہی جاتا ہے عرض کی میں نے جاتا ہوں قَالَ اَوَّلًا اُفْرِحْ بِحَقِّ
 اَوَّلَا اَبَشْرِكَ بِثَوَابِهِ قُلْتُ بَلَى جَعَلْتَ فِدَاكَ حضرت نے فرمایا آیا تو چاہتا
 کہ میں تجھے خوش کروں بشارت دون ثواب زیارت سے میں نے عرض کی ہاں مولا
 ارشاد کیجیے فدا ہوں آپ پر سے حضرت نے فرمایا جو شخص تم میں سے قصد زیارت
 کرتا ہے قَبْلَ شَوْتِ بِهٖ الْمَلَائِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ پس بشارت دیتے ہیں اسے
 ملائکہ کہ خوشحال تیرا کہ تو نے یہ قصد کیا ہے فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَابِ مَنْزِلِهِ مَا شِئَا
 اَوْ رَاكَ بَاوَكَلِ اللّٰهُ يَهْدِيكَ اَرْبَعِينَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتّٰى
 يُوَافِيَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ پس جب وہ مومن گھر سے نکلتا ہے خواہ پیادہ ہو خواہ سوار
 خدائے تعالیٰ چالیس ہزار فرشتے اس کے واسطے موکل کرتا ہے کہ وہ فرشتے

مقام کو
 سب کو
 دن کہ
 رسی
 شتوق
 بنات
 کتب
 ترمیم
 لایا
 میں
 لوک
 بن
 نہ
 ہر
 ملک
 ان
 سر
 جی

صلوۃ نیچے ہیں اوس زائر جب تک کہ وہ قبر جناب امام حسین تک پہنچتا ہے و تو اب کُل
 قَدِمْ يَرْفَعُهُ كَتَوَابِ الْمَشْحُوطِ يَدْمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جو قدم اوس راہ میں اوٹا یا ہر
 ہر قدم کا ثواب برابر ثواب اوس شخص کے ہے کہ راہ خدا میں شہید ہو گا اپنے خون میں لوٹا ہو چکا ہے
 پہنچے تو پہلے ضریح مبارک کو دونوں ہاتھوں سے مس کر اور کہہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ
 فِي اَرْضِهِ سلام خدا ہو تمہاری حجت خدا روی زمین پر تم اُکھڑے الی صلوٰتک پہر توجہ نماز
 زیارت ہو فَإِنَّ اللَّهَ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ وَمَلَائِكَتُهُ حَتَّى تَقْرَعَ اَمْرًا رَبِّكَ تَوْشِغُكَ نَازِغًا
 پروردگار عالم اور ملائکہ اوس کے تجر صلوٰۃ بھیجا کریں گے وَ يَكُلُّ رَكْعَةً تَرْكُهَا كَتَوَابِ مِائَةِ حَجِّ اَلْفِ
 حَجٍّ وَاعْتَمَرِ اَلْفِ عُمْرَةٍ وَاعْتَقَ اَلْفَ رَقَبَةٍ ہر رکعت زیارت کا ثواب برابر ثواب اوس شخص کے
 ہے جس نے ہزار حج اور ہزار عمر و ہزار لاقی ہوں اور ہزار غلام راہ خدا میں آزاد کی ہوں وَ لَمْ يَنْقُصْ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ اَلْفَ فَرَسَةٍ مَعَ نَبِيِّ مُوسَى وَ اِيْمَامِ عَادِلٍ اور برابر ثواب اوس شخص کے ہے کہ جو ہزار
 جہاد کو گیا ہو ساتھ نبی مرسل اور امام عادل کو فَإِذَا قُمْتَ مِنَ الْعَمَلِ نَادَى مُنَادٍ اور
 جسوقت کھڑا ہوتا ہے تو قبر میں توندا کرتا ہے منادی کہ اگر آواز اوسکی تو سنے تو تمام عمر قبر حضرت
 جدا نہوا اور وہ یہ کہتا ہے کہ خوشا حال تیرا می بندہ خدا کہ تو پناہ خدا میں ہے اور جمیع آفات سر
 محفوظ ہے وَ عَفَّرَ اللَّهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِكَ فَاسْتَكَفَى الْعَمَلُ اور خدا نے تمام تیرے
 گناہ بخشے لے زائر حسین بن علی اب تو عمل نیکو سے کر لینے چاہیے یہ کہ اب تو گناہ سے باز رہ کہ گناہ
 گذشتہ کا مواخذہ نہو گا پہر فرمایا حضرت فَاِنْ مَكَاتٍ مِنْ عَاكِهَ اَوْ مِنْ يَوْمٍ اَمْ يَقْضَى رُحَاهُ
 اِلَّا اللَّهُ پس اگر وہ زائر مر جائے اوس سالمین یا اوس ات دن میں تو حق تعالیٰ اپنی رحمت قدر سے اوسکی
 قبض روح کرتا ہے ثُمَّ قَالَ وَ تَقُومُ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ
 حَتَّى يُوَافِيَ مَنَزِلَهُ پہر حضرت فرمایا اگر موت اوسکی نہیں ہے اور گھر اپنے جاتا ہے تو
 وہ چالیس ہزار فرشتے ہمراہ اوسکے تسبیح خدا میں مشغول اور اوسکی دعا و خیر میں مصروف
 اوسکے گھر تک جاتے ہیں جب گھر پہنچتا ہے تو ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خداوند زائر حسین

اپنے گھر پہنچا ہم کمان جائیں پروردگار عالم فرماتا ہے **يَا مَسْلَكِي قَعْوَابُ يَا عَبْدِي**
فَسَبِّحْهُ وَتَقَدِّسْ وَهَلِّلُوهُ اسی ملائکہ میری مقیم ہوا اس میری بندہ زائر حسین کو دروازہ
 اور تسبیح و تقدیس و تہلیل میں مشغول رہو واکتباؤ اذک فی حسنا یاہ الی یوم وفاتہ
 اور لکھو ثواب اور کثامتہ عمل میں اس زائر حسین کے تاروز وفات فاذا اتونی ذلک العبد
 فسیہلہ وَاغْسِلْہُ وَکَفِّہُ وَالصَّلُّوۃَ عَلَیْہِ پس جب اتر حسین تہا ہے تو وہ ملائکہ حاضر و شریک
 رہتے ہیں تبخیر نور کفین میں اور اوپر نماز پڑھتے ہیں پر عرض کرتے ہیں رَبَّنَا وَکَلِّمْنَا بِسَابِ
 عَمْدِكَ وَتَوَفَّنَا شَہِدًا نَاکِحًا یُؤَدِّی فَا یَنْ نَذْهَبُ پروردگار تو نے ہمیں اس زائر کو گھر
 تعین کیا تھا مازندگی او سکی ہم حاضر رہا اب وہ مر گیا ہم تبخیر و کفین میں اس کے شریک رہا
 اب ہم کمان جائیں فیکہ تمائم الجواب **يَا مَسْلَكِي قَعْوَابُ يَا عَبْدِي** فَعَوَّابُ یَقْبِرُ عَبْدِي وَیَسْجُو فِی
قَدَسُوْنِی وَهَلِّلُوْنِی پس درگاہ رب العالمین سے اونہیں جواب آئیگا اسی ملائکہ میری اب تم سبکی
 قبر پر مقیم ہوا اور تسبیح و تہلیل و تقدیس بجالو میری اور اس سے جدا نہ ہو واکتباؤ اذک
 فی حسنا یاہ الی یوم یا تبتی اور لکھو ثواب اور سکارا کے نامہ عمل میں تاکہ روز قیامت ہمارے
 سامنے حاضر ہو خوشحال زائران امام مظلوم کا خدا سب مومنین کو زیارت اس مظلوم کی
 نصیب کرے اب سنی مصائب اس جناب کو اور رویئے اس غریب پر کہ ظلم اعداسو آوارہ طوا
 اپنے نانا کی قبر سے چھڑایا گیا اور اپنے اطفال خردسال کو لے کے آوارہ وطن ہوا اس خیال سے
 سبکو ساتھ لیا کہ اہل حرم جیتے جی میری قید ہو جائیں اور خانہ کعبہ میں کہ خدا فرما دے جاع
 امن بنایا ہے کہ جہان جانور کے ستائیکا حکم نہیں ہے داخل ہوو کہ شر اعداسے محفوظ رہیں
 ابن عباس سے منقول ہے قَالَ رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْعَوَاقِ عَلَى
 بَابِ الْكَعْبَةِ تَمَامِ ابْنِ عَبَّاسٍ نے کہ دیکھا میں نے امام حسین کو کعبہ میں قبل روانہ ہونے خضر کے
 سو کر ملا کہ دروازہ کعبہ پر کھڑے ہیں وَكَلَّمَ جِبْرِئِيلُ فِي كَفِّهِ وَجِبْرِئِيلُ يَبْكَ دَفِیْ هَلُو
 اِلَى بَيْعَةِ اللَّهِ اور ہاتھ جبرئیل کا جناب امام حسین کے ہاتھ میں ہے اور جبرئیل پکارتے ہیں

کے
 تیار
 چین
 اللہ
 بہ نماز
 بریگا
 قاف
 الف
 حص
 قفا
 اور
 س
 س
 ج
 کی
 ت
 ن

ایہا الناس جسے بیعت خدا سے کرنی ہو وہ آکے بیعت حسین بن علی سے کرو کہ انکی بیعت خدا کی
 بیعت ہے پس کیسے ہو گا ابن عباس سے کیوں نہ گوتے ساتھ حضرت کو اور ایسی ثواب سے محروم رہو فقال
 اِنَّ اصْحَابَ الْحُسَيْنِ لَمْ يَنْقُصُوا رَجُلًا وَلَمْ يَزِيدُوا جُودًا وایا اونہوں نے نام رقتا حسین ایک
 نامے میں کہ وہ سندس نہشت سے تھا لکھے دیکھے میں انہیں نہ کوئی کم ہوا نہ زیادہ نہ عرفہم یا سماء کہ ہم
 و اسماء ابائہم اور ان کے نام اور ان کے آباؤ کو نام سے میں آگاہ تھا او حسین نام میرا تھا پس
 کیونکر جاتا میں غرض یہاں تو جبریل یہ حق امام میں فرماتے تھے اور منافقان امت اس فکر میں
 کہ حسین نے انکا بیعت امام یزید میں معاویہ کا کیا ہے انکو سیطرہ خانہ خدا ہی میں قتل کیا چاہو
 حتیٰ اَنْ يَّرِيدَ اَنْفَذَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِيْ غَسَّكٍ عَظِيمٍ وَاقْوَا عَلٰى الْحِجَاكِحِ تا انکہ یزید عین
 عمر سعد کو بالشکر کشی روانہ کیے کیا اور غضب امارت عاجیوں کا اوس شقی نے عمر سعد عین کو دیا و
 كَانَ قَدْ اَوْصَاكَ بِقَبْضِ الْحُسَيْنِ سِوَا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ يَمْلِكُ يَمْلِكُ غِيْلَةً اورو حیت کی عمر سعد
 کہ اگر تیرا قابو چلے تو حسین کو قید کر لینا اور اگر قابو نہ چلے تو جہان پانا و ان او نہیں قتل کرنا اور
 سرادک بھی بنیا میرے پاس ثم اِنَّهُ لَفَعَلَ اللّٰهُ دَبْلَى مَعَ الْحَاكِجِ ثَلَاثِينَ رَجُلًا
 مِنْ شِيَاخِ بْنِ اَسِيَّةٍ پھر عمر سعد ملعون نے تیس شخص شیاطین بنی امیہ سے چنکر ہمراہ لایا
 یہاں پر جو و اموہم یقتل الحسین علیٰ کُلِّ حَالٍ اِنَّهُ لَفَعَلَ اللّٰهُ اورو انہیں حکم کیا
 اوس شقی نے کہ قتل کرنا حسین سے زند علی و فاطمہ کو کعبے میں جس عالم میں پاؤ خواہ طواف
 میں ہوں اور خواہ سعی میں بہر طور قتل کرنا فوسن جہان پشہ مارنا درست نہ و ان امت ہی اوسکو
 نواسی کے بیچ کر نیکا ارادہ کرے اور حضرت کو خوف اسکا ہوا کہ میری قتل ہونے سے حرمت خانہ کعبہ
 برباد ہوگی پس حضرت ظلم منافقوں سے حج تمام کرنے پناے فخرج من مَكَّةَ بَعْدَ اَنْ طَافَ
 وَسَعَى وَاَحْلَى مِنْ اِحْرَاسِهِ وَجَعَلَ حِجَّتَهُ عُمَرَةَ مُفْرَدَةً پس ہزار حیف کہ فرزند
 رسول خدا نے مکے سے کوچ کیا انہوں میں تیغ ذی الجحہ کو فقط سعی کر کے اور طواف کعبہ
 بجا لاکر حج کو عمرے سے بدل کر کے روانہ ہوئے اور جسدن حضرت کو دوسری منزل تھی یعنی

نوبین تاریخ و تاریخ کے المپی فرزند رسول کو اہل کوفہ نے بچکے ابن زیاد شہید کیا اور نض کو اوس غیب
 کی پانین رسی باندہ کو بازار و نین کینیا اور حضرت کو یہ خبر تھی حضرت او کو بلا فری چلے جاتے تھے
 فَلَمَّا وَصَلَ الْحُسَيْنُ إِلَى مَدِينَةِ كُوفَةٍ شَقِيقٌ فَجَلَسَ نَاحِيَةً عَنِ النَّاسِ بِسِيبِ
 امام حسین منزل شقوق پر پونچے تو حضرت سب سے جدا ہو کر ایک کنارے بیٹھے اور نہایت محزون
 و ملول تھے کہ کچھ خبر مسلم معلوم نہیں قَدْ اِذَا لِي بِرَجُلٍ قَدِيمٍ مِنَ الْكُوفَةِ نَاكَاهُ اِيك شخص جانب
 کوفہ سے نمایاں ہوا فسار الحسین و قَالَ مَا الْخَبَرُ بِسِيبِ حضرت قریب اوس کو گھر اور پوچھا
 اے شخص تجھے میری بہائی مسلم بن عقیل کی بھی خبر ہے کہ وہ کس طرح ہیں فَكَلِمَةُ الرَّجُلِ
 وَرَمَى الْعِمَامَةَ عَنْ رَأْسِهِ بِسِيبِ جو میں اوس نے نام مسلم سنا بڑا اختیار رویا اور عمامہ سے پھینک دیا
 وَقَالَ يَا سَيِّدِي مَا خَرَجْتَ مِنَ الْكُوفَةِ حَتَّى رَأَيْتَ هَٰذَا يَا وَسْلِمُ بْنُ عَقِيلٍ
 مَقْتُولِينَ وَ لَعَنَ رَأْسِي مَا اِلَى يَزِيدَ اور بولا اے حضرت کیا پوچھتے ہو خبر اپنے بہائی مسلم
 کہ میری ممانے مسلم وہانی دونوں مار گئے اور اہل کوفہ اوس سے پھر گئے اور سر او کو میری ممانے
 یزید پاس گئے فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ ذَٰلِكَ بَكَى بَكَاءً شَدِيدًا وَاَسْتَرْجَعَ بِسِيبِ
 حضرت فوہ حال سنا بڑا اختیار رویا اور انا لله وَاَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھ کر فرمایا فَمِنْهُمْ مَنْ
 قَضَى الْحُجَّةَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ بَعْضُهُ اَوْنِیْنَ سے گزر گئے ہیں اور بعض انتظار اجل میں ہیں
 یعنی اے مسلم جو تمہارے گز گیا کہ تھا حکم خدا سے تم اوس سوا دا ہوئی اور جو تمہارے گزنا ہے وہ باقی ہے
 اور اوس شخص سے فرمایا کہ اس خبر کو میری لشکر میں کسی پر اظہار نہ کر کہ باعث ہراس ہو گا سب کو
 وَجَاءَ إِلَى الْحِمْيَةِ وَدَعَاكَتُ مُسْلِمًا وَكَانَ تَحْمُرُ هَاكِيَةً لِاِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً
 اور حضرت وہاں سے ملول خیمہ میں آئے اور فرمایا کہ ذکر مسلم کو میرے پاس لاؤ اور میں صابر ہو گا
 گیارہ برس کا تھا فَلَمَّا جَاءَتْ قَوْبَهَا وَاذْ نَاكَاهَا بِسِيبِ جو میں وہ یتیم قریب آئی حضرت اوس
 و کمیکر و نیلے اور زانو پر بٹھایا اور لوسکی پیشانی پر بوسہ دیکر بہت پیار کیا ثُمَّ طَلَبَ الْقَوْلَیْنِ
 وَوَضَعَهُمَا فِي اُذُنَيْهَا پھر حضرت نے دو گوشوارے طلب کیے اور اپنے ہاتھ سے اوس کے

۵۰
 ابھی میری
 غنظہ المصباح

کانون میں پہنائے و کان بھیج دیکھا الشرفیہ علی ناصبہا و داسیہا کما یفعل بالانکام
 و هو مع ذلک یبکی اور حضرت بار بار اوسکے سر و پیشانی پر ہاتھ پیرتے تھے اور شفقت تیمانہ
 فرماتے اور روتے فقالت یا عیم مکارا یتک قبل هذا الیوم فعلت فی مثل ما فعلت
 الیوم پس تیمیہ مسلم بولی کہ اسی چچا اسقدر شفقت میری حال پر آپ نہ فرماتے جیسی آج فرماؤ
 ایسی شفقت تو نہیں کرتے مگر تیمون پر فلم یتک الالحسنین من البکاء و بکی بکاء سیدنا
 اس کلام سے توجہ اب امام حسین کو اب نہ ہی اور ایک نعرہ مار کر روتے و قال یا بلی انک ابوک
 و بکائی اخوانک اور بولے اوی بیٹی میری اگرچہ مسلم نے شہادت پائی تو حسین جیسا ہے میں تیرا
 باپ ہوں اور بیٹیاں میری تیری بہنیں ہیں فکرت با کوئی و الشہور پس ختم مسلم فرما دیا
 اور واشہور کی آواز بلند کی اور فرزندان مسلم نے جو یہ حال دیکھا عمامہ سر سے پھینک دیا اور رونا
 شروع کیا حضرت فرما دینے بھی چھاتی سے لگایا اور دلاسا دیا اب یہ مقام خاک اڑا نیکاہی
 حضرت فرما دینے مسلم کی سکر تیمان مسلم سے یہ سلوک کیا اور اوس تیمیم پرور کو تیمون پر سینہ رحم
 کھایا اسوقت کہ نفس اوسکی تو سر بریدہ خون میں غلطان پڑی تھی اور اوسکی تیمیم عابد بیمار کے
 سو جو ہوئے پاؤں میں زنجیر پہنائی تھی اور گلوں میں طوق ڈالکر پیادہ پامقتل میں لائے تھے اور کان
 و خران حضرت کو چیر چیر کر گواشوار و اتار لیے تھے چنانچہ سید ابن طاووس اور ابن نمانی اور شیخ
 نے روایت کی ہے کہ سیکٹہ تیمیم حلیعش پدرویشی تھی اور منہ تن اطہر پر ملتی تھی اور کہتی تھی ای
 یا باطلون فرمیں گے کان چیر کر گواشوار چھینے اور مجھے طمانچہ مار اجاب امام زین العابدین فرماتے
 کہ اسوقت ایک شقی اوس تیمیم کو نفس حسین سے چھڑا نیکاہ اور وہ پھوڑتی تھی ناگاہ اوس شقی نے
 طیش میں آکر تازیانہ مارا کہ وہ بلبلا گئی اور میری آنکھوں میں خون اتر آیا اور چاہا میں کہ اوس قسم کو لیے
 دعا بد کروں مگر مجھے وصیت پدر بزرگوار کی یاد آئی اور سینہ صبر کیا روایت ہفتہ فضا
 اہل بیت اور گم ہونے حسنین اور معاف ہونے نقصیر ملک و ملاقات
 فوج حسد اور خاتمہ مصائب امام علیہ السلام میں ردی عنی الی

اَنَّهُ قَالَ اَنَا شَجَرَةٌ وَقَالِحُمَةُ قَوْمُهَا وَعَلَى اُفَّا حَمَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا وَشَيْعَتُنَا
 وَرَقُّهَا جَنَابِ رَسُولِ خَدَانِ فَرَمَا يَكُم مِّنْ بَنَرِ لَهْ دَرخت کو ہوں اور فاطمہ شاخ ہے اوسکی اور علی
 شکوفہ ہے اور حسنین میوہ ہیں اور شیعہ ہمارے پتے ہیں اوس درخت کو فالسجۃ اصلہا
 فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَالْقَرْمِ وَاللَّقَاحِ وَالْثَمَرَةِ وَالْوَرْقِ فِي الْجَنَّةِ پس جڑ اوسکی جنت عدن
 میں ہے اور شاخ و شکوفہ و میوہ و ورق اوسکے سب بہشت میں ہیں روز قیامت میں ہم سب
 مع شیعہ اپنے بہشت میں ہوں گے بسند معتبر حضرت سلمان سے روایت ہو کہ ایک بار جبریل علیہ السلام
 غیر فصل میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لایا پس اوس جناب فرمایا
 ارشاد کیا کہ امی سلمان میرے حسنین کو لاؤ کہ وہ بھی میرے ساتھ کہا وین پس گیا میں و ملت ہوا
 جناب فاطمہ پر تو نہ پایا وہاں اون دونوں راحت جان نبی کو پر گیا میں گہرا م کلثوم کو وہاں بھی
 پس خبر کی حضرت سو کہ وہ تو کین ملے نہیں فَاَضْطَرَبَ النَّبِيُّ وَوَتَبَ فَاَتَانَا پس حضرت
 یہ سنکے بیتا بانہ اوٹھ کھڑی ہوئے اور خود ڈھونڈنے چلے وَهُوَ يَقُولُ وَاَوْلَادَاکَ وَاثْمَرَاکَ فَوَادَاکَ
 وَاَوَّلَاکَ عَیْنَاکَ اور فرماتے تھے افسوس امی فرزند میرے اور افسوس امی میوہ دل اور افسوس
 امی روشنی چشم میری وَاَثْمَرَاکَ فَوَادَاکَ اَلَمْ یُرْسِدْنِیْ عَلَیْکَ اَلَا عَلَی اللّٰهِ الْجَنَّةُ امی میوہ
 دل میری جو مجھے تمہیں بتا دی میں ضامن ہوں اوسکو یہ بہشت کا پس جبریل نازل ہوا
 اور بولیا حضرت اسقذیقہ راہی کسکے فراق میں ہے حضرت بولے فراق حسنین میں خائف
 ہوں نہیں عداوت یہود سے فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَلْ خَفْتُ عَلَیْہِمْ مَّكَانِیْ
 کَیْدِ الْمَنَافِقِیْنَ فَانْ کَیْدُہُمْ اَشَدُّ مِنْ کَیْدِ الْیَہُودِ حضرت جبریل بولیا حضرت
 بلکہ آپ خائف ہوں عداوت منافقین سے کہ عداوت اونکی عداوت یہود سے زیادہ ہے
 اور فرزند آپ کو باغ نبی و حداح میں آرام فرماتے ہیں پس حضرت او دھر چلا اور میں بھی
 ساتھ چلا فَادَاکَ اَکْمَا نَاکُمَا اِنِّیْ وَقَدْ اَعْتَقَا اَحَدُہُمَا الْاُخْرٰی پس دیکھا کہ وہ دونوں رات
 دل زہرا ابسمین بغلیکے ہوئے سوئے ہیں وَتَبَّانِ فِی فِیْہِ لِحَاقَہُ رَیْحَانِ یَرْوَحُ بَہَاکَ

لَکُمَا
 وِیْمَانِہ
 اَفْعَلْتَ
 جَہَنَّمَ
 اَسَدُکَ
 بَوَّکَ
 نَا تِیْرَا
 یَا وِیْلَا
 رَوْنَا
 بَکَاہِی
 وِرْہَمِ
 کَہِ
 تَانِ
 بَغِیْدِ
 رَیْحِ
 ہَاہِ
 وِیْمَانِ
 نَہِ
 یَا
 یَا
 یَا

وَجَوْهَهُمَا اور ایک اژدہا سڑنے بیٹھا تھمہ میں ایک گلدستہ پیرخ انور پر ادون دونوں گل بہشت
امامت کو ملتا ہے اور گسرافی کرتا ہے جب اوسو حضرت کو آتے دیکھا تو گلدستہ منہ سے کرکھا بولا
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ أَنَا قَبَّانٌ وَلَكِنِّي مَلَكٌ مِّنْ مَّلَائِكَةِ
الْمَقْرَبِينَ سلام کر کے عرض کی میں اژدہا نہیں ہوں میں ایک فرشتہ مقرب خدا ہوں ایک
آن عبادت سو فاعل ہوا تھا خدا فرسخ کیا مجھے اس صورت پر و طود کفی مِّنَ السَّمَاءِ
اور آسمان سے زمین پر ڈال دیا اور بہت سال گذرے ہیں اب میں امیدوار ہوں کہ کوئی کرم
میری شفاعت کرے خدا سے کہ مجھے پرہیزگاری اصلی عنایت کرے قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ
حَتَّى اسْتَيْقَضَ فَجَلَسَ عَلَى رُكْبَتَيْ النَّبِيِّ ﷺ سنان کہتے ہیں کہ حضرت کہی تو شانوں کو افرار
اور کہی پیار سے بوسے لیتے تھے تا آنکہ سیدار ہو پس حضرت فرمایا زانو پر بٹھایا اور فرمایا دیکھو اس
مسکین کو حنین بولا اے نانا یہ کون ہے کہ میں اسکی قبیح صورت سو ڈر معلوم ہوتا ہے حضرت
نے اوسکا حال ارشاد کیا اور فرمایا کہ میں ضامن شفاعت اسکا ہوا ہوں تمہاری واسطے سے
قَوْلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ قَامَ سَبْعًا أَوْضُوءًا وَصَلَّى اَرْكَعَتَيْنِ پس وہ دونوں ریحان بول
سروسان کھڑے ہو گئے اور وضو کر کر دو رکعتیں پڑھیں اور درگاہ الہی میں یون عرض کی
اللَّهُمَّ بِحَقِّ جَدِّ نَا الْجَلِيلِ الْحَبِيبِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَبِأَيُّهَا اسَدُ اللَّهِ الْفَكَاكِبِ
عَلَى الْمُؤَضَى وَبِأَيُّهَا فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءِ اِلَّا وَرَدَّ دَنَّهُ اِلَى حَالَتِهِ الْاُولَى خدایا
واسطہ ہمارے جد جلیل حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور واسطہ ہمارے بابا اسد اسد
علی مرتضیٰ کا اور واسطہ ہمارے مان فاطمہ زہرا کا کہ اسے صورت اصلی پر پیراہنی دعا تمام
بھی نہونے پائی تھی وَاِذَا جَبْرِئِيلُ قَدْ نَزَلَ مِّنَ السَّمَاءِ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ نَاكَ
جبرئیل نازل ہو کر وہ ملائکہ وکتبہ ذلک الْمَلِكِ بِرِضَى اللَّهِ وَنَزَّلَهُ اِلَى سَيِّدَتِهِ الْاُولَى
اور بشارت دی اوس فرشتے کو کہ خدا تجھے بخاطر حنین راضی ہوا اور تجھے صورت اصلی عطا
پس وہ فرشتہ مثل اور فرشتوں کے ہو گیا تھم اُرْتَقِعُوا اِلَى السَّمَاءِ پھر وہ فرشتہ سلام کر کر

سوی آسمان اپنے مقام پر چلا اور فرشتے معہ جبریل اوسکے ساتھ ہو کر جبریل ہنستے ہوئے
 قَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ذَٰلِكَ الْمَلِكُ يُفْخِرُ عَلٰی مَلَائِكَةِ سَبْعِ السَّمٰوٰتِ وَيَقُولُ لَهُمْ
 اور عرض کی یا رسول اللہ وہ فرشتہ فخر کرتا ہے ساتون آسمان کو فرشتوں پر اور کہتا ہے
 فرشتوں سے مَن مَثَلِيْ وَ اَنَا فِيْ شَفَاعَةِ السَّيِّدِ بْنِ السَّنَدِ بْنِ السَّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
 کون ہے مثل میری کہ میرے شفیع ہو کر گاہ خدایں دو سید سندی رسول خدا کو نواسے
 ایک حسن ہیں اور دوسری حسین ہیں بجا و مائل سپہ اور مقام خاک اور انیکا ہو کہ اون گزیدگا
 خدا سے ظالمون نے کیا سلوک کیا ایک کو تو زہر دیکے شہید کیا کہ بشر پارہ جگر وہن اقدس سے
 نکلے پر جباری پراو سکے تیر ماری اور دوسرے کو آوارہ وطن کیا کہ کہیں جای امن و جن جناب کو
 غلطی تھی اور روز بروز ہراس تھا جاتا تھا چنانچہ خبر شہادت مسلم سے زیادہ تر ہر اس حضرت پر
 طاری ہوا یہ صدمات راہ میں پہونچے کہ ریش مقدس میں سفیدی آگئی تھی منہ پر خیمہ پر
 و خمر خاتون قیامت یعنی جناب زینبؓ نے خدمت جناب امام حسینؑ میں عرض کی کہ ای ہائی
 میں نے ایک آواز ہاتھ سنی ہے کہ وہ یہ پڑھتا تھا اشعار الَا يَا عَيْنِيْ فَاحْضَرِيْ فِيْهِ شَهِيدٌ
 وَمَنْ يَكُنِيْ عَلٰی الشَّهِيدِ اَوْ يَحْدِثِيْ اَوْ حِشْمِ اشْك حَسْرَتِ الْكُمُونِ سَوَا شَهِيدٍ اَوْ كَرِيْمٍ اَوْ
 مصیبت پر کہ کون روئیکہ حال پراون غریبون کو علی قَوْمٍ كَسَوْفَهُمْ الْمَنَاكِيا بِمِقْدَارٍ
 اِلَى الْجَنَّةِ وَعَدِيْ رُوَاوَن شَهِيدٍ اَوْ كَرِيْمٍ اَوْ حِشْمِ اشْك حَسْرَتِ الْكُمُونِ سَوَا شَهِيدٍ اَوْ كَرِيْمٍ اَوْ
 مقام شہادت کو فقال الْحُسَيْنُ يَا اَخْتَا كُلُّ الَّذِي قَضٰی قَهْرًا كَاتِبٌ حَضْرَتِ
 فرمایا ای بہن جو تقدیر میں ہو وہ ضرور ہوگا پس جب حضرت منہ پر پہونچے تو زانو پر
 اقدس پر سر انور کو جھکا کر سو گئے اور بیدار ہو کر فرمایا میں نے ابھی خواب میں ہاتھ کو سنا کہ کہتا ہے
 یہ گروہ جلدی کرتے ہیں سفر میں اور موت جلدی کرتی ہے انہیں طرف جنت کو پس جناب
 علی اکبرؑ نے عرض کی يَا اَبْتَ اَفَلَسْنَا عَلٰی الْحَقِّ اَيُّ بَابٍ اَيُّ كَيْدٍ اَيُّ مَكْرٍ اَيُّ مَكْرٍ اَيُّ مَكْرٍ
 يَا بَنِيَّ وَالَّذِيْ اِلَيْهِ مَوْجِعُ الْعِبَادِ حَضْرَتِ زُو فرمایا قسم خدا کی اسے علی اکبرؑ حق ہیں

تکلیف
 ای از جناب ایشان
 علی تک جانتان

کارہ ہو تو میں جہان سے آیا ہوں وہاں پر جاؤں پس کیسے جواب نہیا حضرت نے فرمایا اقامت کہو
اور حر سے فرمایا کہ تو اپنے اصحاب کو نماز پڑھاؤ اس نے عرض کی یا حضرت کیا مجال غلام کی
کہ آپ کی ہوتے نماز پڑھاؤی عرض حضرت نے دونوں لشکر و فوج کو نماز پڑھوائی اور داخل خیمہ ہوئے
جب اذان عصر ہوئی حضرت نے تشریف لاکر پھر سب کو نماز پڑھائی اور پھر خطبہ شعر حمد و ثنائی
الہی پڑھ کر فرمایا اَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا هَلْبَيْتَ بَيْتِكُمْ اَوَّلِيْ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَلَا مَوْعِدٌ كَمَ
مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُبْتَغَيْنِ اِی لوگو وڑو خدا سے اور پچانو حق کو صا جہان حق کو تا خدا تم سے راضی
کہ ہم اہل بیت تمہاری بیٹی کے ہیں سزا و تر خلافت و امامت کو ان گروہ غدار سے کہ ناحق دھوکا
کرتے ہیں اور اگر تم مکروہ جانتے ہو تو ہم پر جائیں حر نے عرض کی اَنَا وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ
مَا تَقُوْلُ وَلَا مَا هٰذِهِ الْكُتُبُ وَالرَّسُلُ الَّتِي تَذْكُرُوْنَ وَاللّٰهِ قَسَمُ خَدَاكِيْ مِّنْ هٰمِنِ جَانَا كَه
آپ کیا فرماتے ہیں کیسے ناسے اور کیسے رسول حضرت نے فرمایا کہ نام کو فیون کو لاؤ پس درخیا
بہری ہوئیں ناموں سے اصحاب حضرت نے لاکر حر کے سامنے خالد بن حر نے عرض کی میں انس کا گاہ
نہیں مجھے تو ابن زیاد نے حکم دیا ہے کہ جب ملاقات ہو تو حضرت سے جدا نہوں تا داخل کو فہ ہوں
حضرت نے فرمایا اَلَمْؤُتْ اَوَّلِيْ مِّنْ ذٰلِكَ يٰ اَعْلٰی سَوْتِ مَجْہُوْبَتِہِیْ اِسْ ذَلَّتْ سَوْتِہِیْ مِّنْ اِمَامِہِیْ
زمان ہو کر ابن زیاد فاسق کی بیعت کروں اور اصحاب سے وارشاد کیا پھر چلو حرم مانع ہوا حضرت نے
فرمایا تَكَلَّمْكَ اَمَّا تَزِيْدُ اِی حَرَمَانِ تیری تیری ماتم میں بیٹھے کیا ارادہ ہے تیرا حرم بلا کہ اگر
سوا آپ کو کوئی اور اہل بیت میری مان کا نام لیتا تو میں بھی اس کی مان کا نام اس طرح لیتا و لکن
وَاللّٰهِ مَا لِيْ اِلٰی ذٰلِكَ اَمَّا تَزِيْدُ اِلَّا بِاَحْسَنِ مَا قَدَرْتُ عَلَيْهِ مگر حضرت کی مادر
گرامی کا نام بے تعظیم و تکریم لے نہیں سکتا اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جب حرم مقابل حضرت
ہوا تھا تو اس وقت فوج حرمین شدت تشنگی سے عجب حال تھا جب آثار تشنگی ان سے فرزند باقی
مشاہدہ کیے اصحاب سے فرمایا اِسْقُوا الْقَوْمَ وَرَشِّقُوا الْخَيْلَ تَرَشِّفًا دیکھتی ہو پیاس انکی اور
انکے گھوڑوں کی سیراب کرو انہیں سب گھوڑوں کو یہ فرما کر حضرت خود اور جناب جہاٹل اور علی اکبر

موت سے
 بس جاگ
 زنی آخر
 خدا اور خوا
 بی قصور
 سرکار
 ہون
 وطن ہوا
 نیند گرو
 پوچھے
 میرا
 قطرو
 شہر
 ون ہو
 ۱۹۰۵ء
 ت چپ
 شہر
 ہوئی
 والی
 گریب
 طینا
 جوایا
 ز سے

پانی پلاتے تھے وَاَصْحَابُہُ يَمْكُثُونَ الْقُصَاعَ وَالطَّاسِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ يَذْتُوْنَهَا مِنْ الْقُرْسِ
اور اصحاب حضرت کو کا سے اور طاس پانی سے بہر کر ان کو فہرگ و گورون کو اگر لوجا تھے فَاِذَا
عَبَّ فِيْهَا ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا عَوَلَتْ عَنْهُ وَ سَقَوْا اَحْرَحٰى سَقَوْهَا كَمَا جَاب
گورے پیکر ایسے سیر ہوتے تھے کہ تین دفعہ یا چار دفعہ یا پانچ دفعہ منہ بہر لیتے تھے جب اسکو اگر
دوسری کو آگے لیجا تے تھے تا آنکہ جتنا پانی منزل شراف سے اوٹھایا تھا سب صرف لگیا اہل کو فہ
اور اونکو گورونکو پلانین مقام روزی اور خاک اور اینکا ہے کہ حسین بن علی تو اہل کو فہ کو مع
اونکو گورون کو سیراب کریں اور کو فیان لعین حضرت کو فرزند ون کو ہی ایک قطرہ دریا سے
تدین اور پیاسا شہید کریں اوس رحیم فرماونکو گورونکو سیراب کیو اور روز عاشورا وہ جناب
اپنے فرزند پیاسے اور پیشیر کو ہاتھوں پر بیہوش دکھاتے تھے اور فرماتے تھے ایقوم اسکو تو پانی دو
کہ جان اسکی لبون پر ہے کیسے ایک قطرہ نہ دیا فَوَسَّاهُ حَوْسَلَةُ بْنُ كَاهِلٍ اِلَیْ اَسَدِیِّ وَ ذَلَّحَمَہُ
فِيْ رِجْلِ الْحُسَيْنِ جواب میں پانی کو ایسا ایک تیر حرمہ لعین فرما کہ وہ بچہ ترکہ تمام ہو گیا ایہا النسا
کیا ہی جواب تھا پانی مانگنے کا کیا اون بیچیا و نہیں جسے کوئی نہ تھا کہ جنکو حضرت فرمائی پلایا تھا اور
اونکی پیاس و کیمہ نسکے تھے اور اون لعینوں کو اوس وقت بھی رحم نہ آیا کہ جب وقت وہ سرور نظام
زمین پر پڑا پانی مانگتا تھا راوی کہتا ہے کہ اوس وقت دونوں ہونٹ شدت تشنگی سے خشک تھے
وَيَلُوْكَ لِسَانُہُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ اَوْ زَبَانَ بَارِبَارٍ جَاوِ فَرَا تے تھے کہ افسوس کوئی
ایسا تم میں نہیں ہے کہ مجھے اس شدت تشنگی میں پانی پلاوے اور جاتے ہو کہ میرا باپا ساقی شہر
ایک لعین بولا ہیم ہاتھ ہیم ہاتھ وَاللّٰہُ لَا اَذُوْتُ مِنْہُ قَطْرَۃٌ حَتّٰی تَذُوْقَ الْمَوْتَ
بت دشوار ہے اسی حسین بہت دشوار ہے کہ ہم تمہیں پانی دین واسدا ایک قطرہ نہ لگو تا آنکہ تم یوں ہی
پیاسے مر جاؤ اور آخر پیاسا ہی شہید کیا اور رحم نہ کیا یا روایت ہشتم اقتحار میں کعبہ میں
زمین کو پلا پراور پھونچنے میں حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور جناب
رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور جناب خاسر آل عبا کے زمین کو پلا

و کفّی پس وحی کی خداوند عالم نے زمین کہے کی جانب کی اسی زمین کعبہ چہ رہ اور بارزہ
 فخر سے وَعَزَّوْتِی وَجَلَّالِی مَا فَضَّلْتُکَ بِہِ فَمَا اَعْطٰیْتُ اَرْضَ کُوْبَلَا اِلَّا بِمَنْزِلَہِ
 الْاُزْبُکَہِ الَّتِیْ اُنْعَمْتُ فِیْ الْجَحْمِ قَسَمُ ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی نہیں فضیلت دی تھی
 جو فضیلت دی زمین کر بلا کو مگر برابر سوئی کرنا کو کے کہ دریا سے ڈھلایا جاتا ہے وَلَوْلَا ثَوْبَہُ
 کُوْبَلَا مَا خَلَقْتُکَ اِگر نہ تھی خاک کر بلا توین تھے خلق نکر تا وَاَخْلَقْتُ الْبَیْتَ الَّتِیْ رَفَعْتِ
 بِہِ بَلْکَہِ مِیْنِ اَوْسِ خَانہ کعبہ کو نہ خلق کرتا جسکے پشت پر ہونے سے تو فخر کرتی ہے فَقَوَّیْ وَکُوْنِیْ
 مُتَوَاضِعَةً خَدِیْعَۃً وَلَا مُسْتَكْبِرَۃً عَلٰی اَرْضِ کُوْبَلَا پس اسی زمین کعبہ قرار کیا اور فرشتی
 اختیار کر اور ذلیل و متقاد میری حکم کی رہ اور کہی تکبر کرنا زمین کر بلا پر وَاِلَّا مَسَحْتُ بِکَ
 وَآهْوِیْتُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ تَعْظِیْمًا لِّلْحَسَنِیْنِ اِگر یہ فخر کر موی تو ہم تجھے مسخ کرینگے اور داخل
 جہنم کرینگے واسطے تعظیم حسین کو یہ مرتبہ زمین کر بلا کا ہے یہ وہ زمین ہے کہ رو اُسپر اکثر انبیا
 پناخہ ایدن نزول حضرت آدم کر بلا میں ہوا فَلَمَّا بَلَغَ مَقْتُلُ الْحُسَيْنِ عَشْرَ رِجَالٍ عَلٰی
 حَجْرٍ وَسَالَ الدَّمُ مِنْ تَحْتِ قَدَمِہِ پس جب مقتل امام مظلوم پر پونچر پاؤں پتھر پر پڑا
 کہ خون زیر قدم سے جاری ہوا عرض کی درگاہ خدا میں اِلٰہِیْ وَسَیِّدِیْ وَتَوَلَّی لَہُ فَمَسَّ
 جَمِیْعَ الْاَرْضِ اے سید و مولایا میری سب زمین پر امین یہ بیخ کہیں نہیں پہونچا جو اس زمین میں
 پہونچا پس وحی کی خداوند عالم فرما اے آدم قَتْلُ عَلٰی هَذِهِ الْاَرْضِ سَبَطُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی
 شہید ہوگا اس زمین پر تو اس رسول خدا کا ہنسنے چاہا کہ تم ہی اوسکے بیخ میں شریک ہو عرض کی
 خدایا اوسے کون شہید کریگا حکم ہوا ینزید لعین پر حضرت آدم نے لعنت کی اوس شقی پر
 اور اسی طرح حضرت ابراہیم جب اوس زمین پر آئی تو گوڑی سے گری اور سر اقدس پتھر پر پڑا
 کہ خون اوس سے جاری ہوا عرض کر اے بارالہا کونسا گناہ مجھے صادر ہوا جسکے عوض میں
 یہ بیخ پہونچا مجھے فَتَوَلَّی جِبْرِیْلُ وَقَالَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ قَتْلُ عَلٰی هَذِهِ الْاَرْضِ
 قُوَّةٌ عِیْنِ الرَّسُوْلِ الْمُصْطَفٰی وَابْنِ عَلِیٍّ الْمُتَوَضِّعِ جِبْرِیْلُ نازل ہوا اور کہا اے خلیل

تم سو کوئی خطا نہیں ہوئی ولیکن یہ وہ زمین ہے کہ جیسے نو چشم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 پس علی مرتضیٰ شہید ہو گا خدا فرما کہ تم ہی اسکی مصیبت میں شریک ہو پھر حضرت ابراہیم
 نام قاتل کا پوچھا جبریل فرمایا وہ شقی یزید ہے فَوَقَّعَ اَبْرَاهِيْمُ يَدَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَلِمَةً
 كَثِيْرًا حضرت ابراہیم فرسوی آسمان اوتھا کہ بہت لعنت یزید پر کی اور گھوڑا اونکا آمین کہتا
 حضرت فریوچھا تو کیوں آمین کہتا ہے وہ بولا یزید ملعون کی شومی سو سینہ تہین گرایا اور تم سو مجھے
 خیالت ہوئی اور ایک حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک دن کسی سفیرین جناب سالتاب جاتو تو ناگاہ
 ایکجا پر گھوڑا حضرت کا ٹھکیا فَلَی رَسُوْلُ اللّٰهِ بَکَاءً اَشَدَّ يَدًا اَوْ اَسْتَرْجَعَ حضرت اختیار فرمایا
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فرمایا اصحاب فریوچھا اس قدر رونیکا کیا سبب ہے
 اس مقام پر فقالَ هَذَا جِبْرِیْلُ یُخْبِرُنِي عَنْ هَذِهِ الْاَرْضِ یَقَالُ لَهَا اُكْرَ بَلَا حَضْرَتِ
 فرمایا ابھی جبریل نے مجھے خبر دی کہ یہ وہی زمین ہے کہ جیسے نواسیر احسین فزع ہو گا اور سی
 زمین کا نام کر بلا ہے کَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى مَصْرَعِهِ وَكَأَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى اَصْحَابِهِ
 حَوْلَهُ مَطْرُوحِيْنَ گویا دیکھتا ہوں اپنی حسنین کو اور اسکے اصحاب کو کہ حسنین نواسیر انور
 بیچ میں خاک پر پڑا ہوں اور گرداوسکر غریزہ انصار ٹکری ٹکری خونین غلطان یہاں پڑی ہیں و
 کَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى السَّبَا يَا عَلِيَّ اَقْتَابُ الْمَطَايَا اور گویا میں دیکھتا ہوں کہ عترت اسکی نواسیر
 میری اونٹوں پر بٹھا کر اور حسنین کا نیزہ پر رکھ کر شام کو روانہ ہوئی ہیں اور حسرتین یزید کو لے
 رہے ہیں جو جاتی ہیں پس جو اوسو دیکھ کر خوش ہو گا خدا اوسو داخل جہنم کریگا پھر حضرت اوس سفر سی
 مغموم و خیرین پھر آمالی میں ابن عباس سو منقول ہو جب کہ جناب امیر جنگ صفین کو جاتی
 میں حضرت کو ساتھ تھا فَاَلَا تَزَالُ يَنْتَوِي وَهُوَ شَطْرُ الْفَوَاتِ قَالَ يَا عَلِيَّ صَوْنَهُ يَابْنَ عَبَّاسَ
 اَتَعْرِفُ هَذَا الْمَوْضِعَ پس جب پہنچے زمین میں نوا پر متصل کنارہ فوات کو حضرت فر فرماتے
 کیا اور باواز بلند یکا رویا بن عباس اس مقام کو پہچانتے ہو میں فر عرض کی نہیں یا ابلیس
 فَقَالَ لَوْ عَرَفْتَهُ لَمَعْرِفَتِي لَمْ تَكُنْ تَجُوزُهُ حَتَّى تَبْكِي كَبْكَا فَيُپْسَ حضرت فر فرمایا اگر

یہ آفتاب صبح
 بالکسرا از قبضہ
 احوال شدت علیہ
 قیام اصرار

جانتے ہو تو تم اسے مثل میرے تو گنڈرتی بیان سے تاکہ روتے مثل میرے رو نیکی پس میرے ترک رو
 تاکہ ریش مقدس آنسوؤں سے تر ہو گئی اور سینہ اقدس بھی آنسو پکنی لگو اور اس عالم میں مائی
 اہل مکائی و کلال ابی سفیان مکائی و کلال حرب و حرب الشیطان آہ آہ کیا کام ہو مجھے
 ال ابوسفیان سوا اور آل حرب سو کہ لشکر شیطان ہیں صبر کیا اکا عبد اللہ فقد لقی ابوک
 بمثل الذی تلقی منهم صبر کرا می اباجد اسد کہ پہنچا تیرے پاکو وہ اندوہ جو تھوڑا ملوٹ پہنچا
 پیر نماز پڑھا حضرت سو گئی اور جب بیدار ہوئے مجھے فرمایا کہ ای سپر عباس میں خواب میں دیکھا ہو کہ کتنی
 آدمی اس صحرائ میں نازل ہوئے علیہا و سفیدی ہوئی اور ایک خط گر داس میں کہ کہینیا دیکھا میں نے کہ اس
 صحرا کو در خون کی شاخیں جھک گئیں اور خون تازہ یہاں موج مار نیلگا و کثافتی یا الحسنین
 معجبتی و فرخی و مصیبتی قد غرق فیہ کیسے غیٹ فلا یعات اور اپنی جاگ روشہ اور پارہ
 دل حسین کو دیکھا میں نے کہ اس دریا میں خونیں ڈوبتا ہوا اور ہاتھ پاؤں مارتا ہوا فریاد کرتا ہے
 اور کوئی اسکی فریاد کو نہیں پہنچتا اور وہ لوگ میرے حسین سو کتنی ہیں صبر کرو امی آل رسول اسد
 کہ تم ماریجا و گربا تہ سے بدترین خلق خدا کو یہ جنت تمہاری مشتاق ہوا اباجد اسد پہر مجھے پر سا
 دیتے ہیں حضرت گریہ وزاری کرو اور خاک اڑاؤ کہ یہ وہ دن ہیں کہ اب خاص آل عبا اوپر
 پہنچے اور وہ مصیبت کو دن آؤ جسکو سب یاد کر کر رہتے و کان ذلک فی الیوم الثانی
 میں المحرم جب حضرت وہاں داخل ہوئے دوسری تاریخ محرم کی تھی و لما وصلھا فوقفت
 الجواد الذی تحت الحسین جب ان پہنچے ناگا گھوڑا حاضر کا تم گیا فانزل عنہ و ركب غیرہ
 فلم یبعث خطوۃ پس حضرت دس گھوڑے اور ترک و دوسرے سوار ہوئے و سو ہی قدم نہ اڑھایا حتیٰ لکب
 ستہ اقواس اسطرح حضرت چہ گھوڑے بدلو اور کسی نے قدم نہ اڑھایا فقال ما یقال لھذا الارض
 حضرت پوچھا یہ کون سی میریج اور اسکا کیا نام ہے فقالوا ینبوی عرض کی لوگوں میں ابن رسول اسد
 نینوا کتوہین فقال هل لکم غیر ہذا حضرت فرمایا اور یہی کلام ہو قالوا نعمی کہ بلا عرض کی کہ ہاں
 کہ بلا کتوہین یہ سنو ہی حضرت گھوڑے کو دھپڑا اور فرمایا ہذا واللہ ارض کوب و بلا عیہ توزین

والد باعث ہماری کرب و بلا کی ہوگی وَهْمَتَا فَيْتَلُ رَجَا لَنَا اور یہاں تو قتل کی بجائے گمراہی
وَمَنْ لَمْ يَخْلُفْ لَكَ وَهْمَتَا فَيْتَلُ رَجَا لَنَا اور یہاں نبی کی جانیگے سننے سے بچے ہمارے اور لٹ جائیں گے
اہل بیت ہمارے اور یہ جگہ ہماری قبروں کی ہے اسکا تو وعدہ کیا تھا میرے نانا رسول خدا نے
اوس وقت ایسی ایک ہواسرخ چلی اور غبار اوشہا کہ اندھیرا ہو گیا پس اہل بیت یہ دیکھ کر مضطرب
و پریشان ہوئے اور حضرت سی پوچھنے لگے کہ یا حضرت یہ کون زمین ہے حضرت نے سب جبرائیل کیا
تو عجب طرح کا شور بلند ہوا کہ وہ ہی روز گویا روز عاشورا تھا پھر توفوجین کو فیکلی ہر روز آئیں گے
ناگہ چٹھی تاریخ تک تیس ہزار کو فی جمع ہوئے اور نہ فرات کہ جو مہ فاطمہ علیہا السلام میں تھے ظالمون
گھیر لی اور فرزدان رسول خدا اور عمرت محبوب خدا پر پانی بند کیا ناگہ شور العطش العطش نکل
بلند ہوا حضرت نے اپنی بھائی وفادار عباس علیہ السلام کو بلا کر فرمایا اے بھائی بچے پیاس سے مرے ہیں
اصحاب کو جمع کر کے کنوان کو دو حضرت عباس اسٹھارے کنوان کو دیا پس وسوقت سب لڑکے
ہاتھ میں گوز لیکر کنو میں جمع ہوئے اور کہتے تھے يَا عَمَّاهُ الْعَطَشُ اے چچا عباس ہم پیاس سے مرے ہیں
ناگہ خبر فوج اشقیاء نے سنی ہجوم کر کے دڑے اور کنوان بند کر دیا پس اس طرح چار کنوین کو دیا
اور ان ظالمون نے بند کر دی پھر پانچواں کنوان کو دیا ناگہ پانی نکلا تو حضرت سکینہ پیار علیہا السلام
ہاتھ میں گوزہ لی آئی اور چچا کو پکارا يَا عَمَّاهُ اسْقِنِي شَرِبَةً مِنَ الْمَاءِ اے چچا تھوڑا پانی مجھے پلاؤ
فَقَدْ نَشِيتُ لَبْدِي مِنَ شِدَّةِ الْعَطَشِ پس اے چچا ماری پیاس کو میرا دل جگلیا ہو پس جناب
عباس حوال سکینہ پر شدت رونی اور پہلے گوزہ سکینہ کا بہر دیا پس جون ہی سکینہ نے چاہا کہ
پانی پر جائے الْقَوْمُ فَفَوَّتَتْ وَهِيَ تَبْكِي کہ ناگہ وہ اشقیاء غل و شور کرتے ہوئے آئے سکینہ خوف سے
اون لعینوں کو روتی ہوئی بھاگی فَزَلَّتْ رِجْلُهَا فِي الطَّنَابِ فَانْكَبَتْ عَلَى وَجْهِهَا کہ ناگہ پاؤں
اوس صابون کا طناب خیمہ میں اوبھما اور منہ کو بھل زمین پر گر پڑے اور پانی سب بہ گیا جناب
زینب کو دیکھ کر ونیلگی اور کہا اے بیوی دیکھا کہ پانی ہاتھ سے آکے جاتا ہمارا وایت ہم
بیان سخاوت جناب امام حسین اور مصائب حضرت اور آئے

اور شہادت حرا و ررو نے جانورون میں بیسی امام پروردی آن رجلا
 کیتی عبد الوہین کان معلنًا لا ولا المدینہ فَعَلَمَ وَلَدَ الْحُسَيْنِ يُقَالُ لَهُ جَعْفَرُ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ملا محمد باقر نے کتاب بخار میں لکھا ہے کہ ایک شخص عبد الرحمن نامی
 معلی کرتا تھا اور اطفال عرب کو مدینہ میں پڑھاتا تھا پس جناب امام حسین کو ایک فرزند کو نام
 اوسکا جعفر تا اوسنی پڑھا الحمد للہ رب العالمین فلما قواها علی ائیمہ الحسین فاستد
 المعلم جب صاحبزادی حضرت کو اگر پڑھا تو حضرت فرمایا واعطاک الف دینار و الف
 حلقہ و حشاک فادد اور اوس ہزار دینار اور ہزار حلقہ عنایت فرما و اور منہ اوسکا موتیوں سے
 بھریا فقیل لہ فی ذلک پس کسینے عرض کی یا حضرت بہت عنایت کیا حضرت فرعون
 اس پڑھانے کے فقال انی سکو فی ہذہ العطیۃ بعلمہ و لادی الحمد للہ رب
 العالمین حضرت فرشا و کیا کہاں برابر ہو سکتا ہے عطیہ میرا و سکو سکھا فرما الحمد رب
 العالمین سے پر یہ شعر پڑھے شعرا اذ اجاءت الدینا علیک فجعلکھا + علی الناس طرا
 قبل ان تثقلت یعنی جب دنیا طرف تیرے رجوع کرے تو تو بھی بندگان خدا پر انعام و بخشش کر
 پیش از آنکہ وہ دولت زائل ہو شعر فلا الجود یغنیہا اذا ہی اقبلت + ولا الجمل یقیمہا
 اذ اما کولت اسواسطے کہ بخشش سے دولت دنیا فامین ہوتی جسوقت کہ رجوع کرتی ہو اور
 نہ بخل کرنے سے دولت دنیا باقی رہتی ہے جسوقت کہ وہ پشت کرتی ہے دوی فی المناقب
 انہ وقد اعوانی الیہ ینہ فسأل عن اکرم الناس بھا فدل علی الحسین بن علی
 ابن شہر آشوب فر کتاب مناقب میں روایت کی ہے کہ ایک اعرابی وارد مدینہ ہوا اور پوچھو لگا کہ
 کرم ترین مردم مدینہ میں کون ہے لوگوں نے کہا کہ حسین بن علی سے بہتر کوئی نہیں ہے پس وہ
 داخل مسجد ہوا تو حضرت نماز میں مشغول تھے وہ سامنے کھڑا ہو کر یہ شعر قصیدہ کو حاضر کی
 بیج میں پڑھنے لگا شعر لم یخپ الان من رجاک + ومن حوک من دون بایاک
 الخلقۃ تمہارے دنت فیاض سے محرم و نا امید نہیں پرا جو تم سے کسی چیز کا امید وار ہو

اور محروم نہیں ہوتا ہے وہ شخص کہ تمہاری درواز کی زنجیر بلا سوال کو کھینچو شعر آنت جواد و
 اَنْتَ مُحَمَّدٌ + اَبُوکَ وَكَانَ قَاتِلُ الْفَسَقَةِ اور تم بڑی سخی اور حاجت روا ہو اور محل اعماد
 اور بابا تمہاری علی بن ابی طالب قاتل کفار سے شعر و لا الذی کان من اودنکم + کان علینا
 الحجیم و منطبقہ اور اگر تمہیں خدا کی جامع پناہ نہ بنا تا تو ہم سب مخلد فی النار رہتے کثرت گنا
 پس حضرت فریاد اور قبیر سے پوچھا اھل بقی میں مسائل الحجاز شیئی آیا کچھ مال مجاز سے
 باقی ہے قال اذبحۃ الالف دینار عرض کی قبر فریاد ہزار دینار باقی ہیں فقال ہا کھا قاتل
 من ہو احق بھا میںنا حضرت فرمایا لا اوسے کہ یہ شخص ہزار اور ترسے جسے او سکولینو میں پہر آپ
 و ولتی فیہن تشریف لگیا اور اوقد دینار و نگو گوشہ روا میں پیشا اور آپ شرم سے پس کہہ کر ہو
 و خرج یک لای من خلف الباب و انشاء اور ہاتھ شکاف در سے نکال کر اوسو دینو لگو اور عذر
 خواہی میں یہ شعر پڑھے شعر خذھا فانی الیک معتذرا و اعلم بانی علیک ذو شفقا
 امی عرب تو اس مال قلیل کو اور میں تیرو اگر عذر کرتا ہوں اسو قبول کر کہ مجھے کچھ حق تیرا
 اسی بہانی ادا نہوا دل میرا تیری لیے نہایت گرتا ہے شعر لو کان سیرونا العذاب غصبا
 انت سمان علیک منک فقا اگر میں کچھ اسوقت حکومت و قوت ہوتی اور حق ہمارا غصب
 نہوا ہوتا تو دیکھتا کہ شام تک ہمارا دست بخشش تبہ پریزان رہتا شعر لکن دینا لزمان ذو
 عا و الکف منی قلیل النفا مگر حوادث زمانہ سوامری امور میں تغیر واقع ہوا ہے اور ہاتھ
 میرا کمال بیخبر ہے قال فاخذھا الا عوایت و بکی راوی کہتا ہے کہ اعرابی فریاد دینار حضرت
 ہاتھ سولے لے کر و نیلکا فقال لہ لعلک استقلت حضرت فرمایا شاید امی اعرابی اسو اسط
 روتا ہے تو کہ یہ تھوڑی ہیں قال لا و لکن کیف یا کل الثواب جودک عرض کی او سولہ مولا قربان ہو
 تیرے یہ تو بہت ہیں میں اسلئے نہیں رویا مگر دنا ہو میں اسلئے کہ ایسے سخی کو ہاتھ ایک دن خاک میں
 مل جائینگے ایسا الناس افسوس ہو اسے یہ نہ معلوم تھا کہ انکو بہت دنوں دفن بھی میسر نہوگا اور
 یہ دست قدس ظلم سارا بنسوی بعد مرینگے کا بیٹھینگے اور ایسے جواد کے فرزند تیرے کیاس سے مرینگے

اور واعظ شاہ و واعظ شاہ کاشور مجاہدین کے اور یہ سخی افو کو لہو پانی کا سوال کر کے اور کوئی پانی نہ دینا
پس وز عا شور اوہ جناب لاکہ کوئی کوزہ میں کتری تھو اور بعضی روایات میں چہ لاکہ لعین ہی
لکھے ہیں عرض اس قدر لشکر پیے قتل فرزند خیر البشر جمع ہوا تھا اور مثل دریا موج مارتا تھا کہ جہاز انبی
تو بوز اور نا خدا گشتی آل رسول خدا مظلوم کر بلا کل بہتر آدمیوں سے آمادہ مرگ تھا کہ تبتیس سوار اور
چالیس پیادہ تھو اور بعض لڑکے تھے کہ جلد بولے کہ وہی نہ پہنچے تھو اور حضرت اوس وقت ہی اونہیں
و عطا نصیحت کرتے تھے جناب امام جعفر صادق فر جناب امام محمد باقر سے روایت کی ہے
لَمَّا لَقِيَ الْحُسَيْنَ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَقَامَتِ الْحُكُوبُ بَجْشِ شَكْرَامِ حُسَيْنٍ وَرَعْمُ سَعْدٍ وَقِيلَ
أَوْرَاجًا لَكِ لِرَأْفَتِي شَرِيعَ هُوَ تَرَكَلِ الصَّوْحِي رَفُوفَ عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ تَوَازَلُ هُوَ فِي نَصْرَتِ مَجْسَمِ
اور حضرت کو سر قدس پر اور نیلگی تھے خیر بیک اللہ علی اعدائہم و بین لقاء اللہ بہ حق تعالیٰ
اختیار دیا اونہیں کہ اگر حسین یہ فتح و نصرت موجود ہوتی چاہو تو اس قلیل لشکر سے اس فوج کثیر
و بشمار پر ظفر اب ہو اور چاہو ہماری ملاقات اختیار کرو و فاختہ لقاۃ اللہ حضرت عرض کی
حسین جاہ و شمت کا طالب نہیں ہر سب گہر بارش و گھا اور تیری ملاقات حاصل کرو گھا کہ لو کا
مشتاق ہوں ادھر تو یہ باتیں تھیں کہ ناگاہ عمر سعد فریاد چلے کمان میں ہو کر حضرت کو لشکر پر مارا اور چکا
کہ ای گروہ کوفہ اشیء وانی اذل دایم گواہ رہنا کہ پہلے تیر جگر گوشہ رسول پر عمر سعد فرما رہے
قَوْمِي أَصْحَابُهُ كُفُّهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنَ أَصْحَابِ الْحُسَيْنِ إِلَّا أَصَابَةُ مِنْ سَهْمِهِمْ بِسَبْ
ز قمار عمر سعد فراتش جہنم اختیار کی اور تیر لشکر فرزند رسول پر مارا کہ سب اصحاب حضرت کو زخمی ہو
اور کسین و ان لعینونہیں سے حرمت رسول خدا کی رعایت نہ کی مگر عربین نے یرید ریاحی یہ حال دیکھ کر
پریشان ہوا کہ اس قوم نے فرزند زہرا کو شہید ہی کرنے پر کمر باندھ ہی قال لِعُمَرَ أَتَقْتُلُ أَنْتَ هَذَا
الرَّجُلَ حَرْزُهَا عَمْرٍو سَوَامِي عَمْرٍو آیا تو فرار دہ اس شخص آوارہ وطن سے لڑ رہی کا کیا ہے قال اِثْنِ
وَاللَّهِ عَمْرٍو لا امان قسم خدا کی کہ وہ شقی حسین کو قتل کرے گا مگر بولا ای عمر حسین بن علی تو لڑنا کو نہیں
آیو تو راضی نہیں ہوتا کہ دینے کو ہر جا میں اور ناحی خون سید میں گرفتار ہوتا ہے قال

اَمَّا لَوْ كَانَ الْاَمْرُ اِلَيَّ لَفَعَلْتُ وَلَكِنْ اَمِيْرَكَ فَكَيْفَ اَبِيْ عَمْرٍو سَعْدُ بُولَا اَكْرَمِ الْاَخْيَارِ هُوَ تَوْبَتُ هِي كَرَامَا
 لِيَكُنْ تَبَرُّا سِرَابِنِ زِيَادِيْ بِهٖ مَرْضٰى نَهِيْنِ سَوَاقِلْ كُوَيْسِ حُرُوْبَانِ سُوِيْ بِرَ اَبْنُوْ مَقَامِ بِرَا يَا مَكْرَامُو
 غَصْبِ اَوْ رُخُوْفِ نَارِ كَرْتَرِ تَهْرُكَ اَبْنُوْ كَا شَيْئِ لَكَ فَقَالَ لَهُ اَلَمْ يَكُنْ جُوْنُوْ اَوْ مِيْنِ مَسَا يُرِيْدُ اَنْ يُّرِيْدَ اَنْ يُّجْعَلَ
 وَاَخَذَكَ الْاَوْفُكَ كُلُّ مَاجِرِبِنِ اَوْسُ حَرَسَ كَمَا كَمَا اِيْ حُرُوْ حُسَيْنِ سُوِيْ لَوْ زُجَا اَبُوْ حَرْنِ
 جَوَابِ نَذِيْ اَوْ رُبُوْ حُرْكَ كَا نَقِيْ اَتَمَّا مَاجِرِ زُجَا كَمَا اِيْ حَرِيْنِ تَجُوْ شَجَاعِ تَرِيْنِ اَبْلِ كُوْفُوْ سُوِيْ جَانِ شَاهُوْ
 اَنْجِ يَكِيْ حَالِ بِهٖ حَضْرَتِ حُرْ زُفَرِيْ اَوْ هَبَاتِ نَهِيْنِ جُوْ تُوْ كَانِ كَرْتَا بِهٖ كَهْ خُوْفِ جَانِ سُوِيْ حَالِ
 مِيْرَا بِهٖ قَوْلَا اَللّٰهُ اَحْيُوْ نَفْسِيْ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَسَمُ خَدَا كِيْ كِيْنِ تُوْلَمَّا هُوْنِ اَبْنُوْ نَفْسِ كُو
 جَنَّتِ اَوْ زَارِ بِرْ كَهْ دُوْ نُوْنِ سَامِيْ هِيْنِ اَكْرَبِنِ زِيَادِيْ اَطَاعَتِ كَرْتَا هُوْنِ تُوْ دَاخِلِ جَنَمِ هُوْتَا هُوْنِ
 اَوْ اَكْرَبِ رِفَاقَتِ كَرْتَا هُوْنِ حُسَيْنِ غَرِيْبِ الْوَطْنِ كِيْ تُوْ دَاخِلِ جَنَّتِ هُوْتَا هُوْنِ وَكَلَا اَخْتَارَ عَلٰى الْجَنَّةِ
 كَيْتَا وَلِيَكِنْ هِيْنِ سُوَا جَنَّتِ كُوْنَهٗ اَخْتِيَارِ كَرْدَنُكَ كُوِيْ جِيْزِ اَوْ رَا بِهٖ نَبِيْ كُوْ نُوَا سَهٗ كِيْ مَدُوْ كَرْدَنُكَ اَوْ لَوْ
 قَطَعْتُ وَخُورْتُ اَكْرَبِ بِهٖ مِيْرُوْ كَرُوْ كَرُوْ كِيْ جَوْدِيْنِ اَوْ رَجَلَا دِيَا جَوْنِ لِيَكِنْ حُسَيْنِ بِنِ عَلِيْ كِيْ
 رِفَاقَتِ سُوِيْ اَتَمَّ نَهٗ اَوْ هَا وَ لَكَ اَتَمَّ خُورَبِ قَوْلَا نَحْوُ الْحُسَيْنِ وَقَالَ بِسِ يَكِيْ كَرْتَا جَانِبِ اَمِيْنِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوْ رَا دُوْ رَا يَا اَوْ رَحْمَتِ مِيْنِ حَضْرَتِ كِيْ اَكْرَبِ عَرْضِ كِيْ جُعِلْتُ فِدَاكَ يَا بَنِيْ رَسُوْلِ
 اَنَا الَّذِيْ حَبَسْتُكَ عَنِ الرِّجْوِ وَجَجَعْتُ بِكَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ قَرِيْبَانِ هُوْنِيْنِ تَبِيْرَا سَهٗ
 فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ خَدَا مِيْنِ وَهٗ تَقْصِيْرِ وَا رِهُونِ كَهْ اَبْ كُوْ اَوْ رَطْفِ جَانِيْ سَهٗ مَانَعِ هُوَا اَوْ رِيْ هَانِ لَا يَا كَمَا لَمْجِهٖ
 نَدَامَتِ هُوَا رِيْنِ يَهٗ نَجَانِ اَتَمَّا كَهْ يَهٗ اَشْقِيَا اَبْ سُوِيْ سِيْ بِسَلُوْ كِيْ كَرِيْنِ كِيْ وَاَنَا وَاللّٰهُ لَمْ يَكُنْ اِلَيَّ
 اَللّٰهُ مِيْمَا صَنَعْتُ وَا سَدِيْنِ تُوْبَهٗ كَرْتَا هُوْنِ اَقُوْ رُوْ اِيْ مِيْنِ ذٰلِكَ تُوْبَهٗ اَمِيْ حَضْرَتِ مِيْرِيْ تُوْبَهٗ
 قَبُوْلِ هُوْ كِيْ قَالَ لَعَمْرُ يُوْبُ اَللّٰهُ عَلَيْكَ حَضْرَتِ زُفَرِيْ اَبَانِ تِيْرِيْ تُوْبَهٗ خَدَا قَبُوْلِ كَرِيْكَ اَبِسِ
 يَهٗ بَشَارَتِ سَنَكِيْ حَرْنِ عَرْضِ كِيْ اَبْ حَضْرَتِ اَبْ اَبْ مَجُوْ اَجَا زَتِ حَرْبِ دِيْجُوْ فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنِ
 يَا حُوْ اَنَا اَسْأَلُكَ لَوْلَا نِكَ صَدِيْقِيْ حَضْرَتِ زُيْ شُكْرُ فَرَا يَا اِيْ حَرْبِ مَجِيْ تَجَسَّ سُرْمِ اَتِيْ هُوْ كَهْ
 تَجَهْ مَرِيْ كِيْ اَجَا زَتِ دُوْنِ كَهْ تُوْ تُوْ مَهْمَانِ مِيْرَا سَهٗ پَرْتَرْنِ عَرْضِ كِيْ كَهْ پِيْلِ غَلَامِ چَا هَتَا بِهٖ كَهْ

یگا
 نای
 زانی
 راراور
 مین
 ۴
 بقا
 بیستم
 تاز
 علو
 کثیر
 کی
 راکو
 اورکا
 اے
 ب
 می
 بیکر
 هذا
 یای
 وین
 ان

ان لعینوں پر رحمت تمام کر دی حضرت نے فرمایا کہ جو چاہ وہ کر لیں آیا وہ دلاور مقابل فرقہ اشرا کو
 اور فرمایا اَہْلَ الْکُفْرِ تَحْلَتُمْ اَمَّا تَنْتُمْ اِی کوفیو مائیں تمہاری تمہاری غم میں بیہوش دعوئتم
 هَذَا الْعَبْدَ الصَّالِحَ حَتَّى اِذَا تَكُنْتُمْ عِندَهُمْ عَلَيَّ لِقَاءُ اِی بحیا و بلا یا تمہارا بند صالح
 و فرزند رسول کو جب وہ آیا تو تم اس سے پر گئی ہو اور اوس سے قتل کیا جا رہی ہو وَاخَذْتُمْ بِلَطْفِهِ
 وَاخْلَعْتُمْ بِاَمْنٍ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ لِمَنْعُوهُ التَّوَجُّهَ اِلَى بِلَادِ اللّٰهِ فَصَارَ كَاَلَا سِیَّوِہ اور رابین جا گیا
 بند کین اور کسی طرف تم ان حضرت کو جانی نہیں دیتی ہو اور اوسو ایسا مجبور کیا ہو کہ وہ جناب
 تمہاری ظلم سے مانند قیدیوں کو ہو گیا ہے وَتَسْعَمُوهُ وَاَهْلَهُ عَنْ مَّاءِ الْفَوَاتِ الْجَارِیِ
 اور وودن سے تنہا ان حضرت اور انکو نہ تو نہی چون کو پانی نہیں دیا ہوا اس دریا کی فوات سے تشنگی
 الْیَهُودَ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسَ وَنَسَعُ فِیْہِ خَنَازِرُ السَّوَادِ ہزار افسوس اسی بحیا و کہ یہود و
 نصاری اور مجوس تو اس نہر سے پانی پین اور خوک لوٹیں اور آل رسول خدا کو منع کرو اور پانی
 نہ پیر دو بِسْمَا خَلَقْتُمْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَاسْقَاکُمْ اللّٰہُ یَوْمَ الْقَیَمِ
 بہت برا سلوک کیا تمہاری نبی کی عمرت سے خدا تمہیں ہی سیراب نہ کرے روز قیامت کو وہ لعین یہ
 سکر بہت غضب میں آؤ اور یکبارگی سب حملہ کر کے تیر مار نیلے وہ دلاور ناچار پر خدمت امام میں
 حاضر ہوا اور عرض کر نیلگا یا بنِ دَسُولِ اللّٰہِ کُنْتُ اَوْلَ خَارِجٍ عَلَیْکَ فَاَذِنَ لَا کُوْنُ
 اَوَّلَ قَتْلِ بَیْنِ یَدَیْکَ اِی حضرت یہ غلام ہی پہلے حضرت کا سدا رہا ہوا تھا اب امیدوار ہوں کہ
 پہلے مجھے اجازت میدان دیجیے کہ جان اپنی شہر قدم حضرت پر کروں غرض حضرت نے
 مجبور ہو کر اجازت دی اور وہ دلاور حضرت کو سلام رخصت کر کے میدان میں آیا اور یہ شعر پڑھ کر
 پڑھنے لگا شَعْرَانِیْ اَنَا الْحَرُورِیُّ الصَّیْفُ + اَخْرُبُ فِیْ اَعْنَاقِکُمْ بِالسَّیْفِ + میں ہوں
 اور جانی پناہ میری مہمان کر بلا ہے جد اگر و لگامین گردن تمہاری اپنی تلوار سے شعر عن خبیث
 مِنْ حَلٍّ بِارْضِ الْحَیْفِ + اَخْرِبْکُمْ وَکَا اَرِیْ مِنْ حَیْفِ لِرُوْغَاتِکُمْ سے اوس بزرگوار کی جا
 اور تمہاری قتل سے مجھے مطلق افسوس نہیں ہونیکار اوی کہتا ہے کہ ایک لعین یزید بن ابی سفیان

اور اگر اذن پائی نہ ہو تو روزی میں پر ایک تنفس کو قائل انا لله و بکلت پس جناب فاطمہ انا لله و انا الیہ
راجون کمرہ اختیار حال امام حسین پر روزی گین جناب رسول خدا فرمایا ای فاطمہ کیا تم راضی نہیں ہو
ان یكون ابوک یا ثوثة و یسئلونہ الشفاعة یہ کہ عرض میں شہادت حسین کو تاج شفاعت امت صلی
خدا تمہاری پاکو سپر رکھو اور کیا نہیں راضی ہو کہ جب خلق تشنہ ہو تو ساقی کو ترشو تمہارا ہو قیسقے عنہ
اولیاء و یؤد عنہ اعدائہ پس بلا علی کو ترش دینے دو متونکو اور دور کر دو متونکو یا نہیں راضی ہو
اسپر کہ ملائکہ تمہاری منتظر حکم کھڑی رہیں اس طرح جب حضرت زہرتہ سے کلمہ فرماؤ تو جناب فاطمہ فر عرض کی
یا ابی سلمت و رضیت و توکل علی اللہ اے بابا جو یہ ثواب ہو اور دوست سپر روز قیامت کو چھینگی
تو میں راضی ہوں بیچ جناب سول خدا انسو جناب فاطمہ کو پوچھو اور پیشانی پر شفقت سے ہاتھ پیرا فرمایا
انا و بعلک و انت و ابناک و شیعتک فی مکان تقر عیناک و تقرح قلبک میں اور شہر
تیرا اور تم اور حسین اور شیعہ تیرے ایک مکان میں ہوں گے اور کو دیکھو سوائے انہیں تیری فاطمہ روشن اور
دل تیرا خشک ہو گا پس غم شا حال غلامان جناب سیدہ کا خدا ہم سبکو انکی غلامی میں محسوس کرے پس خوشتر
حال اہمیت رسالت پر کہ ہمیں سوار و نیکو کوئی خدمت نہیں افسوس کہ ہم اس سے بھی انہیں چرائیں غلام
وہ ہو کہ جنہو نے جان و مال اپنی شاکر کیو اب سنیو احوال و فاداری اصحاب جناب امام حسین عجب فادار اور
صاحب شجاعت تھو اور ایسی رفاقت کی حضرت سہ کہ دین کی عزت رکھ لی چنانچہ جب امام حسین نے
اشقیامین گھر گھو اور راہ چارہ مسدود ہو گئی اور پانی حضرت پر بند ہو تو شمر لعین حضرت کی لشکر کے سامنے آیا
فقال این بنو احننا اور پکارا کہمان ہین میری بہن کی بیٹی پس عباس جعفر و عبد اللہ و عثمان فرزند
جناب میر سامیہ آؤ فقال انتم یا بیٹی احنی ایتون پس شمر لعین بولا کہ تمہاری مان میکہ قبیلہ
مجہ تاسف آتا ہو تمپر پس تمہیں میں نوامان دی رفاقت حسین ہاتھ اوٹھاؤ کہ انکی رفاقت میں قیل ہو
فقال لہ الفیئۃ لعنک اللہ و لعن انما ناک پس فرمایا صاحبزادہ و ن فی لعنت خدا کی تجھ پر جو
اور تیری امان دینے پر ائو نمینک و ابن رسول اللہ لا آمان لہ ای شقی ہمیں تو رعایت تو اب
سے امان دیتا ہو اور فرزند رسول کو امان نہیں دیتا پس شمر بیدین نادم ہو کر گھر گیا پس عمر سعد قتل ہو گیا

فوج شیطان کو پکارا یا خیل اللہ اذکیوا فوکیب التامی اوشکر خدا سوار ہو پس سوار ہو کر
 شقی اور مستعد قتل فرزند رسول خدا ہو کر پھر تو جناب امام حسینؑ زاپہی برادر حق شناس عباسؑ کی طرف
 پہنچا کہ پوچھو کیوں آؤ ہو قاتلہم وقال لھم ما بدء لکم وما تریڈون پس حضرت عباسؑ نے
 لیکھے اور پوچھا ای بیشیر ہو کیا ارادہ ہو تمہارا اور کیوں آؤ ہو قالوا قد جاء امر الامیر ان نعین
 علیکم ان تذلوا علی حکمہ او ننکحکم وہ لعین بولو کہ حکم ہمارے امیر کا یہ ہے کہ اگر بیعت قبول
 کرو تو خیر و گرنہ تمہیں لڑنیکی جناب عباسؑ خدمت میں حاضر ہو کر آؤ اور شقاوت اون لعینوں کی حضرت
 عوض کی فقال الحسین ارجع الیہم فان استطعت توخرہم الی غدوة ویاہ جناب امام حسینؑ
 فرمایا پھر جاؤ ای ہائی اور اگر ہو سکو تو صبح پر لڑائی نہ کرو لعلنا نصلی اللیل ونذعوک ونستغفر
 کہ آج کی رات ہم عبادت خدا میں نماز اور دعا واستغفار میں بسر کر لیں پس یہ سکر جناب عباسؑ کو اور قوم
 فرمایا کہ فرزند رسول خدا ایک رات کی مہلت مانگتا ہو قالوا میں ذلک اون لعینوں کے کہا ہرگز ہم
 مہلت ایک رات کی نہ دیں اس وقت زینکو فقال عمرو بن الجماح واللہ لو کان من التری والدیم
 وساکوک ہذا اما کان لک ان تمینعہم پس عمر بن الجماح بولا کہ اگر کافر ترک و دیلم تمہیں سوال
 تو بھولازم تھا ای شمر کہ ایسا جواب صاف دینا وابن رسول اللہ یلتمس لتاخیروا انت کا نظر
 حیف کہ فرزند رسول خدا ایک شب کی مہلت مانگو اور تو نہ دے او سوت عمر سعد نے مہلت ایک شب کی
 دی پس جب ن گزرا تو قریب شام حضرت فرب اصحاب باوفا کو جمع کیا اور بعد حمد و ثناء الہی کر دیا
 کہ نہیں جانتا میں کوئی اصحاب وفادار تر نہ ہو اصحاب سوار نہ کوئی اہل بیت پاکیزہ زیادہ اپنی اہل بیت
 فجوزکم اللہ عنی حیدر پس خدائے میں جنای خیر دی سیری جانب سو ولقد نزل فی ما ترون
 فانی قد اذنت لکم فانطلقوا جمیعاً فی حلل او دوستو میری نازل ہوئی ہو مجھ پر وہ بلا کہ تم مجھ سے
 پس میں نے تم سے کہو رخصت کیا جاؤ تم اور میری لہو برباد نہ ہو پھر قوم جاکار نقطہ سیر ہو پھر اپنی دشمنین
 ولو ظفروا بی لذهلو عن طلب عتیری اور جب یہ مجھ سے مل کر گئے درپردہ تہا سیر نہ ہو گئے پس
 یہ سکر عباسؑ اور برادران حضرت اور اہل بیت واصحاب شفق ہو کر بولا کہ انا فی اللہ ذلک ابداً

جنت کری مجھ کو تم کا نکل قتل کر لیں گے اور ان لعینوں کو آخر شربت شہادت جامہ عطا دے گا پھر غلام پروری
جناب امام حسین علیہ السلام کی کہ بتیا بانه نعش جون پر شریف لاؤ قوقف علیہ الحسین
وقال پس جا کر نعش جون پر کھڑی ہوؤ اور دشمنی مبارک دعا کرو اور کہا فرمایا اللھم بیض
ووجهہ وحبیب ریحہ وعرف بنبیہ وبنی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خداوند ابر
جون کا شہدہ تو سفید کر اور بوکواوسکی خوشبو کر اور جون میں اور آل محمد میں جدائی مت ڈال جناب
امام زین العابدین علیہ السلام فرمایا جب اہل قریہ وفرن کریں گے تو بعد دس روز کو نعش جو کو پیا
تو چہرہ او سکا روشن تھا اور بوی مشک و عطر اوس سے آتی تھی سبحان اللہ کیا کیا جان تبار خضر کو
خدا از عطا فرماؤ تو کہ او پر حضرت صاحب الزمان زیارت سار شہدائین فر فرمیں السلام علی
جون ہوگا ای ذرین الفقاری سلام میرا ہو جو جون غلام ابوذر غفاری پر مقام غوریہ ہو کہ یہ تیر
غلام خضر تھا ہو کہ محصوم سلام کرین اللھم العن قتلة الحسین روایت یازدہم ثواب
گریہ از مسموع پھر احوال شہادت ترکی اور خاتمہ مصیبت امام زین العابدین
مین عن ابی عبد اللہ اللہ انہ قال کل الجرج والبکاء مکر وہ سوئی الجرج والبکاء علی
الحسین جناب صادق علیہ السلام فرمایا سب ونا اور بیقراری کرنا مکروہ ہو مگر روزا اور بیقراری کرنا
حال حسین مظلوم پر کہ یہ مشتمل ثواب عظیم ہے وقال من ذکرنا عندہ ففاحق من عینیہ و
لو شیل داس اند با بکت اور فرمایا جسکے سامنے ہمارا ذکر مصائب ہو اور اوسکی آنکھوں سے آنسو بر پڑیں
یا ہر او عفو اللہ ذوبہ و لو کان شیل زبد البحر تو خدا کی رحمت تمام گناہ اوسکی بخشا ہی اگرچہ برابر
کہہ دیا کہ ہوں اور مسموع بن عبد الملک فر جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہو کہ ایک دن
حضرت فرجیسے پوچھا اے مسموع تو اہل عراق سے زیارت امام حسین کو بھی جاتا ہو قتل کا آگیا
رجل من اهل البصر کے سینہ عرض کی یا مولائین عراق میں نہیں رہتا میں بصرہ کا رہنؤ والا ہوں
اور میری پاپس کچھ ناصبی ہوا خواہ خلیفہ رہتے ہیں اس سبب سے میں زیارت سے محروم رہتا ہوں
قال اند کو ما صنع بہ قلت بلی حضرت فرمایا آیا تو ایذہی کرتا ہو جو اپنے مصائب ہو میں

وہ شاد و فرحانک ہوگا جب قریب وفات ہیں دیکھو گا کہ ہم اوس کی رو کو آئی ہوگی قُرْحَةً لَا تَزَالُ اِنَّكَ
 الْقُرْحَةُ مِنْ قَلْبِهِ اِیْسَی فَرَحَتْ اَوْ رَحْمَتِی اَوْ سِیْ هَوَیْ اَوْ سِیْ دَل سِیْ زَا لَ ہُوَ کِی حَتّٰی یُودِعَ عَلَیْنَا
 الْحَوْضَ تَا اَنَّمَا وَہ وَاوَد ہُوَ گاہا ہر پاس حوض کوثر پر وَاِنَّ الْکُوْثَرَ لَیَفْرُجُ بِمُحِبِّیْنَ اِذَا وَرَدَ عَلَیْہِ
 اَوْ تَحْقِیْقِ حِشْمَہُ کُوْثَرِ کَمَالِ سِرِّ ہُوَ گاہا ہر دوست کو آئی ہوگی اَنْوَاعِ اَنْوَاعِ کُلِّ طَعَامِ بَهشت کا مژہ
 اوس سے ہر ہر دوست کو حاصل ہوگا کہ وہاں سوا اور کہیں جانی کو جی بچا بیگا اِیْ سَمِیْعِ جَوَادِ سَمِیْعِ
 اِیْکِ جَامِ ہر گاہ کہ لَمْ یَطْمَأَنَّ وَلَمْ یَسْقُ بَعْدَ هَآئِلِ اَوْ کِبٰی تَشْتَبِہُ ہُوَ گاہا اور کس طرح کی مشقت اُوٹا بیگا
 وَهُوَ قِیِّ بَرِّ الْکَا فُورِ وَیَبِیْعُ الْمُسْکِ اَوْ کُوْثَرِ سِرِّ ہر شل کا فور کر اور خوشبو ہے مشک سے
 وَآحْلٰی مِنْ الْعَسَلِ اَوْ سِیْرِیْنِ تَرِّ شَمْسِیِّ وَالْیَنْبُوتِ مِنَ الزَّیْتِ وَآحْلٰی مِنَ الدَّهْنِ اَوْ زَمْرُودِ
 مِسْکِ سِیْ اَوْ صَفَا تَرِّ اَشْکِ چشم سِیْ وَاَنْکِیْ مِنَ الْعَنْبَرِ اَوْ بِاَیْرَہِ تَرِّ عِبْرِیِّ وَفَاہِیْ نَزْ سَمِیْعِ
 اَوْ رَجَا تَرِّ ہر ہر جنت کو تجوی علی اَصْرَاسِی اللّٰہِ وَاَیْآ قُوْتِ نِہْرُ فَمِیْنِ بَهشت کی بجائی سگریزہ
 مَوْتِی اَوْ رِیَاقُوْتِ ہِنِ فِیْہِ مِنْ الْاَقْدَاحِ الْکُوْثَرِ عَدَدِ الْجُودِ السَّمَاءِ حَوْضِ کُوْثَرِ ہر پیرا لے
 اس قدر ہوگا کہ شمار میں ستارہ ہا آسمان سے زیادہ ہوگا یَوْجِدُ رِیْخَہُ مِنْ مَسِیْرِہِ الْاَفْ عَامِ
 اَوْ رُخْشَبُو اُوْکِیْ ہر ہر پس کی راہ لگے ہونگی اور وہ سو فی اور چاندی کی ہوگا اور اَنْوَاعِ وَاَقْسَامِ
 جَوَاہِرِ اَوْ مِیْنِ نَصَبِ ہُوْکِیْ جُودِ دُوسْتِ ہمارا اَوْ مِیْنِ پَانِیِ ہُوْکِیْ وَہِ خُشْبُو سُوْگِ بیگا اِیْ سَمِیْعِ تُوْہِیْ وَنِہْرِ ہُوْکِ
 جُو سِیْرَابِ ہُوْکِیْ کُوْثَرِ سِیْ وَنَمَیْنِ عَیْنِ بَلْکَتِ لَنَا اَلَا لَمِیْتٌ بِالْطَّوْرِ اِلَی الْکُوْثَرِ اَوْ کُوْیْ اَنَّمَا سِیْ ہُوْکِ
 کہ روئی ہوگی ہر ہر مصیبت پر مگر سِرِّ ہر ہر دیکھو سِیْ وَاِنَّ الشَّارِبَ مِنْہِیْ یَمْنٰ جَنَّا
 اَوْ رِبِ شِیْعِ ہر ہر اوس پانی سے سیراب ہوگا اور سوا اُوْکِیْ سِیْ وَاِیْکِ قَطْرَہُ نَہْ لَکَا اَوْ رَجَا بِاَیْرَ لَمِیْنِ
 کُوْثَرِ ہر ہر ہُوْکِ فِیْ یَدِ عَصَا مِیْنِ عَوِیْجِ یَطْمَأَنَّ ہَا اَعْدَا اِنَّمَا اَوْ رِیْکِ عَصَا یَا دَامِ تَلْخِ
 حَضْرَکِ ہاتھ میں ہوگا کہ اوس سے دشمن کو حوض کوثر سے ہٹا دی ہوگی فِیْقُوْلُ الرَّجُلُ سِنَّمْ اِنِّیْ اَشْہِدُ
 الشَّہَادَتَیْنِ ہیں ایک شخص و مِیْنِ سِیْ کُوْکَا یَا حَضْرَکِ مِیْنِ کَلْمَہُ کُوْہُوْنِ کیون ہٹا دی ہو فِیْقُوْلُ
 اَنْطَلِقْ اِلَی اِمَا مِیْکَ حَضْرَکِ فَاَیْمُکَ جَا بَا اِیْ اَمَامِ پَسِیْ حَسْبُکَ تُوْ دُنِیَا مِیْنِ یَا اَمَامِ وِیْ شِیْوَ جَا تَا تَا

قِيْلَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ الَّذِي نَذَرْتَ وَهْلًا كَمَا كُنْتَ تَنْهَى عَنْهُ حَضْرَتِ فَرَايِغِ
 جَاوِسی پاس کہ وہ تیری شفاعت کری قِيْلَ لَيْسَ لِي شَفِيعٌ وَاهْلَاكَ عَطَشًا وَهْلًا كَمَا كُنْتَ
 سِرَّ شَفِيعِ نَبِيْنِ ہواور پیاس مجھ کو ہلاک کرتی ہے حضرت فرمایا لَئِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ خَدَاتِيْرِي بِسَائِلِ
 زیادہ کہ میری جیسا تو فخری حق کو دنیا میں نہ پہنچا راوی نے عرض کی یا حضرت اوس شقی کی خوش
 کو تیرے رسائی کیونکر ہوگی اور سوا اسکو اور کیونکر بنی سکیں گے حضرت نے فرمایا کہ یہ دنیا میں گناہوں سے
 پرہیز کرتا تھا اور جب ہمارا ذکر ہوتا تھا تو ہلکے برائے کہتا تھا مگر خلفا جو کہ دوست رکھتا تھا اور دشمن
 ہمارے گناہوں پر ہیز کرتے تھے اور خلفا کو دوست تھے اور ہمیں برا کہتے تھے اس سے او کی رسائی حوض کوثر تک
 نہوگی غرض کیون حضرت یہ مقام روئے اور خاک اور اینٹ کا کہ جیسا بابا ساقی کو شریون دوستوں کو پانی
 اور کا وہ فرزند کہ جو زبان رسول خدا چوس کر پلاتا تھا دن میں سو بار پیاسا رہا اور وہ جسم شہید کہ جسکو
 فاطمہ زہرا اپنی سینے سے جدا کرتی تھیں اور فرشتے اوس پر انگلیں ملتے تھے تیرے شمشیر سے نگار تھا اور خون بہتا
 اور لاکھوں منافقوں کی چڑھائی تھی مگر قربان اون جان نثاروں کو جو اس وقت جانیں اپنی قدم حضرت
 قربان کر رہے تھے کیا عاشق حسین تھے رُوِيَ أَنَّهُ لَمَّا أَشْتَدَّ الْقِتَالُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَجَاءَ الْعَبْدُ الْكَلْبِيُّ
 إِلَى الْحُسَيْنِ وَكَانَ حَافِظًا لِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْتَأْذَنَ مِنْهُ چنانچہ روایت میں وارد ہوا ہے جبکہ
 روز عاشورا ابازر قاتل گرم ہوا تو ایک غلام ترکی صاحب حال حافظ قرآن جناب امام حسین کی خدمت
 میں آیا اور عرض کی اے دل و جان فاطمہ زہرا اور اے نور چشم رسول خدا آج مجھ پر یہ نظر آتا ہے کہ ہماری
 لشکر میں سے کوئی تنفس جیتا نہ بھیگا امیدوار ہوں کہ اس غلام کو اجازت میدان دیجو کہ جان ناپسند
 اپنی آپ پر شو شاکر وں فَابْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت نے فرمایا کہ اے ترکی میں نے تجھ کو فریاد
 طرح پالا ہے کیونکہ میں تجھ کو اجازت مریںکی دون اور میں تجھ کو اپنے فرزند زین العابدین کو دیا ہے وہ تیرا اختیار
 بَجَاءِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ پس آیا وہ غلام ترکی خدمت جناب امام زین العابدین
 علیہ السلام میں وکانَ حَافِظًا لِكِتَابِ اللَّهِ اور وہ جناب نہایت علیل بستر جاری پر پڑھو
 عرض کی غلام نے اے مولا میرے اے قاسم میرے سینے کو اجازت حرب اپنی سید مظلوم سے چاہی تھی اونہوں نے

علی
 بن
 ابی
 طالب
 علیہ
 السلام

فرمایا کہ تیری رخصت میں اختیار سید الساجدین کو ہو پس یہ غلام آپ کو امیدوار ہو کہ اسو اجازت
میدان و بجیوتا جان اپنی آپ کو پدر نشنہ کام کو قدمون پر نثار کروں قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتَ
حُرٌّ لَّوَجَّهَ اللّٰهُ فَاَفْعَلْ مَا تُرِيدُ حضرت فرمایا کہ اے ترکی خوشا حال تیرا کہ تو عازم شہادت ہو
اور ہمیں مرض و سعادت شہادت سے باز رکھا مگر مینو تہجورہ خدائیں آزا و کیا جو تیرا جی چاہو
وہ کر پس وہ ترکی سلام رخصت کر کر شوجہ خیمہ اہل حرم ہوا اور خدمت میں جناب زینب و ام کلثوم
کی اور باقی اہل بیت کی عرض کی یا اَہْلَ بَیْتِ النَّبِیِّ اَعْزَمُوْنِیْ مَا فَضَرْتُ مِنْ خِدْمَتِکُمْ
اسی اہلبیت رسول خدا یہ غلام تم سے رخصت کو آیا ہو جو تقصیرات کہ اس غلام سے ہوئی ہوں او سے
معاف فرمایا اور امیدوار ہوں کہ روز قیامت کو اپنی اس غلام کو نہ بولیو گے آپس اہلبیت اطہار فی
رؤنا شریع کیا خیال کیجیو کیا غلام نوازی ہی ہو پیر آیا وہ خدمت امام مظلوم میں اور عرض کی اَللّٰهُ
عَلَيْکَ يَا بَنَیْ رَسُولِ اللّٰهِ سَلام ہوتے ہی اور فرزند رسول خدا حضرت فرمایا وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہُ وَ تَحْتَ خَلْفَکَ تَجْمَعُ ہر سلام ہو حسین کا اسی ترکی چل تو میں بھی ہوں
بچھے تیرے اور جناب امام زین العابدین فرمودہ خیمہ کا اوٹھا دیا کہ شجاعت اپنی غلام کی دیکھوں
کہ کیونکر لڑتا ہو راوی کہتا ہو کہ میں لشکر عمر سعد میں تھا کہ یہ شعر بزمین اوس ترکی فرماتا ہوں
حُسَيْنٌ اَمِیْرٌ وِیْ وَنِعْمَ الْاَمِیْرُ + سُوْرٌ قَوَادِ الْبَشِیْرِ الَّذِیْ رَحِیْنِ مِیْرَاقَا وِ اَمِیْرِیْنِ
کہ وہ سرور سینہ اور راحت جان رسول خدا ہیں شعر علیؑ وَ قَالِحْمَہُ وَاِلْدَاہُ + فَهَلْ تَعْمَلُوْنَ اَلْہ
مِنْ نَذِیْرِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ نَکُوْدِیْ زَرْگُوَارِیْنِ اور فاطمہ زہراؑ وکی ماور اطہرین اے گروہ کوفہ
ایا کوئی میرے آقا کا نظیر و مانند ہو شعر لَہُ لَطِیْفَہُ مِثْلُ شَمْسِ النَّضْلِ + لَہُ غَوَّہُ مِثْلُ بَدْرِ مِیْنِیْرِ
آقا میرے مثل خورشید درخشان ہو اور پیشانی اوکی مانند چودہویں راگو چاند کو ہو وَ قَاتِلِ قَتَاکَا
شَدِیْدَا اے لکھو مشغول جنگ ہو اوجو نابکار اوسکو مقابل ہوتا تھا تو وہ اوسو فی الفور واصل جہنم
کرتا تھا اور خود بھی وہ عاشق حسین بہت زخمی ہوا وَ عَطَشٌ عَطَشًا شَدِیْدًا اور پیاس نے
اوسپر غلبہ کیا فَوَجَّعَ وَ جَاعًا اِلَى الْحُسَيْنِ وَ قَالَ پَسِ وہ پیرا اور آیا خدمت امام حسین میں اور

عرض کی یا مولا شدت تشنگی سے ہلاک ہوتا ہوں حضرت فرمایا تو جیسا کہ تو کی و بَشْرَہ بِالْکَوْنِ رَجَا
 اے ترکی خوش ہو کہ تو قریب جام کوثر سے سیراب ہوتا ہو قَسْرَہ بِذَلِكَ وَانْکَبَّ عَلٰی اَقْدَامِ الْاِیْمَامِ
 یَقْبَلُ ہَا وَذَہْبًا لِّی الْفَقَالَ پس بشارت کوثر سنگ نہایت خوش ہوا اور حضرت کوثر باؤن پر گر کر ہوا
 لیں لگا پھر اسی میدان ہوا اور مشغول جنگ ہوا تاکہ بہت سے عین اوپر ٹوٹ پڑی اور وہ گویا سیر
 فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ اللَّهِ اَدْرِکْنِیْ پس بکارا اے اباعبداللہ اپنے غلام کی خبر کہ جان اپنی اسنو فدا کی پس
 حضرت اوسکی آواز سنگ مینا بانہ دوری اور غش اوسکی خیمہ میں اونہا لای فَوَضَعَ رَاسَهُ عَلٰی
 فَخَذَهُ وَكَانَ عَلٰی ابْنِ الْحُسَيْنِ عِنْدَ رَاسِهِ حضرت نے نفس کو زمین پر لٹایا اور ازراہ شفقت
 سر اوسکا اپنی زانو مبارک پر رکھا اور پیار سے رخسار مبارک اپنا رخسار پر اس غلام ترکی کو رکھ کر فرمایا
 اور امام زین العابدین اوسکو سر سے لے کر روٹی تو قَطَعِ الْاُتْرَکِیَّ عَیْبُکَ وَتُحْذِرُکَ جَبَلُکَ
 خوشبو گل بوستان امامت کی سونگھی انگبین کہو لدین اور یہ عنایت فرزند زہرا کی اپنے حال پر
 دیکھی کہ سہ زانو مبارک پر رکھی در اختیار روتی ہیں اور جناب سید الساجدین سر را فی بیٹھے
 روتی ہیں اسوقت روح طیب اوسکی ماری خوشی کو گلشن جنت کو پرواز کر گئی اب زیادہ روٹی
 اور خاک و زائیکا یہ مقام ہو کہ جبکہ غلام نے یہ حضرت اس میواری سے روٹی تو اس بیار کو طالموٹ
 فرش بیاری پر سے کہینچا اور کہتی تو ملعون اقْتُلُوْہُ عَلٰی فَوَاشِدَہ قتل کرو اس بیار کو اسکو فرش پر
 کیا حال ہوا ہوگا روح جناب امام حسین کا جب اونکو زندہ بیار کو سوچ ہو ہی باؤن میں بہاری
 بر خیرین بنائی گئیں ہوگی اور گلہ میں طوق اور پیادہ اوسو جو جاتی تو جسو فرش سے اوٹنا حال تھا
 اَللّٰمُ اَعْنِ عَلٰی اَعْدَائِیْ وَ عَتُوْہِ رَوَاہِیت دوازدم فضائل بکا پھر احوال
 تکبیر جناب امام حسین کا پیر فدا کرنا ابراہیم کا امام حسین پر پیر فدا کرنا امام حسین کا
 امت پر ہر شہادت و مہب شیخ فرید اور مرید اوسکا نظام الدین کہ یہ دونوں مثنیٰ صوفی
 مشہور ہیں پس ان دونوں نقل کی ہو گان فی الْبَعْدَادِ رَجُلٌ جَلِیلٌ لِّسَمْعِ مَصَابِیْ الْحُسَيْنِ
 وَ یَنْتَقِلُ اِلَیْکَ شَخْصٌ مِّنْ عَاشِقِ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ نَّہَاہِت جَلِیلُ الْقَدْرِ بَعْدَادِیْنِ رَهْتَا تہا اور ہمیشہ

روزی پیر فرمایان ابراہیم اُسے اُمّہ و سَمی سَکات کہ لَحْزَن عَلَیْہِ غَیْرِی کہ مادر ابراہیم تو
 ماریہ قطیبہ ہوا اگر اسکی قبض روح ہوگی تو سوا میری کیسے ہو سکا غم نہوگا و اُمّ الحُسین فاطمہ
 و اَبوہ علی ابْنِ عَمّی و عَمّی دَعِی اور مان حسین کی فاطمہ پارہ جگر میری ہوا اور باپ حسین کا
 علی ابن عم میرا ہوا اور گویا میرا گوشت و خون ہر و سَمی سَکات الحُسین خِزْنَتِ ابْنَتِی و ابْنِ عَمّی
 و خِزْنَتِ اَنَا اور اگر حسین کو لہو یہ صدمہ ہوگا محزون ہوگی بیٹی میری اور ابن عم میرا اور غمگین ہوگا
 میں کہ میں اوسو نہایت دوست کہتا ہوں یا جبرئیل یَقْبِضُ اِبْرَاہِیْمُ قَدْ یُثَبِّتُہُ لِلْحُسَیْنِ اور
 جبرئیل عرض کو خدا سو کہ میں اپنی بیٹی ابراہیم کو تصدق کیا فرزند ہر ابراہیم قبض روح ابراہیم ہو
 ابن عباس کہتے ہیں کہ میرے روز ابراہیم فرمایا سر حلت کی تھکان النبی اِذَا دَاوَى الحُسَیْنِ
 مُسْبِلًا قَبْلَہُ وَضَمَّہُ اِلَی صَدْرِہِ وَقَالَ یَسَ اکثر رسول خدا جب حسین کو آوی دیکھتے تو چہ جانی
 لگا کہ بوسہ لیتے تو اور فرماتے تو قَدِیْتُ مَن قَدِیْتُہُ یَا بَنِی اِبْرَاہِیْمُ قرآن ہونین اپنی حسین پر
 کہ جس میں اپنا بیٹا ابراہیم بشار کیا حضرات سنی محبت رسول خدا کی جو امام حسین سے تھی اب بھی اپنا مہر
 کہ رسول خدا تسبیح کیسی محبت رکھتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ زوجہ رسول خدا روایت کی ہے کہ حضرت میر
 گھر میں نماز پڑھتے تو کہ حسین کیساتھ ہوی تشریف لائے داہنی طرف حسن اور بائیں طرف حسین بیٹھ کر جب
 حضرت نماز سے فارغ ہوئے حسن کو زانوئے راست پر اور حسین کو زانوئے چپ پر بٹھالیا و جَعَلَ یُقْبِلُ ہَذَا
 حُجَّۃً وَہَذَا اُخْرٰی اور کہیں حسین کو بوسہ لیتے تو اور کہیں حسین کہ ناگاہ جبرئیل نازل ہوا اور بولے اور حضرت
 آپ بہت حسین کو دوست رکھتے ہیں فَقَالَ کَیْفَ لَا اُحِبُّہُمَا وَہُمَا رِیْثَا نَا مِنَ الدُّنْیَا وَفَرَاکَ عَیْنِی
 حضرت فرمایا یا جبرئیل کیونکہ انہیں دوست نہ رکھوں کہ یہ دونوں کل انسان نگاہی ہیں میرے اور دونوں
 روشنی چشم میری ہیں پس جبرئیل بولے کہ یا حضرت آپ تو انہیں ایسا دوست رکھتے ہیں وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ
 حَکَمَ بَیْہُمَا یَا فَرِیْقَاصَ طَبْرَکَہُ اور خدا نے انکو باب میں حکم کیا ہے پس قضایا آتی صبر کرنا فَقَالَ دَسَاہُکَ
 اَجْحٰی جبرئیل پس حضرت حیران ہو کر پوچھا کیا ہے وہ حکم عوامی جبرئیل فَقَالَ قَدْ حَکَمَ عَلٰی ہَذَا اَلْبَیْہِ
 الْحُسَیْنِ یَمُوتُ سَمُوْمًا جبرئیل بولے اشارہ کر کے امام حسن کی طرف کہ اسکو حقیق حکم ہوا ہے کہ یہ نواسا تھا انکو

دغا سوشید ہو دی اور وقت فاترنگ اسکا سبز ہو جاوے و علیٰ ہذا لَعْنُ الْحَسَنِ یَمُوتُ مَذْبُوحًا
 اور یہ نواسا تمہارا یعنی حسین فوج کیا جاوے اور ریش مبارک او سکی خوشی رنگین کی جاوے یہ سکر تلو
 اس شدت سے روئے ریش مبارک آنسو ن سو تر ہو گئی جبریل یہ حال حضرت کا دیکھے بولا کہ دعا
 پیغمبر ولی مقبول ہو فان شئت کانت دَعْوَتُکَ مُسْتَجَابَةً لِّوَالِدِکَ پس اگر چاہو تو دعا
 تمہاری قبول ہو اور فرزند تمہاری اس مصیبت سے بچ جائیں و ان شئت کانت مُصِیْبَةً لِّمَنَّا
 ذِخْرٌ لِّکَ فِی شَفَاعَتِکَ الْعَصَاةُ مِنْ اُمَّتِکَ اور اگر چاہو تو مصیبت تمہاری نواسون کی خیر
 ہو تمہاری امت گنہگار کی شفاعت کو لیاو و تاج شفاعت تمہاری سر پر ہو اور اپنی امت کو گناہگار
 بخشا و پس دیکھو محبت حضرت کی جو تسو تھی حضرت بولوا جبریل من اضی ہون حکم خدا پریری
 ہی ہی مرضی ہی جو مرضی میری خالق کی ہو و قد احببت ان تکون دَعْوَتِی دِخْرًا
 لِشَفَاعَتِی فِی الْعَصَاةِ مِنْ اُمَّتِی ای جبریل من اسکو دوست رکھتا ہوں کہ پیاری نواسی
 میری بلا و نین مبتلا ہوں حسن زہر سوشید ہو حسین پیاسا فوج کیا جاوے لیکن میری شفاعت
 گناہگار ان امت کو حق میں قبول ہو اور وہ بخشے جائیں اور خدا ان دو نو تو حق میں جو چاہے
 حکم کر و پس اخضرات شیعہ روواوس فرزند رسول مقبول پر کہ جو تمہاری بلی ایسی بلا و نین
 مبتلا ہوا تصوب کچھ کہ تین کی تو پیاس تھی اور دھوپ کی وہ شدت کہ اگر دانہ زمین پر گرے یا تو
 بریان ہو جاتا اور علاوہ اسکے خندق خمیہ میں آگ روشن اور ننو ننو کچھ بھی العطش العطش کا شور مچا
 اور اس حال میں جو رفیق مرنا تھا حضرت اسکو لپو رو تو تھی اور نعش میدان سے اوٹا لاتی تو حیف ہے
 ہمپر کہ ہم روزی سو ہی ائمہ چرائیں لوگوں نے تو جانیں اپنی نثار کین اور فرزند اپنی فدا کیو بیان تک کہ
 عورتوں نے فرزند اپنی نثار کیو کہ عورت کو نسبت مرد کی اولاد بہت عزیز ہوتی ہے چنانچہ جب بزرگ ہمدانی
 درجہ شہادت سے فائز ہوئے تو وہب بن عبداسد کلبی عازم جہاد ہوئے تو انکی مان اور زوجہ
 ہمراہ تھیں فقالت ثم یا ربی فانصوبین بنت رسول اللہ مادر وہب کما اوئمہ اسی فرزند
 اور مدد کر فرزند رسول خدا کی فقال افعل یا امنا ولا اقصر وہب بولوا ای مان نصرت تلو

اپنی بیٹی کی نواسی کی اور ہرگز قصور نہیں کر نیکیا یہ کہو خدمت شاہ کم سپاہ میں حاضر ہو کر حضرت
 اور میدان میں اگر جبر پڑے ہو گا اور عینوں کو مقابلہ میں مشغول ہو و کلم یزل یقاتل حتی قتل بہم
 جماعۃ پس یہاں تک لڑو کہ اوس کیہ تو نہا فی ایکجا عت کثیر کو واصل جہنم کیا فوجع الی اہل
 و اموالہ فوقف علیہما فقال پس وہب یا وحسین میدان سے پھر دو اور خدمت میں مار
 اور زوجہ کو آؤ اور ماں عرض کی یا امی انہما ان صیت بیٹی ایمان راضی ہو ہیں تم مجھے فقالت ما
 رضیت حتی تھل بین یدہی الحسین وہ عاشق اور محب فرزند فاطمہ بولی ہرگز میں راضی
 نہ ہوں گی جب تک تو حسین بن علیؑ پر قربان ہو کر اونکو سامنے مارا نہ جائیگا فقالت امواتک باللہ لا
 تفجعنی فی نفسک زوجہ وہب فرما اے وہب واسطے خدا کو تو مجھو اپنی غم میں اندوہناک نہ کر
 مادر وہب دیندار پرکاری یا نبیؐ لا تقبل قوطکھا وارجع فقالت بین یدہی ابن رسول اللہ
 اے فرزند اسکو قول کو قبول نہ کرنا کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں پھر جا اور لڑو بر وحسین فرزند
 رسول الثقلین کے اور جان نشاری کر کہ یہی وقت جان نشاری کا ہو فیکون غدا فی الصلوات
 شفیعاً لک بین یدہی اللہ پس وہ جناب روز قیامت کو خدا کو سامنے تیرے شفاعتخواہ ہوں گی
 یہ سنکے وہ دلاور پروریاء حرب میں غوطہ زن ہوا حتی قتل تسعۃ عشر فارساً واثنتی عشر رجلاً
 مائتہ او فیس سوار اور بارہ پیادہ پھر جہنم واصل کیو تم قطع یدہا اسی طرح وہ بزرگ لڑا ہوا
 کہ ایک شقی فریاد اڑ سکے واپس ہاتھ پر ماری کہ ہاتھ اوسکا کٹ گیا پھر بائیں ہاتھ پر تلوار ماری کہ وہی
 ہاتھ کٹ گیا فاخذت امہ عموداً و اقبلت نحوہ و قالت مادر وہب جو یہ حال دیکھا ایک عمود
 خیمہ ہاتھ میں لیکر دوڑی اور کہتی تھی یشو فداک ائی وائی قاتل دؤن الطیبین قربان
 ہوں تجھے مان بایں تیرے فرزند نہ جہاد سونہ پیر نا لڑو جا اور جان فدا کر فرزند زہرا پر سو وہب نے
 کہا کہ ایمان تم پر جا و طرف اہل بیت اطہار کو قاتل و قالت لئ اعود واسوء معک
 پس انکار کر کہ بولی میں ہرگز نہ پھروں گی میں ہی تیرے ساتھ جان اپنی فرزند رسولؐ پر سوار کروں گی
 فقال الحسین جرتیم من اھلیت خیراً جناب امام حسینؑ نے یہ جانفشانی اور خوش عقائد

دیکھ کر فرمایا کہ خدا تمہیں جزا و خیر دی اہل بیت کی جانب سے کہ نصرت اہل بیت میں کوئی بات
 اوٹھا نہیں رکھی اِذْ جِئْتُ إِلَى النَّسَاءِ وَحَمَلَ اللَّهُ اُوزُنَ صَاحِبِہٖ بِرَاجِمِہٖ اہل بیت کو خدا
 تبہ پر رحم کرے وَاَنْصَرَفَتْ وَجَعَلَ یَکَاثِلَ حَتّٰی قُتِلَ حَکَمُ حَضْرَتِ سَکُو وہ پہری اور وہب سے منہ
 بہا دسی نہ پیر اور اوپر حملہ آور تھا تاکہ جام شہادت نوش کیا اور گور سیر گرا فَاذْهَبَتْ اَمْرًا
 مَسْمُومًا عَنْ وَجْہِہٖ زَوْجِہٖ وَہِبٌ وَرَی اور سرانہ شوہر کا زانو پر رکھ کر روتی تھی اور گرد
 غبار پونچھتی تھی پس شمر لعین نے جو ادسی دیکھا تو اپنی غلام سے کہا کہ جا کر اس عورت کو بھی قتل کر
 فَضْرَکَ یَعْمُودُ کَانَ مَعَاہُ فَشَدَّ حَتّٰی مَاتَ وَقَتْلُہَا پَس اَوْس شَقِیُّ فَاِیْکَ گِزَاو سَکُو سر پر مارا کہ
 سر او کا شق ہو گیا اور وہ بھی شوہر کو ساتھ راہی جنت ہوئی بجا میں مرقوم ہو کہ سر کو وہب
 عمر سعد نے لٹوا کر لشکر حسین کی طرف پہنکوا دیا مادر وہب سے وہ سر اوٹھا کر لشکر عمر سعد میں پہنکا
 فَاصَابَتْ بِہٖ رَجُلًا فَقَتَلَتْہُ وہ سر ایک شقی کو ایسا لگا کہ وہ داخل جہنم ہو گیا پھر اوس مجہ
 زہرانی دو لعین عمو و خیمہ سے قتل کو یہ جرات اوسکی دیکھ کر حضرت نے فرمایا اِذْ جِئْتُ یَا اَمَّ وَہِبِ
 اَنْتِ وَاَبْنُکَ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ پھر آؤ مادر وہب کہ تو اور وہب خدمت میں میری نانا رسول خدا کی
 ہو تو یہ بشارت سکو میدان سے کتنی پہری الٰہی لَا تَقْطَعُ رِجْلَیْ خَدَا وَاَسِیْرِ اُمید کو قطع نہ کرے گا
 قطع نہ کرنا حضرت نے فرمایا اور وہب لَا یَقْطَعُ اللّٰہُ رِجْلَکَ خَدَا تیری امید کو قطع نہ کرے گا
 سُبْحَانَ اللّٰہِ کیا محبت حسین تھی صَلَّوْا اللّٰہُ عَلَی الْحُسَیْنِ وَلَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی قَتْلُوْا الْحُسَیْنِ
 روایت سیزدہم روایت لوح و قلم پر روایت خبر دینے رسول خدا کی
 جناب فاطمہ کو شہادت امام حسین سے پہر سوار ہونا امام حسین کا
 پشت رسول خدا پر بیچ سجدے پر شہادت حضرت قاسم اور کریم
 خواہر قاسم غش قاسم پر خاتمہ گریہ سکینہ غش امام پر کتاب
 احسن الکبار میں روایت کی ہے کہ جب پروردگار عالم نے لوح و قلم کو خلق کیا تو قلم کو خطاب
 جناب باری کا ہوا کہ لکھ احوال جو کچھ ہو تو اے قلم فرعون کی اے خالق مجبور قدرت کیا

احوال آئندہ کنہ کی احوال تمام ایسا تجہیر روشن ہے علم کو حکم ہوا کہ توفیق ہو قلم کا اور تبتلاً تاجا
فَكَانَ الْقَلَمُ يَكْتُبُ بِتَعْلِيمِ الْعِلْمِ مَا يَجْرِي فِي الدُّنْيَا مِنْ عَدْلِ النَّاسِ وَظُلْمِهِمْ بِسَ قَلَمِ
تعليم علم لکھتا تھا جو دنیا میں عدل و ظلم ہونے والا تھا قلماً بکھلے اکی حال الحسین کتب
کل ما یجری علیہ من انشاء جبرہ پس جب حال بنیاب امام حسین پر پہنچا تمام حال لکھا
جو ہونے والا تھا اور حضرت پر بات سوائت رسول خدا کی ہر قلم لکھا اور عرض کی پروردگار
عالم سو کہ خداوند کسی بشر پر تیری مخلوقات سے بدیہ ظلم و ستم نہ کرے جو حسین پر گزرتی کہ خداوند
میں کمال اندوہناک ہوا پس اب میں اتنا اسید وار ہوں کہ جس طرح رفقا و حسین اپنا سر تار کر
میرا سر ہی اوس مظلوم کی رفاقت میں قطع ہوتا موجب سیرت و اخلاص تھا کہ ہوا فقضی
اللہ حاجتہ فقطع رأسہ و عاقلم کی قبول ہوئی اور قلم کا سر ہی کٹ گیا اور یہ قاعدہ ہے کہ
جس چیز کا سر کاٹ ڈالیں تو وہ ناقص ہو جاتی ہے مگر قلم کہ جب قلم اوس کا تازہ دین زیادہ روا
ہوتا ہے اور خوب لکھتا ہے عن سید البشر انہ قال من ذکر الحسین فخرج من یمینہ دمع وکثر
بقدر جناح اللہ بآیہ کان ثوابہ علی اللہ جناب رسول خدا اسو منقول ہے فرمایا کہ جو شخص
کہ میری فرزند حسین کی مصیبتوں کو یاد کرے اور انکے لیسو اوسکو انسو لکھ کر چہ برابر پر گیس ہو تو اب
اوس کا خدا پر ہو اور خدا عوض میں اوسکو بغیر داخل کرے جنت کو راضی نہ ہوگا اما علم انہ لا یفوت
الملک ثلثۃ فی ثوابہم اسی اہل غرا آیات میں جانتے کہ تم موافقت ملائکہ کی کرتے ہو اور بغیر خدا
تمہیں وصیت کی اپنی فرزند کروڑوں پر نقل کی شافعی نے شرح و خیر میں ان ہذا الخیرۃ الی
تروی فی السماء لعمرت یوم قتل الحسین یہ سرخی شفق جو ہمان پر نظر آتی ہے جب جنا
امام حسین شہید ہوئے ہیں جب دکنائی دیتی ہے اور قبل اسکو ہوتی تھی پھر نقل کرتا ہوا مدفع
جھو یوم قتل الحسین الا و جد تحتہ دم عبط یعنی عجب روز تہا روز شہادت امام حسین
کہ جہان سے تہرا و ہما تھی تو تو اوسکی نیچے سو خون تازہ جوش مارتا پاتی تھی اور آسمان سے خون برساتا تھا
روی انہ لما اخبر النبی بنتہ قال حسۃ الوہاء یقتل ولداً الحسین و ما یجری علیہ

ریح المہین حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جب رسول خداؐ نے خبر دی اپنی بیٹی فاطمہؑ زہرا کو جناب امام حسینؑ کی شہادت کی اور جو مصائب کہ اوپر پہنچی والی تھی سخت و بلا سے بگٹت فاطمہؑ بگائے شدیداً جناب فاطمہؑ نے جو سنا کہ حسینؑ میرے تین روز پر یا سارے ہو گا اور ذبح ہو کر بیگوں رہے گا بہت شدت سے روئیں و قالت اور بولیں یا اَبَتَاۤیَیَّ یَکُونُ ذَٰلِکَ اِیَّیَّ اَبَاہِیَّ عَادَیَہِیَّ مِیْرَ حُسَیْنِؑ کِسْیَہِیَّ یَا حُسَیْنُؑ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ فِی رَمَازِ حَالِ مِیَّیَّ وَ مِیْنِکَ وَ مِیْنِ عَلِیٍّؑ جَنَابِ رَسُوْلِ خُداؐ نے فرمایا اے ایفاؑ افسوس تمہاری حسینؑ پر کہ جب پارہ جگر تیرا اس بلا میں مبتلا ہو گا تو نہ میں ہوں گا نہ تو ہو گی نہ علیؑ ہو گا یہ سن کر جناب سیدہ مرتبہ اول سے زیادہ روئیں اور بیقرار ہوئیں تھم قالت یا اَبَتِیَّ فَمَنْ یَکُونُ عَلِیٍّ وَ لَدِیَّ وَ مَنِ یَلْتَمِزُہُمْ بِاَقَامَہِ الْعَزَّاءِ پھر عرض کی اے ابابا جب ایسی بکسی سے میرا دلبر شہید ہو گا تو کون اوپر روئے گا اور کون اسکی مجلس ماتم برپا کرے گا اور اسکی صف ماتم چھپے گا فَقَالَ النَّبِیُّؐ یَا فَاطِمَہُؑ اِنَّ نِسَاءَ اَمِیَّتِیَّ یَکُونْنَ عَلٰی نِسَاءِ اَهْلِیَّتِیَّ وَ رِجَالُہُمْ یَکُونْنَ عَلٰی رِجَالِ اَهْلِیَّتِیَّ حضرت نے فرمایا اے فاطمہؑ عورتیں میری امت کی روئیں گی میرے زنان اہلیت کے حال پر اور مرد میری امت کے روئیں گے میرے مردان اہلیت کے حال پر وَ یُجَادِدُوْنَ الْعَزَّاءَ جِدًّا بَعْدَ جِدْلٍ فِی کُلِّ سَنَۃٍ اور تازہ کریں گے سامان ماتم تیرے حسینؑ کا ایک قوم بعد ایک قوم کے دوستوں تیرے سو فدا کا گانِ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ تَشْفِعُیْنَ اَنْتِ فِی النَّسَاءِ وَ اَنَا تَشْفَعُ فِی الرَّجَالِ جب روز قیامت کا ہو گا ایفاؑ تو شفاعت عورتوں کی کرنا اور میں شفاعت مردوں کی کروں گا اور جو صیبت حسینؑ سے کروئیگا اَخَذَ نَاۤیِلَہٗ وَ اَدْخَلْنَاہٗ الْجَنَّةَ تو ہم ہاتھ اسکا پکڑ کر داخل جنت کریں گے یا فاطمہؑ کُلِّ عَیْنٍ بِاَکِیۃِ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ اِلَّا عَیْنِی بَلَّتْ عَلٰی الْحُسَیْنِؑ اے فاطمہؑ سب آنکھیں روز قیامت کو روتی ہوں گی مگر وہ آنکھ جو حسینؑ کی صیبت پر روتی ہوگی فَاکَاۤیَہَا صَاحِبَہُ مُسْتَبِشِرَۃٌ یَّبْعُمُ الْجَنَّةِ پس وہ آنکھ خدا ن ہوگی اور بشارت دی جائیگی ساتھ نعم جنت کو وَ رَوٰی اَنَّهُ حَوَّجَ النَّبِیَّؐ اِلٰی صَلَوۃِ الْحُسَیْنِؑ مُتَعَلِّقٌ بِہِ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسول خداؐ نماز پڑھتے مسجد میں تشریف لائے اور امام حسینؑ کو وہیں تھے

کہا اگر پروردگار اور ادھر قاسم ہیوش ہو کر پروردگار آستانہ الحسنین فی المبادرۃ جب ہوش
 میں آؤ تو پھر قاسم نے عرض کی کہ اے عمو جان قربان ہوں میں آپ پر سو مجھے یہ مصیبت اگلی اب
 نہیں دیکھی جاتی ہو مجھ کو افن جہاد و بچو کہ میں جان اپنی آپ پر سونٹا کروں فَاَبَايَ الْحُسَيْنُ اَنْ
 يَكَاذَنَ لَهُ حضرت نے فرمایا اے جان عمو میں تجھ کو کیونکر اجازت میدان دون کہ تو میری بہائیکے نشانے
 جب قاسم نے دیکھا کہ حضرت اجازت نہیں دیتے بیاختہ دوڑ کر چچا کو پاؤں پر گر پڑی فَاَلَمَّا بَرَزَ الْاَعْلَامُ
 يَقْبَلُ يَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ حَتَّى اِذْنَهُ لَهُ اور بار بار پاؤں چومتی تھی اور اجازت مریں کی مانگتی تھی تا انیکہ
 ناچار حضرت نے سنگ صبر دلیر کہا اور فرمایا جاؤ اے قاسم اور اپنا ہی دلغ و کماؤ ہمیں اے فرزند
 راوی کہتا ہے کہ اس وقت حضرت قاسم میدان میں آؤ اور بیاختہ اپنی چچا کی بیکسی پر روڑی تھی اور
 اُسو مسلسل رخسار و پیر روان تھی اور نہایت بیقرار تھی اور لشکر اعدا کو سانس کی آگریہ اشعار جزین
 پڑھتی تھی لَوْ شِعْرَانِ شَكَرُوْنِي فَاَنَا بَنُ الْحُسَيْنِ سَبَّطُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى الْمُؤْمِنِ اُمِّي لَعَيْنُو اَكْرَمُ
 شکر ہو تو جانو مجھ کو کہ میں فرزند حسن مجتبی ہوں کہ وہ نواسی رسول خدا اور حبیب کبریا کو تو شعر ہذا
 حُسَيْنٌ كَالْاَسَدِ الْمُوَكَّحِ بَيْنَ اَنَاسٍ لَا سَقَا صَوْبَ الْمُؤْمِنِ اَوَايَ تَوْبَةٍ اَوْ لَعْنُو يَ حَيَايَ
 حسین فرزند رسول الثقلین اس وقت غربت میں شل قیدیوں کو گرفتار ہیں درمیان ایک گروہ
 جفا کار کو کہ وہ ہرگز ابر حمت الہی سے سیراب نہوں و كَانَ وَجْهُهُ كَهَكَوَةِ الْقَمَرِ اور چہرہ قاسم
 یحییٰ حسن کا مانند چودہویں رات کو چاند کو تھا فَاَتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا حَتَّى قَتَلَ عَلَى صُغُرٍ
 حَسَنَةً وَتِلْكَ اَيْنَ رَجُلًا پس خوب لڑی حضرت قاسم تاکہ اوس کسنی میں پھینکے عین وصل
 جہنم کی حمید بن مسلم کہتا ہے فَاَنْظُرْ اِلَى هَذَا الْعَلَامِ پس تھیر میں فرزند حسن کو دیکھتا تھا اور
 وہ ایک کرتہ اور ازار پہنتی تھی اور بند نعل چپا و نَکَا ثَوَا تَهَا پس عمر بن سعد از وی بولا وَاللّٰهُ لَا سَدَنَ
 عَلَيَّو قَسَمُ بِرَحْمَتِيْ کہ وہ شقی اس لڑکے کو قتل کرنا ہو فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا يُؤْيِدُ بِذَلِكَ مَنُو
 کہا سبحان اللہ اسکو قتل سو تجھ کو کیا فائدہ وَاللّٰهُ كَوْضَعِيْ مَا كَبَّطْتَ اِلَيْهِ يَدِيْ وَاَسَدُ اَكْرَمُ
 مجھے ملو اے بی ماری تو بھی میں اپنا ہاتھ اوسکو مارینگو وراں نکروں کفایت کرتی ہیں یہ لوگ کہ تو دیکھتا

کہ ارادہ او سکے قتل کا کیا ہیں وہ لعین بولا واللہ لا فعلن فشد علیہ اوس شقی نو لہما قسم خدائی
 میں اسے قتل ہی کروں گا اور یہ کہ کو وہ شقی دوڑا اور یتیم حسن پر حملہ آور ہوا قتل کی حتیٰ صوب اسے
 یالسین پس اوس شقی نے جاتی ہی ایسی ایک تلوار سر اقدس قاسم پر لگائی کہ سر قاسم دو پارہ ہو گیا
 ووقع الغلام یوحیا وناذی یا عملاً ادرکنی اور حضرت قاسم گھوڑے پر گری اور کارو آ
 پچا جان خبر لو قاسم کی کہ اسنو جان اپنی تشارکی نجاء الحسین کا قصور المقتضی فخلی الصفوف
 حضرت آواز بیتے کی سنکر بتیا بانہ دوڑی اور صفوں کو چیر کر ماتہ عقاب کو پہنچو وشد شدہ الیث
 الحویب اور شل شیر غضبناک کو اون لعینوں پر حملہ کیا اور ایک تلوار ایسی قاتل قاسم پر ماری
 کہ ماتہ اوس شقی کا کہنی سو گنگیا فصاح وحملت خیل اهل الکوفة لیستنفذ واعمر
 الحسین وہ شقی اپنی فوج کو پکارا کہ جھو حسین سے چہرہ او یہ سنکو بہت اہل کو جمع ہو گئے کہ عمر کو حضرت
 ماتہ سے چہرہ الین لیکن حضرت نے اوس شقی کو داصل جہنم کیا وجرحہ الخیل یجوا فرہا و
 افسوس صد افسوس کہ لڑائی جو نغش قاسم پر ہوئی اور گھوڑے دوڑ تو تمام جسم شریف نازنین قاسم
 گھوڑے کی ٹاپوں سے پاپال اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا فالجلیت الغبرة فاذا بالحسین قائم علی
 داس الغلام جب گریشی تو حضرت نغش قاسم پر پہنچو تو وہ حال قاسم کا فرزند نہرا نے دیکھا
 کہ خدا کی کو وہ حال غریب کا نہ دیکھا وہی کہ تمام جسم تو گھوڑوں کی ٹاپوں سے پاپال وهو یخص بجللہ
 الثواب اور قاسم زمین پر پڑی ایزان رگڑتی ہیں حتیٰ مات الغلام ماتلک اسی طرح یتیم حسن
 حضرت کو راہی جنت ہوا پس جناب امام حسین رو کر فرما تو یعزواللہ علی عمک ان تدعوا
 فلا یحبیبک ایقاسم بہت دشوار ہی چچا پر تیرے کہ تو پکاری اور میں تجھ کو اس حال سے دیکھوں اور
 مد فکر سکون بعد القوم قتلوک خدا او نہیں اپنی رحمت سے دور کری جنہوں نے تجھ کو شہید کیا او
 تیرے حال پر جسم نہایا راوی کہتا ہوں تم احتملہ وکانی انظر الی رجلی الغلام تخطان
 الارض وقد وضع صدقہ علی صدقہ پر حضرت نے نغش قاسم کو اوٹھایا تو میں دیکھتا تھا
 کہ پاؤں قاسم کو زمین پر لگتے تھے اور سینہ قاسم کو حضرت اپنے سینے سے لگا کر ہو رہے تھے جاتے تھے

تا آنکہ جهان اور عزیز و کی نصین پڑین تہین و ہر قاسم کو ہی لٹا دیا پھر اس قوم جفا و حقین پر دعا
 کر کر فرما تو صبر کیا بی غصہ صبر کر ویا اھلکینی لا دارایکم ہوگا بعا ہذا
 الیوم ابدا ای اہلیت میری جو دلتین شہ آج و یکہین آج کو سوا پر نہ دیکھو کہ ایک راوی کہتا ہوں تم بجلی
 بگاڑ شدید احتی حرجن الشاعین مصافحین پھر حضرت حال قاسم پر آہ سر دیکھیں اس
 شدت سے روئے کہ اہلیت اطہار بیتاب ہو کر خیمہ سے نکل پڑی قوائت منھن جکادیہ حکم و الود
 کاشو لا الشقر بیک و نقول پس دیکھا او نین ایک لڑکی کو کہ سر دیا برہنہ روتی آتی ہو اور کہتی
 یا بنی قتل اللہ من قتلواک ای ہمانی میری ما جاؤ میری خدا قتل کر دی او سو جسٹو تھو
 مارڈالا اور مجھے تم کو بڑا در کرڈالا فجاعت و انکبت علیہ پس اگر ماری بیتابی کو نقش پر مونہ کر ل
 کر پڑی اور قاسم سے لپٹ گئی اور روتی تھی اور بیقراری کرتی تھی پوچھا میں یہ کون ہو فقاؤ اھلہ
 اُخت القاسم لو کون ذہما یہ بہن قاسم کی پس امام حسینؑ اون عورتوں کو سمجھا کہ خیمہ میں لچاؤ تو
 وہ لڑکی نقش قاسم کو نہ چھوڑتی تھی اور خون برادر لیکو اپنی مونہ پر ملتی تھی تا آنکہ حضرت فر دلاسا
 و دلبری سے چہرا یا زیادہ مقام روئیکایہ کہ حضرت فر تو نقش قاسم سے خواہر قاسم کو یون دلاسا و
 دلبری سے چہرا یا اگر فوس خواہر حضرت زینبؑ خاتون اور دختر حضرت سکینہؑ نقش پر خون حضرت
 پستی روتی تہین تو کسی لعین نے ذرا دلاسا دیکو نہ چہرا یا بلکہ وہ تم کیا کہ اوسکے بیان کی تاب نہیں
 اور گیسٹ گیسٹ کو اورتا زیاں مار مار کر چہرا یا اور اوٹو نیسوار کیا اور روئے نگنیا روایت چہرا
 نقل شیعہ جناب امام حسینؑ ثواب یکا میں پھر روایت عبد اللہ بن عمر
 ثواب گریہ میں پھر ایک نقل دیندار کی پھر احوال تشنگی امام اور احوال
 شب عاشورا اور شہادت حضرت قاسم ملا ابو الحسن شیرازی فر لکھا ہو کہ ایک
 شخص پاسبان قریب میری رہتا تھا جب وقت وفات و سکا تو یہ پہنچا او سو مجھ بلایا میں او سے اعتقاد
 یاد دلاؤ جب او سو انتقال کیا تو میں او سے خواب میں دیکھا اور احوال سو او سے مستفسر ہوا بولا وہ
 کہ جب مجھ دفن کیا تھا تو آفر دو فرشتہ گزرا آئین لے ہوئی اور چاہا کہ مجھ عذاب کریں کہ میں نہایت

گناہ گار تھاپس مجھ پر نہایت ہراس طاری ہوا کہ مجھ کو ان سب گناہوں کا گناہ جناب امام حسین
 میری قبر میں تشریف لائے اور بوجہ و واسعہ کہ خدا فرماں گناہگار کو مجھ جیسا ہو عرض کی انہوں نے
 یابن رسول اللہ یہ بہت گناہگار ہو سبب اسکو نجات کا کیا ہو ارشاد کیا جناب امام حسین نے
 اس فرشتہ کو یہ ایک دن میری مجلس ماتم میں بیٹھا تھا اور ایک مومن سکرپس کہرا تھا جب ذکر فرماتا کہ میری
 مصیبت بیان کی تو اس مومن کا آنسو اسکو سر پر گر اوس آنسو کی برکت سے خدا فرما ہی جیسا
 پس وہ فرشتہ چلے گئے اور میں آرام سے ہوں پس حضرات فرزند حیدر کرار فرماتے تھے کہ بادل ٹپا یا اور ابھی
 تم سوا ایک دم غافل نہیں ہیں چنانچہ کتاب کامل زیارت میں عبداللہ بن بکر سے روایت کی ہے کہ پوچھا
 جناب صادق سے کہ تو نبی قبر الحسن بن علی علیہ السلام کا کیا یصائب فی قبرہ شیء یا حضرت
 اگر کو لین قبر جناب امام حسین آیا قبر میں بخش حضرت پائین گو حضرت فرمایا کیا عظیم سوال ہے
 میرا یہ کہ پس نبی غور سن ان الحسنین مع آبیہ و آحیہ فی منزل رسول اللہ تحقیق کہ جناب
 امام حسین اپنی پدر بزرگوار اور برادر عالمہ قدار کو ساتھ منزل رسول خدا میں تشریف رکھتے ہیں اور
 کہیں میں عرش سے متعلق ہو کر یوں دعا کرتے ہیں یا رب الخیر لی ما وعدتہنی اے خدا اے کریم جو
 تو نے وعدہ کیا ہے اوس پر وفا کر اور دیکھتے ہیں اپنی زواروں کی طرف اور جانتے ہیں نام اونکو اور
 اونکو ان پاکروانہ لیت نظر الی من یتکلم فیستغفر لہ ویسأل اباہ الا یتغفر لہ اور کہیں وہ
 جناب دیکھتے ہیں اپنی روزی والوں کی طرف جس روز پاتے ہیں اوسکو کہ استغفار کرتے ہیں اور اپنی جد
 پدر سے التماس استغفار کرتے ہیں کہ میری روزی والوں کی لیے استغفار کیجو اور فرماتے ہیں اے روزی والو
 میری مصیبت پر کوعلمت ما وعد اللہ لک لفرحت اکثر مما حزننت اگر تو جانی اوس جو خدا
 تیری پیروی کر گیا ہے خوشی اور شادی تیری زیادہ ہو روزی تیری پس خوشحال اوس لوگوں کا
 جنکی شفاعت خواہ ہوں ایسے مقربان خدا حضرات روزی سے فرزند رسول پر ایک آن غافل نہ ہو
 کہ یہ بہت کام آئیگا چنانچہ نقل ہے کہ ایک مرد ابراہیم بن ابی اسحاق کہ مشہور بدوستی ائمہ اطہرا
 تھے بعد وفات خواب میں دیکھا کہ جب لوگ اوسکو دفن سے خارج ہوئے تو وہ شخص مصیبت اشکل

عجیب اسکی قبر میں اور اعتقادات سے اسکو سوال کرنے لگا اور بولو وَمَنْ ذَبَكَ تبارک تیرا کون
تو وہ مومن اونکی مہبت سے شہد را اور مضطرب تھا اور زبان کو طاقت جواب کی نہی کہ ناگاہ میں
اضطراب میں ایک مرد جلیل نورانی مانند شکوہ عرش خدا ایک کرسی پر قریب اپنے غلام کرگیشی
اور فرمایا لے اے شخص کون کہہ تا ہوں فَقُلْ فِي جَوَابِهِ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّيَ کہہ انکو جو امین
الہ رب میرا ہر حضرات وہ کون تھو وہ آقا تمہاری جناب علی بن ابیطالب تھی ہر پوچھا فرشتوں نے
مَنْ يَنْبُتُكَ نَبِيٌّ تیرا کون ہے قَالَ قُلْ مُحَمَّدٌ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حضرت فرمایا کہ کہہ محمد
صلى الله عليه وآله بنی ہین میری قالَا وَمَنْ إِسْمُكَ پھر دونوں نے بتایا تیرا امام کون ہے قَالَ
قُلْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ اِسْمَی فرمایا حضرت نو گئے علی بن ابیطالب امام ہین میری جب دوسرے
امام سے سوال کیا تو حضرت فرمایا کہ کہہ حسن بن علی امام ہین آہ جب تیسری امام سے سوال کیا
کہ بتا تیرا تیسرا امام کون ہے فَنَقَضَتْهُ الْعَبْرَةُ وَقَالَ قُلْ فِي جَوَابِهِمَا وَالْحُسَيْنَ الشَّهِيدَ
يَكُونُ لَكَ اِسْمَی پس جیسو صدای کرگے گویا ہوتی ہے اس آواز خیرین سے فرمایا کہ اے شخص انکو جو امین
کہ حسین شہید کہلا امام ہے میرا اس عاشق صادق حسین نے جب نام حسین سنا جواب دینا ہی
بہول گیا اور بیباختہ و احسین و احسین کہکو رو نیلگا پھر تو حضرت کو بھی تاب ضبط نہ رہی اور
اسقدر روئی کہ روزی روزی بیہوش ہو گئی پس وہ فرشتہ پکارے اے عاشق حسین چپ رہ کہ تیرے روز سے
جیند کر رہی بیہوش ہو گئی جب غش سوا فاقہ ہوا تو فرمایا فرشتوں سے کہ اس عاشق حسین کے کچھ
نہ پوچھو دیکھتی ہو کہ میری فرزند سے کس قدر محبت رکھتا ہے آہ و احسہ تیرا اب سنیو مصائب فرزند اللہ
الغالب اور رویو کہ اسکی عادت کام آویگی کہ ساتوین سے محرم کی اوس جناب پر پانی بند ہوا
اور آواز العطش آسمان تک جاتی تھی تا آنکہ شب قتل نمود ہوئی تو جمع کیو حضرت فرمایا اصحاب اپنے
اور فرمایا کہ آیا معلوم ہو تمہیں کہ کس بلا میں گھر گیا میں اور یہ قوم سوا میری کیسی جان کی طالب
نہیں ہوں وَكُفُّوا نَفْسِي لَمْ يَلْقَوْا إِلَهُكُمُ وَأَنْتُمْ فِي حِلٍّ وَسَعَةٍ اور اگر مجھ کو قتل کرینگو تو تمہارا
در پڑنو گویا تمہیں اجازت دیتا ہوں میں تم چلیں وَتَقُولُوا وَاللَّهُ لَا يَكُونُ هَذَا أَبَدًا سب متفق ہو

بولوا والصدیق کہی نہوگا حضرت فرمایا اَلَمْ تَقْتُلُوْا عَدَاۤءُکُمْ تَمَّ سَبِّحْ کُوْمَا رَجَا وَاُوْر کُوْنِیْ
 بِحِجَاۃٍ قَاوُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا بِاَلْقَتْلِ مَعَكَ سَبَّحْ عِزِّکِیْ خَدَاوَعِزَّوَجَلَّ کَا جَسَنَ
 امین یہ شرف دیکھ کر فرزند رسول کو ساتھ ہم مار جائیں تم دعا کہتے فقال کہم ارفعوا رُؤُوسَکُمْ
 وَاَنْظُرُوْا حِبَّ حَضْرَتِ فَاَوْنِیْنِ اِیْسَا کَامِلِ الْاِعتْقَادِ پامایا وادون بسکریہ دعا کی اور فرمایا اون سے
 اوہما و سر و نکو اور دیکھو جب سبنو سر اوہما یا فحلو و انظروا اِلٰی مَوَاضِعِهِمْ وَ مَنَازِلِهِمْ فِی الْحَبْشَہِ
 پس سب اپنی جگہ سے اتر کر بہشت میں دیکھو لگو و هو یقول کہم ہذا مَنَزِلُکَ یَا فُلَانُ اُوْر حضرت
 فرماتے تو یہ مکان تیرا و الشیخ و اوریہ مقام تیرا و فکان الرجل یَسْتَقْبِلُ الْوَسَّاحَ وَ السُّیُوفَ
 یَصْدُرُہٗ وَ وَجْہُہٗ اِلٰی مَنَزِلِہٖ مِّنَ الْجَنَّةِ پس یہ حال تھا یاوران حضرت کا روز عاشورا کہ سینہ
 تانے فوج عدو میں گسی جاتی تو اور نیزی اور تلواریں سینہ پر اقدس پر لگتی تھیں اور نہ اوکے منال
 بہشت کو طرف توحی قتل اصحابہ و وَفَّی التَّوْبَۃَ لَا وَاَدِیْخَہٗ فِجَاءَ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ
 وَ قَالَ یَا عَمَّ الْاِجَازَۃُ لَا مَضٰی اِلٰی هٰؤُلَاءِ الْکَفَرَةِ مَالِکُہٗ سَبَّ اصْحَابِ شَہِید ہوا ورنہ بیت
 پہونچی اولاد امام حسن کی تو قاسم فرزند حسن نے اگے عرض کی ای چا اجازت دو تا جادون ان کا قور
 لڑنیکو فقال لہُ الْحُسَیْنِ یَا بْنَ اَخِیْ اَمْتَمِنْ اَخِیْ عَلَیْکَہٗ جَنَابِ اِمَامِ حُسَیْنِ فَرَمَایا ای فرزند تو میرے
 بہائی کی نشانی ہو و اَرِیْدُ اَنْ تَبْقٰی لَا سَلٰی بِکَ وَ لَمْ یُعْطِہٖ اِجَازَۃَ الْاَبْرَارِ اِیْقَاسِہُمْ چاہتا ہوں
 میں کہ تو باقی رہو کہ تجھ کو دیکھ کر تشفی و تسلی حاصل کروں پس حضرت نے اجازت دی فجلس سب مہموم و مہموم
 بَاکِی الْعَیْنِ حَزِیْنِ اَلْهَلْبِ وَاِجَازَۃَ الْحُسَیْنِ اِخْوَتَہٗ لِلْبَرَارِ وَاَلَمْ یُجِزْہٗ پس حضرت قاسم غموم
 و مخزون ایک کنارے پر بیٹھ کر و نیلگو اور حضرت قاسم کو اور بہائیہ نکو اجازت دیتی تو مگر قاسم کو بڑی
 فجلس الْقَاسِمُ سَکِیًا وَ وَضَعَ رَاسَہٗ عَلٰی رِجْلِیْہٖ پس قاسم سزاؤ پر رکھو نہایت تشویش میں
 بیٹھے تو و ذکر اَن اَبَاہٗ قَدْ کَانَ رَیْبَ لَہٗ عَوْدَۃً فِی کَفِّہٖ الْاَلَمِینِ یاد آیا حضرت قاسم کو
 کہ بابا تو ہمارے بازو و راست پر ایک ٹھونڈ باندھا تھا وَاَقَالَ لَہٗ اِذَا اَصَابَکَ اَلَمٌ وَ هُمْ عَلَیْکَ
 یَجْلِ الْعَوْدَۃُ وَ قَوَّاعِہَا فَافْہَمَ مَعْنَاہَا وَ اَعْمَلَ لِکُلِّ سَاکِرٍ اَلَمْ یَسْکُوْا بِاَفِیْہَا و فرمایا تھا

اسی قائم جب بت رخ و الم تجھ پر ہو چو لازم ہو کہو لکر تعویذ کو پڑھنا اور اوسکو معنی سمجھ کر اوسکو لکھو پر عمل
 کرنا پس حضرت قائم فرمیں کہ کیا کہ کتنی برس گزری مگر شل آج کو صدمہ کو سامنا نہیں ہوا پس
 تعویذ کو لکھو پڑھا وَاِذَا فِیْہَا یَا وَلَدِیْ یَا قَائِمُ اَوْصِیْکَ اَنْکَ اِذَا اَنْتَ مَعَ عَمَّکَ الْحَسَنِ
 فِیْ کَوْلَا وَقَدْ اَحَالَتْ بِہِ الْاَعْدَا اُمَّ اَوْسَمِیْنَ کہاتما میری فرزند میری قائم وصیت کرتا ہوں میں
 تجھ جب اُو تو اپنی چچا حسین کے ساتھ کر بلا میں اور دشمن اور نہیں گمیر لین فَلَآ تَذَرْکَ الْبَرَّازَ اَنْتَ
 لَا اَعْدَا اِلَہُ وَاَعْدَا اَعْدَا سُوْلِ اِلَہِ تَوَالِیْہِ زَنْدَنَہِ تَرْکَ کرنا جنگ و جہاد کو دشمنان خدا اور رسول خدا
 وَلَا تَجْعَلْ عَلَیْہِ بَرُوْجَکَ اَوْ جَانِ پدربغل نہ کر اپنی چچا پر جان نثار کر نہیں و کَلَّمَا کُنْیَ عَنِ الْبَرَّازِ
 اَعْدَا اَلْیَا ذَنْ لَکَ فِی الْبَرَّازِ لِتَحْصِیْلِ السَّعَادَةِ الْاَبَدِیَّةِ اور اگر وہ تجھ کو اجازت نہیں
 جہاد کی تو پہر کہنا یہاں تک کہ تجھ کو اجازت دین اور مجھو شاد کرنا میری حسین پر خدا ہو کہ اور سعادت
 ابدی حاصل کر خیال کیجیو کیا عشق تھا بہا یونین فقام فی السَّاعَةِ وَاَتٰی اِلَی الْحُسَیْنِ وَ
 عَرَضَ سَاکَتَبَ اَبُوہُ الْحَسَنِ عَلٰی عَمِّہِ الْحُسَیْنِ قَائِمٌ شَادِشًا وَاَوْشُوْا رَآیَ چچا پاس اور عرض
 جو کہاتما او تو کیا بابا امام حسین فرما م حسین کو قتل فرما الْحُسَیْنِ اَلْعُوْدَةُ لَیْلِ بَکَاۃٍ شَدِیْدَةٍ اَوْ
 نَادَیَا لَوِیْلِ وَالتَّبُوْرِ وَتَفَسَّ الصُّعْدَاۃُ بِسَبِّ حَضْرَتِ فِرَاسِ تَعْوِیْذَ کو پڑھا ہوا اختیار شد
 روئے اور آواز و اوہا بلند کی اور آہ پر در و دھست کی سچی و قَالَ یَا بُنَّ اَخِیْ ہٰذَا اَوْصِیْتُ لَکَ
 مِنْ اٰیٰتِکَ اور بولو اوی پسر برادر یہ وصیت تمہاری بابا فرمیں مرنے کی لکھی ہوا اب مجھو وصیت بلو
 بزرگوار حسن مجتبیٰ فرمیں کہ کیا پس خیمہ میں جا کر مان بھیں یون سر رخصت ہو فَاَجْعَلُوْا اَهْلَ الْبَیْتِ
 بِالْبَکَاۃِ وَالْعَوْلِ وَبَکَاۃٍ شَدِیْدَةٍ اَوْ نَادَیَا لَوِیْلِ وَالتَّبُوْرِ بِسَبِّ اہل بیت فرمیں کہ
 عازم جنت دیکھا شور وغل و اوہا و امصیتاہ کا بلند کیا اور شدت سوز و غم اَنَّهُ خَرَجَ وَقَالَ
 بِسَ قَائِمِ خیمہ سوز و غم اور یہ اشعار پر در و پڑتو شہر اَیَّامُنَا غَدَرَتْ وَاللَّہُ غَدْرًا اَفْنَا
 الرَّجَالَ اَوْ قَدْ بِالْحَشَا نَا اَفْسُوْسَ زَمَانٍ فِیْہِ مَکْرِ کِیَا اَوْرَبْرَاۃِیْ کی اور زمانہ بڑا بی وفا و کراہو کہ
 فَاکِیَا اور چڑھادیا ہمارے عزیزوں کو اور جلا دی ہمارے سینہ میں آتش فراق اُوکی شہر مَطْرَحِیْنَ

عَلَى الرَّمْضَاكَ كَأَنَّهُمْ + اسْوَدَّ عَابَ عَقْمُهُمْ لَوْ رَأَوْا أَفْكَارَ بَرْمِزِينَ غَزِيَّةً بِهَارِ غَرَامٍ كَرَمٍ بِرِغْوَرٍ وَكُفْنٍ
 گویا وہ بنور ہو گئے ہیں اور روشنی اونکی جاتی رہی شعر **هَذَا الْفِرَاقُ مِنَ الْأَجْبَابِ وَالْأَسْفَا بِهَمِّهِ**
سَلَكْنِيهِ لَجُورِي الدَّمْعِ مِدْرَارٍ وہ کیا فراق ہو کہ جس سے سینہ جلنا ہو واسطے زینب و رقیہ کو آہ افسوس
 اور اونکو ساتھ سکیٹنے علی الاتصال آنسو بہاتی ہے شعر **سُتَا سِرْوُونِ حَقَا يَا بَيْنَ أَعْيَدَةٍ +**
سَلَطِيُونِ خُدُودَ ابْنِ كُفَا کس صورت سے یہ ہون گی قید یا سر و پا برہنہ در میان دشمنوں کے
 مونہ پر طمانچہ مارتی ہوئی در میان لڑکھار کے شعر **يَا كُوْبَلَا لِبَلَا وَفِيكَ تَجَزَعْنَا يَا بَلْبِتِ كَا صَعْنَا**
لَحْوِكَ سَادِ اِمْرٍ كَرِ بَلَا تَجْمِينِ بِلَا وَصِيَّتِ سِي بَتِ فَرَجِ اور بیانی کی ہنواؤ خانہ خدا سے ہی ہم اس طرح
 جلد چلتی تری طرف جیسے کوئی راہ ہو لا ہوتا ہو شعر **يَا كُوْبَلَا فِيكَ قَدْ كَانَتْ سَيِّئَةً لِكُلِّ اَحْوَلِ اَحْوَلِي**
وَقَلْبِي فِيكَ اَفْكَارِ اِمْرٍ كَرِ بَلَا تَجْمِينِ وہ بچ پونچ ہوئے ہیں افسوس بہت درازی ہوئی بچ و زن کی کہ دل
 ہمارو بیان اگرچہ گویا **قَالَ فَلَمَّا رَأَى الْحُسَيْنُ أَنَّ الْقَاسِمَ يَرِيدُ الْبَرَّازَ** راوی کہتا ہے جب جناب
 امام حسینؑ فر دیکھا کہ قاسمؑ فرزند حسنؑ فرمایا ہو **قَالَ لَهُ يَا وَلَدِي مَشِيءُ بِحَبْلِكَ إِلَى الْمَوْتِ خَضِرٍ**
 فرمایا امی فرزند میرا امی قاسمؑ اپنا پونسی تو موت کی طرف جاتا ہو **قَالَ وَكَيْفَ يَا عَمِّ وَأَنْتَ بَيْنَ الْأَعْدَاءِ**
وَحَيْدًا قَرِيدًا أَوْ لَا صَدِيقًا قَاسِمًا قاسمؑ فرغض کی کیونکر بخاؤن امی چچا سو سوے کہ آپ دشمنوں میں
 تنہا تری ہیں نہ کوئی آپ کا مددگار ہو اور نہ کوئی دوست ہو **وَرُوحِي لَوْ وَجِثَ الْفِدَاءُ وَفَسَحِي**
لِنَفْسِكَ اَلَوْ قَا اِمْرٍ چچا راج قاسمؑ کی آپکی روح اقدس پر سو قربان ہو اور نفس میرا آپکو نفس کی واسطی سے
قَالَ إِنَّ الْحُسَيْنَ شَقَّ اَذْيَا قَاسِمَ الْقَاسِمِ وَقَطَعَ عَمَّا مَنَّهُ نِصْفَيْنِ تم آدھا کھا علی وجہ یہ
 و صَدْرِهِ راوی کہتا ہے کہ پھر حضرتؑ فر دیکر بیان قاسمؑ کو چاک کیا پھر عمامہ قاسمؑ کو دو حصہ بنا کر
 ایک سرانخ نور پر لٹکایا اور ایک سینہ پر **ثُمَّ الْبَسَهُ ثِيَابَهُ بِصُورَةِ الْكَلْبِ** پھر حضرتؑ فر پیر قاسمؑ کو
 بصورت کفن پہنا کر **وَشَدَّ سَبْفَهُ بِوَسْطِ الْقَاسِمِ وَأَرْسَلَهُ إِلَى الْمُعْرَاةِ** اور کر مین قاسمؑ کی لموار
 پاندھی اور یہیجا قاسمؑ کو سو قتل گاہ **ثُمَّ إِنَّ الْقَاسِمَ قَدِمَ عَمْرُو بْنِ سَعْدٍ** وقال پھر حضرت قاسمؑ
 سیدان میں گئے اور عمر سعدؑ کو مخاطب ہو کر فرمایا **يَا عَمْرُو مَا مَنَافُ اللَّهِ أَمَا تَرَأَيْتَ قَبْلَ اللَّهِ يَا عَمْرُو**

الْقَلْبَ أَمَا تَدْعِي رَسُولَ اللَّهِ أَوْ عَمْرٍو سَعْدُ تَوْخَا نُو عَزَّوَجَلَّ سَوْتَمِينَ فَرَا هَوَا كُورِ بَاطِنِ هَمَارِ
 بَابِينَ كَبْهَ خِيَالِ رَسُولِ خَدَا كَا هِي نَمِينَ كَرَا فَقَالَ عَمْرٍو ابْنُ سَعْدٍ أَمَا كَفَاكُمْ الْخَبْرُ
 أَمَا تُطِيعُونَ يَزِيدَ پَسِ عَمْرٍو سَعْدُ تَوْخَا آيَاتَمِينَ بِيَهْ ظَلَمَ وَتَمَّ كَفَايَتِ نَمِينَ كَرَا كِيُونِ نَمِينَ طَلَعَتْ
 كَرَفَرَا هَوَا مِيرِ زِيَادِ بِنِ مَعَاوِيَهْ كِي فَقَالَ الْقَاسِمُ لَا جَوَاكَ اللَّهُ خَيْرٌ أَحْضَرْتَ قَاسِمَ فَرَمَا يَا
 خَدَا تَجْهَرُ جَزَائِعِ بَرْدِ اسْ كَلَامِ كِي تَدْعِي الْإِسْلَامَ وَالْ رَسُولَ اللَّهِ عَطَا شَاخِصًا نَا قَالِ السُّوْتِ
 اللَّهُ نَبَا عَيْنِي مِمَّ كَمَا دَعَا سِلَامَ كَرَا هَوَا وَرَكْمِ رَسُوْلُ خَدَا كَا بِرَهْتَا هَوَا وَرَالِ رَسُوْلُ خَدَا سَقْدَرِ بِيَا سِي
 كَمَا دُنْيَا وَفَكِي الْكَمُونَ كَرَا كُورِ سِيَاهِ هَوَا مِمَّ طَلَبَ لَبَازِ جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يَقَاتِلُ بِأَلْفِ فَارِسٍ بِخَرْتِ
 قَاسِمَ فَوَطَبَ جَنَگِ كِي اَوْرَفَرَا يَا كَمَا كُوْنِي يَتِيمِ حَسَنَ لَرَفَرَا زُو پَسِ اِيَكِ شَقِي اَشْكُرُ عَمْرٍو سَعْدُ لَفَا كَمَا تَهْنَا
 هَزَارِ سَوَارِ سُو لَرَا تَهْنَا پَسِ جَا مِ تَامِلِ هُو دَهْ شَقِي تَوَا سِ قَدَرِ كَارِ آرَمُوْدَهْ اَوْرِ يَهَانِ فَرَزَنْدِ حَسَنَ مَجْهَرِ كَا سَنَ
 بَارَهْ تِيرَهْ بَرِسِ كَا تَا مَرِ قُرْبَانِ شِجَاعَتِ فَرَزَنْدِ شِيرِ خَدَا كَرَا اِيَكِ اَنَ وَاحِدِينَ اَوْ سُو وَحِلَّ جَنَمِ كِيَا اَوْرِ
 جَارِيَتُو اَوْ سِ شَقِي كُو اَوْ سَدَنِ جَنَمِ وَحِلَّ هَمَّ مَكُو تُو قَضَوْبَ الْقَاسِمِ قُوْسَهْ بَسُوْطٍ وَعَا دَرِ بَقْلِ
 اَلْفُوسَانِ پَرِ تُو خَضَرْتَ قَاسِمَ فَرَسَمْدُ كُو كُوْرَا كِيَا اَوْرِ مَقَالَهْ كَفَارِيْنَ شَعُوْلِ هُو سُو اِلَى اَنَ صَعَفَتْ
 قُوْتَهْ فَهَمَّ الْقَاسِمُ اَنَ يَرْجِعَ اِلَى الْخِيْمَةِ اَتَا لَرُو قَاسِمَ كَمَا صَعَفَتْ طَارِي هُو اَبِسِ رَا دَهْ كِيَا خِيْمَهْ
 وَ اِذَا يَا لَدَرْقِ الشَّامِيِّ قَدْ قَطَعَ عَلَيْهِ الطَّرِيقَ وَعَا رَضَهْ نَا گَاهِ اَزْ رَقِ شَامِي سَدْرَاهْ هُوَا
 قَضَرَبَاهْ الْقَاسِمُ عَلَى اُمِّ رَاسِهْ فَقَتَلَهْ پَسِ حَضَرْتَ قَاسِمَ فَرَا يَسِي تَلَوَارِ اَوْ سُو كُو خُشَسِ پَرْمَارِي كَمَا وَهْ
 شَقِي هَبِي وَحِلَّ جَنَمِ هُوَا اَوْرِ قَاسِمَ خَدَمَتْ عَمْرٍو بَرِ گَوَارِيْنَ اَنُو وَقَالَ يَا عَمْرُؤُ الْعَطَشُ الْعَطَشُ اَدْرِكْنِي
 يَسْتَرِيَهْ مِّنَ الْمَاءِ اَوْرِ عَرْضِ كِي وَجْهَ جَانِ مِيَا سَاهُونِ مِيَا سَاهُونِ خَبَرِ بُو سِي اِيَكِ جَامِ اَبِ فَصَبَّرَاهُ الْحَسَيْنُ
 وَاعْطَاهُ حَاكِمَهْ حَضَرْتَ فَرَمَا يَا اَوْ جَانِ حَسِيْنَ صَبْرُ كَرَا اَوْرِ اَنُكُوْنِي اِبْنِي عَنَايَتِ فَرَمَانِي اَوْرِ فَرَمَا
 كَمَا اَسُوْنَهْ مِيْنِ رَكْمِهْ اَوْرِ جُوْسِ حَضَرْتَ قَاسِمَ فَرَمَا يَا قَلَا وَصَعَفَتْ قِي فَمِي كَا تَهْ عَيْنِ قَاوَرَهْ
 دِهَنِ مِيْنِ رَكْمَا اَوْ سُو مِيْنُو تَوَا يَسِي تَسْلِكِيْنَ هُوِيْ مَجْهَرِ كَبْهِيَهْ اِيَكِ شِمْمَهْ مِيرِ مُوْنَهْ مِيْنِ جَارِي هُوَا اَبِسِ هُوَا
 تَوْقِفُ كَرَا كُو سِيْدَانِ كُو كُوْنِي مِمَّ حَسَلْ عَلَى حَاكِمِ اللُّوَاهْ وَ اَرَا دَقْتَلَهْ پَرِ حَلَهْ اَوْرِ هُوَا قَاسِمَ

علمدار لشکر عمر سعد پر اور چاہا کہ اوسے قتل کریں فَأَخْوَاهُ بِالْبَيْتِ قَوْعَ الْقَاسِمِ عَلَى الْأَرْضِ
 اوس نامزد ایک تیر مارا کہ حضرت قاسم گھڑی سوزین پر گریہ کر پڑے فَصْرَبَهُ شَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ الشَّامِي
 بِالْوُجْهِ عَلَى الْخِمَرِ فَأَخْرَجَهُ مِنْ صَدْرِهِمْ شَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ شَامِي زگر و حضرت قاسم کی پشت
 پر ایسا نیزہ مارا کہ سینے سے پار لگ گیا فَجَعَلَ يَتَوَلَّى يَدَيْهِ وَيَنَادِي يَا نِعْمَ أَدْرَكْنِي بِسَاحِلِ قَاسِمِ
 خون میں لوثی لگا اور پکاری چا خبر لو میری بھائی الحسین و قَتَلَ قَاتِلَهُ وَحَمَلَ الْقَاسِمَ إِلَى
 الْخِيَمَةِ فَوَضَعَهُ فِيهَا حضرت مینا باندہ دوڑی اور قاتل قاسم کو مار ڈالا اور قاسم کو خیمہ میں اڑھا لایا
 اور نادیَا فَفَتَحَ الْقَاسِمُ عَلَيْهِ قَوَائِ الْحُسَيْنِ قَدْ اجْتَضَتْ وَهُوَ يَبْكِي وَيَقُولُ بِسَاحِلِ قَاسِمِ
 قاسم زانگین کہولین توچا کو دیکھا کہ پڑھو رو تو بین اور فرما تو بین يَا وَلَدِي لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَكَ
 اے فرزند میری خدا لعنت کرے تیرے قاتل پر یَعُوْا لِلَّهِ عَلَى أَعْمَالِكِ إِنَّكَ تَدْعُوهُ وَأَنْتَ مَقْتُولٌ بِهَتْ
 دشوار ہو تیری چچا پر کہ تو پکاری اور تو مقتول ہو یا بَنِي قَتَلُواكَ وَكَأَعْرَفُوا مِنْ جَدِّكَ
 وَأَبُوكَ اے فرزند میری بھو قتل کیا ان کا خون فریاد نہ بچا نا کہ جد بزرگوار تیری کون بین اور پدر بزرگوار
 تیری کون تو تَمَّ إِنَّ الْحُسَيْنَ يَبْكِي بَكَاءً شَدِيدًا پھر حضرت بہت شدت سے روڈا اور سب اہل
 منہ پر غماخ مار ڈیا اور گریبان چاک چاک و اویلا کا غل و شور مچا تو ر وایت پانزدہم حدیث
 ثواب بکامی اہل مجلس اور فضائل امام حسین اور آراستہ کرنے فوج
 قلیل اور شہادت جناب عباسؓ میں مع برادران قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَكَى عَلَى مَصَابِ الْحُسَيْنِ أَوْ تَذَكَّرُوا وَجَلَسَ فِي مَجْلِسٍ أَوْ
 خَدَمَ أَهْلَ الْعِرَاقِ كَأَنَّهُ زَارَنِي عَلَى الْعَرْشِ أَرْبَعِينَ مِائَةً مَعَ عَلِيٍّ جَنَابِ رَسُولِ خَدَا
 فرمایا جو من مصائب حسینؓ یاد کر مصائب کری یا مجلس عزائم حسینؓ میں بیٹھو یا اہل عزا کی
 خدمت کرے گویا و سنو زیارت کی میری عرش پر علی بن ابیطالب کو ساتھ چالیس بار یعنی چالیس
 مرتبہ کی سراج کا ثواب اوسے حاصل ہوگا سبحان اللہ کیا مرتبہ ہواس مجلس کا کہ فرشتے بھی بیان کی
 آرزو کرتے ہیں اور اگر اس مجلس میں شریک ہو تو بین وَعَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ

اور جناب صادق فرمایا میں بکلی آواگئی تینوں قافلہ الجنۃ جو میں مصائب اہل بیت یاد کر کر
خود روئی بار و لاوی تیس آدمیوں کو تو خدا تعالیٰ بہشت او سپر واجب کرنا ہی و من بکلی آواگئی
عشرۃ قافلہ الجنۃ اور بلکہ جو روئی بار و لاوی میں شخصوں کو او سپر ہی بہشت واجب و من بکلی
آواگئی و احدا قافلہ الجنۃ اور جو روئی بار و لاوی ایک آدمی کو تو خدا او سپر ہی بہشت واجب کرنا ہی و من بکلی قافلہ
الجنۃ بلکہ جو روانہ آوا و وہ صورت روئی الوکی بنا بہشت او سپر ہی واجب و من بکلی قافلہ الجنۃ
فلیس متکین کا دل جاری مصائب تنکو خزون ہی وہ ہمارے شیعوں کے کتاب الی میں خیر یمنانی سے
روایت ہے کہ جناب سونہ حضرت امام حسین کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تو ایھا الناس قوال الذی یقسی بیدہ انا لکی
الجنۃ و یجیبہ فی الجنۃ و یجیبہ فی الجنۃ ای لو گو یہ حسین بن علی جو اس پر چاروں قسم مجھ کو اس
ضلالی کہ جان میری او سکی قبضہ قدرت میں ہے کہ یہ فرزند میرا اہل جنت ہی اور جو اس دوست ہے
وہ ہی اہل جنت ہی بلکہ جو اسکو دوستوں کا دوست ہے وہ ہی جنتی ہی و قال من احب الحسن
و الحسنین و ذریعتہما کم یجنت جلدۃ الثار اور فرمایا جناب رسالت مآب نے جو دوست کو
حسن و حسین اور انکی اولاد کو تو اتش و دوزخ او سکو بدن کو س نہ کیگی اور بجا میں قوم ہی کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجاعت اصحاب راہ بین تشریف لیو جاتی تو و اذا هم
یضیبا ین یلجئون فی ذلک الطریق فجلس لکنی عند حصی منہم و جعل یقبلہ و
یلاحفہ ثم اقعده فی حجرہ ناگاہ کہہ لڑکر راہ میں کیسے تھی پس حضرت اون لڑکوں میں سے ایک
لڑکو واپس نہیہ گا اور حضرت ابراہیم کی پوسی لیتی تھی اور لطف فرماتے تھے ہر او سکو دین بہا لیا بعض
اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت ہمیں سب اس قدر مہربانی کا اس لڑکو پر معلوم نہیں ہونا حضرت
فرمایا کہ میں دیکھا اس لڑکو کو کہ میری حسین کے ساتھ کہیں لٹا تھا و رأیت یرفع الثواب من تحت
قدیمیہ و یسبح بہ و جمہ و عینیہ اور دیکھا میں کہ یہ لڑکا خاک زیر قدم حسین و تھا تا تھا اور
اپنے منہ اور انگوٹھ پر لٹا تھا فانا ارجو الجنۃ لجنۃ بولدی الحسنین پس میں اس دوست کو کشا
کہ یہ دوست رکشا ہی میری حسین کو اور روز قیامت اسکا اور اسکو والدین کا شفاعت خواہ ہو گا اور

پنج جاوی تو جو سخت شرمندگی ہوگی خاتون قیامت سے اس کو بین چاہتا ہوں کہ پہلو تم فدا ہو فرزند
 زہرا پر سوچ میں تیار ہوں پس کیا نیک کمالی تھی ام البنین کی سب بول رہم سب فدا کی خاک کیا ہو حسین
 میں ہم خود مشتاق شہادت میں تھکے اللہ بن علی علیہ السلام سبقت جہاد کی عبادت
 ابن علی زاد ربیت شجاعت کر کہ شہید ہوئی پیر جعفر بن علی پیر عثمان ابن علی شہید ہوئی عباد کو محمد بن
 شہید ہوئی عباد کو ابراہیم ابن علی شہید ہوئی پیر عون ابن علی فرزند زہرا پر تیار ہوئی موافق بعضی روایات
 جیسے فرزند امیر المؤمنین شہید ہو چکے حبیب بن ابی اسامہ محمد اوصیہ علی صدر دہ و قبل سائین
 عینیہ و قال تو بلا یا حضرت عباس فی اپنی فرزند کو کہ نام اس کا محمد تھا پہلے اوس چہاتی ہو لگایا اور پشیمان
 ہوئے دیا اور فرمایا ایفرزند امی نور چشم میری ہر چند تو میرا تخت جگر ہو تیرا قتل ہونا مجھ پر بہت دشوار ہو لیکن
 واللہ تو ہر گز زیادہ نہیں سہزاد رسول خدا سے اور دیکھا تو فی تیری چارادہ بایون فی کیسی مردانگی کر کہ
 جان نثار کی چنانچہ مجاہدین ہی اسکا اشارہ اس روایت کا مذکور ہو و یقال قیل ابنہ محمد بن العباس
 یعنی یہی روایت ہو کہ مقتول تیغ ظلم و جفا ہوا اوس محسوس کہ محمد سپر عباس قال العباس یا ابا
 خدائی صد دینی اوس وقت عرض کی عباس ذی برادر بزرگوار اب سینہ عباس کا داغ فرزند ان
 و برادران سے تنگ ہوا جو آرید ان الحلب پتاری میں ہو لاء المکافقین میں چاہتا ہوں کہ
 قصاص خون عزیزان ان اشقیاسوں قد معت عین الحسین پس جناب امام حسین کی کہو
 انکو بہر آواز اور دوسری روایت میں ہو قبلی الحسین بکاء شدیداً حتی ابلت لیسنتہ بالدمعہ
 کہو ہم شہادت عباس دیکھ کر جناب امام حسین ایسا رو کہ ریش مبارک انسو و تیر ہو گئی پھر فرمایا اذا
 عزمتم الی ہولاء الکفار فالحلب لہولاء الکفار شریبہ من الماء و عباس اگر جاؤ
 تم اون کفار کی طرف تو تھوڑا سا پانی ان بچوں کو یہ طلب کرو اون یہ محسوس کرو کہ فرزند ان کی
 تشنگی سے جان بلب میں عرض کہ جناب عباس جب میدان کو چلو تو جناب امام حسین بہت بیتاب ہو کہ
 کہی دخیلہ سو اگر بڑھتی ہو اور کہی خیمہ کو جاؤ تو جناب عباس یہ دیکھ کر عرض کر نیلگو سے آفا
 اس قدر بیتاب کیوں ہو قال ای ذکرت وصیۃ ابی امیر المؤمنین حضرت فرمایا اے عباس

میں اس واسطے بیقرار ہوں کہ مجھ پر یا دانی ہو وصیت اپنی پاپ امیر المؤمنین کی کہ فرماتا تو کہ عباس تجھے
 بہت محبت رکھتا ہو اور جان تجھ پر سننا کر گیا پس حضرت عباسؓ پیدا نہیں اگر کفر ہو تو وقال
 يَا عُمَرُو بْنُ سَعْدٍ هَذَا الْحُسَيْنُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ قَتْلُكُمْ أَحْبَابَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ وَهِيَ مَعَ
 عِيَالِهِ قَرِيدَةٌ اور فرمایا امیر سعد حسینؓ فرزند رسول خداؐ و ارشاد کیا ہو کہ تم نے قتل کیا اور کیا اصحاب
 اور بہائیوں کو اب وہ جناب مع اہل خرم اور چند اطفال خرد سال باقی رہی ہیں اور فرماتا ہے کہ اگر نبی
 تعرض میرا کرے تو میں یہاں سے ہندیا اور سمیت کوچا جاؤں اور روز قیامت کو جو خدا چاہے میری اور
 تیری درمیان میں حکم کرے قُلْنَا أَوَصَلَ الْعَبَّاسُ إِلَيْهِمُ الرَّسَالَهَ فَمِنْهُمْ مَنْ سَكَتَ وَمِنْهُمْ
 مَنْ جَلَسَ يَبْكِي جب حضرت عباسؓ نے بیجا بیچا یا بعض اشقیاء کو سنکر خاموش ہوئے اور بعض رو
 مگر شمر اور شیت بن ربیع ملعون نکرو وقالَا يَا بَنِي تَرَابٍ قُلْ لَا شَيْءَ لَكُمْ وَكَانَ وَجْهَ الْأَعْرَضِ
 كُلَّهُ مَاءً مَا سَقَيْنَاكُمْ قَطْرَةً إِلَّا أَنْ تَذْهَبُوا فِي بَيْعَةٍ بَرِيدَةٍ اور وہ دونوں شقی بولے اے پیغمبر
 کہو اپنی بہائی سو کہ امیر حسین اگر تمام روی زمین پانی ہو جائے تو بھی ہم تمہیں ایک بوند پانی کی نہ نیلے
 جب تک تم بیعت یزید میں داخل نہ ہو گریہ سنکر جناب عباسؓ چپ ہوئے اور ان خدمت حضرت امام حسینؓ
 علیہ السلام میں اور بیان کیا قول اَوْنَا قَطَا لِحَا الْحُسَيْنِ رَأْسَهُ وَبَكَى پَسِ حَضْرَتُ فِرْسَاقِ
 كُونُوا لِيَا اور ورنیکے ناگاہ خیمہ اہل حرم سے صدای اعطش بلند ہوئی قُلْنَا سَمِعَ الْعَبَّاسُ ذَلِكَ رَاقٍ
 يَطْرُقُهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَعْتَدَ لِيَهْدِيَنِي جَنَابَ عِبَّاسٍ جَوَادٍ أَعطش
 سنی سو آسمان دیکھو عرض کی امیر پروردگار عباسؓ چاہتا ہو کہ کچھ خدمت ان بیاسو کی کرے اور
 پانی لاؤ فَوَكَّبَ لِقَوْسٍ وَأَخَذَ رُمَحْمَةً وَأَلْقَى فِي كَهْمٍ يَمِ كَمَلٍ گھوڑی پر سوار ہوئے اور نیزہ لیا اور
 مشک لی جباؤں بیجاؤں جناب عباسؓ کو عازم فرات دیکھا احاطہ ہوا یہ میں کھلی نالچہ
 چاروں طرف سو گھیر لیا عباسؓ کو فقال لَهُمْ يَا قَوْمُ هَلْ يَجُوزُ فِي سَدِّكُمْ أَنْ تَمْسُقُوا
 مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ جناب عباسؓ نے فرمایا اے قوم آیا تمہاری مذہب میں یہ جائز ہے کہ حسینؓ فرزند
 رسول خداؐ کو توبانی سے منع کرو وَالْكَلَابُ وَالْمَخَنَزُ يُؤْكَلُونَ مِنْهُ اور سگ و خوک اس سے

پیون اما تَدَّ كُوْنَ عَطَشٍ الْآخِرَةِ اِمْرٌ بِصَبْرِ تَوْشِكِي رُوْزِ قِيَامَتِ كُوْا يَدْنِيْنَ كَرْتُوْهُ قَوْمُوْكَ
 بِالنِّبَالِ جَوَابِ مِيْنِ اَوْ سَكُوْ لَوِيْعِيْنَ تِيْرَ مَارِيْلِيْ فَحَمَلَّ عَلَيْهِمْ فَقَرَّوْا عِنْدَهُ هَارِيْنِيْنَ جَبْ حَضْرَتِ
 جَبَاشِ فَاَوْ نِيْرَ حَمَلَكِيَا اَوْ سَوْقَتِ وَهْ شَقِيْ بَهَا كُوْ پَر حَضْرَتِ قَلْبِ شَكْرِ پَر حَمَلَكِيَا اَوْ رَاشِيْ سَنَاقِ وَصَلِ
 جَنَمِ كِيْرَ فَهَوْ جَوَادَهُ وَنَزَلَ اِلَى الْمَاءِ وَارَادَ اَنْ يَشْرَبَ جَبْ مِيْدَانِ اَوْ نَسُوْ خَالِيْ هُوَا اَوْ حَضْرَتِ
 عَبَاشِ فُوْ كُوْ رَا دِيَا مِيْنِ دَالَا اَوْ پِيَا سِ كِيْ شَدَتْ سُوْ جَلُوْ مِيْنِ پَانِيْ لِيَكِرْ چَا كِهَ پِيْنِ فَدَّ كُوْ عَطَشِ
 الْحُسَيْنِ وَالْحَفْلَاهُ پَسِ يَادَاتِيْ پِيَا سِ حُسَيْنِ اَوْ اَطْفَالِ حُسَيْنِ كِيْ پِيْنَكِيَا پَانِيْ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَ
 ذَلِكَ اَبَدًا اَوْ رُمَا يَا كِيْ بِيْ نَهَوْ كَا كِهَ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ خُدَا سِ اِنِيْ فَرْزَنْدُوْنِ تُوْ پِيَا سَا هُوَا اَوْ رَجَبَاشِ پَانِيْ
 پَر مَشَكِ بَر كَر دُوشِ رَاسْتِ پَر كِهِيْ وَقَصَدَ نَحْوَ الْحِيْمَةِ اَوْ رَا رَا دَهْ كِيَا كِهَ پَانِيْ خِيْمُوْ مِيْنِ پِيَا سُوْ كُوْ نِيْچَا
 كِهَ دَهْ بَهَا كُوْ هُوْ نَامِرْ دُوشِ پَر سَبْ جَمْعِ هُوْ اَوْ رَسَقَا اَهْلِ بَيْتِ پَر حُجُوْمِ كِيَا فَضْرَبَهُ تَوَقُّفًا اَلَا ذَرَقَ لَعْنَةً
 اَللّٰهُ عَلٰى يَدِيْهِ الْيَمْنٰى فَقَطَعَهَا نَاگَا هُوْ قُلْ اَزْ رَقِ مَلْعُوْنِ فَاِ يَسِيْ اِيَكِ تَلُوَا رَدَتْ رَاسْتِ جَمْعَا
 پَر مَارِيْ كِهَ هَاتَمِ اَوْ سِ قُوْتِ بَارُوْ اِمَامِ حُسَيْنِ كَا لَكِيَا فَحَمَلَّ الْقُوْبَةَ عَلٰى كَفِّهِ اَلَا يَسِيْرُ پَسِ حَضْرَتِ
 عَبَاشِ فُوْ مَشَكِ كُوْ بَانِيْنِ شَانِيْ رِيْرَ كِهَ لِيَا فَضْرَبَهَا تَوَقُّفًا فَلَيْسَ هَا مِيْنِ التَّوَكُّدِ كِهَ پَر نُوْ قُلْ شَقِيْ
 بَانِيْنِ هَاتَمِ پَر بِيْ تَلُوَا مَارِيْ كِهَ دَهْ بِيْ بِنْدِ رَسْتِ سُوْ جَدَا هُوْ كِيَا فَحَمَلَّ الْقُوْبَةَ رَا سَنَا نَهْ قَرْبَانِ وَفَاوْ
 جَبَاشِ كُوْ جَبْ دُوْنُوْنِ هَاتَمِ كُنْگِيْ تُوْ پَر مَشَكِ كُوْ دَانُوْنِ سُوْ رُوْ كَا اَوْ رَجَا هَا كِهَ حَضْرَتِ تَكِ پَر نِيْچَا دِيْنِ
 فَجَاءَ سَمُّهُمْ فَاصْلَحُوهَا وَارْقُ مَاعُهَا پَسِ نَاگَا هُوْ اِيَكِ تِيْرَ سَمِ مَشَكِ پَر لَكَا كِهَ تَامِ پَانِيْ بِيْ كِيَا ثُمَّ
 جَاءَهُ سَمُّهُمْ اٰخَرِيْ صَدْرِهِ فَاَنْقَلَبَ عَنْ قَوْسِهِ اِلَى الْاَرْضِ پَر اِيَكِ تِيْرَ سَمِيْنِ اَقْدَمِ رِيْ لَكَا
 كِهَ وَهْ جَنَابِ گَبُوْرِيْسُوْ زَمِيْنِ پَر گِرِيْ وَصَاحَ بِاَخِيْهِ الْحُسَيْنِ اَدْرِكْنِيْ اَوْ رِيْ كَارُوْ اِيْ هَا مِيْ لُوْ مَجْهُوْ حَضْرَتِ
 اَوْ رَجَبَاشِ شَكِ دُوْرِيْ قُوَا كِهَ لَوِيْچَا دِيْ كِهَا لُوْ عَبَاشِ خُوْنِيْنِ نَهَا فُوْ زَمِيْنِ پَر پَر پَرِيْنِ اَوْ رُوْحِ اَقْدَسِ
 اَوْ قُلْ رَاهِيْ جَنَّتِ هُوْ كِيْ هُوْ حَضْرَتِ اِيَكِ پِيْچِ مَارِيْ رُوْ كَا وَآخَا وَاجْعَا سَا كِهَ هَا مِيْ بَانِيْ مِيْرُوْ مَارِ
 عَبَاشِ مِيْرُوْ اَلَا اَنْ اِنْكُسَ طَهْرِيْ وَقُلْتُ حِيْلَتِيْ اِيْ هَا مِيْ سِيْرُوْ مِيْرِيْ ثُوْتِ كِيْ اَوْ رَا مِيْدِ
 زَنْدِگِيْ نَقَطْعِ هُوْ وَبَلْگِيْ اَبَسْ كَا شَدِيْدًا اَوْ رَشَدَتْ سُوْ رُوْ ثُمَّ حَمَلَّ آخَا كُوْ اِلَى الْحِيْمَةِ

پہر نقش عباس خیمہ میں اوٹھا لاف اہل بیت فرجوش علمدار کو دیکھا تھو کہوا الاخوان واقاموا
 الخواہیں قسم والہم اون کا تارہ ہوا اور ماتم علمدار میں یال سر کو کولہ کر اور شور و ایل و مصیتاہ
 بلند ہوا اور جناب امام حسین ماتم عباس میں کچھ شعر پڑھ کر رو تو روایت شانزدہم روا
 امالی میں رفا امام زین العابدین کا ویکہ کر سپر عباس کو پھر شہادت جناب
 عباس شامکائی عن علی بن سلیم عن ابيہ عن ثابت انہ قال کتاب امالی میں علی ابن ابی
 ایوب باب سے اور اسوے ثابت سے روایت کی ہو کہ اس نے کہا نظر علی ابن الحسین الى عبد اللہ بن
 عباس بن علی ابن ابیطالب فاستعبر ایدن دیکھا جناب امام زین العابدین نے عبد اللہ سپر
 عباس علمدار کی طرف اور روئی لگو تم قال ما من یوم اشد علی رسول اللہ من یوم احد قتل
 فیہ عتہ حزنہ پھر فرمایا بزار روز مصیبت رسول خدا پر روز احد تھا کہ شہید ہو کر اوسدن چچا او کو
 حمزہ و بعدہ یوم موتہ قتل فیہ بن عتہ جعفر ابن ابی طالب بعد او سر وہ روز بڑا مصیبت
 کا تھا کہ جسدن شہید ہو کر بہائی او کو جعفر سپر ابیطالب شہم قال ولا یوم یوم الحسین اذا دلف
 علیہ تلثون الف کجلی یزعمون انھم امتہ پھر فرمایا سب زیادہ رسول خدا پر مصیبت کا
 روز وہ تھا کہ جسدن شہید ہو کر بیاسی بابا میر حسین کما اوسدن تیس ہزار نامہ داون پر نرغہ کچھ
 کوئی راونین یہود و نصاری نہ تھا اور سب کلمہ گو تو اور آپ کو است رسول خدا میں جانتی تو کے نام
 یقرب الی اللہ بکرمہ باوجود اسکو سب لعین خوشی خدا کی جانتی تو خون حسین ہا زین و ہویا اللہ بکرمہ
 فلا یحظون حتی قتلوا بغیا و کلمہ اور پیر بزار میرزا و نہین و عطا کرتی تو اور خدا سوا تو
 لیکن وہ لعین پیر پیر نہ ہو کر تا انکہ قتل کیا او نہین ازراہ شقاوت و ظلم ہو کر بیاسی شہم قال رجہ
 اللہ العباس فلقد اتر و فدای اخا بنفسہ حتی قطعت یدہ پھر رو کر فرمایا خدا رحم کر
 میری چچا عباس پر کہ او نہون نے بڑی جانفشانی کی اپنی بہائی کو ساتھ تا انکہ جان اپنی فدا کی بہائی پر
 اور ہاتھ پر کٹوا دیں فایکدہ اللہ کھا جاحین یطوبہا مع الملائکۃ فی الجنۃ کما جعل
 لجعفر بن ابی طالب پس حق تعالی فرجوش او کو باز نہون کر دیر نہ ہو سیکر عطا کی میں کہ فرشتوں کے

ساتھ ہر روز کہ تو میں جنت میں جیسے جعفر لیسرا بی طالب کو خدا فرمادے تو وہ ان للعباس عند اللہ
 عز وجل منزلة یعطیہا جمیع الشہداء آیہ یوم القیمۃ اور تحقیق کہ واسطہ سیرۃ چچا عباس کے
 پیش پروردگاریہ قدر و منزلت ہو کہ روز قیامت کو سب شہید غلطہ کریں گے مرتبہ عباس پر حضرت اب سیر
 کچھ حال و فواجان نثاری جناب عباس دوی انہ لما قتل اصحاب الحسین کلہم ولم یبق
 منہم غیر العباس وعلی ابن الحسین روایت ہے کہ جب شہید ہوئے سب اصحاب با وفا امام حسن اور
 کوئی باقی نہ رہا سوا عباس علمدار و علی اکبر شبیر رسول مختار کو اس وقت وہ دونوں شتاق تھا پروردگار
 اور ہر ایک اون دونوں میں تقدم چاہتا تھا حضرت عباس تو فرمادیے کہ ایفرزند حسین امی تعمیر
 رسول الثقلین پہلو مجھو فرزند ہر پیر قربان ہونی دیکھو کہ تائین تیرا داغ ندیکون اور علی اکبر عرض کیے تو کہ
 چچا جان امیدوار ہوں کہ پہلو میں جام شہادت سیراب ہوں اور پیاس اپنی کو شرب بجاؤں اور
 جناب امام حسین کا عجب عالم تھا سر جھکا کر شرب دیتے تو کہ انہیں سوسو کہیے چون کہ اکبر تو نور نظر
 اور راحت جگر ہو اور عباس قوت بازو و طاقت کم ہو کہ ناگاہ حضرت عباس دڑ کر حضرت کو
 پاؤں پر گر پڑے اور عرض کی خدا ہوں تپس سب یار و انصار مارے گویا اب ہم شکل نبی اور یہ خدی
 فقط باقی ہو امیدوار ہوں کہ مجھ پہلو اجازت میداں دیجو کہ رسول خدا سوسو شرب ساری نہو
 حضرت فرما چار اجازت دی اور فرمایا علی اکبر چچا تمہاری شتاق شہادت ہو ہی میں اب انکی خاطر
 کرو قال قلت الحسین الی اخیذہ وقال پس متوجہ ہو حضرت طرف اپنی بہائی عباس کو اور فرمایا
 یا اخی فلا کظنی العطش امی بہائی شدت تشنگی سوسو جگر میرا کباب ہو گیا ہو اگر ہو سکے تو تھوڑا
 پانی لاؤ عباس فر عرض کی امی بہائی سعادت عباس مگر وہ شقی لازدین فر کض العباس الی الخیم
 النساء فتناول منها القوبۃ پس حضرت عباس گھوڑا اوٹھا کر خیمہ اہل حرم کی طرف آؤ اور وہاں
 ایک مشک لی اہل بیت کو یقین ہوا کہ عباس علی بھی مرے چلو پس اہل حرم میں کہ امی چچا حضرت عباس
 ایک ایک کو رخصت کر دے تو اور گلیسے لگاؤ تو عرض حضرت عباس سبکو رخصت کر کے خیمہ سوسو نکل کے
 جانب فرات روانہ ہوئے اور اشعار جزیرہ کوڑنا شروع کیا فلما بلغ العباس عند الفرات کان

عباس مثل شیر صفین چیرا نکو جاتی تو فنا دی عمر بن سعد یا ولککم من صاحب هذا
 القربان پس عمر سعد پکارا دای ہو پیرای لو گو یہ کون ہے کہ نہا مشک لیو جاتا ہو جلد عباس کو تمام کرو
 فاحلوا علیہ من کل جانب پس حملہ کرو عباس پر چاروں طرف سے یہ شکوہ لعین ٹوٹ پڑے
 وکمن ملعون فقتل علی یامہ فقطعہا ایک ڈکین گاہ میں اگر ایسی ایک تار لگائی کہ ہاتھ عباس کا
 لگیں فصل علیہم واخذہ السیف یشاہدہ وانشاء پس جناب عباس نے جلد تلوار بانیں ہاتھ میں
 لیکے پراون پر جا کیا اور یہ فرمایا شعر واللہ لو قطعتم یمنی + انی احکم ابدا عنی دینی واسدا
 لعینون اگر تم نے دامنا ہاتھ میرا کا تو بھی حمایت میں اپنی دین کی کروں کا تم حمل علیہم والرحم
 تحت ابطہا پر حملہ کیا اون کافروں پر اور علم کوہ نشان علی بغل میں دباؤ تھا فقطعوا ایسرا پس
 اون لعینوں نے بانیان ہاتھ ہی کاٹ ڈالا تو جناب عباس نے فرمایا کہ پانی امام تک پہنچا یا تھا کہ میں قتل
 ہو جاؤں گا تو پھر فرزند ان شاہ پیا سو رہا ینگے وجعل کسیر ویدکاة تخنن کدما وقد ضعف
 منہما کیوں ہی وہ جناب چلیجی تو ہو اور خون ہاتھوں بہتا تھا اور بہت ضعف طاری تھا کہ عمر سعد
 لعین پر پکارا حقوا السقاء من خلفہ کہ عباس کو پانی نہ لیجانیہ واور شک اسکی ٹکڑی ٹکڑی کرو
 فمزقوها فاحرقوا الماء پس اون پیرھونے مشک پر تلواریں مار کر ٹکڑی کیا اور پانی تمام بہا دیا
 فوقف العباس وقد آیس من الحیوة پس اسوقت عباس زندگی سو مایوس ہو کر کھڑی ہو گئی
 اذ صوبہ ملعون صاحب علی یعود حلید علی مفرق داسہ ناگاہ ایک ملعون نے وہ وہ علدار
 لشکر عمر سعد کا تھا ایسا ایک گزرا تہنی سراقہ میں علدار حسین پر مارا کہ گھوڑی سوز زمین پر گری فنا دی
 یا ابا عبد اللہ علیک منی السلام پس پکاریا ابا عبد اللہ پیر سلام آخری ہو عباس کا حضرت نے
 جو آواز اپنی عاشق صادق کی سنی فنا دی الحسین والخال واعبنا ساکا پس حضرت نے
 بیتاب ہو کر فرمایا ہا ہا ہا بیانی میری ہا ہا عباس میری الا ان انکس کھڑی اویہانی اسوقت مکر میری
 ٹوٹ گئی پھر حضرت نے لعینوں پر حملہ کیا اور لاش عباس سو اونکو بہا دیا وجعل العباس علی الصخر
 قوسہ وتركہ امام الخیمۃ عند قتل قویہ اور رکھنا نعش عباس کو گھوڑی پر اور لاکر لٹایا

لاشعاع و شہدائین روایت ہفت بہم ثواب بکا اور محبت جناب رسول خدا با
 امام حسین اور کلام جناب امام حسین اور عمر سعد اور پانی لاف عباس اور
 کنوان کہود و زور گرنے سکینہ میں اور خاتمہ شہادت امام حسین علیہ السلام
 میں مشائخ عظام فرمندر ثوری سو اور او سو اپو باب سو اور او سو اسحاق سو روایت کی ہو
 کہ فرمایا جناب امام حسین زَاَنَا قَتِيلُ الْعَبْدَةِ مَا كَذَبْتُ عَنْدَ مُؤْمِنٍ إِلَّا بَكِي وَأَعْتَمَّ قَلْبُهُ
 بِصَرَخِي مِثْلَ شَهْدَةِ زَيْدِ بْنِ نَوْفَلٍ لَمْ يَلِجَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَّا كَلْبٌ أَوْ كَلْبَتَانِ
 ہو میری مصیبتوں پر فی الحقیقت نام حضرت کا ایسا ہی ہو چنانچہ جب حضرت آدم اور حضرت
 زکریا علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام چار نام ظلمتوں میں تھیں سو لیتو تو خوش و خرم ہو تو اور جب
 نام حسین بن ابی سہل تو تو بیاضہ رو نیلگے تو اور کتب خانیہ میں ابی سعادت سو روایت ہو کہ
 ایک دن جناب رسول خدا خانہ عائشہ سو چلو جب قریب نہ جناب فاطمہ ہو پوچھو قَتِيعَ الْحُسَيْنِ بَكِي
 پس گاہ صدای گریہ حسین صبح مبارک میں آئی اور حضرت تیاب ہو کر دو تشرای جناب فاطمہ میں
 تشریف لیگئے وَقَالَ لَهَا يَا فَاطِمَةُ سَكْنِي فِيهِ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ بَكَائَهُ يُؤْذِيَنِي اور مضطرب ہو کر فرمایا
 ای فاطمہ خاموش کرو حسین کو نہیں جانتی ہو تم کہ روزا حسین کا میری دل کو گرہا تا ہو اور مجھ اس کے
 روئے نہج و ایذا ہوتی ہو تم اخَذَتْهُ إِلَيْهِ وَقَبَّلَتْهُ وَصَلَّتْهُ إِلَى صَدْرِهِ پھر آپ حسین کو دین لیکر
 پیار کیا اور بوسہ رخساروں کو دیا اور اپنی سینے سو لگایا وَسَمِعَ اللَّهُ نَوَاحٍ عَنْ عَيْنَيْهَا وَرَأَتْهُ حُسَيْنُ
 پوچھو غرض اس قدر تشفی اور دلاسا دیا کہ وہ نور چشم بول روز سو خاموش ہوا آہ یہ مقام روئے کا ہو
 کہ ترکین کا پنج تو حضرت کو گوارا نہ تھا کمان وہ حضرت کہ جب فرزند اون کا کر بلا میں نرغہ اشتیاق میں آتا
 روز بروز شدت غم و الم کی ہوتی تھی اور روز عاشورا ہر ایک عزیز و انصار کی لاش پر روز تو کمان
 رسول خدا کہ اپنی فرزند کو دلاسا دیتو اور سینو سو لگا تو پس حضرات اب سینو بعض مصائب امام حسین
 اور پردہ احوال و فاداری جناب عباس کہ کیسے ہر دم فدای حضرت تو اور دل و جان سو خدا شکر
 مشغول تو چنانچہ منقول ہو کہ جب لشکر نفاق فرانس امام آفاق کو گمیر لیا فَأَرْسَلَ الْحُسَيْنُ

اِلٰی عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ اِنْ خَرَجْتُ اِلٰی مَنْ عَسَاكَ اَقْلُ لَكَ شَيْئًا بِسَ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ
 بِرَأْسِ اَتَمِّ حِجَّتِ عُمَرَ سَعْدٍ كَمَا يَحْسَبُ اَنَّكَ تَوَلَّيْتُمْ بَابَهُمْ اَوْ تَوَلَّيْتُمْ حُسْرَى كَمَا يَحْسَبُ كَمَا يَحْسَبُ كَمَا يَحْسَبُ
 اَبْنُ سَعْدٍ مِنْ عَسَاكَ اِلٰی النَّبْلِ وَمَعَهُ ابْنُهُ وَمَوْلَاةٌ بِسَ اَبْنِ سَعْدٍ لَشَكْرٍ بِبَابِ اَيَّامٍ اَيْلَافٍ
 اَوْ سَاثِمَهُ اَوْ سَكْرَتِهَا اَوْ سَ اَوْ غُلَامٍ تَمَّا قَسَمْتُ اِلَيْهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهُ ابْنُهُ عَلَيْهِ
 الْاَكْبَرُ وَابْنُ الْاَكْبَرِ اَبْنُ سَعْدٍ اَبْنُ سَعْدٍ اَبْنُ سَعْدٍ اَبْنُ سَعْدٍ اَبْنُ سَعْدٍ اَبْنُ سَعْدٍ اَبْنُ سَعْدٍ
 حَضَرَتْ عَلِيٌّ الْكَبِيرُ اَوْ رَدِّ حَقِّ شَنَاسِ حَضَرَتْ جَبَّاشُ حَلِيٍّ فَالْقَتَتْ اِلٰی ابْنِهِ وَقَالَ يَا بَنِيَّ اَرْجِعْ
 فَقَالَ يَا اَبَاكَ سَعْدٌ ابْنُهُ بِسَ حَضَرَتْ تَوَجَّهَ هُوَ بِبَنِيٍّ يَارَهُ جَمْعٌ عَلِيٌّ الْكَبِيرُ كِي جَانِبِ اَوْ فَرَمَا يَا اَيُّ فَرْزَنْدَتُو
 بِرَجَا كِي مَرُومِ عُمَرَ سَعْدٍ كُو بِي تَمَّا بِلَا يَارَ عَرَضُ كِي الْكَبِيرُ اَيُّ دِرْ بَرِ بَرِ بَرِ بَرِ بَرِ بَرِ بَرِ بَرِ بَرِ بَرِ
 مِيْنِ كِي بَرِ نَهْ چَلُونِ حَضَرَتْ چَپِ هُوَ مَرُومِ اَلْقَتَتْ اِلٰی اَخِيهِ وَقَالَ يَا اَخِي اَرْجِعْ فَقَالَ يَا بَنِيَّ رَسُوْلُ
 اَللّٰهِ مَعَهُ مَوْلَاةٌ بِرِ تَوَجَّهَ هُوَ حَضَرَتْ اَبْنِي بَرِ اَوْ عَالِمِ قَدَرِ جَبَّاشُ عَمَلِ اَرِ كِي طَرَفِ اَوْ فَرَمَا يَا اَيُّ بَهَائِ
 تَمَّ تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ عَرَضُ كُو فَرْزَنْدِ جَدِّ رُكْرُ اَوْ كِي يَابِنِ رَسُوْلِ اَمْدِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ
 نَهْ چَلُونِ بِرِ جَبَّاشِ بِرِ تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ
 تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ
 هُنْدِ اَوْ عَمَلِ اَوْ عَمَلِ اَوْ عَمَلِ اَوْ عَمَلِ اَوْ عَمَلِ اَوْ عَمَلِ اَوْ عَمَلِ اَوْ عَمَلِ اَوْ عَمَلِ اَوْ عَمَلِ اَوْ عَمَلِ
 مَجْمُوعِ اسَ كِي مَجْمُوعِ اَحْيَا رَمِيْنِ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ
 نَمِيْنِ هُوَ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ
 اَبْنِ سَعْدٍ بُولَا بِرِ لَكُوْلَا اَبْنِ زِيَادِ كُو جَبَّاشُ لَكُمَا عُمَرَ سَعْدٍ اَبْنِ زِيَادِ كُو بِرِ بَرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ
 لَعِيْنِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ
 نَهْ اَيْتَنِيْ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ
 كِي مَعْلُوْمِ هُوَ مَجْمُوعِ كُو تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ
 بِخَوْبِيْ اَنْصَرَامِ كَارِ كِي فَخَرْدِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ اَوْ سَكْرَتِهَا تَوَجَّهَ بِرِ

دشمن خدا کو قتل حسین فرزند رسول الثقلین ترک سالاری لشکر و آسان تر معلوم ہوا اور حضرت کو
 تنگ کیا حتیٰ سَعَوْكَ مِنَ الْمَاءِ يَمَانِ کہ پانی حضرت پر بند کیا فلما اَشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ
 وَاصْحَابِهِ دَعَىٰ بِأَخِيهِ الْعَبَّاسِ فَضَمَّ إِلَيْهِ ثَلَاثِينَ فَاَوْسًا وَعَشِيرَتَيْنِ رَاجِلًا وَبَعَثَ مَعَهُ
 عَشْرِينَ قَوْيَةً پس جب تشنگی فرغیہ کیا حضرت پر اور اصحاب حضرت پر تو بلایا حضرت فرجیہ
 اور ہمراہ او کو تیس سوار اور بیس پیادے اور بیس مشکین کر کو پانی لینے بھیجا وقت شب قریب فرات آئے
 پس عمر بن الحجاج پکارا تم کون ہو جو سو دریا آؤ ہو ہلال ابن نافع کہ ایک اصحاب سید الشہداء سے
 بولوا اِنَّ عِمَّ لَكَ جِلَّتْ لَكَ شَرْبٌ مِنَ الْمَاءِ مِنْ هَوْنٍ بِسَرِّ عَمْرٍ اَيَا هَوْنٍ پانی پیو فقَالَ اشْرَبْ كَهَيْئَةِ
 لَكَ پس عمر سعد بولا پیو گوارا ہو ہمیں ہلال پکارا وہی ہو تجھے تا مگر اِنْ اَشْرَبَ وَالْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ
 وَمَنْ مَعَهُ يَمُوتُونَ عَطَشًا نا مجھے تو حکم کر تا ہو پانی پیو کو اور حسین فرزند فاتح خیبر و بدر و حنین
 اہلبیت و اصحاب پیاس سے مر رہا ہو ابن حجاج بولا یہ سچ ہو لیکن ہمیں حکم امیر شام یہی ہو کہ ایک
 قطرہ حسین اور اصحاب حسین کو نہ ملے پس ہلال فرات و آواز دی کہ داخل فرات ہو اور بہر لو مشکین اور
 ابن حجاج اپنی رفیقوں کو پکارا جنگ ہو فو لگی کہہ رُوئے ہو کہہ لوگ پانی بھر تو حتیٰ سَلَوْهُمَا وَلَمْ يَقْبَلْ
 مِنَ اصْحَابِ الْحُسَيْنِ احَدًا وَقَتَلُوا مِنْهُمْ جَمَاعَةً كَثِيرَةً يَمَانِ کہ پانی بہر لیا اور کوئی
 اصحاب حضرت و شہید نہوا اور بہت منافق جناب عباس کو ہاتھ سوار کر گئی پس جناب عباس
 مع اصحاب پھر اور پانی حاضر نکلا کر دیا سب پیایا وَاِنَّكَ سَمِعْتَ الْعَبَّاسَ السَّقَّامَ اِذَا جَمَعَ
 حضرت عباس کو سقما اہلبیت کہتے ہیں اور جب پھر اطفال حسین پر پیاس کی شدت ہوئی کہ
 طَلَبَ الْعَبَّاسُ وَقَالَ فَاَجْمَعْ اصْحَابَكَ وَاحْفَظِي بِمَا يَمَانِ حضرت فرجیہ جناب عباس کو اور فرمایا
 کہ اے بہائی جمع کرو اصحاب کو اور کنوان کو و کہ لڑ کر شدت تشنگی سے جان بلب ہیں پس حضرت
 عباس اوٹھو اور کنوان کہد فرمایا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اجْتَمَعَتِ الْاَطْفَالُ عَلٰی تِلْكَ الْاَسِيرِ
 وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ رَدْوَةٌ قَالُوا يَا عَمَّاهُ الْعَطَشُ رَاوِي كَتَاہُ بِيہ حال سنگر کہہ رہے
 کو زخمی ہاتھ میں لیے العطش العطش کہتے ہو اوس کنوین پر آؤ اور جہک جہک کر اوس دیکھتے تھے

اور کتنو تھوڑی چا جان پیا سوہن پانی واذا اجاء القوم فظلموها فمسيب الالحفال الحيام
 جب یہ خبر لشکر مخالف کو معلوم ہوئی کہ اب کنوان کمد دیا ہوا اور سیراب ہوا چاہتوہن یہہ مکروہ
 لعین آؤ وہ لڑکو خیمون کی طرف درگروٹی ہوئی بہا گروں پیر جمون فرانس کنو کیونہ کر دیا اور پھر لشکر کو
 پھر گروٹھم جھوٹا فظلموها حتی جھوٹا رعبا پھر جناب عباسؑ فرکان کنوان کہو داؤوہ لڑکو مارو حق
 نہ آؤ لیکن درخیمہ سیر العطش چلاؤ تو وہ کنوان ہی اون کافروں فرینہ کر دیا یہاں تک چار کنوٹو
 اسطر حضرت عباسؑ نے فرود پڑو کو دوا و حجت اون ظالمون تمام کی چیں با پانچو کنوان کچ دافا ذابلع للکاء
 جاعاوت سکینہ وسع الکوکا پس جب پانی نکلا تو سکینہ ایک کوزہ یو بیتاب ہو کر کنوٹو پر آئی فقالت
 یا عما اسقنی شربۃ من الماء فقد شفت کمدی سن شدہ الظما پس کنوٹو لگی ای چا جان
 مجھے ایک جام پانی سوہر و کہ پیاس سوزل میرا جلیگا ہو چکی اعباسؑ بکاء شدید اوسلاؤ
 یہ نہ کر حضرت عباسؑ بہت روڑا اور وہ کوزہ پانی سوہر دیا فاما کھبت ان شربۃ جاعا القوم فقوت
 وھی بتکئی پس جوہن چاہا سکینہ لڑکے پانی پینا گاہ وہ لعین تلوارین اور تیرو لپو پھوچو پس ہاتھ سکینہ
 کاہنو لگو اور پانی نہ پیا گیا اور کوزہ یو خیمہ کوروتی ہوئی بہا لگی قول رجلها فی الطناب فانکبت
 وقالت یا عما کدعی هذا الحاکل اتوہن سکینہ طناب خیمہ سوا و بجمہ کرومنہ کہہن میں پگر پڑی اور
 مایوس کر بہت روٹی اور حضرت زینبؑ بولی ای ہو پھی ویکہا یہ ماہر کہہ پانی ہاتھ میں کر جاتا ہا اون ظالمون
 وہ ہی کنوان بند کر فافعلک ایت اعلم الحسین کما شدید اپیل وسوق جناب امام حسینؑ پر نہایت غم
 والہ طاری ہوا وقال الیفید والسید وابن کما انہ لما اشتد العطش بالحسین فکرب للسکاتہ برید القوت
 شیخ سفید و سید بن طاووس اوابن عمار لکھا ہو کہ جب روز عاشورا تشنگی فر جناب امام حسینؑ غلبہ کیا تو حضرت
 سوار ہو تھوڑا دہ کیا فرات کا و اعباسؑ اخواہ بن یکدیا اور عباسؑ علمدار حضرت کو اگر آگے جاتو تھے
 فاعترضه جند بن سعد پس سوار لشکر عمر سعد کو حائل ہوڑا اور حضرت کو منع کرنے لگو قصد فرات
 سے جناب عباسؑ سمجھا نیلکہ کہ اوہر جمو فرزند رسول خدا بر اسقدر ستم کیوں کرتو ہو قومی رجل بن
 نبی دارم الحسین لیسہم فانتہ فی حلقہ الترفیق پس ایک شقی فر قبیلہ بنی دارم سو غصہ ہو کر

میں
 سیر

میں
 جیسے
 جانتا

ایک تیر جناب امام حسین پر مارا اور وہ تیر جفا بوسہ گاہ جناب رسول خدا یعنی خلق تشنہ فزنیہ
 زہرا پر لگا فانزع السم ولبسط يده لحت حنكته حتى استلأت راحته من اللیم پس حضرت
 وہ تیر خلق مبارک سے کہیںچہ پہنکیا اور خون گلو مبارک سے مثل فوار کی بہنو لگا حضرت فدست
 مبارک زیر زخم رکھا یہاں تک کہ چلو خون سے بہ گیا ثم رمى نحو السماء وقال پر حضرت فداوس
 خون کو جانب آسمان پہنکیا اور فرمایا اللھم انی اشد الیک ما یفعل یائین بنت بلیک
 کہ خداوند امین انکو جو رستم کی شکایت تیری طرف کرتا ہوں جو تیر رسول کو نواسی پر کرتی ہو
 کتاہو جب یہ حال حضرت کا انکو عاشق صادق برادر و فادار عباس علیہ السلام نے دیکھا انکو من خون
 او تر آیا اور کیجہ نگر ہو گیا بکی بکاء شدیداً وحل علیہم کالاسد المخبی پس پہلو توٹوٹا
 برادر پر بہت روڑی پر مثل شیر غضبناک کراشتیا پر حملہ کیا ثم اقتطعوا العباس عنہ واکاطوا بہ
 من کل جانب حتی قتلوه پھراون لعینون فجناب عباس کو حضرت سے جدا کر لیا مین خیال کہ
 اگر دونوں بہائی متفق ہو کر لڑیں تو تمام فوج کو پامال کر نیگے کچھ فوج فوج جناب امام حسین کو
 گھیر لیا اور کچھ فوج فوج جناب عباس پر زرعہ کیا مگر قربان و فاداری عباس پر کہ اشتیاق سے لڑتے ہی
 جاتی تھو اور جان حضرت ہی مین لگی تھی کہ ہر دم پھر پھر حضرت کو دیکھتے تھو کہ ایسا نہ ہو کہ میری رو برو
 اور میرے جیتیوی فرزند رسول خدا شہید ہو جائی سبحان اللہ و فاداری او نہیں پر ختم ہوئی الغرض وہ
 سب اشتیاق اکیلا پھر عباس علیہ السلام پر ٹوٹ پڑی اور کینے تلوار ماری اور کینے گز اور کینے نیزہ
 اور کینے تیر مارا یہاں تک کہ اوس عاشق برادر کو شہید کیا بکی الحسین یقلہ بکاء شدیداً
 پس جناب امام حسین ایک چیخ مار کر روڑی وقال واکھاء واعباساً الا ان البکر کھڑی
 وقلت خلعتی اور فرمایا ہا ہی بہائی میری ہا ہی عباس قوت بازو میری بس تیر عمری میری عمر میری
 ٹوٹ گئی اور راہ چارہ مسدود ہو گئی جب تمسا بہائی جدا ہو جائی پھر کون صورت ہو میری جنوں کی
 اسی حضرات جناب عباس کو ایک تیر لگے کا یہ صدمہ ہوا کہ بغیر جان فدا کیے چین نہ آیا آہ اوستوت
 کہان تھو عباس کہہ چناب امام حسین کو تنہا پا کر اسقدر تیر لگاؤ تھو کہ جیسو ساہی کو بدن پر کاٹو

ہو تو بین اور جب ازینکی طاقت نہی حضرت بین تو حضرت ٹہر گئی اور کبھی نعش عباس کی طرف دیکھ کر
 رو تو تمہارے کبھی نعش اکبر کو دیکھ کر رو تو ادا کا کہہ سہم سہم وہ نہ تھکتا شعب وقع فی صدرہ
 ناگاہ ایک تیر سہ پہلو زہر آلودہ کسی لعین نے سینہ اقدس پر مارا حضرت فرمایا بیٹم اللہ ویا اللہ
 و علی سئل رسول اللہ پس یہ فرما کے سر اقدس جانب آسمان بلند کیا کہ اے پروردگار میرے
 تو جانتا ہو کہ یہ لعین ناحق تیرے رسول کو فرزند کو قتل کر تو بین پر چاہا کہ اوس نکالین وہ تیرے سامنے
 نہ نکلا کہ پشت پر ہو گیا تھا فَاخْرَجَهُ مِنْ قَفَا پس حضرت نے جانب پشت سے اوس کو نکالا فَاثْبَعَتْ
 اللہ کما لیل ذاب پس زخم سے خون مانند پرنالہ کی روان ہو حضرت نے دست مبارک زخم پر رکھا جب چلو
 خون سے بہر گیا رچی پہاڑی اللہ تبارک و تعالیٰ تیرے پیچھا جانب آسمان فَمَا رَجَعَ مِنْ ذَلِكَ الدَّمِ قَطْرَةً پس
 اوس خون سے ایک قطرہ زمین پر نہر کا جب دوسرا چلو خون سے بہر اظہر کما راسہ و حیثیۃ اوس رو اور
 ریش مبارک پر ملو تو اور فرما تو ہلکا الا فی جدی رسول اللہ و انا محضوب ید می اسطر
 ملاقات کرونگا رسول خدا سے در حالیکہ دائرہی میری میری سر کو خون سے خضاب کی ہوئی اور کہوں گا یا
 رسول اللہ قتلنی فلان و فلان ای ما رسول خدا مجھ کو فلاں فلاں ظالم نے شہید کیا تا یخ طبر میں قوم
 کہ حضرت تو اس عالم میں خاک پر بیٹھو تو اذ جاء سالک ابن البشر الکندی الی الحسنین ناگاہ مالک
 بن بشر الکندی لعون آیا قریب حضرت کو قضوب السیف علی راسہ و علیہ برنس من حرقہ
 اوس پر رحم لعین نے اس زور سے تلوار سے اقدس پر ماری کہ سر مبارک سے کلاہ خرقہ کاٹنے ہو حضرت نے
 اوس کو دیکھ کر فرمایا لا اکلک کما ولا شربک و خسرک اللہ مع الظالمین اے سنگدل مجھے اے ظالم
 وستم رسیدہ پر تو نے اسی وقت میں تلوار ماری اس ہاتھ سے تھجو کہ مانا اور پینا نصیب نہ ہوا و خسر ہو تیرا
 ساتھ ظالموں کو یہ کہہ کر کلاہ اوس شقی کو اگر پینک دی فَاخَذَهُ الْکِنْدِیُّ وَاطْلَقَ بِهِ الی
 مسکن زلم پس اوس لعین نے اوٹھالی اور اپنے گھر روانہ ہوا اور بولا اپنی زوجہ سے اغسلی لہذا ابوہ
 و ہوا اس ٹوپی کو وہ بولی کلاہ پر خون دیکھ کر اے سنگدل یہ کلاہ کس مرد یا خدا کی ہو اور یہ کلاہ تو کلاہ
 سر کاٹ کر لایا ہو فقال ہذا برنس الحسنین پس وہ شقی خوش ہو کر بولا کہ یہ ٹوپی حسین کی ہے

وہ نیک بخت بولی فَقُلْتُ الْحُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَسَلَبْتُ بَرَسَهُ وَاللَّهِ لَا حَبِيبَتِكَ أَبَدًا
 اے حسین کیا قتل کیا تو زحیٰ بن علی کو اور لایا تو ٹوپی او سکی قسم خدا کی کہ آج سونہ میں روضہ تیری
 اور نہ تو شوہر میرا اوس لعین نے غصہ ہو کر ایک طمانچہ مارا پس قدرت خدا ہاتھ اوس ظالم کا دروازہ پر پڑا
 اور ایک کیل آہنی او سکی ہاتھ میں لگی اور ایسا زخمی ہوا کہ اچھا نہ ہوا اور دست ستم او کا گل گر کر پڑا
 وَلَمْ يَكُنْ يَكْفُلُ بِمَا دَلَمَ كَيْتُوبٌ وَلَا يُؤَالُ فَيَقُولُ أَمْ يَصْحَاحُ سَاكُتٌ أَوْ كَمَا نَظِمْنَا نَصِيبُ الْأَوْسِ كُلِّ فَرَاوَانٍ
 اور ہمیشہ فقیر اور بیمار رہا یہاں تک کہ واصل جہنم ہوا روایت یہی ہم فضائل جناب امام حسین
 پر اشعار و مناجات اوں حضرت کو پیر مرثیہ امام حسین ماتم جناب عباس
 میں خاتمہ شہادت علی اصغر پر قبل جناب علی ابتر کو فی بعض الکتاب المعتبرہ
 عَنْ الطَّبْرِيِّ عَنْ لُحَاوُسِ الْأَمَّانِيِّ بَعْضُ كُتُبٍ مَعْبُورَةٍ مِنْ رِوَايَتِ كِي هُوَ طَبْرِيٌّ أَوْ رَاسِخٌ طَاوُسُ
 یافانی سوانہ الحسین ابن علیؑ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَكَانِ الْمَظْلُومِ يَحْتَدِي إِلَى الْيَمَنِ النَّاسُ يَسْتَأْذِنُ
 جِئْنَاهُ وَخَرَجَ لَهُ جَسَ قَتْلُ جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ بِكَانَ تَارِكٌ مِنْ ثَمَرِهِ تَوَالِيًا نَوَاجِيبِ بَيْنِ أَوْرَاقِ
 مبارک سے ساطع ہوتا تھا کہ لوگ معلوم کرتے تو کہ اس مکان میں جناب امام حسین تشریف رکھتے ہیں
 فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ كَثِيرًا مَا يَهْوِلُ جِئْنَاهُ وَخَرَجَ أَسْوَاطُهُ جَنَابِ رَسُولِ خَدَاكَ شَيْثَانِي
 انور اور گلوئی مقدس کو حضرت کی چوٹی تو وہی فی المحاسن عَنِ الصَّادِقِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْحُسَيْنَ وَ
 أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سَاكِرَانِ قَاتِلَا بَنِي خَدِيجَةَ عَلَى الْحُسَيْنِ كُنَابِ عِيُونِ الْحَاسِنِ مِنْ حَضْرَتِ صَادِقٍ
 سنقول ہو کہ ایک روز جناب امام حسین اور انس بن مالک کہیں جا رہے تھے جب قبر خدیجہؓ اور جناب
 سیدہؓ پر پہنچے تو جناب امام حسین روئے شمس قَالَ إِذْ هَبَّ عَنِّي بَعْدَ إِذْ أُنْشِئْتُ سَوْفَ يَأْكُلُ سِرْجُ جَا
 میری پاپس سے اور مجھ کو تنہا چھوڑ دی پس انس جدا ہو کر وہیں چپ رہا کہ دیکھوں حضرت کیا کرتے ہیں
 فَلَمَّا لَحَالَ وَقُوفُهُ فِي الصَّلَاةِ سَمِعْتُهُ قَائِلًا بِسِ اس کہتا ہوں کہ دیکھا میں نے پہلو تو حضرت دیکھ
 نماز میں مشغول رہی پھر درگاہ قاضی الحاجات میں یوں عرض کر فو لگو شعریا رَبِّ يَا رَبِّ اَنْتَ
 مُؤَلَّاہُ قَدْ رَحِمْتَ عِبِيدَكَ الْجَلَاہُ اے پروردگار میری پروردگار میری تو میرا مولا ہے پس تم کو

اس بندہ حقیر کہ تیری طرف پناہ لایا ہو اور التجا کرتا ہو شعر یاد آئے اَلْحَافِی عَلَیْكَ مَعْمَدُ فِی +
 طَوْبِی لَیْنُ کُنْتُ اَنْتَ مَوَکَاۃً اِیْخَاوَنْدَ صَاحِبِ بَزْرِ گَوَارِی وَ شَرَفِ تَوَہِیْمِ رَاحِلِ اعْتِمَادِ اَوْرِ خُشَا حَالِ
 اوس بندیکہ جسکا تجھ سے آقا ہو شعر طَوْبِی لَیْنُ کَانَ خَادِمًا اَرَقًا + کِشْکُوْا اِلَیْ ذِی الْجَلَالِ بَلَوَاۃً
 خوشحال اوس بندیکہ کہ تیرے خوف سے تمام شب بیدار رہے اور شکایت اپنی بلا کی سوائے تیرے کسی پاس
 نہ لیجائے شعر وَ مَکَاۃً عِلَّۃً وَ لَا سُمْ + اَلْکَرِیْمُ حَبِیْبُکَاۃً اَوْرِ کُوْنِی سِیَّارِی اَوْرِی طَرَحْکَا مَرْضِ اَوْسِ
 بندیکہ کہ نہیں ہو سوائے تیری محبت کی یعنی اگر وہ بندہ بیمار ہی ہو تو محض تیری محبت کا بیمار ہو اور سوائے
 اس کے کوئی عارضہ نہیں ہو اوس شعر اِذَا اَشْشَکْتَ بَنَیَّۃً وَ عَصَیْتَهُ اَحْبَابَہُ اللّٰهُ ثُمَّ لَبَّآۃً خَدَاوْنَا اَوْیَا
 آقا ہو کہ جس وقت بندہ شکایت اپنی رنج و الم کی تیری پاس لانا ہو تو ازراہ بندہ نوازی اوسے جواب دیتا
 یعنی اے بندو میری حاضری میں تیری حاجت روائی کو شعر اِذَا اَتَبَلَاۃً لِّظَلَامٍ سُبْحًا اَوْکُوْمَۃً
 اللّٰهُ ثُمَّ اَدْنَاۃً خَدَاوْنَا اَوْیَا بندہ نواز ہے کہ جبوقت بندہ تیرا شب تار یک مین دست تضرع تیری
 درگاہ میں بلند کرتا ہو تو اپنی لطف و کرم سے عین و بزرگی عطا کرتا ہو اور اپنی قرب میں اوسے جگہ دیتا
 قُوْدِی عَلَیْکَ السَّلَامُ اَنْسَ بِنَ مَالِکِ کَتَاۃً جِبِ حَضْرَتِ سَنَاجَاتِ سِی فَاغِ هُوِی تَوَا یَکِ اَوَاغِبِ
 آئی جانب پروردگار سو کہ گویندہ نظر نہ ٹانٹا اور یہ اشعار جواب میں حضرت کے پڑھتا تھا شعر لَبَّیْکَ عَبْدُ
 وَاَنْتَ فِی کَفِّی + وَ کَلِمَا قُلْتَ قَدْ عَلِمْنَاۃً حَاضِرِہٖ اَوْیَا بندہ میری تو میری پناہ میں ہے اور جو تو
 سناجات کی سب ہمنو سنی اور مطلع ہو میری شعر صَوْتُکَ کَسْبًا قَاۃً مَلَاۃً لِّکَیْ فَحَسْبُ الصَّوْتِ
 قَدْ سَمِعْنَاۃً تیری آواز سن کر اے حسین ملائکہ مقربین ہمارے مشتاق ہیں پس کافی ہو وہ آواز تیری
 کہ ہمنو اور ملائکہ نے سنی شعر دُعَاکَ حَیْذَیْ یَحْوَلُ فِی حُجْبٍ + فَحَسْبُکَ الشَّیْءُ قَدْ سَفُوْنَاۃً دُعَاۃً
 اے حسین ہمارے پردہ ہاے قدرت تک پہنچی پس ہم تیری حاجت روائی کو پس ہیں اور ہمنو پردہ
 حجاب تیری رو برو سے ادا تھا شعر کَوْنِی الرَّحْمٰنُ مِّنْ جَوَانِبِہِ + وَ حَوَصِّرْ لِّکَ اَنْفُسًا اَوْیَا بندہ
 میری تیری خضوع و خشوع کا یہ حال ہمارے عبادت میں پہنچا ہے اور ایسا حضور قلب سے
 تو ہمارے عبادت میں مشغول ہوتا ہے کہ اگر ہوا تیرے اطراف سے گزرتی تو تو اے حسین بیہوش نہیں

گر تیرے شعر سنی بلا زغبہ ولا زہب + ولا حساب اے انا اللہ پس اب جو چاہے ہم سے
 سوال کر بخوف و خواہش اور بحساب ہم تجھ کو عطا کریں گے پس سنو مراتب انبیا آقا اور مولا حسین
 بن علی علیہما السلام کو کہ حضرت موسیٰ بن عمران سے کس قدر تیری میں زیادہ تھی کہ حضرت موسیٰ کو
 یہ کوہ طور جواب نہ ملتا تھا اور تمہاری سید و آقا جس جا مناجات کرتے تو پروردگار عالم کس شفقت
 و نوازش سے جواب دیتا تھا کہ اے حسین تیری آواز کو فرشتے مقرب ہمارے مشتاق ہیں آہ ہزار افسوس
 وہی حسین آقا اور مولا تمہارا روز عاشورا جب نزعہ اشقیامین گمراہ ہوا تھا تو کیسی کیسی کلمات
 سخت و نہاری اوس مقبول باری کو کہتے تھے اگر خیال کیجئے تو وہی روئیکو کفایت کرتے ہیں خیال نہ
 جب صبح غم و الم روز عاشورا نمودہ ہوئی تو فوج اشقیامین مستعد قتل فرزند رسول خدا ہوئی اور سیدنا
 پروردگار ہوا اور خروش اٹھوا الحسین اٹھوا الحسین بلند کیا تو فرزند رسول خدا اپنے لشکر قلیل کو
 لیکر اودن لعینوں کو مقابل ہوئے اور حکم کیا کہ اگ خندق میں روشن کر دین تالین چن چن پرنہ اپنے
 فُظُّوا الحسین اے عسکر عجم بن سعد کانت السَّيْلُ يَمْوُجُ پس حضرت نے نظر کی طرف لشکر عمر سعد
 کہ مانند دریا کو موج مارا ہوا قائل اَلْقَوْمُ اَنْ يَحْوُوا حَوْلَ بَيْتِ الْحُسَيْنِ فَيَرْوُونَ الْخَنْدَقَ فِي
 ظُهُورِهِمْ وَالتَّارُ تَضَطَّرُّمْ پس اودن کافروں نے پہلو قصد خیمہ نکا کیا کہ لوٹ لین اور گور ہو دوڑا
 توراہ پناہی اور دیکھا کہ خندق میں آگ شعلہ زن ہوا چار ہوئے فنا دی الشَّيْءُ يَا حُسَيْنُ اَتَجَلَّتْ
 بِاللَّتْرِ قَبْلَ الْقِيَامَةِ پس شمر حرامی نے آواز دی کہ اے حسین شبابی کی منور طرف آتش دوزخ کو سعادت
 مِنْ هَذَا الْكَلَامِ حضرت نے فرمایا یہ کون ہے اصحاب نے عرض کی یہ شمر ملعون ہے فقال لہ یَا بَنَی
 رَاْعِيَةِ الْمَعْزِنِ اَنْتَ اَوَّلِيْهَا صِلِيْنَا حضرت نے فرمایا اے پسر گلہ بان تو ہی اولیٰ و سزاوارش
 جہنم کا ہو پس سلم بن عوسجہ نے عرض کی کہ ارشاد ہو تو ایک تیر ماروں اسو کہ تیر کی زد پہرے قتالی
 لَا اَبْدُ بِالْقَتَالِ حضرت نے فرمایا میں حجت اسد ہوں نہیں چاہتا کہ شروع جنگ میری طرف سے
 پہر حضرت نے فرمایا کہ سنو تم میں تمہیں وعظ و پند کرتا ہوں یہ فرما کہ حضرت نے ایک خطبہ پڑھا راوی
 کہتا ہے کہ ایسا کلام فصیح و بلیغ نسا تھا اور نہ پھر سنا بعد ازان فرمایا اَيُّهَا النَّاسُ دیکھو کہ میں ہوں

اور اپنی نفسوں کو ملاست کرو ہل یصلح لکم قتلکم و اھتکاک حومتی آیا سزاوار ہر تہمین قتل میرا اور تہنگ
 حرمت میری اہل بیت کی اکتسابی بنیں کیا میں نہیں ہوں نواسا تمہارا جو تہی کا اور نہیں فرمایا رسول
 خدا فرمجا اور میری بہائی کو ہذا سید اشباہ اھل الجنة یہ دونوں سردار جنان اہل بہشت ہیں
 و یحکم الطلوع فی یقتیل منکم قتلہ او ماکلہ استمکلتہ او یفصا صیر لحدہ وای ہر تہمین آیا پیڑ
 کیسکو قتل کیا کہ عوض اوسکو بھوک قتل کرتے ہو یا کیسکو زخمی کیا ہو یا کیسکا مال لیلیا ہو یا شریعت میں تعمیر
 کیا ہو پس کسینو جواب دیا فقال الشمر کفہ اللہ ہو یعبد اللہ علی خوف پس شمر لعین بولا کہ یہ
 شخص ایسی باتیں کرتا ہو کہ دین سو گناہ نہ ہو حیب بن ظاہر بولا کہ اے لعین تیرا درجہ دین سو گناہ نہ ہے
 کہ ایسوکلمی فرزند رسول و دو جہان کو کتا ہو فسکت الحسنین و رجح الی عسکر کم حضرت خاموش ہو
 پھر اڑی شتم رمی عمرو بن سعد و قال اشیدہ وانی اول رام پر عمر سعد فریاد لکھ کر حضرت پر مارا اور
 بولا کہ گواہ رہنا سو گروہ کو فہ و شام کہ پہلو اوس شقی فریاد لکھ کر حسین پر مارا ہو پس ایک دفعہ سب نو
 تیر لکھ کر حسین پر مارا کہ کوئی رقتا و حضرت سو باقی نہ رہا تھا کہ زخمی نہوا ہو اور ایک حدیث میں ہے
 قتل فی ہذہ الحولہ حسنون رجلا من اصحابہ کہ اوسی علمین بچاس اصحاب حضرت کو شہید
 ہوئے بعد ازاں ایک ایک دوسرے سو رخصت ہو کر جان فرزند رسول پر تشار کر نیلگا توڑیسی عرصہ میں
 جان و جگر خیاں فاطمہؑ ہر اکا کوئی ہونس و یار سوا عباسؑ علمدار اور علیؑ اکبر شہید احمد مختار کو باقی نہ رہا مگر
 جب کہ جناب عباسؑ گزر شتم سرا قدس پر کہا کہ میدان میں گھوڑیسی گریو تو حضرت بیتاب ہو کر دوڑے
 اور رو رو کر فرماتے تھے و احکاء و احکاء الان انکسر لھمرفی و قلت جلیتی ہا وای ہمانی سیر
 ہا وای عباسؑ علمدار تمہاری مریضی مگر حسین کی ٹوٹ گئی اور راہ چارہ مسدود ہو گئی و بکی بکاء شد
 یہ کہتے تھے اور ڈھانڈین مار مار کر روڑے اور کچھ اشعار مرثیہ عباسؑ میں پڑھتے تھے وہ مرثیہ یہ ہے
 لھفی علی العباس لما ان دنی اھل الفوات یقلبہ الاحزان افسوس او حسین جدانی عباسؑ
 کہ جب پانی نیو فرات پر بادل محزون گیا شعر فاراد شرب الماء قال لفسیدہ و احسرتا لیسید الظمان
 پس پیاس کی شدت سو چاہا عباسؑ فریاد بانی پیہ کہا اپنی ولیمین کہ افسوس او عباسؑ تو پانی پیے

اور بہائی حسین تیرا تین نکاحا پیاسا رہو شعر عفاف الشَّوَابِ مِنَ الْفَوَاتِ وَلَمْ يَبْلُ + وَجَدَ الْوَجْدَ
 أَخِيَهُ وَالْإِخْوَانَ پھینک دیا پانی اوس وفادار نو اور تین دن کو لب خشک اپنی تر تیر کی وجہ میری لب
 خشک عباس کو یاد آئی شعر قَفِي عَلَى الْعَبَّاسِ إِذْ حَاطُوا بِهٖ مِنْ كُلِّ حِجٍّ أَقْبَلُوا وَمَكَانِ اَنْفُسِ
 اسی حسین تنہائی اور بیکسی عباس پر جب وقت اشقیاء چار طرف سے اوپر نرغہ کیا شعر حَاطُوا بِهٖ
 وَاسْتَفْرَدُوْهُ وَوَقُّوْا + قَرَّبًا مَلَا هَا قَاصِدَ السَّوَانِ نرغہ کیا عباس پر تنہا جان کر اور
 ٹکڑو ٹکڑو کیا اوس در حالیکہ مشک بہر کر وہ دلا اور اطفال تشنہ کام اور اہل حرم کو لہو لانا تھا شعر
 قَعْلًا هُ رَجَسًا اَنَّهُ لِحَسَاوَاهُ + قَطَعَ الْيَمِيْنَ بِمَشْرِقِي يَمَانِي پس عذاب ہوا اوس شقی پر جس نے میرے
 قوت بازو کا دست راست شمشیر بانی سو کاٹ ڈالا شعر وَرَدْنَا لَهُ اخْرُصْرَبَةً فِي رَاْسِهٖ + حَتَّى رَاٰ
 يَنْحُو مَتَاهُ الْمِيْدَانِ آخر ایک شقی نے ایسی ضربت سر عباس پر لگائی کہ وہ بہائی میرا پشت زمین سے
 زمین پر گر کر شعر يَا أَفْضَلَ الشَّهَدَاءِ يَا بَنَ الْمُؤْتَصِّلِ صَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ كُلَّ أَوَانٍ اے افضل
 شہیدان اے فرزند علی مرتضیٰ رحمت بیجو خدا تجھے ہر لمحہ ہر آن شعر وَاللَّهُ تِلْكَ مُصِيبَةُ لَمْ اَنْسَهَا
 إِلَّا إِذَا أُدْرِجْتُ فِي الْفَكَانِ اے بہائی عباس والد تیری مصیبت فراق وہ مصیبت ہو کہ اسی
 تادم مرگ حسین نہ ہو لوگا روئی لَمَّا قُتِلَ الْعَبَّاسُ تَدَا فَعِ الْوِجَالُ عَلَى الْحُسَيْنِ منقول ہے
 کہ حضرت تو مصیبت میں اپنی برادر عکسار کی رو رہی ہو کہ ناگاہ حضرت کو یکہ و تنہا پا کر اون لعینوں
 حملہ کیا فَلَمَّا فَطَرَ ذَلِكَ نَادَى جِبْرِئِيلُ بْنُ حَبِیْبٍ اے نبی خدا کوئی پناہ دینو والا کہ فرزند رسول کو پناہ دو اَمَّا مِنْ مَغِیْثٍ
 فَمَا يَأْتِي قَوْمَ اَمَّا مِنْ مَجِيْدٍ مَجِيْدٍ اے نبی خدا کوئی فریاد رس کہ ہماری فریاد کو پہنچو اے نبی خدا کوئی طلبکار
 کہ جگر گوشہ پیغمبر کی ایسی بیکسی میں یاری کرو اَمَّا مِنْ خَائِفٍ مِنَ الْعَذَابِ فَيَدُبُّ عَنَّا اے نبی
 خدا پرست کہ عذاب قیامت سے ڈرے اور شہر اعدا کو ہم سے دفع کرے اور علی اصغر شدت شکنی سے
 گو دین بہوش ہو اوس و کہا کو فرمائی تُو اَمَّا مِنْ اَحَدٍ يَأْتِيَنَا بِشَرِّ نَبَاٍ مِنَ الْمَاءِ لِهَذَا الطِّفْلِ فَإِنَّهُ
 لَا يُطِیْقُ الظَّمَاءَ اے نبی خدا کوئی ایسا ہو کہ تھوڑا سا پانی لا کر میری اس بچہ شیر خوار کو پلا دے یہ معصوم

دودن سو پیاسا ہوا بپاس سو جان بلب ہو پس علی اکبرؑ شکل ہمیشہ فرما کہ سن شریف اوس امام
 زاد کو کاشترہ برس کا تھا عرض کی یا ابناک فداک روچی انا ایتک بالماک یا سیدتی اویا با خدا
 جان اکبر کی تمہر اگر فرماؤ تو میں پانی لاؤں حضرت فرمایا انحضرت باریک جانی فرزند خدا
 تیرے رادی میں برکت دی وہ صاحبزادہ ایک ڈوچی لیکر جانب فرات روانہ ہوا اور اون کفار کو نصیب
 شمشیر ہٹا کر وہ دوچی بہر کو خدمت حضرت میں لا کر عرض کی یا ابنت الماء لمن طحلت اویا با پانی اصغر
 کو لیا نکا تھا حاضر ہوا شیخی و ان لقی شئی قصبہ علی فاکئی واللہ عطشان پہلو تو پانی میرے
 چوڑو بہانی اصغر کو پانی اگر کچھ بچو تو میری بدن پر چڑک دیجئے کہ واسدا اویا با میں بھی بہت پیاسا ہوں
 جناب امام حسینؑ یہ سخن علی اکبرؑ سنکر بہت روڑی اور اصغرؑ کو زانو پر بٹھایا اور دوچی کو اوسکو لب خشک
 کو پس لیگئے پس اصغرؑ فراموشش ہو کر ولیدین قلنا ہم الطفل ان یشرب اناہ سئم سئم وہ
 فوقع فی خلق الطفل فذبحہ قبل ان یشرب من الماء شیئا آہ جو میں چاہا اوس بچوڑی
 کہ پانی پیو کہ ایک تیر زہر آلود خلق اصغرؑ پر لگا کہ وہ بچہ گو دین باپ کو ترپڑ لگا اور ترپڑ کر مر گیا اور
 ایک قطرہ پانی نکال نہ پیریا فکلی الحسین وری الوکلاء من یدہ حضرت بو اختیار نعرہ مار کر رویا اور
 دوچی زمین پر پھینک دی اور جانب آسمان نگاہ کر عرض کی اللھم انت الشاہد علی القوم
 قتلوا انسبہ الخلق بیک رسول اللہ خداوند انگو گواہ رہنا کہ ان گروہ اشقیاء فی قتل کیا میرے
 ایسے بچے یا سیکو کہ تم شکل ہمیشہ تھا خدایا میرا اصغرؑ تیرے نزدیک ناقہ صالح سو کم نہو گا خداوند ان
 کنت حبست عنا النصر فاجعل ذلک لما هو خیر لنا اگر اس وقت تو مناسب نہیں جانتا
 امداد ہماری تو ان سب زار و کو موجب یاقی ثواب کا گردان میری بھائی بعد از ان یہ اشعار ماتم اجابہ
 پڑھو شعر واللہ مالک ایش بعد فو قیتکم + الا البکاء وقرع السین من ندم واللہ بعد تمہاری
 شہادت کوئی مونس ویا حسنین کا نہیں رہا سوا ایشک حسرت گراؤ اور دندان تاسف میں سو کو
 شعر ولا ذکرت الذی ابدی الزمان لکم + الاجرت ادعی مموؤجہ یدعی اور جب
 مجھے یاد آؤ میں وہ مصائب تمہاری جو ہاتھ سے زانیاں کھینچ رہی ہیں کہ یوں پیاسا مٹی میں سو اس ظلم

و ستم سو مارے گوی در اختیار اشک خون آمیز آگہو نسو میری روان ہو تو بہن روایت نور ذہن
 دنیا جبریل کا حسین کو میوہ جنت پر آنا بچہ آہو کا پر شہادت جناب علی التہ
 اور کلنا جناب زینب کا خیمہ سو ابن شہر آشوب فرسن بصری اور ام سلمہ سو روایت
 کی ہو کہ کما اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ دَخَلَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ جَبْرَائِيلُ مَبْنُوكُور
 حسین رسول خدا کی خدمت میں آئے اور جبریل اوس وقت کچھ وحی الہی لائے تھے فَجَلَا يَدُورَانِ
 اَللّٰهُ يُسَبِّحُكُمَا بِحَيَّةِ الْكَافُرِي اور اکثر جبریل بصورت وحیہ کلی نازل ہو تو حسین و انہیں
 وحیہ کلی جانگو گو دین جبریل کی جابیٹھے اور دامن و آستین میں جبریل کو ڈھونڈتے ہو رسول خدا فرمایا
 کہ حسین کو جبریل کی گود سو اوتالین جبریل فر عرض کی یا رسول اللہ انہیں بڑھین نہ کر کچھ حضرت
 بولوا اچھی مجھو شرم آتی ہو کہ یہ فرزند گستاخانہ تمہاری گو دین جابیٹھو جبریل فر عرض کی یا رسول اللہ
 یہ وہ برگزیدہ خدا ہیں کہ جب والدہ بزرگوار انکی کینر خاص پروردگار فاطمہ اطہر مالک محشر علی
 بیستی میں سست ہو کر سوجاتی ہیں اور یہ شاہزادی ہوگ سورتو بہن تو حکم خالق کون و مکان مجھے
 یون ہوتا ہو کہ ای جبریل جلد زمین پر نازل ہو کہ کینر خاص ہماری سوتی ہو اور حسین فرزند رسول خدا
 بیچین ہیں اور روتو بہن اونکو جو کو ہلا تا وہ آرام کریں اور فاطمہ بیچین نہویں یا حضرت جنگی گمواہ
 جنبانی اور چکی پیسنے کی خدمت مجھو ہو وہ میری گو دین بیٹھو تو کیا رضا تقہ لیکن یہ ڈھونڈتے
 کیا بہن میری آستین میں حضرت بولو کہ یہ تمہیں وحیہ کلی جانتو بہن اور وحیہ کلی کا معمول ہو کہ
 جب سفر سوتا ہو تو اونکو کچھ تحفہ ضرور لاتا ہو فَجَعَلَ جَبْرَائِيلُ يُوْحِي بِدَفْعِ السَّمَاءِ كَالْمَنَادِ اَوَّلَ شَيْءٍ
 پس جبریل نے جانب آسمان ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی خیر لیتا ہو فَادْفِئْ يَدَهُ تَفَاحَةً وَسَقَرَجَلَةً
 وَدَسَّكَانَةً فِي الْفُورِ جبریل نے ایک سیب اور ایک ہی اور ایک انار لیکر حسین کو دیا وہ صابرا د
 لیکر بہت شاد ہوئی ہیں اون سو اونکو سب بزرگوار نوش فرمائی تو گھر توڑا سا چھوڑ دیتو تو پھر وہ بیو
 بر سرور اپنے جسم اصلی پر ہو جاتی تو جب جناب رسول خدا فی انتقال فرمایا تو وہ انار غائب ہو گیا اور جب
 جناب امیر نے رحلت فرمائی تو وہ بھی بھی غائب ہو گئی لیکن وہ سیب باقی رہا تا سرکہ کر بلا جب

غلبہ تشنگی امام مظلوم پر زیادہ ہوتا تھا تو حضرت اوس سب کو سونگھتی تھی تو تشنگی کم ہو جاتی تھی تا آنکہ
وقت سفر خلد حضرت فرما دیا اور صاحب کتاب روضہ فو ذکر کیا ہو کہ ایک اشعری بچہ آہو لیکن
خدمت رسول خدا میں آیا اور عرض کی یا حضرت یہ میں شکار کیا ہوں اور حسین کہہ دو بطریق ہدیہ لایا ہوں
حضرت فرما دیا اور واسطے او سکھو دعا یہ کہ **فَاِذَا الْحَسَنُ وَاقِفٌ عِنْدَ جَدِّهِ فَرَعَبَ لَيْمًا**
فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ اِيَّاهَا پس جناب امام حسن اوس وقت حاضر ہوا و نہون فرغت کی رسول خدا نے
وہ امام حسن کو دیا ایک ساعت نہ گزری تھی کہ امام حسین آگے آئے وہ امام حسن پاس دیکھا تو بولا
يَا اَخِي مَنْ اَعْطَاكَ اِيَّاهَا اسی بہانی یہ بچہ آہو تمہیں کس نے دیا ہر فقال **اَعْطَانِي جَدِّي رَسُولُ**
اللّٰهِ وہ بولے ہمیں یہ بچہ ہمارے نانا نے دیا ہر جناب امام حسین یہ سنکر رسول خدا کی پاس آئے اور عرض کی
يَا جَدُّ اَنْ اَعْطَيْتَ اَخِي خَشْفَةً يَلْعَبُ بِهَا وَلَمْ تَقْطَعْ بَنِي شَيْئًا کیونکہ نانا بہائی حسن کو تو بچہ آہو دیا
کہ وہ کیلے ہیں اور ہمیں دیا و جعل یکرہذا القول علی جدّہ اور بار بار یہی کہتے ہو کہ وہ نانا اپنے بھائی کو
تو بچہ آہو دیا اور مجھ کو دیا اور حضرت خاموش ہو کہ حسین کو کیا جواب دین لیکن کلمات تسلی و تشفی فرما تو ہو گروہ
نہا متو حتی ہم ان یبکی آخر کو حضرت امام حسین کی آنکھوں میں آنسو بہا آئے اور ارادہ روینکا کیا حضرت نہا متو
سخت تر دو ہو کہ کیا کریں دفعہ غل دروازہ مسجد بلند ہوا کہ لوگ دیکھو گو **فَاِذَا اَطْبَیْہُ وَسَعَهَا خَشْفًا** کہ ایک
ہرنی اپنا بچہ لیو چلی آتی ہو و من خلفہا ذئب یسوقہا الی رسول اللہ اور چہرہ او سکھایا ہو کہ او سر جب
رسول خدا کا دلتا ہو جب پہونچی خدمت جناب رسول خدا میں تو زبان فصیح سے عرض کر نیکی اور رسول خدا میرے بچے کو
ایک صیا دیکھ لایا اور یہ سیر پاس آتی تھا میں اسے شاد تھی ناگاہ سنی میں آواز باف کی کہ کہا اوسو اسے عی کیا
عَمَّا لَہُ لِحَشْفَکَ اِلَی النَّبِیِّ اسی ہرنی جلد خدمت رسول خدا میں چکیو لیکو بچہ **لَاَنَّ الْحَسَنَ وَاقِفٌ**
عِنْدَ جَدِّهِ وَقَدْ هَمَّ اَنْ یَّبْکَ اس واسطے کہ حسین محبوب ہماری حبیب کا مچلا ہوا بچہ آہو کہ لے آنکھوں
آنسو بہا نانا کو پاس کھڑا ہو اور چاہتا ہو کہ روئے و الملکۃ یا جمعہا **قَدْ رَفَعُوْا رُؤُسَهُمْ عَنْ صَوْبِ**
الْعِبَادَةِ اور تمام ملائکہ نے عبادت موقوف کی اور عبادت خانوں سے سر باہر نکال دیں **فَلَوْ کُنَّ الْحَسَنَ**
لَبَکَّتْ لِبَکَاۤتِہُمْ پس اگر حسین روینکا تو تمام ملائکہ حسین کو روینسی روینگیں گو **وَسَمِعَتْ قَاۤئِلًا یُّہُو**

و صورت و گفتار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے و گنگا اذ اَشْتَقْنَا اِلَى بَيْتِكَ نَحْضُرُكَ اِلَى
و حیدر خدا یا جب میں مشتاق زیارت رسول خدا ہوتا تھا تو اپنی پارہ جگر علی اکبر کی طرف دیکھتا تھا
خداوند ان اشقیاء کی جمعیت کو پر اگندہ کراور برکات زمین ان سے باز کرے فَوَسَّحَهُمْ دَعْوَانَا لِنَصُوكَ
ثُمَّ عَدَّوْا عَلَيْنَا يَفَا تَلُوْنَا پس پہلو ان کا فروں فرمیں بلایا کہ نصرت کریں گو ہم تمہاری جب
آئین تو انہوں نے عداوت کی ہوا و قتل پر یہ یہی حکم باندھی ہو غرض علی اکبر پر رخصت ہو کر واپس چلے گئے
سو یہ کفار روانہ ہو کر یہ خبر امام زادہ فرمائی کہ اَبْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ سَخَنَ وَبَيَّتَ اللَّهُ اُولَى
يَا لَيْتَنِي مَيِّنَ هَوْنِ عَلِيٍّ اَكْبَرُ فَرْزَنْدِ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ کا قسم بخانہ کعبہ ہم ہیں سزاوار اور حق تر رسول خدا
قرابت میں شعروا لِلَّهِ لَا يَعْطِلُكُمْ فَيُنَا بِنُ الدَّاعِي + اَطْعَمَكُمْ يَا لَوْ تَمَّ حَتَّى يَنْتَشِي و اسد ہم محکوم فرماؤ
نہوں کو یعنی یزید حرام زادہ ہی ہم اوسکی معیت نہ کریں گے اور مارو گناہ میں تمہاری سینوں میں نیزہ اپنا
اوس وقت تک کہ دو ماہو جانیرہ میرا شعر اُتار دے اَلْحَسْبُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ غُلَامٌ هَاشِمِيٌّ
عَنْ قَتْلِ قَتْلِ كُرُوْكَاتِ مَيِّنَ تَلُوْا سِوِ دُرِّ حَالِي كَمِ مَيِّنَ حَامِيَتْ كُرُوْا لَاهُونَ اَبْنِ يَزِيْدٍ كُوْرُ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ خُدَا
جانب سے مانند قتل کر فی جہان ہاشمی و عربی کو پس اوس شجاع ابن شجاع تین دنگو ہو کر اور پیٹ
فر ایک سودس کا فر فی النار کی شمع رُجِعَ اِلَى اَبِيهِ وَقَدْ اَصَابَتْهُ جَوَاحِثُ كَثِيْرَةٌ پھر علی اکبر
خدا سے حضرت تین آواز جسم شریف بہت مجروح ہوا تھا اور خون جاری تھا تصور کیجئے کہ کیا حال
ہوا ہو گا حضرت کا یہ حال فرزند دیکھ کر خدا یہ حال بھیجے گا کسی باب کو نہ کہامی جو جناب امام حسین نے
دیکھا اور عرض کی علی اکبر فریاد کیا اَبَتُ الْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِي وَثِقُلَ الْحَدِيدُ اَجْمَدُ اَبِي اُمَيَّيَا
شدت مجھ پر ہو ڈالتی ہو اور گرانی آہن مجھ پر دیتی ہو قَتَلَ اِلَى شَرِّكَ مِنَ الْمَاءِ سَبِيلٌ پس امی یا بابا
تو زاپانی ہو سکتا ہو کہ میں اپنے حلق خشک کو تر کروں قَبَضَ الْحُسَيْنُ وَقَالَ يَا بَنِي كَعْبٍ عَلَيَّ
نَحْمَدُكَ وَ عَلَيَّ وَ عَلَيَّ اَنْ تَدْعُوْهُمْ فَلَا يَجِيْبُوْكَ پس حضرت بہت بیتاب ہو کر روڑے اور فرمایا اَلَيْسَ
بہت دشوار ہو رسول خدا اور علی مرتضیٰ پر اور مجھ پر کہ تو فریاد کرو اور میں تیری فریاد کو نہ پہنچوں یعنی
تو پانی مانگو ای پارہ جگر اور تھو پانی نہ پلا سکوں پھر فرمایا يَا بَنِي هَاتِ لِسَانَكَ فَاخْذَرْ بِلِسَانِكَ

فَصَلَّاهُ اِی پاره جگر ای علی اکبر فدا ہوں تیری پیاس پر زبان خشک اپنی باہر نکال جب
 زبان اپنی اکبرؑ کو باہر نکالی حضرتؑ نے اپنے دہن میں لے کر زبان اکبرؑ کو چوسا آٹا حضرت ہی
 تو تین دن کو پیاسی ہو کر تراوت زبان حضرت میں کمان تھی پھر انگوٹھی دہن اکبرؑ میں دی اور فرمایا اِنِّی
 اِلٰی قَتْلِ عَدُوِّكَ پھر جہاں اکبرؑ دشمنوں سے لڑنے کو ابلی یقین ہے مجھ کو نور نظر میری کہ تو میدان سے
 جیتا نہ پھر لگا کر رسول خداؐ کو ایسا سیراب کرے کہ تو پھر پیاسا نہ ہوگا پس پھر اکبرؑ میدان میں لڑا
 اور تو شقی پھر اوس تین دن کو پیاسی رہے مارو تم صوب منعمہ بن عبد العبدی لعنہ اللہ علی
 متفوق راسیہ وہ صاحبزادہ تین دن کا پیاسا رہا نہین مشغول تھا کہ متغذبن مرہ عبدی لعین نے
 کمینگی سے اگو ایک تلوار سر علی اکبرؑ پر ماری کہ سر اکبرؑ کا قہ ہو گیا تم اَعْلَقَتْ قَوْسَهُ فَاَحْمَلَهَا الْهُوسُ
 اِلٰی عَسْكَرِ الْاَعْدَاءِ صدمہ ضرب ہو اکبرؑ کو جو عیش آؤ لگا باہر گھوڑی کی گردنیں لگا کر پٹ گئیں
 گھوڑا اوس مظلوم کا لشکر کفار میں لگا کسا فقط حوٹا زبا زبا پس اون سیر محوں نے فرصت
 پا کر پاره جگر حضرت کو تلواروں سے ٹکڑی ٹکڑی کیا جب روح اوس صاحبزادہ کی قریب مفارقت ہوئی
 باواز بلند حضرت کو پکاریا اَبَاکَ اَدْرِکْنِی اے ابابا اکبرؑ تو جان آپ پر فدا کی جلد خبر لو اور یہ جبردار
 نشر لعین لاؤ میں اور ایسے جام سے سیراب کیا مجھ کو کہ پھر پیاسا نہ ہوگا فَصَاحَ الْحُسَيْنُ وَقَالَ
 قَتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا قَتَلُوْکَ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ فَاِیْسَا اَیْکَ نَعْرَہُ مَا رَاکَ زَمِیْنُ کَرِیْمًا کَا بِنِیْ گئی اور فرمایا
 خدا قتل کرے اوس قوم کو کہ جنہوں نے تجھ کو قتل کیا اے اکبرؑ نور نظر میری ایک راوی کہتا ہے کہ کسی
 صدمہ میں ہمیں فرزند رسول خداؐ کو منتشر احواس پٹیا لکھ کر جب ہنسی پیر پاره جگر سرور گھوڑی سے
 گر نہیں پکارا یا اَبَاکَ اَدْرِکْنِی تو دیکھا ہنسنے کہ ہوش و حواس حضرت کو منتشر ہو گئی وَجَاعًا وَ اَلْکَلْبَ
 عَلٰی نَعْشِہٖ حَتّٰی عَشِیَ عَلَیْہِ اور آؤ حضرت نعش پیر پر اور قیاب ہو کر گرا دیا اگو نعش مجروح
 اکبرؑ پر اور بیہوش ہو گئی خدایہ حال فرزند کیسے کند کماؤ جو فرزند رسول خداؐ نے دیکھا جب عیش سے
 افاقہ ہوا تو مسلسل آنسو چشمہ مبارک سے روان ہو کر فَاَخَذَ دَاسٌ وَ کَدَہٌ وَ وَضَعُہُ فِی
 حُجْرَہٖ پس حضرتؑ نے سر علی اکبرؑ کا گو دین رکھا اور چہرہ ہم شکل پیر سو خاک و خون پونہم ہو کر

اور رو کر فرمود قتل اللہ ہو گا قتلک قتل کرے خدا اوس گروہ کو جسے بھوکھ قتل کیا ایفزند
 سیرے کیا بنی علی اللہ نیک بکدک اھقا ای پیر سیرے پیرے جگر سیرے ای اکبر خاک اس دنیا اور زندگیا
 دنیا پر کہ توجا اور میں ضعیف بعد تیرے جتیار ہوں راوی کہتا ہو گا فی انظر الی اموات
 خرجت من فسطاط الحسین مسرعة کافھا الشمس الظاہرة دیکھا میں کہ ایک بی بی شہل
 خورشید درختان خیمہ حسین سیرے پیرے نکل کو جانب قتل گاہ دوری وہی تنادی بالکویل
 والیور وھول وہ فیاد وادیلاد اہوراہ کرتی تھی اور کہتی تھی یا حبیبنا لا یاکثر ولا یاکف
 عینا لا ہاوی حبیب سیرے پیرے ای میوہ دل ہاوی نور چشم سیرے پیرے یا سائید کیا فجا عت
 وانکبت علیک پس روتی ہوئی اگر وہ نقش اکبر پر گر پڑی جناب امام حسین اوس بی بی کو
 سمجھا کہ خیمہ میں لیگے پوچھا میں یہ کون ہے جو خیمہ سے تیار ہو کر باہر نکل آئی فقیل ہی زینب
 بنت علی کہا لو کون ذیہ زینب ہی بی بی علی اور فاطمہ کی تیار ہو گئی ماتم اکبر میں اور اپنی پردیکا
 خیال نہار وایت بیستم ثواب پانی پیکر لعنت کر زمین امام حسین کو قاتلون پر
 اور بیان محبت رسول خدا یا امام حسین اور خبر دنیا اون حضرت کلساتہ
 شہادت اون حضرت کو اور باعجاز دوزخ پلانا رسول خدا کا امام حسین کو
 اور تشنگی امام اور شہادت علی اصغر اور رخصت امام حسین اور شہادت
 اور باقی رہی میں لعنہ کو بیگور و کفن کتاب آمالی میں داؤد رقی سے منقول ہے کہ میں نے
 جناب صادق میں حاضر تھا کہ حضرت ذی پانی نوش فرمایا کاغذ و دقت عینا لا یالہ موسع وقال
 پس حضرت کی آنکھ میں آنسو بہا اور فرمایا خدا لعنت کرے قاتلان حسین پر پھر فرمایا جو میں بعد
 پانی پیو کر سیرے جہد مظلوم امام حسین کو اور او کو اہل بیت کو یاد کرے اور حضرت کو قاتلون لعنت
 کرے خدا لاکھ حسنه اوسکو نامہ عمل میں لکھتا ہو اور لاکھ گناہ اوسکو محو کرتا ہو اور لاکھ درجہ واسط
 اوسکو بلند کرتا ہو اور گویا کہ لاکھ بند سیرے راہ خدا میں اوسکو آزاد کیو اور روز قیامت کو بادل
 خشک محسوس ہوگا اور حرارت تشنگی سے محفوظ رہیگا اور طبری فی طائوس یانی سیرے روایت کی ہے

اِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَكَانِ الْمَطْلُومِ كَيْفَ دُمِيَ اِلَيْهِ النَّاسُ يَبْكُ مِنْ جَنِينِهِ
 وَخُجْرِهِ يَعْرِجُ بِامَامِ حُسَيْنٍ مَكَانَ تَارِيكِ مِثْقَلِ مِثْقَلِ تَوْبَةٍ اِذَا كَانَ نُوْرُ مِيشَانِي مَبَارَكِ سِوَا رُكْلُوَيْهِ مُقَدِّمِ
 سِوَا طَعِ هُوَا مَا كَلَامُ لَوْ كَمَا مَعْلُومُ كَرْتُو كَمَا بِيَانِ حَضْرَتِ تَشْرِيفِ كَتُوْبِيْنَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ كَانَ
 كَثِيْرًا مَا يُقْبَلُ جَنِيْنُهُ وَخُجْرُهُ اَسْوَاطُ كَمَا كَثُرَ رَسُوْلُ خَدَا بِمِيشَانِي اَنُوْرًا وَرُكْلُوَيْهِ اَقْدَسُ كَرُوْبَةً
 لَيْتَهُ تَوَدَّنِي رِوَايَةً قَالَ الْحُسَيْنُ يَوْمَ الْجَدَّةِ لِمَا لَقِيْتُ خُجْرِيْ اَوْرَاكِ رَوَايَتِ مِثْقَلِ مِثْقَلِ كَمَا كَرْتُو
 جَنَابِ رَسُوْلِيْ اَوْزْدِ زَهْرًا اَوْ رُكْلُوَيْهِ نَزِيْنِ كَرُوْبَةٍ لَيْتَهُ تَوَدَّنِي كَمَا اَمَامُ مَطْلُومُ فِيْ يَوْجِهَانِيْ مَا كَلَامُ بَاعِثُ
 كَمَا كَثُرَ اَبِ سِيْرِيْ كَلُوْ كُوْچُوْ سُوْجُوْ مِثْقَلِ رَسُوْلُ اللهِ وَقَالَ اَبِ حَضْرَتِ مِيشَاخْتِ رُوْزُوْرُوْ فَرَمَا يَا اَبَا
 اَبِيْ اَقْتُلْ تَوَضَّعَ السُّيُوْفِ بَيْنَكَ اَوْ فَرَزْدِ مِيْرُوْ سَلِيْمِيْنَ چُوْ مَتَا هُوْنَ كَمَا اَيَكْدِنَ اَسِيْ جَا سُوْجُوْ
 حَلَقِ نَا زِيْنِ تِيْرَا خُجْرُ ظَلَمِ وَ سَتَمِ سُوْ كَا نَا جَا يَكَا اَبِ سِيْ كِيُوْ نَكْرَهْ رُوْ وُ نِيْنِ كَمَا جِسْكُوْ مِثْقَلِ اَسَا بِاَرَا كَرُوْنَ
 اَسْتِ جَفَا كَارَا وِ سُوْ هُوْ كَا بِاَسَا قَتْلُ كَرُوْ قَالَ الْحُسَيْنُ يَا جَدَّاهُ اَقْتُلْ قَالَ بَلِيْ اَعْرَضُ كِي
 حُسَيْنِ كَمَا اَوْ جَدِ بَزُوْ اَزَا يَا مِيْنِ قَتْلُ كِيَا جَا وُلُكَا حَضْرَتِ فَرَمَا يَا هَانِ اَوْ سِيْرُوْ رَا حَتِ دَلِ تُوْ
 قَتْلُ كِيَا جَا يَكَا قَالَ لَا تِيْ ذَنْبٌ قَالَ يَا بَنِيْ اَنْتَ بَعْضُوْمُ مِثْقَلِ الْخَطَاةِ وَلَكِنْ لَوْ فَكَاهُ
 اَمِيْنِيْ جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنِ فَرَعْرَضُ كِي اَيَا نَا كَسِ جَرْمِ وَ كَنَاهِ بِرُجُوْ قَتْلُ كَرِيْنِكِيْ حَضْرَتِ بُوْلُوْ تُوْ مِصْحُوْمُ
 جَرْمِ وَ خَطَا سُوْ لِيَكِنْ شَفَاعَتِ مِيْرِيْ اَسْتِ كِي سُوْ قُوْفِ اَوْ تِيْرِيْ شَهَادَتِ بِرَقَالَ يَا جَدَّاهُ اَنَا
 رَضِيْتُ بِذَلِكَ جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنِ فَرَمَا يَا اَيَا نَا اَكْرِ شَفَاعَتِ اِيْكِيْ اَسْتِ كِي مِيْرُوْ قَتْلُ بِرُجُوْ
 تُوْ مِيْنِ بَدَلِ رَا ضِيْ هُوْنَ كَمَا رَا هُ خَدَا مِيْنِ مَا رَا جَا وُنِ اَوْرَا كِي اَسْتِ اَتَشْ دُوْنِخِ سُوْچُوْ سِيْحَانِ
 كِيَا عَالِيْ هِمْتِ تَمَهْ وَ هُ جَنَابِ اَوْرُوْ دُوْ سَرِيْ حَدِيْثِ مِيْنِ دَارُوْ هُوَا هِيْ كَمَا جِسُوْقَتِ اَمَامِ حُسَيْنِ
 سَتُوْلُوْ هُوْ فَرَمَا جَنَابِ سَيِّدِهِ كُوَا يَكِيْ بِيَا رِيْ عَارِضِ هُوْنِيْ كَمَا اَوْ سِوَا دُوْدِهِ حَضْرَتِ كَا خَشَكِ هُوْ كِيَا
 فَطَلَبَ رَسُوْلُ اللهِ مَوْضِعَةً فَلَمْ يَجِدْ لَهَا مَوْضِعَةً يَغِيْبُ خَدَا فَرَمَا لَاشِ دَا يَهْ بِهْتِ كِي لِيَكِنْ دَا يَهْ
 مِيْسَرَنِيْ اَتِيْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ يَدْخُلُ فِيْ دَارِ فَاطِمَةَ وَيَضَعُ لِسَانَهُ فِيْ فَمِهَا جَنَابِ
 رَسُوْلُ خَدَا اَبِ دُوْ لَتَسْرِيْ جَنَابِ سَيِّدِهِ مِيْنِ تَشْرِيفِ لَا تُوْ تُوْ اَوْرَا يُوْ فَرَزْدِ كُوْ كُوْ دُوْ مِيْنِ لِيَكِنْ

مبارک شفقت سو دین امام حسینؑ میں دیتو تو قہمیں مینا کبنا یکفیدہ و یغذیہ یو مین
 اوثلاثۃ آیام پس جناب امام حسینؑ زبان مبارک کو چوستو تو ایک چشمہ شیر زبان رسولؐ کو
 جاری ہوتا تھا اور غذا ہوتی تھی امام کی اور ایسی سیر ہو تو کہ دو دن یا تین دن تک احتیاج
 شیر نہوتی تھی فقہل ذلک اربعین یوماً و لیلاً یون ہی چالیس روز گزری کہ جب فرزند
 زہرا ہوگا ہوتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا کر زبان مبارک اپنی پارہ جگر کو
 چساکر سیر کر تو فہت لحم الحسینؑ من لحم رسول اللہ و دماہ من دماہ پس روئیدہ
 ہوا گوشت امام حسینؑ کا گوشت رسول خدا سو اور خون حسینؑ خون رسول خدا سو حضرات اب
 مقام سر ہو تو اور خاک اوڑا نکا ہو کہ آہ وہی خون حسینؑ تھا کہ روز عاشورا خاک پر بہتا تھا اور
 وہی جسم حسینؑ جو جسم رسولؐ سی پیدا ہوا تھا تیغوں سو کڑی اور تیروں سو نگار تھا اور وہی
 ہونٹ جو زبان رسولؐ خدا چوستو تو شدت تشنگی سو کہ گھوٹو و یلوی لسانہ من العطش
 و یطلب الماء اور وہی حسینؑ ماری پیاس کو زبان مبارک چبا آتا تھا اور اس قوم جفا کار سے
 پانی مانگتا تھا اور فرماتا تھا یا قوم انا سبط المصطفیٰ و عطشان اسی قوم میں نواسا رسولؐ کو
 ہون اور پیاسا ہون اور عمر سعد سے یہ فرماتا تھا اسقنی شربۃ من الماء فقد نشفت کبدی
 من الظمائد عمر سعد تو سا پانی پلا کہ شدت تشنگی سو جگر میرا کباب ہو آہ اے حضرات کہاں تھے
 رسولؐ خدا کہ جو اپنی فرزند کا یہ حال دیکھتو اور زبان مبارک چساکو اور حدیث صحیح میں وارد ہو
 کہ وہ جناب میدان کارزار میں دیو منس و یار کثر و اس طرح فریاد کرتو تو اور فرماتو تو هل من
 یوجد لیخاف اللہ فینا و اعانتنا آیا ہی کوئی ایسا فریاد رس کہ ہماری فریاد کو پہنچو پس اللہ
 یہ بیکسی اور غربت امام کی دیکھ کر خیمہ میں شور و نیکا بلند کیا فقہم الی باب الخیمۃ فقہا
 ناکو لونی علیا ابی الخفل حتیٰ اودعہ پس حضرت آواز سنکے درخیمہ پر تشریف لاؤ اور
 فرمایا لا ویر فرزند صغیر تشریف علی اصغر کو تائین اوسو وداع کروں فنا و کو لا الصبی
 فجعل یقبلہ و هو یقول پس جب اوس طفل شیر خوار کو حضرت کی گود میں دیا تو حضرت

اوسکو دھن خشک کو بوسو لیتو تھا اور فرماتا تو کہ عذاب ہو جو واسطے اوس قوم کو کہ تیرے جد بزرگوار
 اوسکو دشمن ہوں اور ناراض ہوں یہ فرما کر اوس باتھوں پر لپکے میدان میں آکر اور علی اصغر
 شدت تشنگی سے بیہوش تو حضرت نے لشکر مخالف کو دکھا کر باؤ از بلند فرمایا ای میرے جھون اگر حسین
 تمہاری زخم ناقص میں گنہ گار ہوں اور سزاوار پانی دینے کو نہیں ہوں یہ تو بتاؤ کہ اس بچہ معصوم
 کیا قصور کیا تھا ای میرے جھون تشنگی روز قیامت سو درو اور اسے تھوڑا سا پانی دو کہ یہ فرزند میرا
 جان بلب ہو اس طرح سو حضرت نے فرمایا کہ اگر تیرے ہوتا تو وہ بھی پانی ہو جاتا مگر آہ آہ جواب میں اوسکے
 قَوْلًا حَمَلَهُ بَنُ كَاهِلِ الْأَسَدِ لَعَنَهُ اللَّهُ لَعَنَهُ قَدْ لَجَّ فِي فُجْرٍ الْحُسَيْنِ نَاكَهَ حُلَّةٌ
 عَوْضُ يَانِكُو ایسا ایک تیرے حلق خشک اصغر پر مارا کہ وہ تین نکاحیاں تیرے تپ کو گو دین حضرت
 مر گیا کیون صاحبو کیسے یہ ظلم و ستم سو امام حسین کو دیکھا ہے پس حضرت نے زیر زخم ہاتھ رکھا
 اور جب چلو خون سے بہ گیا تو اوسے جانب آسمان پہنکا اور درگاہ الہی میں عرض کی اَللّٰهُمَّ
 هُوْنٌ عَلَى مَا نَزَلَ بِيْ خِذَاوْنَدَايَ سَبَّحْ وَأَزَارِ تِيرِي رَاهِ رَضَايْنِ آسَانِ مِیْنِ وَبَكْلَى بَكْلَمَ
 شَدِيدَ الْكُتْبِ مَعْبَرِهِ مِیْنِ مَرُومِ ہوں کہ پھر حضرت بیتا ہنو کر زار زار روی اور فرمایا وَاصْغَرَا
 وَیْلَ لِمَنْ صَوَّبَ إِلَهُمَّ عَلَى خَلْقِكَ ہاؤی اصغر ہاؤی پارہ جگر میرے عذاب ہو واسطے
 اوس شقی کو کہ جس نے تیری پیاس پر رحم نہ کیا اور بدلہ پانی کو تیرے سو کو حلق پر ایسا تیرا مارا
 کہ تو دنیا سے بیا گیا یَعْرِضْ عَلَیْ سَفَارَتِكَ ای پارہ جگر میرے بہت دشوار ہے حسین پر جدائی
 تیری کہ تو یوں پیاسا ہوں پر میرے مارا جاؤ فَقَدَّمْ إِلَى بَابِ الْحِیْمَةِ وَقَالَ لِرَئِیْسِ
 خِذْ یَا بَیْسَ حضرت روتے ہوئے دروازہ خیمہ پر آئے اور بیرون خیمہ سے فرمایا اے خواہر غمخوار
 علی اصغر کو لو قَدْ رَأَتْ رَئِیْسُ أَحَاكُمَا الْحُسَيْنِ حضرت اس جادو احتمال ہوئی ہیں ایک
 یہ ہو کہ ظالموں نے حضرت کو مہلت نہ دی کہ حضرت نے کش لیکے خیمہ میں جاؤ یا یہ کہ حضرت کو
 شرم آئی مادر اصغر سو کہ اوس کو فرزند کو حضرت پانی پلاؤ لیکے تو نے کش اوسکی کیونکر دیوں
 اس لیے جناب زینب کو پکار کر آہ زینب جو میں آئین اور یہ حال اپنی بہانہ دیکھا کہ ہونٹ

تو حضرت کو شدت تشنگی ہو رہی تھی اور بازو پیر ستم ایسا لگا ہوا کہ خون اوس سے
 مثل پرنالہ جاری ہو رہا تو نہ نعش علی اصغر ہو اور خون علی اصغر کو گلو ہو اور کالون
 بہتا ہو بکت بکاء شدید ایک چنچ مار کر زمین اور مردہ طہ جناب رسول خدا کی طرف خطا
 کر کر لین واجد آہ و محمد آہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لہذا ابناک الحسین وشفاک
 ذلکات من الظماء واللہ مسفوح عن جسمہا ہاوی انا رسول خدا ہاوی جناب
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بیہ فرزند ہر تھمارا حسین کہ پیاس کو ماری دونوں ہونٹ او
 سو کہ گویا ہر اسی روز خماہو کاری او سو کہ جسم پر گویا کہ خون و نسو بہتا ہو اور اسکو بہانی اور بیٹو بکو
 سامی ماری گویا ہر بیان تک کہ بیہ بچہ شیر خوار او سکا تین دن کا پیاسا تیر ستم ہوا سو گویا کہ دین
 فوج کیا گیا ہو و محمد آہ صلی اللہ علیہ وآلہ اشکو الیک من جور الاعداء ہاوی
 انا رسول خدا شکایت ظلم اعدا کی تم سو کرتی ہوں فاخذتہ فی الحیمۃ پس جناب زینب
 روتی ہوین نعش اصغر حضرت کی گو سو لیکر خیمہ میں آئیں فلما رآته اُمّہ بکت بکاء شدید
 آہ جو بہت حال احترام و صغورے دیکھا کہ گلو سو خون بہتا ہو نعش سجان کو وین زینب کی ہے
 ہونٹ او سکی نہی لاش کو سو کو چہری پر مرونی چہانی ہوئی عجیب حال ہوا اوس دلجلی کا اور
 بیچین مار کر روئی لگی اور تڑپ تڑپ کے پیرا میں کہتی تھی و ابی و یل لمن قتلتک و من الماء
 سنعک ہاوی چہری میری ہاوی پارہ جگر میری ہاوی اصغر میری عذاب اوس شقی پر کہ جس نے تجھے
 بیزبان پر ہی رحم نکھایا اور پیاسا قتل کیا اور پانی نہ دیا تم بکت بکاء شدید اخی
 نعشیۃ علیہا پھر وہ بی بی داغ دیدہ اس قدر روئی کہ روڑ روئی بیہوش ہو کر زمین پر گر گئی
 اور سب اہل بیت اور امام مظلوم بپورا روئی تو اور اسقیار و فرزند تو اور حضرت کو چاکر
 اور حضرت کا کوئی یار و مددگار نظر نہ آتا تھا فقال یا ربیب و یا اُم کلثوم و یا سکینۃ
 اَلوَدَاعِ عَلَیْکُمْ سَیِّئَ السَّلَامِ پس جب اس قدر تعجیل دیکھی حضرت نے
 اپنی شہادت میں توفر نایا اے زینب و اے ام کلثوم و اے سکینۃ الواع

ق

مل

الودع تمپر میرا سلام آخری ہو سکیں پیر کی پیاری بیوی بن کلام حضرت کا سنا متنعہ میری اوتار کو پسینہ
 دیا اور حضرت سو دوڑ کر لپٹ کر چین مار کر روئی لگی اور یہ کہتی تھی وَاحْزَنْ قَلْبَا لَا يَأْتِيَا
 اسْتَسْلِمْتُ لِمَوْتٍ لَيْسَتْ لِي كُنْتُ لَكَ الْفِدَاءُ ہوا ہوا بابا یہ سلام پیغام مرگ ہو آخر تم ہوا بابا
 مرنا اختیار کیا کاش کہ سکیں تمپر فدا ہوتی اور یہ حال تہا رانہ دیکھتی فَلَی الْحَسِينُ بِنَاءً
 شَدِيدًا اَوْ قَالَ يَا بَنِيَّ كَيْفَ لَا يَسْتَسْلِمُ بَنٍ لَا نَاصِرَ لَهُ وَلَا مُعِينٍ وَقَدْ قُتِلَ الْنَصْرُ
 وَاجِبَانَهُ وَيَتَوَلَّاهُ وَاخْوَتُهُ حضرت بیکری سکیں کی دیکھ کر بت روی اور فرمایا ای بیٹی کیونکر
 مرنا نہ اختیار کرے وہ شخص جس کا کوئی ناصر و مددگار نہ ہو اور تحقیق ای بیٹی سب انصار و دوست
 میری مار گئی اور بیٹو اور بہائی انگھون کو سامنے تو بخونسی و نگر و نگر ہو گئی جیتا نہ بچا اب سوا مرگ کے
 کیا چارہ ہو جناب زینب خاتون فرورنا شروع کیا اور کہتی تھیں کاش زینب کو موت آئی ہو
 اور یہ وقت مذکرتی ہذا اَکْلَامُ مَنْ اَلْقَيْنَ بِالْمَوْتِ يَهْ كَلَامِ دَلَالَتِ کر تا ہو کہ ای بہائی
 آپ نوکر مرگ پر باندھی ہو اور حضرت کو یقین شہادت کا ہوا فقال نَعَمْ يَا اخْتَا حضرت بولے
 ہاں ہن میں مرنا اختیار کیا ہو زینب غمیدہ بولی یا اَخْتِ قُتِلْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْكَ ای بہائی
 تم قتل ہو کر اور ہا میں تھیں قتل ہو تو دیکھوں گی پھر حضرت زینب بیکر ہو کر روتے لیکن
 اور بولیں یا اخْتَا ذَرْنَا اِلَى حَرَمِ جَدِّ نَا دَسُوْلِ اللّٰہِ ای بہائی اگر ممکن ہو تو ہمیں چارو
 نما رسول خدا کی روضہ پر پہنچا دو فقال اَلَا اَيَا اَخْتِیْ کُوِّرَ الْقَطَا لَعَنَآ حضرت بولے
 اے آہ افسوس ای بہن اگر یہ قوم مجھ پر ہو رہیں تو میں آپکو ہرگز ہلاکت میں نہ ڈالوں فَلَمَّا سَمِعَتْ
 ذٰلِكَ لَطَمَتْ عَلٰی وَجْهِهَا وَاهْوَتْ اِلٰی جَنِبِهَا فَتَقَتُّهُ وَخَرَّتْ مَغْشِيَةً عَلَیْهَا
 جب زینب بیکس نے یہ کلام یاس حضرت سوسنا کہ بہائی میرا ضرور شہید ہوگا تو اپنا منہ پیر
 اور گریبان چاک کیا اور روتی روتی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں جب ہوش آیا تو حضرت نے
 فرمایا اَلَا اَتَيْتِیْ بِتَوْبٍ عَیْقٍ لَا یَرْغَبُ فِیْہِ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ ای زینب کوئی جامہ کہنے
 لا دو کہ کسی کو اہل جفا سے اسکی خواہش نہ ہو اَجْلَہُ تَحْتَ ثِيَابِیْ لِئَلَّا اُجْرَدَ مِنْہُ بَعْدَ ظَنِّیْ

کہ میں اوس جانبہ کہنے کو زیر لباس پہنوخانا کوئی بعد قتل مجھو برہنہ نہ کرو ہزار افسوس کہ اوس محلہ
پوش بہشت فی کیا کیا اہتمام کیا کہ جسم شریف برہنہ ہو فلکا قتل عروہ و یقی ثلثہ ابارہم
عروہ ناگاہ جب وہ جناب پیاسی فوج ہو تو لعینوں نے اوس جسم شریف کو برہنہ کیا اور وہ جام
کہنے بھی جسم اقدس سی او تار لیکو اور وہ غریب سینہ رسول خا کا سونوا لائین دن زمین گرم
کر بلا پر عریان اور خاک و خون میں غلطان پڑا رہا و نکود ہو پ اور شب کو اوس پڑتی تھی فقط
ایک پایا جسہ باقی تھا کہ اوسکا ازار بند لیکو کوشتر بان نکھرام فر حضرت کرد و نون دست حق پرست
کہ جسکو ملا کہ بوسو لیتو تو کاٹ کر خاک و خون میں ملا ڈا اور رحم نکمایا اللہم اعن قتلہ الحسن بن علی
روایت بیت و یکم فضائل مجلس اور اہلیت میں اور رشک لیجا نہیں جناب امیر کرساتہ ضعیفہ کے
اور شہادت علی صغہ میں اور رونامان کا قبر اصغر پر و ذکر فی الحدیث
سائین قوم اجتمعوا و تدکون فضل علی بن ابیطالب علیہم ملائکہ
السماء حدیث میں وارد ہوا ہے جو وقت کہ مومنین باہم مجتمع ہوتے ہیں اور مناقب و فضائل
جناب امیر بیان کرتے ہیں تو فرشتے اوپر نازل ہوتے ہیں اور اوس مصافحہ کرتے ہیں فاذا اتفقوا
عرجت الملائکہ الی السماء پس جب وہ مومن سترق ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے
فیقول لهم الملائکہ انا کتم من ریحکم ما لا نسمہ من الملائکہ پس اور فرشتے آسمان
کو اون فرشتوں سے کہتے ہیں کہ اسوقت ہمیں ایسی خوشبو تم میں سوائی ہے کہ اور فرشتوں سے
ہم نہیں سونگتے ہیں فیقولون کنا عند قوم یدکون محمدا و اہلبیتہ پس وہ فرشتے
کہتے ہیں کہ ہم اسوقت اون لوگوں کو پاس تھو کہ وہ مشغول تھو ذکر محمد اور اہل بیت محمد صلی
اسد علیہ وآلہ وسلم میں پس یہ خوشبو انکی خوشبو ہے وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں بھی وہاں لیجیو
جہان ذکر اہل بیت ہوتا ہے یہ فرشتے کہتے ہیں کہ اسوقت وہ لوگ اپنا پیو گھر و نہیں گھر فیقولون
اذھبونا فی المکان الذی یدکون فیہ پھر وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں اوس مکان ہی
میں لیجیو جہان وہ لوگ ذکر کرتے تھو کتاب کثر الفوائد میں ابو ذر سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا

فرمایا یا ابا ذر ان الله تعالى جعل على كل ركن من اركان عرشه سبعين الف ملك
 ابو ذر حق تعالیٰ نے ہر رکن پر اربکان عرش سو ستر ہزار فرشتے مقرر کیے ہیں کہیں کہیں تسبیح و
 لا عبادة الا الله عظم لحي وشيعته والله عاء على اعدائهم نین ہے عبادت اور تسبیح
 اونکی مگر یہ کہ صلوة بیجے ہیں علی پر اور استغفار کرتے ہیں اونکو شیعوں کو لیوا اور لغت کرتے ہیں اونکے
 دشمنوں پر عن عائشة قالت رایت رسول الله القایده فی عنق علی وقبیل وریکی ویقول
 اور روایت ہے عائشہ سے کہ ایک دن میں نے رسول خدا کو دیکھا کہ جناب امیر کی گردن میں دونوں
 ہاتھ ڈالو پیار سے منہ چومتے ہو اور رو کر فرماتے تو یا نبی انت یا وحید الشہید میرا بیٹا
 خدا ہوا تمہا شہید ہوینا مسجد میں وجعل ینکی ویجد عوق وجمہ ویلطم بہ وجہہ
 یہ کہ کمر روڑے جاتی ہو اور پسینا روی مبارک علی کا پونچھتے ہو اور اپنی منہ پر ملتے ہو اور اس طرح
 روایت ہے کہ جب خندق میں جسدن عمر بن عبدود کو ہاتھ سے جناب امیر کو سر پر زخم لگا فشد
 اللہ جرحہ من یدہ ویلکم ویقول پس جناب رسول خدا اپنی دست مبارک سے زخم علی کو
 باندھتے ہو اور روڑے جاتی ہو اور فرماتے تو این اکون اذا خضبت لہذا من ہذا آہ اوسدن
 میں کمان ہو گا جس روز یہ ریش مبارک اس سر اطرہ کی لہو سے خضاب ہو جاوے گی روایت ہے
 کہ ایک دن راہ میں علی مرتضیٰ آتی ہو ایک زن مومنہ کو دیکھا کہ پانی کی مشک سی ہونی دوش
 پر رکھو با حال خستہ چلی جاتی ہو قد ناکمنا امیر المؤمنین رحة علیہا وقال یا امۃ
 اللہ اعطینی قریبتک پس جناب امیر کو اوپر رحم آیا پس او سکو جا کر فرمایا کہ یہ مشک مجھ کو
 کہ تو تنک گئی ہو میں اسے پہنچا دوں والماء لہا عرقہ فاعطتہ قریبتہا فحلھا امیر المؤمنین
 وذهب مہما الی امیر لہا وہ مومنہ نام جناب امیر کا سنتی تھی اور صورت نہ پہچانتی تھی پس
 مشک اپنی حضرت کو دی پس حضرت اسے خوشی خوشی دوش مبارک پر ڈال دیا کہ پوچھا بیان تک
 کہ اوسکے گھر تک پہنچا دی پھر اس سے پوچھا تو کون ہو اور تیری معاش کیونکر گذرتی ہو اور
 کہا میری شوہر کو علی بن ابی طالب نے جہاد پر بھیجا تھا وہ مارا گیا کئی قیم نہ ہو میری پائیں

محنت و مشقت کرتی ہوں اور آب کشی کرتی ہوں پس اس میں جہد و مسرت آتا ہے اور سو میں بہارِ شفت
 و مصیبت اونکی پرورش کرتی ہوں جناب امیرؑ جب یہ حال سنا رنگ مبارک غم سے تغیر ہوا اور
 آنکھوں میں آنسو بہا ڈر اور گھر تشریف لائے وَمَا نَأْمُ فِي ذَلِكَ إِلَّا لِيَكُونَ بِالْقَلْبِ وَالْأَخْطَرِ آبِ اور
 حضرت کو ماری بیخ و اضطراب کو رات بہر نیند نہ آئی جب صبح ہوئی تو اوسکے واسطے اناج اور گوشت
 چارہ میں باندھ کر پشت مبارک پر رکھ کر لیچلے راہ میں ایک اصحاب حضرت کو ملو قال یا مولا
 اَعْطِنِي هَذَا لِأَحِبَّاهُ مَعَكَ قَالَ مَنْ يَحْتَمِلُ وَزْرِي عَنِّي يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَرْضَ كِي كہ یا
 مولا زنبیل مجھ کو دیکھو کہ میں ادھار کر ہمارا لیچلون جناب امیرؑ فرمایا کہ آج دنیا میں تو فی سیر البوجہ
 بنا لیا کل قیامت کو میرا بوجہ کون ادھارے گا یہ کہہ کر اوس مومنہ کو دروازہ پر آڈ اور آواز دی
 اوسنو کہہ کہ تو کون ہے حضرتؑ فرمایا میں وہی بندہ خدا ہوں جو کل تیری مشک پہونچا گیا
 وہ بولی کہ خدا تجھ سے راضی ہوا اور تجھ پر کرم و لطف کرے اور میری اور علیؑ کو درمیان انصاف
 کرے حضرت یہ سنکر چپ رہی غرض جب دروازہ کھلا حضرت گھر میں گئے اور وہ اناج رو برو اس
 رکھ دیا اور فرمایا میں ایک گندگار بندہ خدا ہوں چاہتا ہوں کہ کچھ کار ثواب کروں تو اس
 نیت سے تیری خدمت کر ڈیا ہوں پس یا تو بچوں کو رکھ اور میں کہنا نا پکاؤں یا بچوں کو
 میں بہلاؤں اور تو کہنا نا پکا دے بولی کہ میں خمیر کرتی ہوں اور تو میری بچہ ہی رکھ اور گوشت ہی
 پکا تا جا حضرتؑ فرمایا بیشم پس حضرتؑ گوشت چڑھایا اور بچوں کو بہلا نیلگے اور بلکہ حسینؑ کا
 میں وہ خوش ہوتی تھی وہی کام کر ڈتھی اور اونکو سنہ میں روٹی دیتھی اور دست شفت پر
 پیر ڈتھی اور رو رو کر فرماتے تھے کہ اے یتیمو اے میری فرزند و علیؑ کو بخشو کہ علیؑ نے تمہاری خبر لی پس
 جب وہ عورت خمیر سے فارغ ہوئی پکاری اے بندہ خدا جلد تنور کو روشن کر حضرتؑ فوراً اٹھے
 اور تنور میں آگ سلگائی اور جب شعلہ تنور بڑھا اور اوسکی گرمی سے حضرتؑ کو ایذا پہونچی تو فوراً
 دَقْ يَا عَلِيُّ هَذَا أَجْزَأُكُمْ مِنْ ضَيْعِ آلِ رَاسِلَ وَالْيَتَامَىٰ یعنی مرا چکہ اے علیؑ اس حرارت
 آتش کا یہ سزاؤں میں شخص کی ہے کہ جو رائدوں اور یتیموں کی خبر لی اور اونکو ضایع و برباد کرے

ہر شقت
 ہوا اور
 با اور
 ورگو
 موک
 کہ یا
 بالوجہ
 از دی
 و نیکیا
 نصا
 پروا
 تو اس
 کو
 ت ہی
 بن کام
 نا پیر
 پس
 انکے
 نو تو کا
 ت
 د کو

وَنَمَعَ ذَلِكَ كَانَ يَكُنِيْ اُور سَا تَمَه اُسکو رو تو تو اِجَاعَتِ الْمَرْأَةُ وَتَجَبَّتْ وَقَالَتْ يَا هَذِهِ
 اَنْفَرُ فَلَمَّا فَكَّتْ لَا نَا كَا هَا يَك عَمُورَت مَحَلِي كِي كَمَرِيْن اَنِيْ تُو مَتَجِب هُو كَر صَا ب خَا نَه سُو پُو چُو نُو كِي
 كِه تُو پُو چَا نَتِي هُو كِه يَه كُوْن هِيْن اُو سُو كَمَا مِيْن هِنِيْن جَا نَتِي كُر بَت مَر د بَا خَا هُو مَجْهَر رَحْم كَر تَا هُو
 كِه سِي كَر كَام كُو تَا هُو قَا لَت وَنَحِيْكَ هَذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَخُو سَيِّدِ الْمُؤْمِلِيْنَ وَزَوْجُ
 سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَهُو بُو لِي كِه اَفْسُوْس هُو تَجْهِيْر اِيْ ذَا د ب يَه تُو اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ هِيْن اَنَسْ
 تُو كَام لِيْتِي هُو يَه تُو بَر اُو رِيْ تُو لُو د اَصْلُو اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَلِه وَاَسْلَم اُو ر شُو هَر جَا ب فَا طِمَّة زَهْر اَعْلِيْهَا السَّلَامِيْن
 اِيْ مَشْعُوْرِيْه وَه شَخْص هُو كِه جَسْمِه دُرْخِيْر اُو كَمَا اُ هُو اُو ر جَنَگ اَحْرَمِيْن اِيْ سَا لَرَا كِه مَلَك فَا لَك
 لَا قَتِيْ اِلَّا عَلٰى لَا سَيِّفِ الْاَدْوَالِ الْفَقَارِ كَا رِيْ قَلَمًا سَمِعَتْ كَلَامَهَا وَقَعَتْ عَلٰى الْقَدَمِ
 وَبَكَتْ وَقَالَتْ بِسْ جَب اُو س عَمُورَت فُو سَا كِه يَه جَنَاب اَمِيْر هِيْن تُو دُو ر كَر پَا وُن پَر گِر پُرِيْ اُو ر
 رُو رُو كَر بُو لِي وَاحِيَا نِيْ مِيْنَك يَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاحْجَا كُنِيْ مِيْنَك يَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
 وَاعْقَلِيْتِيْ مِيْنَك يَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ هَا مَشْرَمَنْدِه هُو نِيْ اَيْسِه اُو ر خُجَل هُو نِيْ اَيْسِه اُو ر فُسُو
 كِه غَا فِل رَهِيْ اَيْسِه اِيْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اُو ر تَهْمَا رِيْ عَزْت وَتُو قِيْر كُوْنِه پِيْچَا نَا هَا كِيَا تَرَك اَدَب هُو
 مَجْه سُو كِه مِيْن فُو اِيْزَا قَا سُو كَام لِيَا اُو سُو قَت اَمَام عَلَيْهِ السَّلَام فُو شَرْم سُو مَر جَه كَا لِيَا اُو ر اَسْتَه
 فَرَا نِيْلَكِه بَلْ وَاحِيَا نِيْ مِيْنَك يَا اَمَّةَ اللّٰهِ فَيَمَّا قَصُرَتْ فِيْ اَمْرِكُ بَعْنِيْ اُو كُنِيْز خَد اُو كِيُو كَا
 شَرْمَنْدِه هُو كَر رُو قِيْ هُو كِه مِيْن خُو د تَجْهِيْسه شَرْمَنْدِه هُوْن كِه مِيْن فُو تِيْر حَق مِيْن تَقْصِيْر كِي اُو ر تِيْرِيْ
 اُو ر تِيْرِيْ تِيْمُوْنَكِيْ خُزْنِيْ اُو ر تُو مَصِيْبِت مِيْن تَهِيْ تِيْرَا شَكُوْه بَجَا هُو اَب تُو ثَعْلِي كُو دَل سُو نَجْشَدُو اُو ر
 سَجَل كُر سِجَان اَللّٰهُ جَنَاب اَمِيْر كِي تِيْمِيْم پَرُو رِيْ كَا تُو يَه حَال تَهَا اُو ر اَفْسُوْس اَس زَمَانِه عَذَار پَر
 كِه اِيْ سُو كَرِيْم كِي اُو لَاد سُو يُوْن بَرَا نِيْ كِي كِه وَه اُو سَا فَرَزَنْدِه جُو زْبَان رَسُوْل مَقْبُوْل چُوْس كَر لَاهُو
 رُو ز عَا شُوْر اَزْبَان مَبَارَك پِيَا س سُو چِيَا نِيْ اُو ر اِيْزُو پِيْش شَمَا هُو كُو دُو مِيْن لِيْ كُر طَا مُوْن كُو دَا كِه
 پَا نِيْ مَانْگُو اُو ر نِيَا فُو اَفْسُوْس اَفْسُوْس كِيُوْن حَضْرَات كِيَا قَصُوْر فَرَزَنْدِجِيْد كَر اَرُو كِيَا تَهَا جُو طَا م
 اَسْقَد رِيْخ وَاِيْذَا دِيْو تُو چُو اَنْجَه رَا وِيْ كَلْتَا هُو كِه جَب اَصْغَر كُو اَمَام حُسَيْن خِيْمُو سُو لَانُو دُوْه مَصْصُوْم

شدت تشنگی سے بیوش تھا حضرت نے لشکر مخالف سے خطاب کر کر فرمایا ای میر جو اگر حسین تمہاری
 زخم ناقص میں گناہگار ہو تو یہ میر معصوم شیر خوار تو بیگناہ ہو تشنگی قیامت سے ڈرو اور تھوڑا پانی اسکو
 پلا دو کہ یہ جان بلب ہو پس اوسکو جواب میں فرماتا کہ حَوْلَهُ بَنُ كَاهِلٍ لَا سِدِّي لَعْنَةُ
 اللَّهِ عَلَيْهِمْ فَذَلَّجَهُ فِي حُجْرِ الْحُسَيْنِ نَاكَاہ ايسا حرمہ لعین نے اوس معصوم کو گلوں خشک و نازک
 تیر لگا یا کہ وہ بچہ تڑپ تڑپ کر اتھوڑ پد میں مر گیا ای حضرات ایسی ظلم کسی فرد بشر پر نہیں ہو سکتا
 فرزند زہرا پر گزری کسا بچہ پیاسا جہاد میں چہ مینو کا مارا گیا ہو پس جناب امام حسین دست
 مبارک اپنا زرخم اصغر کرتی تھو جب چلو خون سے ہر جاتا تھا تو رو کر جانب آسمان پھینکتی تھی
 فَلَمْ يَسْقُطْ مِنْ ذَلِكَ الدَّمِ قَطْرَةٌ إِلَى الْأَرْضِ بِسِوَاكَ ايك قطره اوس خون سے زمین پر نہ گرا تھا
 ثُمَّ قَالَ لَا يَكُونُ أَهْوَنَ عَلَيْكَ مِنْ قِصِيلٍ بِرَضِيَّتِكَ فرمایا خداوند ایہ فرزند میرا
 اصغر تیری زو یک ناقہ صالح سے کم نہوگا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ حَبَسْتَ عَنَّا النُّصْرَةَ فَاجْعَلْ
 ذَلِكَ لِيَا هُوَ خَيْرٌ لَّنَا خداوند اگر اسوقت مصلحت نہیں جانتا نصر تین ہماری پس ان
 مصائب کو موجب زیادتی ثواب آخرت میرا کرشمہ نزل عن قوسيه وحقو للصبي يجفن
 سيفه ورملة يدسه ودفنه پر حضرت گھوڑیوں سے اور اپنی جگر گوشہ کی لہو نوک شمشیر سے
 ایک تھکھو دی یہ وقت مصیبت تھا اون حضرت پر کہ عوصن کفن کو خون اوسکو جسم نازک پر
 ملا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک صحرا اوسکو جسم شریف پر ملی اور دفن کیا قبلی بکاء شدیدا
 وَقَالَ آتُوْنِي حَتَّى يَكُنِيَ الْقَوْمُ رَاوِي كَتَاہو کہ دفن کر کہ حضرت امام حسین قبر پر کھڑے ہو کر
 بہت سارے فریاد اور ایسے نعرے مارے کہ لوگ لشکر عمر سعد کو رو نیلگو قَالَ عَبْدُ الْجَمِيدِ فَخْرُجَتْ
 اُمُّهُ مِنَ الْفُسْطَاطِ نَائِسْرَةً الشَّعْرَ لِحْمَةٍ اَلْوَجْهَ وَهِيَ تَقُولُ وَاَصْغَرَاہُ فِدَاكَ
 اَمَّاكَ فَتَلَوْكَ عبد الحمید کہتا ہے کہ جب امام غریب کی آواز خیمہ حرم میں پہونچی تو یقین ہوا
 بیہودوں کو کہ وہ بچہ شیر خوار ہی شہید ہوا پس دفعہ مادر اصغر خیمہ سے روٹی ہونی با گریہ جان چاک
 ابل سے کہو ہوی نکلی اور یوں میں کرتی تھی کہ افسوس ای میرے اصغر خدا ہو تجھ پر مان تیری

تجوہی اس قوم جفاکار پانی نریا اور پیاسا ہی قتل کیا کاشکے یہ مان تیری تجھ پر خدا ہو جاتی
اور تم جیتا رہتا شتم جاکٹ علی قبرہ وَاَنْكَبْتَ بِنَفْسِكَ عَلَيْهِ وَاَعْتَقَفْتَهُ وَبَكَتْ بَكَاءً
شَدِيدًا حَتَّى بَلَغَ الْاَرَابُ بِدُمُوعِهَا بِرَقَبِهِ عَلٰی اصْطِرْاٰرِ اَكْرَسَارُونِیْ كَهْ رُوْرُوْ قَبْرِ رِکْرِیْ
اور آنسوؤں سے ساری قبر تر ہو گئی پھر جناب امام حسین اوس غموم و خستہ کو بھیو میں لایا اور فوت
سکینہ مان کی گو د خالی دیکھ کر رو نیلگی اور پوچھتی تھی کہ اے امان میری بھائی کو کیا کیا یہ پوچھتی تھی
اور روتی تھی شاہد اس حال سے ایک قیامت برپا تھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ حُوْمَلَةُ بَنِ کَاکِلٍ
الْاَسَدِیْ رَوٰیثِ بَیْتِ وُ دُوْمِ فُضَالِ اَهْلِ بَیْتِ اور گریہ حضرت یعقوب فراق
یوسف میں اور فراق فاطمہ صغیرہ اور امام حسین میں اور آنا خط فاطمہ کا
کر بلا میں دَوٰی اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ اَحْسَنَ وَاَحَبَّ
هَذَیْنِ یَعْنِیْ حَسَنًا وَحُسَیْنًا وَاَبَاهُمَا وَاَتَمَّ مَا کَانَ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ صَوَاعِقُ مَحْرَقَةٍ مِنْ اَحْمَدُ
حنبل نے کہ علماء اہل سنت سے جو روایت کی ہو ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا نے جو شخص دوست کر لیا
مجھ کو اور میری ان دونوں نور دید چشمن اور حسین اور ابوبکر بزرگوار اور مادر خوش کردار کو تو وہ شخص
میرے ساتھ ہوگا میری درجہ میں اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ بڑی روئیہ و انبیاء سابق میں تین
شخص تھے حضرت آدم و یعقوب و یوسف فَاَمَّا اَدَمُ فَقَبْلِیْ عَلٰی الْجَنَّةِ حَتّٰی صَارَ فِیْ خَدِیْہِ
اَمْتَالُ الْاَوْدِیَةِ پَسْ اَدَمُ تُوْرُوْ فِرَاقِ بَیْتِ پَر تَا اَنَکَ نَشَانِ کَرْمُوْنِ کُو اُو کُو دُو نُوْنِ خُصَاوِ
پیدا ہوئی وَاَمَّا یَعْقُوْبُ فَقَبْلِیْ عَلٰی یُوْسُفَ حَتّٰی ذَهَبَ بِہِ بَصْرًا اور یعقوب روز فراق
یوسف میں تَا اَنَکَ بَصَارَتِ چشمن اوکلی زائل ہوئی اور نابینا ہوئی چنانچہ بتیابی حضرت یعقوب
میں منقول ہے کہ جس روز یوسف کو برادران یوسف یعقوب سے جدا کر کے لے گئے تو تمام روز یعقوب
ایکد رخت کو بچھ انتظار یوسف میں رویا کہ ایک بہن یوسف کی تھی کہ یوسف سے نہایت انس
رکھتی تھی خدمت یعقوب سے جدا ہوئی جب شام ہوئی تو اس وقت حضرت یعقوب نے کہا اے
دختر کیا سبب ہے کہ اتنا یوسف نہ پھرا عجب حال ہے میری دل کا ایک اک میری سینہ میں

5

میرا
استو
یعنی
مارک
جو
ہے
تھے
میں
اتنا
میرا
حل
ن
سے
بن
ند
جو
ک
آ
پ
یری

ملک الموت ڈٹا نہیں بلکہ وہ زندہ ہو کر یہ نہ بتایا کہ وہ کہاں ہوا سپر یعقوب اس قدر فراق یوسف
میں رو کر نہ لگا سکا جاتا رہا اب جاؤ تامل ہو کہ یعقوب کا ایک بیٹو کو فراق میں یہ حال ہوا حالانکہ
جانی تو کہ وہ زندہ ہوا فوسس ہوا احوال حسین ابن علی پر کہ کیسے کیسے عزیز و ملوک انہوں کو سامنے کر
کر دی ہو تو دیکھا عباس کو شاف قلم دیکھو قاسم فرزند حسن کو گھڑوں کی ٹاپو نسو کر دی دیکھا اصغر
بیرکمار دی دیکھا ہم شکل ہمیر کو نیزہ اور تیغوں سے مجروح زمین پر پڑتا دیکھا سپر کیا صبر کیا فرزند
اور دعاؤں کا وہ اشقیاء کو حسین بنی و اما یوسف فلی علی یعقوب اور لیکن یوسف یوسف
یعقوب میں اس قدر روح حتی تا دی بہ اهل السجن تا انک قید خانین اور قیدی او کو روئی سے
کھنڈاؤ اور تنگ ہو کر اور کہا اے یوسف یاد کرو اور شبکو خاموش رہو یا شب کو رو دین کو خاموش
رہو پس چند روز کی مفارقت میں یہ حال ہوا حال انکہ دو نو بزرگ جانی تو کہ ہم پر اسپین
ملین کو و لکنت مفارقة الاقرباء ہی است المصائب مگر فی الحقیقت مفارقت غریب و اقربا
سخت ترین مصائب ہوا فانظروا ایضا الاخوان الی فالصفا الصغرا والحسین ابن
علی علیہم السلام پس تامل کرو حضرات حال فاطمہ صغرا اور حسین ابن علی کی مفارقت
کہ کیسی مفارقت ہوئی کہ حسین صغرا کو دیکھ کر سو گم ہو اور صغرا حضرت کی زیارت سے سو گم گئیں
اور پھر تاریست ملاقات نہونی سبب جدائی کا یہ ہوا فافا کانت مریضہ یوم خروج والدہا
الحسین من المدینة الی العراق پس فاطمہ صغرا بجا رہیں روز سفر امام حسین اور بعض
روایات میں فاطمہ کہہ نام تھا پس وہ داسن پدر سو لیٹ کر بنو لکین ای بابا کیف استقر بعدکم
و آدمی سنا کہ لکم خالیۃ منکم کیونکر مجھے قرار آویگا بعد اگر جب خالی کہ نظر آئیگا اور کوئی آدمی
میرا ہمیشہ و انیس نظر نہ آئیگا یا آیت خذنی معک فلیس لی صبر علی فراقک و فراق
عما فی و اخوانی اے بابا مجھو ساتھ لیجیو مجھو صبر کیونکر آئیگا تمہاری فراق پر اور ہو بیو کی اور بیو کی
جدائی پر خصوصاً اخی عبد اللہ الرضیع خصوصاً اپنی چوڑ بھائی علی اصغر کی جدائی پر نہ
میتاب ہوں تم بگت بگت شہید اے عیسیٰ علیہا السلام قدر رو میں کہ روئی فاطمہ صغرا

ع
ر راہ
سیسی
کو دیکھا
اگر کہتی
ہیں
تھے
ایا
اہر
تر
۴۷
بغرت
تھی
میں
و کیا
میں
میں
ح
و پاس
کی

بیہوش ہو گئیں جب حضرت فاطمہؑ کو یہ حال دیکھا تو اختیار رو کر گویا **وَاجْمَعِ عَمَّ الدُّنْيَا عَلَيْهَا** اور تمام
 خرم دالم دنیا حضرت پر ٹوٹ پڑی اور جانب آسمان دیکھ کر دعا کی اور کہا **اِی فاطمہ صغریٰ جب تک**
عراق میں پہنچو گا اور توقف کی صورت ہوگی تو میں عباسؑ اور زین العابدینؑ کو تیرے لیے بھیج دوں گا
 غرض حضرت روتی ہوئی فاطمہؑ کو چہرہ کوروانہ ہوئی اور فاطمہؑ روتی ہوئی گھر میں آئیں **اِذَا رَاَهَا**
نَاكَحَتْ وَتَدَبَّتْ وَصَلَحَتْ حَتَّى ضَعُفَتْ قُوَّهَا جب فاطمہؑ کو وہ گھر خالی نظر آیا ایک ایک کو
 یاد کر کے اس قدر روئیں اور روئیں کہ بیہوش ہو گئیں **فَاَجْتَمَعَتْ عَلَيْهَا نِسَاءُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ** پس
 جمع ہوئیں اوس گھر میں تمام عورات مدینہ **فَاَجْمَعْنَ عَلَيْهَا** سبھوں نے فاطمہؑ کو بہلایا اور تسکین
 دی اور ساکت کیا اور سمجھا یا کہ ایفا فاطمہؑ اس قدر بیباکی کر کے سب کو غریب سفین جاتی ہیں اور پرہیز
 ہیں دعا کر خدا سے کہ ہماری مسافر صبح و سالم المین عورتیں سب سمجھا کر رخصت ہوئیں **وَقَبِضَتْ**
ضَعِيفَةً عَلَيْهَا اور فاطمہؑ ضعیف و بیمار کیلی گھر میں رہ گئیں اس طرح ہمیشہ یاد کر کر روتی تھیں
 پس ایک دن یاد کیا اپنی عزیز و نکو اور بہت روئیں **فَدَاوَتْ مَا وَعَدَهَا اَبُوْهَا** اور یاد کیا وعدہ
 پر کہ **صَغَارِيْ لَہِ** انہوں نے مجھ کو بلا نیکو کہنا تھا اور اس قدر تاخیر کی اور مجھ کو دل سے بہلادیا **وَكَتَبَ لَهُمْ**
اَلْتَّابَا فِيْہِ سَلَامٌ وَعِیَّا تٌ اُنکو کانپتے ہوئے اتوں سے ایک خط لکھا وہ اشتیاق دیدار
 اور شکایت سے بھرا ہوا تھا اور اسکو بند کیا **وَلَبِثَتْ اِذَا رَاَهَا وَخَرَجَتْ مَعَ جَوَارِيْهَا اِلَی الْبَابِ**
الْمَدِيْنَةِ اور چادر اوڑھ کر کچھ لوٹ دیاں ساتھ لیکو مدینہ منورہ کو دروازے پر تشریف لے گئیں **وَاِذَا**
بَاْعُوْا بِنِیَّ اِلَی رَکِیْبٍ وہو **جَدُّ السَّيْرِ** ناگاہ ایک اعرابی ناقہ پر سوار آیا کہ وہ جلد چلائے
فَسَاَلَتْہُ جَوَارِيْہَا اِنَّ تَرِیْدِیْ اَخَا الْعَوْبِ پس بوجہ کنیزان فاطمہؑ نے ان کا ارادہ کر لیا
 اسی سے **فَقَالَ اَرِیْدُ الْعَوَاقِ** اوسو کہا میں ارادہ عراق کا کرتا ہوں **فَقَالَتْ لَہِ فَاَطْمَئِنِّ**
یَا ہَذَا اِنَّمَا نَعْمَلُ مَعِیْ مَعْرُوْفًا یَجَازِیْکَ یہ جدی رسول اللہؐ یہ سنکے فاطمہؑ صغریٰ نے کہا آیا
 تو نہیں چاہتا ہو کہ ہمارے ساتھ ایک احسان کرے اور اوس احسان کی جزا دین تجھ کو بزرگوار ہے
 رسول خداؐ فقال **مَا هُوَ** وہ بولا کیا ہوا وہ **قَالَتْ لَہِ اَوْصِلْ هَذَا الْکِتَابَ اِلَی وَالِدِیْ**

الْحُسَيْنِ فَاطِمَةُ زَيْنَبُ وَهَوَا حَسَانٌ بِمِثْلِ خَطِّ سِرَامِيرٍ بِأَبَا حَسِينٍ تَكْ بِهَوْنِجَادِي وَ قَبِيلَ يَدَيْهِ
 وَ رَجُلَيْهِ نِيَابَةُ مَعْنَى اَو اِي عَرَجِيَّتُو مَشْرِفِ هَوْنِ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ خُدَا كِي خَدَتِيْنِ تُو مِيرِ طَرَفِ
 هَاتَمِ اَو پَاوَنْ چُونَا اَو بُو سُوْلِيَا فَقَالَ لَهَا جَاءَ وَ كَرَامَةُ لِلَّهِ وَ لِحَدِّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پَسِ وَ هُوَ
 بُو لَابِسِرِ وَ شَمِ خُوشَنُو دِي خُدَا اَو رَسُوْلِ كُو لَمِ خَطِّ تَمَارَا حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ تَكْ بِهَوْنِجَادِي وَ كَانِيْنِ فَكَلَخَدِ
 اَلْكِتَابِ وَ جَعَلَا لَتَسِيُوْحَتِي وَ صَلَّى اِلَى الْعِرَاقِ پَسِ وَ هُوَ خَطِّ فَاطِمَةَ سِي لِي كُرُوَانِه هُوَا اَو فَاطِمَةُ
 كَمَرْ پَرِيْنِ اَو رَا مَطَارِيْنِ تَمِيْنِ كِه اَبِ بَهَائِي اَو رِجَالِيْنِ كُو آتُو هُوْنِ كُرَا اَو رُو عَرَبِ عِرَاقِ مِيْنِ بِهَوْنِجَادِي
 وَ وَصَلَّى اِلَى كُو بَلَا وَ كَانَ وَصُوْلُهُ يَوْمَ الْعَا شِرِيْنِ الْمُحَرَّمِ مَكْرَا فُسُوسِ كِه وَ هُوَ قَاصِدُ كُرْبَلَا
 اَو سَدَنِ بِهَوْنِجَادِي كِه وَ هُوَ دِنِ عَاشُوْرِيَا تَمَا اَو رَاضُوْرِيَا كِه بِي نَشَانِه تِيْرَتَمِ هُوَ چَكَتَمَا قُوَايِ
 الْحُسَيْنِ فِيْ تِيْنِدِ اِنْ كُو بَلَا وَ حِيْدَ اَفُوْرِيْدَ اِپَسِ وَ كِيَا جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ خُدَا
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّمَ كُو سِيْدَانِ كُرْبَلَا مِيْنِ كِي وَ تَمَا نَهَارُوْنِ لَعِيْنُوْنِيْنِ كَمَرْ اَمُوَا وَ يَأْدِي
 وَ اَوْحَدَ تَاوَا وَ اَعُوْرَتَاوَا وَ اَقَلَّةَ نَاصِرَاوَا اَو رُو عَرَبِ فَرِيْدِ كُرْتُو پَرِيْنِ كِه اَفُسُوسِ تَمَانِيْ پَرِ
 مِيرِي اَو رَا فُسُوسِ هُوَ غَرِيْبِ پَرِ سِيرِي اَو رَا فُسُوسِ هُوَ كِه اَسُوْقَتِ كُو فِيْ سَعِيْنِ وَ مَدَدْ گَارِيْرِ اَبَاقِي
 نَمِيْنِ هُوَ اَمَا مِيْنِ ذَا اَبِ يَدُ بْ عَنَّا اَمَا مِيْنِ نَا كِيُو نِيَصْرُوْنَا يَا كُو فِيْ خَدَاتَرِسِ اِيْسَا نَمِيْنِ هُوَ
 كِه شَرَا عِدَا كُو هَمِ سُوْ دَفْعِ كُرِيْ اَيَا كُو فِيْ اِيْسَا نَمِيْنِ هُوَ مَدَدْ كُرِيُوْنَا لَا كِه فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ خُدَا كِي نَصْرَتِ كُرِ
 فَلَمْ يَجِبْهُ اَحَدًا اِلَّا اَبْضَرَبَ السُّيُوفُ وَ قُرْعُ الْجِيُوفِ پَسِ كُو فِيْ فَرْزَنْدِ زَهْرَا كُو جَوَابِ نَمِيْنِ دِيَا
 مَكْرُ جَوَابِيْنِ اَوْسِ مَطْلُوْمِ كُو تَلُوَارِيْنِ مَارُوْتُو تَمُوَا اَو نِيْرِيْ لَكَ فُوْتُو اَو رَسَبِ دِيْرِيْ قَتْلِ تَمُوَا قَاتِيْ
 اَلْاَعْوَابِيْ عِنْدَ الْحُسَيْنِ وَ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ قَبْلَ يَدَيْهِ وَ رَجُلَيْهِ
 كِه وَ هُوَ عَرَبِ خَدَتِ اِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامِ مِيْنِ حَاضِرِ هُوَا اَو رَعُضِ كِي كِه سَلَامِ هُوَ تَمِيْرَايِ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ خُدَا
 اَو رَحَضَرَتِ صُنْعَا كِي طَرَفِ سُوْ پَاوَنْ اَو رَهَاتَمِ حَضَرَتِ كُو چُو شُو لَكَ حَضَرَتِ فُوْ فَرَايَا كِه اِيْ بَهَائِي تُو كُو كِي
 كِه اِسِ بِيْ كِيْسِيْ مِيْنِ مَجْدِ غَرِيْبِ وَ بِيْ كِيْسِ پَرِ سَلَامِ كُرْتَا هُوَ وَ هُوَ كُو بُو لَا اِيْ مَطْلُوْمِ كِه بِلَاوَايِ فَرْزَنْدِ زَهْرَا
 مِيْنِ قَاصِدِ هُوْنِ تَمَارِيْ مِيْ نِيْ فَاطِمَةُ صُنْعَا كَا اَو رَخَطِ لَايَا هُوْنِ پَرِ خَطِّ حَضَرَتِ دِيَا وَ جَعَّ الْحُسَيْنِ

در تمام
 بیک
 بنویسند
 زاهدان
 ایک
 تین
 و تسکین
 در هر
 یقین
 در تین
 یا و عد
 بک
 ن دیدار
 تا ای باب
 ن و ا
 بلد حلاله
 در کتاب
 فاطمه
 و زاهدان
 زکوار
 الدی

إِلَى الْحِمَّةِ وَصَاحَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا زَيْدُ بِنْتُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا أُمَّ كَلْتُومَ وَيَا سَكِينَةَ وَ
يَا رُقَيْةَ كُلَّ كُنْ فَكَلَيْنَ إِلَى حَضْرَتِ خَلِيفَةِ سُوَيْحِمَةَ اَهْلِ حَرَمِ تَشْرِيفِ لَأَوْدِ أَوَّازِ بَلْبَدِ سُوَيْحِمَةَ
كَهْ عَزِيزِ بَيْتِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كِي دُرُومِ كَلْتُومِ اَوْ سَكِينَةَ اَوْ رُقَيْةَ اَوْ شَهْرَبَانُومِ سَبِ سِيرِ وِیاسِ
فَقَدْ أَتَانِي الْكِتَابُ وَعَظُمَ عَلَيَّ الْمَصَابُ كَهْ اِيكِ خَطِ سِيرِ وِیاسِ اَيَا هُوَ اَوْ رَصِيْبَتِ عَظِيْمِ مَجْمُورِ
طَارِي هُوَنِي فَاتَيْنَ إِلَيْهِ مَسْرُوعَاتٍ بِالدُّوَلِ حَاكِمَاتٍ اِيسِ اَوَّازِ حَضْرَتِ كِي سَكِينَةَ سَبِ دُرُومِ
اَوْ رُولِيْنَ اَمَّا الْمَصَابُ فَهَرَفْنَا وَامَّا الْكِتَابُ فَمَا عَوْفْنَا اَيَا حَضْرَتِ مَصَابِ كُوْا اِيكِي جَانِ
كَهْ اَيِ تَيْنِ دُنِ سُوَيْحِمَةَ اَوْ سَبِ غَزِيْ اِيكِي سَانُوْ كَرُوْ كَرُوْ هُوْ دُرُومِ مَكْرُ خَطِ كُوْنِيْنَ اِيكِي جَانِ
اَبْتَرْتُمْ هَذَا الْكِتَابَ اَتَانِي مِنْ اَبْنَتِكُمْ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الصَّغُورَى فِيهِ عَنَابُ وَخَطَابُ حَضْرَتِ
نُفُورَا كِهْ مِيْنَ بَشَارَتِ دِيَا هُوْنِ تَمِيْنِ كِهْ يَهْ خَطِ هُوْ تَمَارِي بَيْتِ فَاطِمَةَ صَغُورَا كِهْ شَتْلِ هُوْ عَنَابُ
وَخَطَابُ پَرَفَطَةُ وَقَوَاةُ وَاِذَا مَكْتُوبُ فِيهِ اِيسِ حَضْرَتِ دُرُومِ خَطِ كُوْ كُوْ لَوَا تُوِيْ مَضْمُونِ
لَكُمَا تَمَامُ اَللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ مِنَ فَاطِمَةَ الصَّغُورَى بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِلَى
وَإِلَيْهَا الْحُسَيْنِ يَعْنِيْ بِخَطِ هُوْ فَاطِمَةَ كَا كِهْ مِيْ حُسَيْنِ كِي هُوْ اِيْوَا حُسَيْنِ كُوْ اَلْفُ اَلْفُ سَلَامِ
وَ اَلْفُ اَلْفُ حَيَّةِ هَزَارِ هَزَارِ سَلَامِ اَوْ هَزَارِ هَزَارِ تَحِيَّةِ مِيْرِيْ طَرَفِ سُوْ خَدَمَتِ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ خَدَامِيْنَ
قَبُوْلِ هُوْ تَمَامُ السَّلَامِ اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ اَعْمَى الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ پَرِ سَلَامِ پَرِوْچُوْ مِيْرَا
مِيْرُوْچَا عِبَّاسِ فَرْزَنْدِ امِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ كُوْ اَوْ رِيْهْ خَيْرَتِيْ كِهْ عِبَّاسِ كُوْ شَاوْ كَا اِيْكَمُ ثُمَّ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ
اِلَى اَخُوْنِيْ وَ اَخَوَاتِيْ پَرِ سَلَامِ هُوْ مِيْرَا مِيْرُوْ سَبِ بَهَائِيُونِ اَوْ رَهْنُوْ تَمَامُ السَّلَامِ اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ
اَخِيْ وَقُوَّةَ عَيْتِيْ عَبْدُ اَللّٰهِ الرَّضِيُّ الصَّغِيْرُ پَرِ سَلَامِ پَرِوْچُوْ مِيْرَا مِيْرُوْچُوْ بَهَائِيْ اَوْ رَخْلِيْ
چَشْمِ عِبْدِ اَسَدِ شِيْر خَوَارِ عِيْنِيْ عَلَيَّ اَصْغَرُ كُوْ قَا اَللّٰهُ عَلَيْكُمْ يَا اَبَاةُ وَكُلُّكُمْ قَبْلُوْةُ يَا بَاةَ عِيْنِيْ اِيسِ
قَسْمِ خَدَا كِي تَمِيْنِ اَيَا اَهْبِ عَزِيْ وَ نُوْ كِهْ مِيْرِيْ طَرَفِ سُوْچُوْ بَهَائِيْ عَلَيَّ اَصْغَرُ كُوْ سُوْ لِيْنَا
اَوْ رِيْ سَارِ كَرْنَا اَوْ رَا يَبَاتَمِ فَرْجِيْ بِلَا دِيَا يَهْ شَكُوْ هُوْ مِيْرَا اَوَكِيْفَ وَ عَدَمُوْنِيْ اِذَا اَسْتَقُوْلَكُمْ
الْجُلُوْسُ فِي الْاِعْرَاقِ تَرْسِلُ اَخِيْ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَوْ عَمِّي الْعَبَّاسِ اَوْ كِيُونِ يَا اَبَا كِيْسَاوَعْدُ

کیا تانتے کہ جب ملک عراق میں توقف ہوگا تو تم میری بہائی زین العابدین یا چچا عمو سکو
 میرے لیونکو بھیج کر آیا با لا قد طال انتظاری الیکم وذاکراشیئنا فی الیکم امربا اتی مت انتظاری
 اور از رو میری زیارت روز بروز زیادہ ہوا اور اب تک کوئی میری لینو کو نہ آیا فاقا قد وصلت الی
 الہلاک ومنتظرۃ للبعاد والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس اب میں قریب ہوں
 پہونچی ہوں اور منتظر ہوں آپکو وعدہ کی سلام ہو تمہارے رحمت خدا جب تمام خطبہ چلو عظمیت
 علیہ المصائب وفتیرت سنہ الا کو ان حضرت کا عجب حال ہوا اور وہ اندوہ و ملال طاری ہوا
 کہ رنگ حضرت کا ستغیر ہوا لان الذین کانت مسلمۃ علیہم کلہم کاوا مقتولین اس واسطے
 کہ جس جس کو فاطمہؑ فی سلام کہا تھا وہ سب ٹکڑے ٹکڑے خاک و خون میں زمین پر پڑے تھے لیکن
 فقط جناب زین العابدین بسبب مرض کو بچ رہے تھے تو انکی قید کی تیاری تھی وقال کرامۃ لک
 لا وصلن سلامک لاہلاک وانما ملک حضرت فرمایا کہ امی فاطمہؑ میری خاطر مجھ پر نہایت
 عزیز ہے جس جس کو تو فی سلام کہا ہے میں پیغام تیرا و نہیں پہونچاؤں گا فصنی الی القتل
 پس حضرت قتل گاہ کو چلو فاول من وقع نظره علی جنتہ کان اخا ابی الفضل العباس
 پس پہلو نظر حضرت کی نقش مبارک عباس علیہ السلام پر پڑی فجلس حوله وکاد ایا آخی
 و مسکعہ فی ان انت اخیک فاطمہ الصغریٰ ہی تقرئک السلام پس حضرت نقش
 عباسؑ پاس بیٹھ گئے اور فرمایا کوا امی بہائی امی قوت بازو میری تمہاری بیٹیجی فاطمہ صغریٰ تمہیں
 سلام کہا ہے ففتبت علیک وھی یا انتظاری اور بہت شکایت لکھی ہے کہ واہ چچا تم میرے
 لینے کو نہ آؤ امی بہائی عباسؑ تمہارا یہ حال ہوا اور فاطمہؑ تمہاری انتظار میں ہو تم مضمی الی
 جسد ولدی علیؑ لا صغرو وسلم علیہ من لسان فاطمہ الصغریٰ پر اصغری لاش
 پاس آؤ اور فرمایا امی نور چشم تمہاری بہن فاطمہؑ نے تمہیں سلام کہا ہے اور وہ تو تمہاری دیدار کی
 مشتاق ہے و انتھ کانت ذاکرۃ یا ابی کلکم او حصونی خصوصاً اخی عبد اللہ
 الرضیع الصغیر راوی کہتا ہے کہ نقش اصغیر حال حضرت کا بہت تباہ ہوا اس واسطے کہ فاطمہؑ

بلایار کھاتا کہ ہر چند تم سبکی مفارقت سے نہایت رنج و دشت ہو مگر خاص جدائی اصغر مدبر کمال
 شاق ہو کہ اوسکی تصویر ہر دم آنکھوں میں پھرتی ہو قلما جاء وقف علی ولدہ الصبیح یحسب حیات
 مستطاعت پس ابن باتون کا خیال کر کہ حضرت نقش اصغر پر کھڑی رہے تو اور نالہ پر حسرت و اندوہ
 سینہ آفس سو کینچن ہو و خطہ بکالہ سا وصیت یہ فاطمہ اوسی حال میں وصیت فاطمہ کی
 حضرت کو یاد آئی کہ کھاتا فاطمہ نو کہ ایسا میری چوٹی بہائی اصغر کا منہ چوسنا فانکب الحسین علی
 ولدی الا صغرو و کان یقبلہ ویطیل الشم فیہ حضرت بیاب ہو کر نقش اصغر پر گر پڑی اور بار بار
 بوس لیتے ہو اور دہن اصغر کی بوسہ لگتے ہو و یبکی و ینادی یا ولدی اوجعونی و بعدک فقتلونی
 اور رو رو کر فریاد تو ای فرزند میری اصغر ظالمون کی تیری قتل سے دل میرا دکھایا اور قریب ہے کہ بعد تیر
 مجھ ہی قتل کریں جب اہل حرم نے یہ بیانی حضرت کی دیکھی تو حضرت کو نقش اصغر پر چڑھایا حضرت
 نقش فاطمہ پر کھڑی ہو کر فرمایا یا ابن اخی ان ابنت عمک فاطمہ قتلک السلام و تحصا
 یا یحیی و الہ کو ام ای پسر برادر امی فاطمہ تمہاری بہن نے تمہیں بہت بہت سلام لکھا ہو تم قاتل
 الحسین و لخذ الطفل منهم و حملہ علی یدہ لیضعہ بین القتل پر حضرت اوٹھو اور نقش
 اصغر کو گو دوسری اہل حرم کی لیکر قتلگاہ میں رکھو لیچو اس سے معلوم ہوتا ہو کہ اہل بیت نقش اصغر کو
 پیار کرتے ہو و خیمہ میں انہما لا تو فعا دت البسات علیہ و قلن یا ابا نادر عہ لبقیہ مباحہ
 عن فاطمہ اس وقت بیٹیاں حضرت کی دھڑین اور عرض کر کے لگین ایسا یا ایک دم ٹھو کہ ہم بیت
 فاطمہ صغرا صغرا کو پیار کر لیں کہ فاطمہ نے لکھا ہو فتو کہ ہن حتی قضین پس حضرت ٹھہر گویا بیان
 کہ سکینہ ورقیہ نقش اصغر کو رو رو کر پیار کرتی تھیں اور کتنی تھین ہائی بہائی تو تو اس ظلم سے یہاں
 پیاسا شہید ہوا اور وہاں فاطمہ صغرا اب تک تیری اشتیاق ملاقات میں منتظر ہو یہ سکر حضرت نقش
 بد شہاری پھر اگر قتلگاہ میں لگئے اور سب نعشوں میں لٹا دیا پس جاتی تامل فاطمہ کو تو یہ اشتیاق
 تھا کہ خط جو میر گیا ہو تو اب چچا ضرور میری لینے کو آئے ہوں گا اور جب یہاں سے قاصد یہ جواب لے کر
 پہنچا ہو گا کہ فاطمہ چچا کو تیری شادی کا ٹیکے اکبر مار گئی اصغر کر تیر لگا بابا تیرا شنبہ لب و سج ہو ابائی

بیار تیرا طوق فریخ میں گر قمار ہو کہ پہچنوں کہ ساتھ شام کو گیا تو کیا حال ہوا ہوگا غرض یہ جا
 صبر حضرات ائمہ ہدی اور انکی فریت علیہم التحیۃ والثناء ہی کی واسطے خیاط ازل فرطیع کیا تھا
 ورنہ ہر بشر کب تحمل ایسے صبر کا ہو سکتا ہو روایت بسیت وسوم ورفضائل اہل بیت
 و آمدن امام حسین ع بر صہ قیامت و احوال شہادت عبد اللہ ابن حسن
 و خاتمہ شہادت امام حسین روای صاحب زہر الکمال قال لما خرج آدم من
 الجنة اخذ ريبله من بلدان الهند يسمى سوانديب وبقى يكي على مصيبتيه مدة طويلة
 روایت کی ہر صاحب زہر الکمال فرج نکل حضرت آدم جنت سے اور گری ایک شہر میں شہر ہائے
 ہند کو کہ نام اوس کا سواندیب ہو تو روایتی مصیبت پر ایک مدت دراز تا آنکہ منقول ہو کہ خسار
 گلہ و ندان مبارک نظر آنیلکے قاصد لہ الملک الخلیل یارسال جبرئیل و کشف لہ عن بصیرۃ
 حتی رآه ساق العرش پس حکم کیا خداوند جلیل فریور ہیجا جبرئیل کو کہ حجاب قدرت نظر
 آدم سے جبرئیل فریور تھا دیو تا آنکہ ساق عرش الی نظر آنیلکا قوا نوراً ساطعاً و النجوم لواقع
 قلاہا پس دیکھا آدم فریور نور روشن ہو پس پڑھا اوس فریور فاذا ہی محمد صلی اللہ علیہ و
 آلیہ و علی و فاطمہ و الحسن و الحسین و الائمة من ولایہ حصنی من دخلہ کا
 امنا پس اوس نور میں اسما مقدسہ جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا اور حسین
 اور باقی امامون علیہم السلام کو لکھو دیکھو اور یہ قوم تھا کہ یہ قلعہ میں میری جو شخص کہ اس میں داخل
 ہوا وہ محفوظ ہے فقال یا اخی جبرئیل هل خلق الله خلقاً أشرف منی پس کہا آدم نے
 اوساخی جبرئیل خدا فریور کوئی ایسا ہی پیدا کیا ہو کہ وہ افضل ہو مجھے قال نعم هو لا قال
 متى اخلقوا جبرئیل بولہ خدا فریور انکو سے افضل پیدا کیا ہو آدم بولہ یہ کب خلق کو تو جبرئیل
 نے کہا قبل خلق السموات والأرض و قبلت بالقیام یہ پیدا ہو فریور قبل پیدا اس میں
 زمین کو اور قبل تمہارے دو ہزار برس و لولاہم ما خلقک اللہ تعالیٰ و ہم من ولایک
 اگر نہ تو یہ بزرگوار تو نہ پیدا کرتا خدا تمہیں اور میں یہ تمہاری فرزندوں سے حضرت آدم فریور عرض کی

اللَّهُمَّ يَا سُبُّ فَضْلَتَ هَذِهِ أَوْلَاهُ عَلَى وَالِدِهِمُ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي فَفَعَلَهُ خُداوند ای وده شخص
 کہ فضیلت دمی تو زان فرزند و نکو اباب پر بخش گناه میری پس بخشید خدای گناه آدم کی کیا خوب
 کتابش شاعر شعر فکرو لا هم لم یخلق الله آدم + فلا کان زید فی الالکام ولا عمر و و
 لا سلیمت ارض ولا رفعت سماء ولا طلعت شمس ولا شوق بدرد اگر نه تو پنج تن اور
 عترت افکی تو نه خالق کر تا خدا آدم کو اور نه تو زید دنیا میں اور نه عمر و یعنی کوئی شخص دنیا میں
 نه تو ا اور نه پچائی جانی زمین اور نه بلند کیا جا تا آسمان اور نه طلوع ہوا شمس اور نه روشن ہوتا
 چاند فی الحقیقت کہ ذات مقدس اون حضرات کی ایسی ہی ہو مگر وای ہوا اون ظالمون پر کہ اون
 نے ایسی خاصان خدا کو آرام نہ دیا عن عبد اللہ ابن بکر انا قال قلت لابی عبد اللہ یابن رسول
 اللہ لو بکیش قبور الحسنین بن علی ہل کان یصاب فی قبرہ شیء عبد اللہ بن بکر سے
 منقول ہو کہ کہا اوسو کہ عرض کی میں نے خدمت امام جعفر صادق میں کہ ای فرزند رسول خدا
 اگر کہو لین قبر امام حسین کو تو قبر میں لعش حضرت کو پائیں حضرت فرمایا ای عبد اللہ کیا سوال
 عظیم کیا تو اباسی غور سو سن ان الحسنین مع ائبتہ و اخیہ فی مثول رسول اللہ تحقیق
 کہ امام حسین مع اپنی پیر بزرگوار اور پیر عالی مقدار کو منزل جناب رسول خدا میں ہیں اور کبھی
 جانب راست عرش متعلق ہو کو درگاہ الہی میں عرض کرتی ہیں یا رب الخیر فی ما وعدتہ
 ای بار خدا وفا کر او سپر جو مجھے وعدہ کیا ہے اور دیکھتے ہیں اپنی زوار و فکی طرف اور جانتے ہیں نام و
 اور اگر اباکو و انہ کینکھو الی من ینبکیہ فلیستغفر لہ اور دیکھتے ہیں اپنی و نیوالو نکو اور انکو لیے
 استغفار کرتی ہیں کہ یا خدایہ تیری حسین مظلوم کو رو تو ہیں انہیں بخش دے و یساک اباکہ الی استغفا
 لہم و اپنی جد و پدر سو عرض کرتی ہیں کہ آپ ہی میری و نیوالو نکو لیے استغفار کیجیو کہ کیسے میری مصیبت
 پر رو تو ہیں فرماتی ہیں ایتھا الیک الی لو عدلت ما اعتد الله لک لغرحت اکثر ما حزنک ای و
 میری غم میں اگر جانو تم اون ثواب کی جو خدا نے تمہاری یو معین کو میں تو خوشی اور شادی تمہاری
 زیادہ ہو تمہاری رو تو ہیں ایس حضرات دیکھتے ہو فراری اپنی افاکی کہ فرزندون کو ہو کا پیا سا بچ کر وایا

بج

حرم رسول خدا سو دفع کر آیا کوئی خدا پرست ایسا ہو کہ اس بیکسی میں ہماری نصرت کرے پس
کوئی اور لعین نہیں سو جواب نہ دیتا تھا بلکہ تیر و پھر مار تو تو حتی جو حوائی بد نہ تھانے و
بِنَفَا وَ عَسَوْنَ جُوحًا بِأَلْوَحِ وَالسُّيُوفِ وَالسَّيْفِ تَالَكُمُ بَدَنُ شَرِيفٍ بِرَتِينِ سُوَيْسٍ زَحْمٍ لُكَاوَرِ
نیزہ و شمشیر و تیر کو زخم زیادہ تو و قیل آلف و تسبیح آتہ جواحہ اور بعضوں نے کہا ہر کہ ایک ہزار
نوسو زخم حضرت کو جسم شریف پر لگو تو و گانت السہام فی ذرعیہ کاللسوئی فی جلد القنفذ و
کانت کلہا فی مقلدہ اور تیر جسم امام پر اترو لگو تو کہ جیسے ساہی کو بدن پر کاٹو تو ہرین اور ب
تیر سانہ ہی تو پشت مبارک پر کوئی تیر تھا افسوس کہ جو جسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جسم سرور و نیدہ ہوا تھا وہ یوں زخم و نسو چور ہوا اور وہ فرزند رسول کہ جسکے طفیل فرشتوں کو شفائی
وہ بیکس و نہما ہو کہ ہو کا پیا سا شہید ہوا جیلنما کذلک اذ ما لا حولی بن یزید الا صبیح
بسمہم فوقع فی لہبہ فاذا لا حولی لہا علی الارض پس اسی حال میں تھو کہ ایک تیر خولی نے
ایسا گلو مبارک پر مارا کہ زمین پر گر کر پڑی پس حضرت تیر کو نکال کر چلو میں خون لیکر سروریش انور پر
ملے تو راوی کہتا ہوا سو وقت عبد اللہ ابن الحسین درخیمہ سیہ حال دیکھتا تھا خروج و ہو بیکی
و یقول واللہ لا افا رقی عجمی یحال دیکھو وہ شاہزادہ سوی سیدان دوزا اور دوتا تھا اور کتا تھا
واسد میں اپنی چچا سو جدا ہو لگا پس جناب زینب نے اونہیں روکا کہ پھر لیجائیں خیمہ کو اور وہ صاحبزادہ
حد بلوغ کو بھی نہ پہونچا تھا اور حضرت ہی میدا نسو پکارو ای ہن پھوڑنا سو کہ ناگاہ وہ مصوم
ہاتھ سے پھوپھی کی چوٹ کو دوزا اور جناب زینب ہر چند پکاری تیں ای نشان برادر پر آقا کا
لا افا رقی عجمی جدا سد زلما ای پھوپھی پھوڑو گنا میں تھا ایسے وقت مصیبت میں اپنی چچا مظلوم کو
تا آنکہ پہونچا وہ شاہزادہ خدمت امام مظلوم میں فا قبل حو ملہ ابن کاہل اللعین الی
الحسین لیضربہ بالسیف او سو قت آیا حرمہ ملعون قریب حضرت کو اور چاہا اوس ملعون نے کہ
حضرت کو تلوار لگا تو اوس صاحبزادہ می زلما وای ہو پھوپھی ای پھر شمشیر آیا میری چچا مظلوم تین روز کے
پیا سیکو مارا گنا فغضب للعین و صوب الصبی بالسیف فالقہا ہا مینہ فقطعہا وہ لعین جرم

غصہ ہوا اور ایک تلوار اس نے وری لگائی کہ دہنا ہاتھ اوسل مام زاد کیا کاک کر گر پڑا فصاح یا عجمی آذر کئی
 اپنے صاحبزادہ پکارا ای چا خبر کو کہ مجھے اس ظالم فرما کا آخذا الحسین وضمته الى صدرہ حضرت
 اوس رو کر سینہ زخمی ہو گیا اور فرمایا یا بنی آخی اصبی علی ما نزل بک ایفرزند برادر صبر کر
 اس بلا پر جو نازل ہوئی تجھ پر اور پیار کر تو اور دلاسا دیتی تو آذر مائہ اللعین لیسیم فذبحہ
 فی حجرہ ناگاہ ایک تیر اوس شقی زکلو و معصوم پر ایسا مارا کہ وہ مظلوم اپنی چپاکی گو دین بجان
 ہو کر گر پڑا اور شہید ہوا حضرت نعش اوسکی مثل نعش اصغر کو سینہ سے لگا کر و فریاد حضرات یہ
 ستم تو کسی پر نہیں ہوا ابتدا و زمانہ سو سوا حضرت امام حسین کے کیسی کیسی پیار کو انگو کو ستا
 مرا دیکھا اور یہ داغ اخیر تھا فصاحت زینب یا بنی آخی لیت الموت اعلمت منک جناب
 زینب درخیمہ حال دیکھ کر پکارین ہا ایفرزند اخی او نشان حسن کاش مجھ موت آتی ولیت
 السماء انطبقت علی الارض کاش آسمان زمین پر گرا کہ یہ تیر مصیبتیں پڑیں عبد الغیز و لو
 نے لکھا ہو قتادی الشمر لا صحابہ ویکلم ما انتظرون بالرجل پس یکایک شمر اپنے رفیقو کو پکارا
 وای ہوتیر کیا انتظار ہو قتل میں اوس شخص کو جلد قتل کرو پھر توب ٹوٹ پڑی کسی نے تلوار ماری
 اور کسی نے نیزہ مارا اور کسی نے تیر مارا وضوبہ شمر علی وجہہ فادركہ سنان ابن انس قطعہ
 بنی شیح اور شمر ملعون نے ایک تلوار رخ انور پر ماری اور سنان ابن انس شقی نے ایک نیزہ اوسی حاملین مارا
 آیا خولی کہ سر حضرت تن مبارک سو جدا کر دی مگر ہاتھ اوس کو کانپو لگو فتزل آخوہ سہل اب
 زیکا قطع راسہ پس او تر اگور لیسو سہل ابن زیاد ہنای اوسکا اوسو سر حضرت کا تن ابد پس
 جدا کر خولی کو دیا و آخو الشمر فورا فکوا آخو لا و آخو الحسین اوسوقت شمر نے حکم کیا کہ گو
 سوار ہوا ب نعش حسین کو بھی پامال کرو اور بخار دلو کو نکالو پس چند ملعون گور و نیز سوار ہو کر اور وہ
 فریاد کی کہ تعجب ہو آسمان زمین پر کیوں نہ گر پڑا اور قیامت کیوں برپا نہ ہوئی کہ فرزند زہرا اور صیبت
 و جفا پس یہ حال دیکھ کر اہل برم بھارین کہا تو مگر کیا صبر تھا کہ دعا عید نہ کی اون لعینوں کو لگو
 روایت بت و چهارم خراج در عجزہ جناب امام حسین عجزہ دیکر پھر صائب

حضرت کو اور آقا فقیر کا پانی لیکے پہر احوال شہادت اور بیٹھا گھوڑیگا اور نکلنا زینب کا
 خیمے سے کتاب خراج الجراح میں ابو خالد کابلی سے اور اونٹنی بیچیں ام الطویل سے روایت کی کہ
 کہ اوسنو کہا ہم خدمت امام حسین میں بیٹھو تو اذ دخل علیہ شاکب یکنی ناگاہ ایک جوان
 روتا ہوا خدمت حضرت میں آیا اور عرض کی اوس نے کہ یا حضرت مان میری مرگئی ہو اور کچھ وصیت
 نہیں کی اور مال چھوڑ گئی ہو فقال الحسنین قوموا حتی نصیر الی هذه الخولا پس حضرت
 فرمایا کہ لا یتوکلوا علی انفسکم وعلی اولادکم وعلی مالکم وعلی اولادکم وعلی مالکم وعلی اولادکم وعلی مالکم
 مناجات دگاہ قاضی الحاجات میں اوشما کو دعا کی کہ خداوند دوبارہ حکم فرما کہ روح اس مومنہ کی
 جسم میں اس کے داخل ہوتا جو وصیت اسو کرنی ہو کر لا فاحیاء اللہ بیکر اللہ الحسنین پس فی الفور
 حضرت کی برکت دعا سنندہ ہوئی اور استسما ان لا الہ الا اللہ کہرا اوئمہ بیٹی اور حضرت کی طرف
 ویکلے بولی اذ دخل البیت یا مولا کی کہ میں تشریف لاؤا مولا میری اور جوارشا دھو وہ میں کرو
 حضرت نے فرمایا جو بیجو وصیت کرنی ہو وہ کر فقالت ثلث لمالک ما شئت والثلثان لابی
 هذا پس عرض کی اوسنو ثلث مال میں میری تو ایکو اختیار ہو جو چاہیں آپ وہ کرین اور دو ثلث مال
 میرا میری اس بیٹو کا ہوا ان علیت اللہ من موالیک مگر جو آپ جانیں کہ یہ دوست ہو حضرت کا ونگا
 متخلفا فخذ الیک اور اگر یہ مخالف ہو حضرت کا تو وہ مال ہی حضرت کا ہو چاہیں اوسو دین فلا
 حق لی فی حق فی اسوال المؤمنین اسواسطے کہ مال مومنین میں مخالفین کا حق نہیں ہو پھر عرض
 کہ یا حضرت آپ مجھے نماز پڑھیں اور اپنے دست مبارک سے میری تہنیر و تکفین کیجو کا تم صارت المؤمنین
 لما کانت بعد از ان وہ عورت مردہ ہو گئی جیسی تھی وعن الصادق علیہ السلام اللہ قال
 جاء اهل الکوفة الی علی فشقوا انسان المطر کتاب عیون المعجزات میں جناب صادق علیہ
 السلام سے منقول ہے کہ فرمایا ایک بار اہل کوفہ حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں آئے اور کی باران کی شکایت
 کی اور عرض کی یا مولا دعا کیجو کہ باران رحمت نازل ہو فقال الحسنین قوموا استسقی پس حضرت
 جناب امام حسین فرزند رسول الثقلین سے فرمایا اوئمہ ای فرزند اور ان لوگوں کو کہ لوگوں کو طلب باران پروردگار

زمین و آسمان سو کر فقام و سجد اللہ و صلی جناب امام حسین سنتی ہو او تھو اور ناز پڑی اور ایک خطبہ مثل حمد و ثناء آئی اور درود رسالت پناہی پڑھا اور یہ دعا مانگی اللّٰهُمَّ مُعْطِی الْخَبْرَاتِ وَ مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ اَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا مِّنْ خُدا وَنَدِّ عطا کر نیوالو نیکیہ بکرا مازک تنبہا برکتوں کو نازل کر چہ باران رحمت کو اور سیراب کر تو ہکو باران بسیار سو کہ تو اگر نرندہ ہوتا م شہر فکو اور رواشنودہ ہو روز زمین پر نَفْسُ بِہِ الضَّعْفِ عَنْ عِبَادِكَ وَ تَحْتِ بِہِ الْاَرْضُ لَمِیْتَ عَنْ یَلَدِکَ اِیسا باران کہ زائل کر تو بسبب و سکو ضعف اور ناتوانی اپنی بندوں سو اور زندہ کر تو او سکی برکت سوزمین مردہ کو فَمَا فَوْغٌ مِّنْ دُعَائِہِ حَتّٰی غَاثَ اللّٰهُ عَیْنًا بَغْتَةً مِّنْہَا عَلَیہِ السَّلَام دعا سو فارغ ہو تو سو کہ ایک پارہ ابر نمود ہو کہ برشا شروع ہوا و اَقْبَلَ اَعْوَابِیْ مِّنْ بَعْضِ نَوَاحِی الْکُوفَةِ فَقَالَ تَوَكَّلْ اَلَا وِیْلَہُ وَاَلَا جَمَّ یَوْمٌ بَعْضُکَافِیْ بَعْضِ اَیْکَ اعرابی بعض نواحی کو فہ سو آیا اور خبر دی کہ دیکھا میں تو کہ تمام جیلین اور تالاب پانی سو عبور ہو چین پانی حضرت یہ قدر و منزلت حسین کی پروردگار کو رو برو تھی کہ ایک آن میں بخاطر حسین دیکو زندہ کیا اور زمین تقیدہ پر پانی روان کیا یہ احسانات خلق خدا پر تو حسین بن علی کو با تخصیص اہل کوفہ سو عوض اون احسانو کو کو فیون فر او س برگزیدہ خدا اور محسن خلق سو یہ کیا کہ جب بموجب طلب او کو وہ سالک ارضاء وار د زمین کر بلا ہوا تو اہل کوفہ ہی تو نماز مردی قتل امام پر باندھی اور پانی او س جناب پر بند کیا اور او کو اور فکی اولاد کو سوا کسی پر بند نہا کہ آپ شہید ہو اور بہاتی تو اور اطفال خرد سال حسین پیاس سو چین ہو کر العطش العطش کا شور مچا تو اور پانی نہ پاؤ تھے گرد خیمہ خندق میں آگ جلتی تھی اور دھوپ کی شدت تھی اور باوجود ان تکلیفوں کو کو فیان غدار او س سید ابرار پر تیرون کا نہ برسائو تو اور سان کھلات سخت و درشت سو دل کو خضر تک جدا مجروح کر تو تو چنانچہ روایت صحیح میں وارد ہو فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنْ یَّمِیْنِ یَقَالُ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ جُوَیْرَیۃٍ فَقَالَ یَا حَسْبَیْنُ فَقَالَ مَا تَشَاءُ فَقَالَ الشَّرُّکَ بِاللَّاتِ اَیْنِ قَبیلہ بنی تیمم سو عبد بن جویر یہ نام حضرت کو سانسو آیا اور پکارا با آواز بلند کہ یا حسین حضرت فرمایا کہ کیا مطلب ہے

کلیں جو کچھ کہتے ہیں وہ سب کچھ کہتے ہیں

تم حق سے منحرف ہو کر امام وقت کی بیعت سے منکر ہو پس حبیب بن مظاہر بولو کہ اے حسین نماز فرزند
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قبول نہ ہو و تَقْبَلُ مِنْكَ يَا حَمْدًا اور قبول ہو نماز تہجد الیہی شرعاً
پس حسین بعین نے حبیب پر حملہ کیا اور حبیب نے اوپر حملہ کر کر الیسی تلوار اوسکی گویا کہ سہ پر ماری کہ
گھوڑا چراغیا ہوا اور حسین ناپاک گر پڑا اور ملعون لشکر دوڑ پڑی اور اوسے اوشمالی گھر فقال الْحُسَيْنُ
لِزُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ وَسَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَقَدَّمَا امَّا حَتَّى اَصْلَحَ پس حضرت نے زہیر بن قین
اور سعد بن عبد اللہ سے فرمایا کہ تم میرے آگے گھڑی ہو کہ میں نماز پڑھ لوں پس وہ دونوں بزرگ سانہ
گھڑی ہوئے حتیٰ علیٰ کھم صلوٰۃ الخوف یہاں تک کہ فرزند رسول نے باقی صحابہ سے نماز خوف ادا کی
پس سجد کثرت زخموں سے زمین پر گر پڑی اور بولو خداوند العزت کر اس قوم پر نازل عادی و نمود و کربالات
عرصہ قلیل میں سب اصحاب سید خلیل ریاض جنت کی طرف راہی ہوئی تو حضرت تنہا میدان میں
گھڑی ہوئے فَنَظَرُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَا لَا فَلَمْ يَرِ احَدًا ابْغَاءً شَدِيدًا پس حضرت کہیں داہنی طرف
دیکھتے تھے اور کہیں بائیں جانب جب کوئی یا ورسوا دشمنوں کو نظر نہ آتا تھا تو نقشہ مایہ شداد دیکھ کر ڈرتے
ما کر روئے تھے وَاللّٰهُمَّ مِنْ جُصَمَاءِ الشَّرِيفِ سَسْقُوْحٌ وَيَلُوْكُ لِسَانُهُ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ وَقَالَ
اور خون جسم شریف سے بہ رہا تھا اور شدت تشنگی سے زبان مبارک چاڑھتی تو اور فرماتے اَنَا بَيْنَ صَدَائِرِ
الْكُوْتِ اَنَا بَيْنَ شَاغِعِ يَوْمِ الْخَشْرِ مِیْنِ ہوں نہ ساتی حوض کوثر کا میں ہوں بیٹا شفیع روز محشر کا اَقْلُ
عَطْشًا نَا غَرِبًا وَجِدًا اَهْلَ فِیْكُمْ مُّسْلِمٌ اور قتل ہوتا ہوں میں بیاساں تنہا سافر کیا تم میں کوئی
مسلمان نہیں ہو کہ مجھ کو اس تشنگی میں پانی پلاوے اِذْ سَمِعَ مُسْلِمٌ كَانَ فِیْ عَسْكَرِ عُمَرَ ابْنِ سَعْدٍ
فَمَلَأَ الْوُكُوَّةَ وَجَاءَ عِنْدَ الْحُسَيْنِ وَقَالَ نَاكَ اَوَّازِیْکِ درویش نے کہ لشکر عمر بن مہاسن میں
دو بچی کو پانی سے بہرہ کر حضرت کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا بَنَ رَسُولِ اللّٰهِ یَا بَنِیَّ اَنْتَ وَاُمِّی
اِسْقِیْ هَٰذَا الْمَاءَ اِیْ فَرَزْدَ رَسُولِ خَدَامَانِ بَابِ مِیْرَیْ فدا ہوں آپ پر سر پہ پانی حاضر ہوا سوچو فیکے
الْحُسَيْنِ بَکَاءً شَدِيدًا حضرت اوس پانی کو دیکھ کر شدت سے رورہا وَقَالَ کَیْفَ اشْرَبْتُ وَقَدْ
قُتِلَ الْاَصْدَارُ نَاوًا وَفَرَبَاؤُنَا حَتَّى الْخُفْلُ خُمْنَا اورد فرمایا الشیخ کیونکہ پانی میں نہیں حال انکے عزیز

وانصار سیر سپاہ قتل ہوئے یہاں تک کہ میرا بچا بھی پیا سا شہید ہوا پھر یہ پانی کیونکر مجھے پیا جائے
 یہ فرما کر اوسو خیمہ کی طرف لائی تا قدرت خدا اوسو دکھاوین اور وہاں ایک گڑباصورت کنوین کو
 کہو دا اور اوسین پانی نکلا اوسوقت ارشاد کیا ہم پانی کو محتاج نہیں ہیں لیکن حجت ان ظالموں پر
 تمام کر تو ہین تاروز قیامت الو کوئی عذر باقی نہ رہو اور ایشیخ تو لشکر عمر سعد سے نکل جا کہ جو آواز استغاثہ
 میری سنکر اعانت نہ کر گیا خدا اوسو سترگون داخل جہنم کر گیا فقال اَلَوْ كُنْتَ اَلْوَدَاعِ يَا زَيْنَبُ يَا
 اُمَّ كَلثُومٍ يَا سَكِينَةَ يَا رَقِيَّةً پھر حضرت اہلبیت سرخصت ہو کر گئے اور فرمایا اے زینب و ام کلثوم و
 سکینہ و رقیہ تمہیں خدا کو سوتپا ہوں اِذْ رَمَوْا السَّيِّئَاتِ وَقَالُوا اُخْرَجْ يَا حُسَيْنُ ابْنِ عَلِيٍّ خَضِرٌ
 تُو اہلبیت سرخصت ہوئے تو کہ ناگاہ اون کا فرون فریاد خیمہ حضرت پر ماری کہ کئی تیر قنا تون سو بار تو
 اور وہ بڑا دب دشمن خدا پکارے اے حسین ابن علی خیمہ سو بار ہر نکلو یا بیعت کرو یا سر دو فیکر اَلْحُسَيْنِ
 بَكَاءً شَدِيدًا اے شکستہ حضرت نہایت روتی اور لاجول پڑھا اور میدان میں اُمّی وَقَالَ اَسْمَاءُ بِنْتُ
 سَعْدٍ يٰحُسَيْنُ اَسْمَاءُ رَا حِمَّ يَوْحَنَّا وَكَيْفَ نَجِوَعًا مِنَ الْمَاءِ اور یوں آواز استغاثہ بلند کی
 ایا کوئی فریاد رس ہو کہ ہماری فریاد کو پہنچو ایسا کوئی رحم دل ہو کہ ہم پر رحم کماؤ اور ایک جرئہ آب پلا
 کہ کمال تشنگی اسوقت طاری ہو قبیلہ گزالت اِذْ رَمَوْا السَّيِّئَاتِ عَلَیْہِ اس اثنا میں حضرت پر اون
 لعینوں فریاد مارنے شروع کئے حتی صَارَ جِلْدُ الْحُسَيْنِ كَالْقُقْذِ یہاں تک عوض پانی کو تیر ماری کہ
 وہ جسم ستر گون جو خون رسول خدا سے ملتا تھا مانند جسم ساہی کی ہو گیا اور اسقدر خون بہا اور زخم
 لگے کہ زمین کی طاقت نہ رہی اور حضرت تھک گئے قبیلہ ہو واقف اِذَا نَاكَ جَوْ قَوْعٍ عَلٰی جَبْہَتِہِ کہ
 ناگاہ ایک تہر حضرت کی پیشانی نورانی پر کہ جسور رسول خدا چوتھو تھو اس زور سے لگا کہ پیشانی مروج
 ہو گئی اور خون بہنے لگا فَاتَّخَذَ التَّوْبَ لِيَسْمَعَ اللّٰہُ عَنْ جَبْہَتِہِ حضرت فریاد کیا کہ کپڑے خون پیشانی کا
 یوچہین فَا تَاكَ سَمٌّ سَمُّوْمٌ اَلَمْ تَلِكْ شَعْبٍ قَوْعٍ عَلٰی قَلْبِہِ پس ایک تیر زہر آلود نہ پہلو آیا اور
 قلب حضرت پر لگا حضرت فریاد اللّٰہُ وِیَا اللّٰہُ وَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ فرمایا اور سر سوئے آسمان
 اوٹھا کہ عوض کی خداوند توجا تھا کہ یہ لعین ایسی شخص کو قتل کر تو ہین کہ روی زمین پر سوا او

اے تو سر جناب امام مظلوم کا نیزہ پر نظر کیا فیکت و کلمت و چھپا پس جناب زینت بیقرار ہو کر روئیں
 اور سونہ پر طمانچہ مار ڈالیں و انطوت السماء دماؤا کابا احمی اور آسمان سے خون برسے گا اور شری
 سرخ گرد لگی و کسفت الشمس کسفتہ بدت الکواکب اور کواکب کو کس لگا ایسا گن کہ ستارے
 ظاہر ہو کر لوگوں کو گمان کیا کہ قیامت قائم ہوئی روایت بست و پنجمین پانا گھوٹکا پشت یامیم
 بعد شہادت پھر سنا جات حضرت موسیٰ پھر خون بر سنا آسمان سے پھر احوال شہاد
 امام حسین کا فی المناقب عن شعیب بن عبد الوہاب قال وجد علی الجہیر الحسنین
 علی یوم الطغی انہما بن شہر آشوب فی کتاب سناقب بن شعیب بن عبد الرحمن سے روایت کی ہی کہ
 جناب امام حسین روز عاشورا شہید ہو کر اور نعش مبارک بیکور و کفن خاک و خون میں غلطان گیا
 گرم پڑی ہی تو تمام زخم نیزہ و شمشیر حضرت کو سر سے تانباف سانہی ہی وار لگو تو اور کوئی زخم پشت مبارک
 نہ تھا کہ حضرت ذوقت جنگ پشت سوی دشمنان نکلی تھی مگر چند گھوٹکا پشت اقدس پر لوگوں نے دیکھی فسقا
 زین العابدین عن ذلک پس پوچھا لوگوں نے امام زین العابدین سے کہ یا حضرت پکویدر بزرگوار کی پشت
 پر گھوٹکیہ ہو فقال ہذا اثما کانت یقول الجواب علی الخیر الی سائر الذکر الی والیساکی
 والیساکی حضرت رو کر بولا اے یہ وہ گھوٹکیہ ہے یاب کی پیٹ پر ہو کہ ہمیشہ وہ جناب ابنا ر و میون اور
 غلے کا باندہ کر خفی راتوں کو اپنی پیٹھ پر اوٹھا کر پیوہ زنون اور تیمون اور سکینون کو گھر پہنچا تو
 حضرات جائی مائل و غور ہو کہ ایسے محسن عالم کو کو فیان میوفا ز آب و دان سے محروم رکھا اور اسکے
 بچے تشنہ لب فرج کیا اور اسکو تیمون کو عوض آب و طعام طمانچہ مار دی و فی مناجات موسیٰ قد
 قال یاد رب لم فصلت امة محمد علی سائر الانام حدیث میں وارد ہو کہ ایک روز حضرت موسیٰ نے
 اثما مناجات میں عرض کی کہ اے خالق عالم کما سبب کہ است خاتم انبیا کو تو فریب استونیر فضیلت
 دی ہو قال اللہ تعالیٰ لعشر خصال جناب باری غر اسمہ و ارشاد کیا دس خصلتوں کو باعث
 ہونے او نہیں فضیلت دی کہ وہ اونین ہو گئے قال موسیٰ و ما تیک الی یعلوھا حتی اعلم
 بئیر اسرائیل یعلوھا حضرت موسیٰ نے عرض کی خداوند اودہ کون کون خصلتیں ہیں اگر مجھے ارشاد

توین ہی بنی اسرائیل کو حکم کروں اور حکم عمل کا قال اللہ تعالیٰ الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصلوٰۃ
 والجموع والجهاد والجماعة والقرآن والعلم والعاشوراء خدائے تعالیٰ فرمایا کہ
 اون دنوں خصلتوں سے پہلے نماز دوسری زکوٰۃ دوسری روزہ چوتھی حج پانچویں جہاد چھٹی جمعہ یعنی نماز
 جمعہ پڑھا کر نیکو ساتویں نماز جماعت میں حاضر ہوا کر نیکو آٹھویں تلاوت قرآن مجید کر نیکو نوین علم فقہ
 اور حدیث سیکھینگے اور دسویں عاشوراء ہو قال موسیٰ یاکرب وما العاشوراء حضرت موسیٰ نے
 کہا ہاں آہا سب میں سمجھا کر عاشوراء کیا ہو قال البکاء والتباكی علی سبط محمد المصطفیٰ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم والموتیۃ والعزاء لمصیبۃ خدائے عالم فرمایا ای موسیٰ عاشوراء سیرا
 کرونا اور ولانا تمام فرزند خاتم انبیاء میں اور مرثیہ کننا ایام عاشوراء میں اور پڑھنا اور سکی مصیبت میں
 اور مجلس غزا برپا کرنا اور مظلوم کی یا موسیٰ سے ماکہ میں عید میں عید میں
 فی ذلک الثمان بکی او تبکی او تعزلی علی ولید المصطفیٰ الا کانت له الجنة قوابا
 جو بندہ مومن میرے بند و نسا ایام عاشوراء میں فرزند رسول کریم میں آپ روئی یا کسی کو رو لاوی یا جو
 روینوا لوکی بناؤ یا مجلس تغزیت برپا کر یا بشت او سکوی واجب ہو ومن افق من سارک فی الجنة
 لحما کا کان او غیر ذلک الا بارتک له فی الدنیا الذرہم بسبعین درہما ایو سو جو بندہ
 روز عاشوراء اپنا مال میں سو کچھ سلوک کر گیا کسی مومن کو خواہ کتنا کلاوی یا اور کچھ سلوک کر گیا کسی
 او سکوی درہم کی برکت دون کا دنیا میں و کان فی الجنة وعقود له ذرۃ اور جنت
 میں جگہ دو لگا اور بخشو لگا گناہ او سکوی صغیرہ اور کبیرہ پس حضرات خیال کچھ کہ جس روز کی گریہ و زاری
 یہ تاکید ہو اوس روز منافقان است فی عید متوہر کی ہو چنانچہ کعبہ میں اب تک عید ہوتی ہو اور دشمنان
 دین اوس روز کو روز برکت جانتے ہیں کہ جس روز جہان و سنگ و کلوخ اوٹھاؤ تو او سکوی بخون
 تازہ جوش مارتا یا تو یغیر روز عاشوراء ہو وقال صادق ولم تبک السماء علی الحسین وعلی
 ابن زکریا اور جناب صادق فرماتے ہیں کہ جب سو آسمان خلق ہو کسی پر نہیں رویا مگر حسین
 ابن علی اور عیسیٰ ابن زکریا پر اور منقول ہو کہ روز شہادت جناب امام حسین مٹی سے آسمان گرتی تھی

بنی اسرائیل کو حکم کروں اور حکم عمل کا قال اللہ تعالیٰ الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصلوٰۃ والجموع والجهاد والجماعة والقرآن والعلم والعاشوراء خدائے تعالیٰ فرمایا کہ اون دنوں خصلتوں سے پہلے نماز دوسری زکوٰۃ دوسری روزہ چوتھی حج پانچویں جہاد چھٹی جمعہ یعنی نماز جمعہ پڑھا کر نیکو ساتویں نماز جماعت میں حاضر ہوا کر نیکو آٹھویں تلاوت قرآن مجید کر نیکو نوین علم فقہ اور حدیث سیکھینگے اور دسویں عاشوراء ہو قال موسیٰ یاکرب وما العاشوراء حضرت موسیٰ نے کہا ہاں آہا سب میں سمجھا کر عاشوراء کیا ہو قال البکاء والتباكی علی سبط محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والموتیۃ والعزاء لمصیبۃ خدائے عالم فرمایا ای موسیٰ عاشوراء سیرا کرونا اور ولانا تمام فرزند خاتم انبیاء میں اور مرثیہ کننا ایام عاشوراء میں اور پڑھنا اور سکی مصیبت میں اور مجلس غزا برپا کرنا اور مظلوم کی یا موسیٰ سے ماکہ میں عید میں عید میں فی ذلک الثمان بکی او تبکی او تعزلی علی ولید المصطفیٰ الا کانت له الجنة قوابا جو بندہ مومن میرے بند و نسا ایام عاشوراء میں فرزند رسول کریم میں آپ روئی یا کسی کو رو لاوی یا جو روینوا لوکی بناؤ یا مجلس تغزیت برپا کر یا بشت او سکوی واجب ہو ومن افق من سارک فی الجنة لحما کا کان او غیر ذلک الا بارتک له فی الدنیا الذرہم بسبعین درہما ایو سو جو بندہ روز عاشوراء اپنا مال میں سو کچھ سلوک کر گیا کسی مومن کو خواہ کتنا کلاوی یا اور کچھ سلوک کر گیا کسی او سکوی درہم کی برکت دون کا دنیا میں و کان فی الجنة وعقود له ذرۃ اور جنت میں جگہ دو لگا اور بخشو لگا گناہ او سکوی صغیرہ اور کبیرہ پس حضرات خیال کچھ کہ جس روز کی گریہ و زاری یہ تاکید ہو اوس روز منافقان است فی عید متوہر کی ہو چنانچہ کعبہ میں اب تک عید ہوتی ہو اور دشمنان دین اوس روز کو روز برکت جانتے ہیں کہ جس روز جہان و سنگ و کلوخ اوٹھاؤ تو او سکوی بخون تازہ جوش مارتا یا تو یغیر روز عاشوراء ہو وقال صادق ولم تبک السماء علی الحسین وعلی ابن زکریا اور جناب صادق فرماتے ہیں کہ جب سو آسمان خلق ہو کسی پر نہیں رویا مگر حسین ابن علی اور عیسیٰ ابن زکریا پر اور منقول ہو کہ روز شہادت جناب امام حسین مٹی سے آسمان گرتی تھی

وَقَالَ قَوْلًا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَكْرُوبٌ السَّمَاءُ يُومِنُكَ فَصَفَّ التَّمَارَ عَلَى شَمْلِهِ بِضَاءٍ قَرِيبٍ مِنْ عَبْدِ
 كُنَّا هُوَ كِهْمِ سَلَقَ شَهَادَاتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ كِي خُسْرَتِي اور ہین معلوم تھا کہ فرزند رسول اس بلا میں
 گر قمار ہر نگاہ ایک دن آسمان سے بوندیان پڑو لگیں اور کپڑے سفید باہر پڑے تو قَطَرَتْ فَكَذَاهِي
 دَمٌ جَبْ كِثْرُونَ پَرِيزَن اور ہین دیکھا تو وہ خون نظر آیا کہ آسمان برستا ہو وَذَهَبَتْ بِالْأَدِلِ إِلَى الْوَدِي
 لَيْسَبَ فَإِذَا هُوَ دَمٌ اور اونٹ پہاڑ جگل میں گئی بانی پیڑ کو پس کہیں بانی پیڑ کو نہ پایا سو خون ہم نہایت
 حیران و متعجب تھے ناگاہ خبر ہو چکی کہ اوسے روز فرزند رسول نے ابو کا پیاسا شہید ہوا پس کیونکر یہ حال ہوتا زمین
 و آسمان کا ماتم سید الشہداء میں کہ وہ جناب تین گروہ کو پیاسی دہو ہین کڑی ہو اور خدق میں آگ و شن ہی اور شہنا
 خدا عوض رحم کو کلمات سخت سے دل حضرت کو مجروح کر ڈتو چنانچہ ابن جویریہ لعین نے سنو اگر پکارا یا حُسَيْنُ
 وَاصْحَابَ الْحُسَيْنِ لَيْتُنَا وَايَا لَنَا فَقَدْ فَجَعَلَتْهُمَا فِي الدُّنْيَا اَوْ حُسَيْنٍ اور اے اصحاب حسین بشارت ہو میں
 آتش جہنم کی نحو جلدی کی دنیا ہی میں آگ کی حضرت نے پوچھا یہ کون کسی کہا ابن جرییر سے حضرت نے فرمایا
 اللَّهُمَّ اِذَا قَدْ عَذَابَ النَّارِ فِي الدُّنْيَا خَلَا اِسْمَ دُنْيَا مِنْ عَذَابِ آتَشٍ جَلَمًا تَجَاوِزَ اسْمَ اِدْبِي كَافُورًا وَ
 وَالْقَاءُ فِي تِلْكَ النَّارِ فَاحْتَرَقَ پَسِ گھوڑا اوس کا گھڑا اور ہاگا اور اوسے آگ میں گھوڑے کو ڈالیا
 کہ وہ شقی اوسے میں جل گیا پھر تم بن الحصین ملعون تمہا لشکر سے نکلا اور پکارا اے حسین اور اصحاب
 حُسَيْنِ اَسَاكُونِ اِلَى مَاءِ الْفَرَاتِ يَمْسُوجُ كَاَنَّهُ يَطْوُونَ الْحِجَابَ اَيَانِمْ دِكْتِي تَمَّ طَرَفِ آبِ
 فَرَاتٍ كَرَكِيَا لِهَرِين مارتا ہو شل شکم مار کر وَاللَّهِ اِذَا يَقْلَمُ مِنْهُ قَطْرَةٌ حَتَّى تَذُوقُوا الْمَوْتَ جَوْعًا
 مگر واسد تم نہ پیو پاؤ گے اوس سے ایک قطرہ تا آنکہ تم یونہی پیاسی ہو کر مر جاؤ حضرت نے پوچھا یہ کون ہے
 عوض کی اصحاب نے کہ یہ یتیم بن حصین ہے حضرت نے سن کر فرمایا هَذَا اَبُوهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اور
 اس کا باپ اہل جہنم سے ہے وَاللَّهِ اَقْلُ هَذَا عَطَشًا لِي هَذَا الْيَوْمَ خداوند اس شقی کو آج قتل کر پیا
 قَالَ فَلِحَقَّةِ الْعَطَشِ حَتَّى سَقَطَ عَنْ قَرَسِهِ وَوَحِدَهُ الْخَيْلُ يَسْتَاكِهَا فَمَا تَ پَسِ راوی کہتا
 کہ دعا حضرت کی تمام نہوئی تھی کہ اوسے پیاس کی شدت ہوئی تا آنکہ وہ شقی ماری پیاس کو گھوڑے سے
 گرا اور گھوڑے کو اوس دشمن خدا کو ٹاپون سے روند ڈالا پس وہ جہنم کو راہی ہوا پھر حضرت پکاری

امیر شینت ربی امیر کجج بن الحوامی قیس ابن الاشعث امیر یزید بن الحارث الی ان قد
 ابعت الثمار واخضرت الجنات فاقدم علیک جند علی المجتهد امیر یوفاء واور امیر محمد و
 ایامی نہیں لکھا تھا مجھ کہ درخت بارور ہیں باغ سبز ہو جو آپ آج کہ لشکر کشی آپ کی مدد کو موجود
 کسی نے جواب نہ دیا مگر قیس ابن اشعث بجا بولا مآذری ما نقول ولكن انزل علی حکم نبی
 حکم کہ ہم نہیں جانتے کہ تم کیا کہتے ہو مگر اب بھی بیعت کر لیو ابن عم یزید ابن معاویہ کی توجہ تھی جو حضرت
 فرمایا لا والله لا اعطیکم بید اعطاء الذلیل ولا اقولکم زوار العینہ قسم جو خدا کی کہ حسین
 فرزند رسول الثقلین کبھی ہاتھ واسطے بیعت کو اس ذلت و خواری سوز نہ کیا اور نہ اوار کر گیا مثل اوار
 کر فرمایا مگر یہ شکر قیس بن اشعث عین لشکر سو نکل کر پکارا یا حسین ابن فاطمہ آیتہ خذ
 الی من رسول الله لیست بعینک ام حسین سپر فاطمہ کون سی خدمت ہو تمہاری رسول خدا
 کہ وہ تمہاری جو غیر کو نہیں ہے حضرت فرمایا ان الله اصطفی ادم کو تمام پڑا اور پھر حضرت فرمایا یہ کون ہے
 اصحاب نام اوس شقی کا بتایا تو حضرت دست مبارک اٹھا کر دعا کی اللهم ذل محمد بن الاشعث ذل
 فی هذا الیوم سا داء ابدا خداوند اس شقی کو ایسی ذلت دے کہ آج کہ کبھی نہ کیسی ہو پس اسی ایک عارضہ
 لاحق ہوا اور لشکر سو پاخانہ کیا فسلف الله علیہ عقوب فلک عنة فمات بادی اعدی اعدی پس خدا
 ایک بچہ کو اوس سپر کیا پس بچہ جو فراموش دیکھ مارا کہ وہ شقی نگاہوں وغایط میں لنگو داخل جنم ہوا یہ سب
 ہجرات فرزند رسول کو دیکھ کر عمر سعید عین ایک تیر چلے کمان میں لگ کر سو لشکر جناب امام حسین پر اور پکارا انہی
 انی اول دایم اہل کو فہ گواہ رہنا کہ عمر سعد شقی نے یہاں تیر لشکر امام حسین علیہ السلام پر مارا ہو قومیہ کلام
 پس پھر تو تمام لشکر شقاوت اثر کر تیر لشکر امام پر چلے کہ کوئی لشکر سرور سو باقی نہ رہا کہ وہ زخمی نہ ہوا
 وقیل قیل فی هذه الحلة خمسون رجلا من اصحابہ ایک روایت میں ہے کہ اوس حلیہ
 میں پچاس اصحاب امام مظلوم شہید ہوئے پس وہ چند یا اور حضرت بھی تہوڑی عصی میں لڑی
 آقا پر تیار ہو گئے اور وہ یکہ و تنہا زعمہ اشقیاء میں کھڑے رہ گئے اور چاروں طرف سوز و تیر اوس
 امام دلیہ پر چلتے تو دروی فی یحار والاکوار لکھا جو حوا علی الحسین کثیر الجراحات

برین اسد
 بلا میں
 ادا ہی
 لی الوادی
 نہایت
 ہوتا میں
 لی اور میں
 سین
 سار میں
 فرمایا
 غور
 رسول الیہ
 اور اصحاب
 طرف آب
 توجہ
 دن
 تیار اور
 کر پیا
 ہی کشتہ
 تہوڑی
 پکار

جمع الملک علی حوالہ بجا رہیں بقول ہر کہ جب زخم ہاں ہیشمار سے جسم فرزند رسول کو افکار کیا پس
 بہت سوشی گر حضرت کو جمع ہو کر و صوب علیہ الرحمہ انس بن مالک پس ایک نیزہ حضرت کو
 انس بن مالک لعین فرماوا ایضا صوب الرحمہ علی جنبہ الشریف صالح بن وہب قال لقی
 من الفرس علی جنبہ الایمن اور پر ایک نیزہ اس زور سے صالح ابن وہب شقی فریاد ہو کر آدھن
 مارا کہ حضرت گھوڑی پہلو سے راست کو بھل کر پڑی وقام بعد لا علی رجليه لیکن حضرت پر جلد تلوار
 پکڑ کر کھڑی ہو کر صوب الملعون السیف علی عضدہ پس اوس شقی فریاد تلوار باز و حضرت
 پر ماری قتلہ علیہ السلام حتی دخل فی النار پس حضرت فریاد ایک تلوار اوس شقی کو ماری
 کہ وہ واصل جہنم ہوا و صوب رجل اخر علی کفہ حتی خر علی الارض اور ایک بیجا فریاد تلوار
 شان پر حضرت کو ایسے زور سے ماری کہ حضرت زمین پر گر پڑی و جموعا حوالہ و صوب الملعون الرحمہ
 علی الخلقوم و نوح منه و صوب علی صدرہ حتی ہوی الی الارض پس جمع ہو کر بہت
 ملعون گر حضرت کو ایک بیرحم نیزہ حلقوم نازنین بوسہ گاہ رسول پر مارا اور پر نکال کر وہاں سے
 سینہ اقدس پر اس زور سے مارا کہ حضرت زمین پر گر پڑی و البقات الساق بالساق اور حضرت
 پاؤں پر پاؤں رگڑی لگو و لم یقرؤ فی ہذا الوقت عندہ سبب مہکتہ اوس پر ہی کوئی تڑپ
 حضرت کی ہیبت سونہ آتا ہاں شمر لعین پکارا فوج کو یا فو قتم من الحسین اسماء کلم یجلیسن
 فی عزائکم کیون جدا ہو کر تم حسین و مائین تمہاری تمہارے غم میں بیہوش و با کدر بنفسہ الخبیث
 علی قتلاہ یہ کہ وہ شقی متوجہ قتل حضرت کا ہوا قال ان کیف اقول ما صنع الملعون
 یا الحسین پس آہ کیونکر کون اور کس زبان سے بیان کروں جو ز ادبی کی اوس ملعون فریاد
 سید مظلوم سرانہ صوب الرجل الحسن علیہ حتی القى علی وجهہ کہ پاؤں جس سے پاؤں اوس
 شقی فریاد ہو کر حضرت کو ماری کہ حضرت کو موندہ کر بھل اولت ویا و اختہ الزینب لما تولى الح
 علی ہذا المینوال اور بہن حضرت کی زینب خاتون دختر زہرا فریاد حال جو دیکھا سو عت الیہ و تقول
 بیتاب ہو کر میدان کو دوڑیں اور کہتی تھیں و احسینا و احسینا ہاں حسین میری ماں بانی میر

انصار میں ہوں گا اور پکاریں گے یا لکنا رات الحسین کمان میں بدالینو والو خون سید الشہداء
 ای پسر شیب روایت کی میری باحی طہرین فرخ اب امام زین العابدین سے لگتا قتل جلدی
 الحسین امطوت السماء و نورا با آسمان کے جس وقت جناب امام حسین شہید ہوئے تو آسمان
 ہوگا مینہ برسا یا اور خاک سرخ رنگ زمین پر گرائی ای پسر شیب اگر روئے تو حسین پر تم تسلی
 دعوے علی خدایت پس جاری ہوں آنسو تیری دونوں رخساروں پر غفر اللہ لک کل
 ذنب اذ بنتہ صغیرا کان اویکیا تو بچنے کا خدا سب گناہ تیری خواہ صغیر و ہونگو خواہ کبیرہ
 پسر شیب اگر تو چاہے کہ جنت میں درجات بلند ہو وین فاحرن لحننا و افوح لرحنا پس
 ہمارے مرنے کی خبر اور خوش ہو ہماری خوشی کی واسطے و علیک بولا تینا و تبجہ واجب ہو دوستی
 اور ولایت ہماری فلوان رجلا احب بحرا الحسین لا اللہ معہ یوم القیمۃ پس اگر کوئی شخص
 دوست رکھو گا پھر کو تو خوش ہو گا خدا اس پھر کو ساتھ کرے کار و قیامت کو اور ابن ابی عون سے
 منقول ہے کہ جب پیدا ہوئے امام حسین تو اور ایک فرشتہ فردوس اعلیٰ کا طرف دریا و اعظم کے
 اور اوسن اطراف زمین و آسمان میں ندا کی یا عبدا اللہ البسوا ثیاب الاحزان والتجیع والاشجان
 ای بندگان خدا ہیں لو کپڑے مرنے و غم کو اور لباس اندوہ و ماتم کو فان فوخ محمد صلی اللہ علیہ
 و آلہ سبوح مطہر پس تحقیق کہ فرزند محمد کا فوج کیا جائے گا ظلم و قہر کیا جائے گا بعد
 یا رسول خدا کو پس ایک مٹی لپی ہو اور کہو گا یا حبیب اللہ یقتل علی ہذا الارض قوم
 من اهل بیتک ای حبیب خدا قتل کی جاگی اس زمین پر ایک قوم تمہاری اہلیت میں سے
 قتلہم قتله با عینہ من امیک قتل کریگا اونہیں ایک گروہ باغی تمہاری امت میں سے لگا
 متعلیہ فاسقہ وہ گروہ باغی ظلم کریگا و فتن کریگا و تعدی کریگا و ہونگو قتلون فوخت
 الحسین بن بنتک الطاک ہوا قتل کریں کہ تمہاری فرزند حسین کو جو بیٹا تمہاری دختر طاہرہ کا
 و ہذا توبہ اور یہ خاک ہو کہ ہلاکی پس ایک شت خاک کربلا دی اور کہا کہ اسو احتیاط کریں
 حتی تراھا قد غیرت و احمرت و صدقت کالیم جب دیکھنا کہ یہ تغیر ہو گئی اور سرخ

ہو کر شل ہو کر ہو گئی فاعلم انّ وَاَلَدَکَ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ پس جانو کہ فرزند تمہارا حسین
 شہید ہو گیا اور کچھ اوس خاک میں سڑوہ فرشتہ لیکر آسمان پر اڑ گیا حضرت اوس بار بار سو گئے
 اور روئے تو اور فرما تو تم قَتَلَ اللّٰهُ قَاتِلَکَ یَا حُسَیْنُ اُخت کر جو خدا تیرے قاتل کو اسے حسین
 اور داخل کر جو اوس جہنم میں اور برکت ندی اوس خدا پر وہ خاک حضرت فرام سلمہ کو دمی وَاَجْلُو
 لِقَتْلِ الْحُسَيْنِ بِطَعْنِ کَوْیَلَا اور خردی ام سلمہ کو قتل حسین سوز زمین کر بلا پر اور فرمایا یا
 اُمّ سلمۃ خذنی ہذا اللہ ربّہ الیک وَتَعَاهِدِ فیہَا بَعْدَ وَفَائِی اُمّ ام سلمہ کو اس خاک کو
 اور احتیاط سو کر جو بعد میری وفا کر فاذا راکبتھا قَدْ غَيَّرْتُ وَاحْشَرْتُ وَصَارَتْ دَمًا پس
 جب دیکھنا اس خاک کو کہ رنگ اسکا تغیر ہوا ہوا اور سرخ ہو کر خون تازہ ہو گئی ہو فاعلمی انّ
 وَلَدِی الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ بِطَعْنِ کَوْیَلَا پس جانو کہ فرزند میرا حسین قتل کیا گیا میدان
 کر بلا میں ام سلمہ فرام احتیاط سو کر کہا پس جب امام حسین برس دیکو ہو تو ذلک من السماء
 اثنا عشر الف ملک الی النبی تو آئی خدمت جناب پیغمبر میں بارہ ہزار فرشتوں اس شکل ہو کہ صورتیں
 اونکی پر گندہ سرخ چہرے آگنوں سی آنسو جاری سہون فرام پریدہ تر حضور پیغمبر میں پیدا دیو اور
 کہو گو امی حبیب خدا تیرے فرزند حسین پر نازل ہو گی وہ بلا کہ جنازل ہوئی تھی قابیل کی ہاتھ سے
 ہابیل پر پس ہم پر سادیو ہیں ہمیں تمہاری فرزند کاراوی کہتا ہے کہ ہر کوئی فرشتہ باقی نما
 آسمان پر مگر یہ کہ نازل ہوا رسول خدا پر سادیو رسول خدا کو اونکو فرزند حسین کا اور مراتب
 حسین بیان کر تو تم جو عوض شہادت میں اون حضرت کور در حشر ملین گوارا اجر و ثواب زائران
 حسین اور گریہ کنندگان فرزند رسول الثقلین پیش حضرت بیان کر تو تم اور پر سادیو کر تو تم
 وَاللّٰہِیَّ مَعَهُمُ یٰبَکِی اور رسول خدا ہی اون کو ساتھ روئے تو اور دعا یہ حق میں قاتلان حسین
 فرما تو تم پس یہ تو حال ابتداء امام معصوم تھا اور احوال انجام امام مظلوم یہ ہو کہ جب رشت
 غربت میں وہ امام القیامہ ان کو فیان پر دعا ہوا اور تعظیم و تواضع ایک طرف خیمہ تک حضرت
 دریای فرات سے اوٹھا دو ساتوین سی پانی اوس غریب پر بند کیا اقربا و عزیز و انصار بائیمہ نسب

دریا فرات سے اوٹھا دو ساتوین سی پانی اوس غریب پر بند کیا اقربا و عزیز و انصار بائیمہ نسب

اون کو باری باری تشنه لب گرسنه شکم روز عاشورا سامو او کو کتر کتر میجو حتی قتلوا فی حَجْرٍ
 ابْنَهُ الرُّجِيعَ بِالْشَّهْمِ یہاں تک قتل کیا گو دین امام مظلوم کو فرزند شیر خوار او کا تیر سو ماعظا حسنیہ
 میں بسند مقبر جناب امام جعفر صادق سے روایت کی ہے قُلْنَا لَمْ يَبْقَ مِنْ أَقْوَابِهِ الْحُسَيْنِ فِي لَحْفٍ
 کو بکلا جب کوئی باقی نہ رہا اقربا جناب امام حسین سے میدان کر بلا میں وَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ
 بِرَيْنَا وَسِمَا لَا وَيَقُولُ وَاعْطَشَا وَأَقْلَهُ نَاصِرًا تَوْحُصَتْ حَبِّ وَرَأَتْ بَنَگَ حَسْرَتٍ دِکھتو
 اور فرماتو تھو افسوس تشنگی اور ہا کی انصار کی وَیَلُوكُ لِسَانُهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ اَوَّ
 حال تہا شدت تشنگی سے کہ زبان مبارک بار بار چباتی تھے اور اون پیر جمون سے پانی مانگتے تھو کون تہا
 فرزند رسول کو پانی دیتا سوا تیر و شمشیر لگا کر کوئی جواب ہی نہ دیتا تہا ناگاہ جانب قبلہ سے ایک گرد
 نمودار ہوئی اور او میں سے ایک شخص ہتھیار لگا کر کفن پہنچو نمودار ہوا اور حضرت کو قریب آکر بولا السَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ وَعَلَى جَدِّكَ وَأَبِيكَ وَأُمِّكَ وَآخِيكَ سلام ہو تمپر ایفرزند رسول خدا
 اور آپ کو جد و پدر و مادر و برادر پر حضرت نے کہا مال نوازش و الطاف فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا شَهِيدَ
 تُو کون ہے جو اس صحرا پر آفت میں اور عالم تنہائی میں مجھ سے غریب و بیکس پر سلام کرتا ہے سلامتی
 تو مجھ سے اس وقت بہت دور ہے اور فرزند رسول خدا کا کوئی شخص شفیق نہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ تو شہید ان
 سابق میں سے ہو یہاں کے واسطے آیا ہے اور نام تیرا کیا ہے اور عرض کی جُعِلَتْ فِدَاكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ
 اِسْمِي اَخْفَ مِنْ اَخْلَآبِ جَدِّكَ قوماں میں تمپر ایفرزند رسول خدا نام میرا سید اخف ہے اور میں
 تمہارے جدا جدا صحابہ میں سے ہوں سبب آئینہ یہ ہے دَآئِیْتُ یَوْمًا رَسُولَ اللَّهِ بِکَیِّ کہ ایک روز دیکھا میں نے
 کہ پیغمبر خدا رو تو میں اور آنسو حضرت کو آنکھوں سے جاری ہیں فَقُلْتُ يَا بَنَیْ اَنْتَ وَاسْمُیَ یَا رَسُولَ اللَّهِ
 مَا لَکَ بَکَیِّ پس عرض کی میں نے پدر و مادر میرے خدا ہوں تم پر سو یا رسول اللہ کیون رو تو ہو قال
 اَنَا فِی جَبْرِئِلَ فَاَخْبَرَنِي اَنْ اَسْمٰی سَتَقْتُلُ وَلَدِی الْحُسَيْنَ حضرت نے خوابا کہ میرا چہن بیل اور فرمایا
 مجھے کہ امت میری قتل کریگی میرے فرزند حسین کو اور لا کر مجھ کو خاک اوس جگہ کی دسی ہے کہ وہ سرخ
 رنگ ہے پس جو کوئی اس روز حال بیکسی میں اور تشنگی میں میرے فرزند مظلوم حسین کا ساتھ دے گا

اور جان او سپر تار کر گیا جَعَلَ اللَّهُ لَهُ ثَوَابَ سَبْعِينَ شَهِيدًا اَوْ حَقَّ عَلٰی اَوْسُو ثَوَابِ سِتْر
شہید و نکاح عطا فرمایا گاہ حدیث میری خیال میں تھی کہ جناب رسول خدا جہاد مارچو جہاد کو
تشریف لیگئے وہاں بہت اصحاب فی جان اپنی حضرت پر تار کی یہاں تک کہ نوبت غلام کی
پہنچی اور زخمی ہو کر میں ہی گوری ہو کر اؤ جناب رسول خدا فی شفقت و نوازش نو سر غلام کا اوٹھا
اپنی زانو مبارک پر رکھا اور فرمایا کہ اے اَخَف جو تیرے دلمین آرزو ہو بیان کر عرض کی میں یا رسول اللہ
یہ آرزو ہے کہ آپ فی فرمایا تما کہ جو حسین کا ساتھ کر بلا میں دیگا تو خدا مرتبہ شہید و نکاح عطا
کر گیا اے حضرت درگاہ اُمّی میں میری واسطے یہ دعا کیجیو کہ تاہنگام معرکہ کہ بلا میں قبر میں امانت
رہوں جس دن آپکا نواسا بیکس و غریب نزع اہل جفا میں گرفتار ہو دوبارہ قدرت خالق سے
زندہ ہو کر آپکو فرزند دلبند پر اپنی جان تار کروں یہ سن کر حضرت فی میری حقین دعا کی حضرت کی دعا
برکت آج تک میں قبر کا اندر خواب خوش میں تھا اِذْ نَادَانِي سَلَكْ ثُمَّ يَا اَخَفَ الْخَوْفَا وَعَدْتَ
اِنَّ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَحِيدًا اَعْرِضَا بَيْنَ الْأَعْدَاءِ فِی لَحْفٍ كَوْبَلَا نَا گاہ ایک فرشتہ فرمایا
اؤ از دی اوٹھا اے اَخَف آج روز وعدہ وفا کی گاہ آج فرزند رسول خدا بیکس و تنہا نزع اہل جفا
میں گرفتار ہو یہ سن کر میں مضطرب الحال خدمت میں حاضر ہوا ہوں تا اپنی آرزو کو پہنچوں حضرت
با چشم اشکیار اوس بزرگوار کو اذن جہاد دیا فَجَاءَ لِلْقِتَالِ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ یَسَ ایا وہ بزرگ میدان
حرب میں بہت سو عینون کو واصل جہنم کر کر سید اَخَف رکاب سعادت امام میں شہید ہو کر
خیال کیجیو کہ مرد تنگ آرزو و جان تار می کرین اور وہ لعین کہ جو امت رسول خدا میں کلمات
و زارحم نگاہین چنانچہ راوی کتا ہو کہ کہ دیکھتا تھا میں کہ جناب امام حسین شدت ضعف ہو کر
مبارک قلوبس زین پر جھکا ہوا کبھی آسمان کی طرف نظر کر کر فرماتا تھا اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ
اَلْقَوْمِ یَهْتَلُونَ اَبْنَ نَیْتِ نَبِیِّکَ خداوند گواہ رہ تو اس قوم پر کہ قتل کرتی ہیں تیرے پیغمبر کی بیٹی
یہ کہ اَحْکَمَ بَیِّنًا وَبَیِّنَ هٰذَا الْقَوْمِ بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْمَلَکِیْنِ حکم کر تو درمیان میری و اور
اس قوم کو ساتھ حق کو اور بہترین حکم کنندگان ہو اور کبھی اوس قوم کی طرف مخاطب ہو کر فرماتا

سو کفر حضرت جو چونکہ خواب سے تو نہایت غمناک بیٹھتے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دعا فرمائی کہ
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَدِينُكَ إِلَّا قِسْمَةً لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَلَقَدْ فَعَّمْ فَمَا كُنْ يَدْعُهُمْ
 إِلَّا لُحْفَانًا كَبِيرًا یعنی نہیں گردانا اس خواب کو کہ کھایا ہنرمیں مگر آزمائش و امتحان
 واسطے آدمیوں کو اور شجرہ ملعونہ قرآن میں یعنی بنی امیہ و راتوہین ہم او نہیں پس نہ زیادہ ہوگا اور نہ کا
 مگر سہ کشتی عظیم قال یا جبرئیل اعلیٰ عنہما فی قال لا ولكن تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ
 مِنْ مَعَا جَوَّكَ فَقُلْتُ بِذَلِكَ عَشْرًا حضرت نے فرمایا اے جبرئیل بنی امیہ کو تسلط میری زبان پر ہوگا
 وہ بولیں گے ہر گز اسلام کی جکی ہجرت سے آپ کی دس برس سے تم تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ علی
 راسِ حَمْسَةٍ وَتَلَا تَيْنِ مِنْ مَعَا جَوَّكَ فَقُلْتُ بِذَلِكَ حَمْسًا بعد ازاں چلیگی جکی اسلام کی
 انتہا چونتیس برس ہجرت سے آگے پانچ برس پہلے جاوے گی اور ہر گز رَحَا ضلالت تا آنکہ تہر جاوے اپنے
 قطب پر اور وقت نازل کیا خدا فرماتا اِنَّ لَنَا لَآ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور فرمایا شب قدر بہتر ہے اور نیک
 مہینوں سے کہ پادشاہت کرے نیکو اور ہزار مہینوں میں بنی امیہ یعنی عبادت ایک شب قدر کی اور نیک
 ہزار مہینوں کی پادشاہت سے بہتر ہے پس وہ دس برس جو رَحَا اسلام پہنچے ایام جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اور وہ پانچ برس تھا چونتیس برس رَحَا اسلام جو چلی وہ ایام خلافت ظاہری
 جناب امیر کو تھا اور پانچ کو ایام وہ ایام ضلالت تھی کہ جس میں قرآن جلا کر گھوڑے اور وزہ الہیت رسول خدا
 جلا کر توڑا گیا پہلو بضعہ رسول خدا مجروح ہوا باغ فدک چھینا گیا جناب مشکل کشا کو گلوے مبارک
 میں رسی باندھی گئی پس گویا بیخ شجرہ ملعونہ کی بیہوشی تھی جنہوں نے یہ ستم آل رسول پر کیا اور وہ
 جب ایام آخر کہ جسمیں شجرہ ملعونہ ہر اہو اتونو نہال شیر خدا خشک ہوئی لگا اور بوستان فاطمہ زہرا
 قلم ہوئی لگا اور حدیث رسول خدا چھٹنے لگا پس اون ہزار مہینوں میں جو جو رستم ہوئے ہیں وہ سب
 ظاہر ہیں مگر جب آیزمانہ عباسیہ کا اون ملعونوں نے چاہا کہ ظلم و جفا میں سبقت لیجائیں بنی امیہ
 پس نہ تھا امام حسینؑ کہ او نہیں وہ ظالم شہید کر دے مگر حکم کیا کہ اونکی قبر کھود کو مشاد و تاجم حسین
 ابن علی کا سٹ جاوے اور زائرون کو قتل کا حکم دیا کبھی پانی کاٹ کر لاؤ تو اور کبھی پیچو لگاؤ تے

یہ ظلم ہوا قہرام حسین پر مگر قہر شریف بلند ہوئی تھی جون جون وہ لعین سعی کرد توجیب او سپر قادر
 نہ ہو تو حکم کیا بغداد میں قبور قریش کو کھود کر پٹیاں قریشوں کی جلاوین اور شاعر و نکو حکم کیا کہ
 العیاذ باللہ جو کھو علی و فاطمہ کی مقروا بن سکرہ ملعون نے جو کھی خدا او سپر عذاب زیادہ کر دیا
 ہزار شیعہ اور سادات کو شہید کیا اور عمار تو نہیں جیتا چن دیا روایت کی جو شعبی نے کہ علماء اہل سنت
 سے ہو کہ بلایا مجھو حجاج بن یوسف نے عید اضحیٰ کو وقالَ بِمَا يَتَقَرَّبُ النَّاسُ مِثْلَ هَذَا الْيَوْمِ
 اور بولا وہ لعین امی شعبی کس چیز سے لوگ تقرب دھونڈتے ہیں خدا سو آج کر روز قفلت بالاحیاء
 وَالصَّدَقَةِ وَاَفْعَالِ الْبِرِّ وَالْقَوَىٰ کہا میں آج رضا خدا کو کر قربانی کرتے ہیں تصدق دیتے ہیں
 افعال تقویٰ اور برہنہ کاری کو کرتے ہیں وہ شقی یہ سنگی بولا امی شعبی جان تو کہ آج ارادہ کیا ہو میں
 کہ قربانی کروں ایک سید حسینی کی ابھی یہ کہتا تھا کہ ایک آواز میری کان میں زنجیر و نکی آئی میں سوچتا
 او دہر نہ کیا وَاِذَا قَدْ مِثْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ عَلَوِيٌّ وَفِي عُنُقِهِ سِلْسِلَةٌ حَدِيدٌ وَفِي رِجْلَيْهِ
 قِيدٌ مِنْ حَدِيدٍ نگاہ دیکھا میں کہ حجاج لعین کو سانسو ایک سید علوی کو لا کر کھڑا کیا کہ زنجیر آہنی
 اوں بزرگ کو گلہ میں اور پاؤں میں پیریاں پڑیں تھیں حجاج بولا آیا نہیں ہو تو فلا نا علوی فلا نو سید کا
 بیٹا وہ بولے ان میں وہی ہوں فقالَ لَهُ اَنْتَ الْقَائِلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ذُرِّيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ
 پس حجاج بولا آیا تو قائل ہو کہ سن اور حسین ذریت رسول خدا سو میں قَالَ مَا قُلْتُ هَذَا وَلَكِنْ
 اَقُولُ اَكْهَمًا وَلَهُ ارْسُولُ اللَّهِ وَاِنَّ هَاكَ دَخَلَ فِي ظَهْرِهِمْ وَخَرَجَ مِنْ صُلْبِهِ عَلَى رِجْلَيْهِمَا
 کیا حجاج کیا شجاع تھو وہ بولے میں تو یہ نہیں کہتا بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ وہ دونوں فرزند رسول خدا
 اور نور مقدس او کو داخل ہوئے پشت رسول خدا میں اور پیدا ہوئے صلب رسول خدا سو یہ کہتا ہوں
 تجھے ذلیل کر نیکو اور تیری تاک خاک مذلت پر گر نیکو امی حجاج اس بات سے وہ ملعون نکیہ لگا کر
 بیٹھا تھا سید امی بیٹھا اور غصے سے گردن کی رگین پھول آئیں اور بولا امی ہو تجھے اگر دلیل لایا میں تو
 اس بات پر قرآن سے تو خیر و گرتہ قتل کروں گا تجھ اور اگر دلیل لایا قرآن سے تو یہ عبا جو پھر ہوں
 تجھے دوں گا اور قید سے چھوڑ دوں گا پس شعبی کہتا ہو کہ اگرچہ میں حافظ تھا ہر چند میں نے غور کی کوئی

آیت میری خیال میں نہ اُنی مخزون ہو امین اور ول میں کہا میں کہ سید علوی قتل ہوا کہ لون بزرگ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا حجاج ملعون نے قطع کلام کیا اور کہا شاید چاہتا ہو تو کہ آیت مبارکہ ہو پھر
حجت لاؤ تو وہ قول خدا ہر قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ آبَاءَنَا وَآبَاءَكُمْ کہ اے رسول خدا انصار عریضو کو بلائیں
ہم اپنی فرزند کو اور تم اپنی فرزند کو حال اُنکے یہ آیت صاف ہو کہ حسین فرزند رسول خدا ہیں مگر اس
شقی نے کہا میں اس آیت کو نہ مانوں گا فَقَالَ الْعَلَوِيُّ وَاللّٰهُ هِيَ حُجَّةٌ مُّوَكَّدَةٌ مُّعْتَمَدَةٌ وَلِلّٰهِ اَتَيْتُكَ
بِغَيْرِهَا ثُمَّ ابْتَدَعُوا يَقُوْمُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وہ علوی بولا وَاللّٰهُ بِہِ آیت حجت موكدہ و معتدہ
مگر میں سوا اسکو اور آیت لاؤں گا پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان مبارک سوا انہوں نے فصاحت کیا
یہ آیت پڑھی وَوَهَبْنَا لَهُ اِسْمَاعٰیْلَ وَیَعْقُوْبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِهٖ دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوسٰی وَهٰرُونَ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْحَسَنٰتِ
وَكُلُوْبًا وَلِحٰثٍ وَاِلٰیٰسَ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ یعنی نبی ابراہیم کو اسحاق و یعقوب اور ہر ایک
کو ہدایت کی پہنچا اور نوح کو ہدایت کی پہنچ قبل اس سے اور فریت نوح یا ابراہیم سے ہدایت کی پہنچ داؤد
وسلمان اور ایوب و یوسف و موسیٰ ہارون کو اور یون براء و یزید بن ہاشم نیکو کاروں کو اور ہدایت کیا
ہم نے فریت نوح و ابراہیم سے کرنا اور شیخ کو اور الیاس کو کہ یہ سب صالحین سے تھے اور نام حضرت عیسیٰ
کہ بعد حضرت یحییٰ کو اس آیت میں آدھی چوڑی پس حجاج لعین بولا کہ اے علوی نام حضرت عیسیٰ
یون لیا قَالَ لَعَمْرُكَ صَدَقْتَ يَا حُجَّاجُ وہ سید بول چ کہما تو نے ایچاج میں نام عیسیٰ کا نہیں لیا
شعنی دَخَلَ عِیْسٰی فِیْ صُلْبِ نُوْحٍ وَاِبْرٰہِیْمَ پھر ایچاج عیسیٰ کس جہت سے داخل ہوا صلب
نوح و ابراہیم میں کہ وہ بزرگ پیدا ہوئے قَالَ مِّنْ حِیْثُ اُمِّہٖ حَجَّاجٌ بَوْلًا عِیْسٰی داخل ہوا صلب
نوح و ابراہیم میں ناکی طرف سے پس سید علوی بولا کَذٰلِكَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ دَخَلَا فِیْ صُلْبِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ اُمِّہُمَا ایچاج اسی طرح حسن و حسین داخل صلب رسول خدا ہوئے ناکی طرف سے
فَقَبِیْ لِحُجَّاجٍ کَاَنَّہُ الْقَمَّ حَجَّوْا پھر حجاج حیران رہ گیا گویا کہ اوسکو منہ میں نہ رہی دیا پس بولا
حجاج کیا دلیل ہے امامت حسین پر سید بولا ثابت ہے امامت گواہی رسول خدا سے کہ فرمایا حسین و

بزرگوارون کو دلایا ہذا ان یعنی الحسن والحسين اما مان قاما او قعدا یعنی یہ دونوں
 فرزند میری یعنی حسین و دونوں امام ہیں خواہ جدا کریں خواہ بیٹھ رہیں بسبب نیاں انصار کر اور یہی
 فرمایا حضرت فرمائی ہذا یعنی الحسين اما ان اخوانا اما ان ابوالاعمالہ المسعہ انہم
 قائمہم یہ فرزند میرا حسین امام ہیں ہائی امام کا ہی پسر امام کا ہی باپ نوا مانو لگا ہو کہ نوان اول لگا یا
 حجاج یہ سنکر بولا ایلوی کیا تہا سن شریف حسین کا قال تمان و خمسون سنہ سیہ و کمان
 شریف اٹھاؤن برس کا تھا پھر بولا فی ای یوم قتل ایلوی کس دن حسین مارو گئو قال یوم
 العاشور من العاشور ابین الطہر والعصر فی یوم الجمعة سید فرمایا شہید ہو جو وہ جناب
 دسویں تاریخ محرم کی روز جمعہ کو حجاج بولا کتنے شہید کیا حسین کو سید بولا کہ یہی لشکر ابن زیاد نے
 حکم فرمایا سواطے قتل حضرت کو جب مقابل ہو کر دونوں لشکر واسطے جنگ کر روز عاشور افصح
 عمر بن سعد سمعا فی کبد قوسہ ثم رمی بہ نحو الحسين پس عمر سعد فریاد کیا کہ ان میں جو
 لشکر امام حسین پر مارا اور بولا انہو اصحاب سو گواہ رہنا کہ پہلو تیرا اوس لعین فر لشکر حسین پر مارا
 پس سب ملعون فر تیر حضرت کو لشکر پر مارو کہ کوئی اصحاب حضرت سواقی نہ کہ زخمی نہ ہوا ہو قتل
 قتل فی ہذا الحلة خمسون رجلا من اصحابہ اور یہی منقول ہے کہ اوی طوین بچا سن تھا
 حضرت کو شہید ہو گئو پس حضرت فرمایا مہیا موت ہو خدا تیر رحمت کر کہ یہ تیر تہا رے یو پیغام
 موت ہیں پس لڑو تیر تاد و پھر پس اگر ایک ہی ناصر حضرت کا شہید ہوتا تہا تو معلوم ہو جاتا تھا
 کہ ایک شخص اصحاب میں کم ہوا اور اگر اس شخص ہی لشکر عمر کو مارے جاتی تو تو ہی نہ معلوم ہوتا تھا قتل
 جميع اعوانہ و انصارہ حتی الحفل الیخیع پس شہید ہو تاد و پھر سب یاد و مددگار حضرت
 مانگے اور حجاج علی اصغر فرزند شیر خوار حسین ہی پیاسا شہید ہوا فبقی الحسين فریاد استغیث
 فلا یثا پس بعد علی اصغر امام مظلوم تہا رے گوارا برائے تمام حجت فریاد کرتا تو اور کوئی فریاد
 نہ ہو چکا تھا و یطلب جوعا من الماء لیطفی بها حر الظماء اذ رماہ ابو الحنفی
 یسہم لہ ثلث شعب فوقع فی جحیمہ اور ای حجاج جناب امام حسین اون ظالمون سو ایک

جام آبگرفتو تا پیاپس اپنی بھادوین کہ ناگاہ ابوالمحوق کافر ایک تیرسہ پہلو مارا اور وہ تیر پشانی
 نورانی پر فرزند رسول خدا کو لگا کہ پشانی مجروح ہو گئی حضرت فی تیر لگا لا اور خون چہرہ اقدس اور
 نور پر نہ تو اور فرمائی تو اللہم انک تواسی ما فعلوا یا بنی ہنیت بنیت خدایا دیکھتا ہو تو جو
 سلوک کیا ان ظالمین فی تیری پیغمبر کو نواسی اور آجاء انسان لعنہ اللہ قطعہ یزید
 ناگاہ اس حجاج اس حال میں سن ابن انس بصرہ ملعون فی ایک نیرقان کہ حضرت کو حلقوم بیاہ
 مارا فسقط عن ظهرہ لجاو الی الارض یجوز فی کربلاء صد موی سو اس نیرہ کو پشت زین و کرد
 زمین تشریف لائو اور خونین دست و پا مارو لگا اور لوتو لگا آجاء الشمر فاجتورا اسہ پس یا شمر
 بیجا او سو اس پیا سو کا سر خنجر سو جدا کیا و دفعہ فوق قنات اور او سکونیرہ پر چڑھایا فاولت
 الارض و تلاکست الیکار و صار ملا لقوات دسا عیظا پس ابووقت تو اس حجاج زین
 پہنے لگی اور دریا جوش میں آئی اور آب فوات مثل خون تازہ کی ہو گیا اور آمد ہی سیاہ ایسی چلی کہ
 مشرق و مغرب میں اندھیرا ہو گیا اور سادی فی آسمان سو ندا کی قیل اللہ الامام ابن الیمان
 اخو الامام فہن اجلاء قطوت السماء دسا شہید ہو ا قسم ہو خدا کی امام پسر امام برادر امام
 پس ابووقت آسمان سو خون برسو لگا حجاج بولا ای علوی اگر تویہ دلائل بیان نکرتا قرآن سو ہر آیت
 میں تجھ قتل کرالو یہ عبا خدا تجھ برکت ندی اس میں وہ عبا سید فی اور فرمایا ھذا ابن عطاء
 اللہ لا من عطاءک اس حجاج یہ تو عطیہ خدا ہو کچھ تیری غایت نہیں روایت بسبت و
 ہشتم چو سنار رسول خدا کا زبان امام حسین پراونٹ بنا حضرت کا واسطی امام حسین
 کو پر حال امام حسین کو آنیکا نقش علی اکبر پر اور حضرت کو ہر حال شہاد
 کتب معتبرہ میں بعض اصحاب برگزیدہ رسول خدا سو روایت کی ہو کہ کہا انھوں فر دایت رسول
 اللہ یمص الحسین لکما یمص الرجل الشکر و لکما یمص رسول خدا کو کہ اس طرح زبان
 و ندا الحسین چوستو جو طرح کوئی شکر کو چوستو و هو یقول حسین مئی و انما الحسین
 احب اللہ من احب حسینا اور فرمائی تو حسین مجھے ہو اور میں حسین سو ہوں دوست رکھنا

اس تمام میں خونین
 تیرہ کو دیکھتا نہیں
 صلوات علیہ
 تیرہ کیان میں پڑھو
 اسید نصرت میں

ع
 شہر مبارک
 ص ۱۷۱

خدا او سب جو دوست رکھو حسین کو وَالْعَصَّ اللَّهُ مَنَ الْعَصَّ حُسَيْنًا لعنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ اور دشمن کو کشتار
خدا دشمن کو اسکو لعنت کرے خدا قاتل حسین کو زوی فی کشف المحجوب عن محمد بن الخطاب پ آنکہ
قال کتاب کشف المحجوب میں عمر بن الخطاب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اوسنو کہا ایک روز
میں خدمت رسول خدا میں حاضر ہوا قَوَّيْتُ الْحُسَيْنَ قَدْ رَكِبَ عَلَى ظَهْرٍ جَدِّهِ پس دیکھا میں کہ
امام حسین اپنی زانکی بیٹھ پر سوار ہیں وَكَانَ مُغْزَلًا فِي قَمَرٍ رَسُولِ اللَّهِ قَدْ أَخَذَ حَطَرِيَّةً بِأَسْنَانِهِ
وَأَعْطَفَ حَرَفَهُ الْأَخْيَرِيَّةَ الْحُسَيْنِ اور دیکھا میں کہ رسول خدا دہن مبارک میں ایک ڈور ہے کہ ایک
سرا اور سکا وندان شریف سے پکڑی ہیں اور دوسرا سر امام حسین کو ہاتھ میں ہے وَكَانَ الْحُسَيْنُ نَبِيًّا
كَكَاسِئَاتِي الْإِبِلِ اور حسین اس طرح سے رسول خدا کو ہکا تو جی طرح لوگ اونٹ کو ہکا تو ہیں
فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ رُكْبَتَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ لِأَجْلِهَا وَنَشَلَى حَضْرَتِ بِيَّاسِ خَاطَرِ حُسَيْنِ رَاوَانَا
زَمِينَ بَرَكْتُ فِيهِ اَوْ جَلِيَتْ فِيهِ جِدْمُ فَرْزَنْدِ نَهْرٍ اِشَارَا اَكْرَزَمِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ اَجْمَلُ حَمَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ
پس کہا میں کیا خوب شرمسار ہوں اسی ابا عبد اللہ فقال صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَعَمْ الْوَالَيْتُ هُوَ يَا عَمْرُو
پس رسول خدا فرمایا یہ نہ کہہ بلکہ یہ کہہ حسین بہترین سوار ہے اور بعض راویوں نے یہ زیادہ کیا ہے
نَعَمْ قَالَ الْحُسَيْنُ يَا جَدَّاهُ الْإِبِلُ يَصْنَعُ وَأَنْتَ لَا تَصْنَعُ پھر عرض کی جناب امام حسین نے
اے ماما اونٹ تو راہ چلتی ہیں بولتے ہیں آپ میری کیسے اونٹ ہیں کہ بولتے ہیں فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ
ذَلِكَ فَقَالَ اَلْعَنُوا الْعُقُومَ پس جب یہ سنا رسول خدا فرمایا کہ خوشی میری فرزند کی
یہ ہے کہ میں بھی بولوں تو دو مرتبہ زبان مبارک سے فرمایا العف عفّ عفّ فَنَزَلَ جَبْرِئِيلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَكَ السَّلَامُ پس فی الفور جبرئیل نازل ہوا اور عرض کی اے محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ خدا تعالیٰ نے تمہیں سلام بھیجا ہے وَيَقُولُ لَكَ كَوْ قَوْلِ نَالِنَا فَخُذْ نَارًا لِحَبْرَتِهِمْ اور
فرمایا ہے کہ اگر بار سوم العف تمہاری زبان پر جاری ہوگا بخاطر حسین تو بالکل آتش جہنم کو ہم آفسرہ
کرینگے حضرات ہزار افسوس یہ پاس خاطر حسین رسول خدا کو تھا کہ کسی طرح حسین رنجیدہ نہ ہو گیا
حال ہوتا رسول خدا کا جو دیکھتے روز عاشورا اپنی فرزند کو کہ کبھی لعن انصار کو دیکھ کر روتے تھے اور کہتے

نفس ہمارے قریب پر جان کہو تو تھو روایت صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ سب صد مومنین حضرت مکی ہوش
 و حواس بجا تھو مگر صد مہ فراق علی اکبر میں حواس منتشر ہو گئے اور اس طرح سرور و گدگدہ دشمنوں کو روایا
 اور ایسے کلمات یاس کہ فرمایا کہ جنگی بیان سہ دل ٹکری ہوتا ہے حضرات داغ فرزند ایسا ہی صد مہ
 جان گرا ہے اور فرزند ہی وہ فرزند کہ ہم شکل نبی امارہ برس کاتین روز کا بیٹا سا سنا بپ کر
 مارا جاوے اور لاشا اور کا خاک خونین پڑا ہو وی اوس باب کا کیا حال ہو گا اب سنیو آمد امام ظلوا
 نفس فرزند پر دوی انا لکما قتل علی ابن الحسین فی لطف کو بدلا قبل الحسین و علیہ جنة
 خود کیناء و عمامہ موددہ پنا چہ راوی کہتا ہے کہ جناب علی اکبر جب میدان کر بلا میں شہید ہوے
 تو جناب امام حسین نالان و گریان نفس ہم شکل پیڑ پر آؤ اوسوقت ایک عبادت رستہ کی گنگ کی حضرت کو دین
 مبارک پر تھی اور عمامہ گلانی سر اقدس پر تھا فقال نحا لک یا نبی قد اسلحت من کرب
 اللہینک و ہماک و ما اسلحت اللہ و کربک اور فرمایا اے میری بارہ جگہ اے علی اکبر تو تو شان ستم سنیو
 کہا کہ شہادت پائی اور غم دنیا کی فانی سو تمہیں راحت ملی اور اب تیرے یلیو سر اسر عیش و راحت ہے
 اور میری شہادت میں بھی کچھ عرصہ نہیں ہے عقرب باللب تشنہ و شکم گرسنہ قتل ہو کر تجھ سے
 ملاقات کرتا ہوں و ہذا ابوک قد لقی فویدا الا ناصیۃ ولا معین اور یہ باب تیرا ہی علی اکبر
 تن تنہا ز مونس ویاور تیری نفس پر کھڑا رہتا ہے تو فرزند اگر تم جیتی ہو تو میں کاہیکو ایسا بیکو جیو جائے
 تم و تب علی قد نبیہ و آتی الی الخیمۃ لوداع اہلہا پر حضرت اوسی صورت گریان نالان
 خیمہ کی طرف تشریف لائے واسطے وداع اہل بیت کو تم اقبل علی اہم کلثوم وقال کھا و صلیک
 یا احیاء نفسیک خیرا وانی بار در الی ہولاء الکفار بعد از ان اپنی بہن ام کلثوم سے فرمایا کہ
 اے بہن سب ہماری جان شمار چکوا ہمارے باری آئی ہے خدا تمہارا حافظ و ناصر ہے میں ان کفار
 لڑتی جا تا ہوں اور تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میری ماتم میں صبر کرنا پھر فرمایا کہ اے بہن صبح سو چین
 اپنے فرزند بخور و غلیل زین العابدین کو حال سو اطلاع نہیں ہے کہ اوسکی کیا صورت ہے اگر اوس
 کچھ اسوقت افاقہ ہو تو ہمارے یاس لاؤ کہ میں اوس کو دیکھ لوں اور وہ مجھ کو دیکھے کہ ہر ملاقات میری

۷
 پیر محمد کانکلی اور علی بن
 مودود کر دکتہ العظمیٰ
 کہ بیایں فرزندین معلوم
 اسکا ترجمہ کہنے کا ہے
 پیدا ہوا جو کل خواہی و طلبہ
 سابق میں موجود ہے ۱۲

نہوگی ام کلثوم رو کو بولیں ای بہائی زین العابدین تو ایسا بیہوش بستر بیماری پر پڑا کہ تو قہ او سکی
 زندگی کی نہیں حضرت فرمایا کہ ای بہن وہ فضل الہی سے صحت پانیکا اور اوسو تو بعد میری بیخ استیگر
 سننے میں اور چالیس برس ماتم میں میری اوسو رو نہ ہو تم کتب کتابا و اودعہ الی ابنتہ فاطمہ
 و قال لھا یا بنتہ اذا فاق اخوک العلیل فسلھا الیک پھر حضرت نے ایک نامہ لکھ کر اپنی بیٹی فاطمہ کو
 دیا اور فرمایا کہ جبوقت بہائی تمہارا ہوش میں آو تو یہ وصیت نامہ اوسو دینا کہ اس میں امانت بزرگوں کی
 راوی کہتا ہے کہ آخرین اوس نامہ کو یہ وصیت لکھی تھی کہ ایوزند جب تم قید ہو چھٹ کر مدینہ میں جانا
 تو ہماری دوستوں کو ہماری جانب سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ حسین نے تم سے بیہوش کر لیا یا سا گلا کیا
 اور تا دم مرگ تم سے غافل نہیں رہی شرط دوستی اور وفاداری یہی ہے کہ جب تم پانی نہ پیا اور سوت
 ہماری بیکسی اور زندگی کو یاد کر کر ونا حضرات یہ وصیت آخری امام مظلوم شہنشاہ لب کی تمہاری دوا
 ہی ہے کہ وہ حضرت تمہاری نجات کر لیں یا سوسید ہو اور یہ سب مصائب و بیخ گوارا کر ونا قبولت
 سکینہ وہی صا رخہ و کان یحبھا کجنا شدید اپس سکینہ روتی اور پڑتی ہوئی آمین اور جواب الہم
 علیہ السلام سکینہ کو نہایت پیار کر تو قضا الی صدرہ و مسخ دموعہا بکبہ و قال پس سکینہ کو
 رونا دیکھو حضرت کو تاب ہی اس سکینہ کو بہائی ہو لگایا اور شفقت سے اپنی آستین مبارک سے اسو سکینہ کو بونچھ کر
 اور مصائب سکینہ یاد کر کر یہ اشعار پڑھو شعر سبطول بعدی یا سکینہ فاعلی + منک البکاء اذا
 الحام دھانہ بہت طول کہیں چکا ماتم میں میری رونا تیرا ای سکینہ اور غریب چلا آتا ہے وقت تیرا
 کہ ہماری شہادتیں کہہ جو نہ ہیں جب ہم شہید ہو کر جتنا جی چاہیگا دیکھو شعر لا تحزنی قلبی بدیع
 حصو + ساد ام ہنی الووح فی جہنم انہ ای بارہ جگر میری سکینہ ابھی تیرا باپ جیتا ہے ابھی اس قدر
 کیوں وتی ہے ارجان پدر سیر دل کو نہ جلا تیرے نور و سوزل حسین کلکڑی ہوتا ہے اور زور جب تک میں جیتا ہوں
 شعر قاذا قلت فانت اولی بالئی + تانی کھا یا خیر السوائہ + پس جب قتل کیا جاوگا اور میرا
 تن سے قلم ہو جائیگا اوسوقت تو ہم تم کو سب کر نہ آئیں گے اوسوقت تم جی بہر کر و لینا جس وقت ظالم اسیر کر کے قتل
 لائیں گے اور نعش بارہ پارہ ہماری آلودہ خاک میں نہیں لگوں نظر میں بلکہ سب زیادہ جی اور سزاوار اس کو تو ہے کہ اپنی باکی نشین وئی

پس جب اوس سہ وامت کو اون باغیان امت ذہن پایا تو چاروں طرف سے اوس جناب پر نزع
کیا کوئی تو تیرا اوس امام کبیر پر لگاتا تھا اور کوئی نیزہ مارتا تھا اور بعضے ملعون تہر مار تو تیرا لگے جب نہایت
مجرور ہو گئی تو بجا میں منقول ہو کہ اوس وقت شمر کا کہ جلدی کر و قتل حسین بن فضالہ حصین
سہمنا علی قم الحسین پس حصین بن نیر ذی ایک تیر ستم اوس امام امم کو دہان مجربیان پر مارا کہ
دہن اقدس خون سے بہر گیا اور ذرعمہ بن شریک ذی ایک تلوار حضرت کو ماری و طعن السنان
ابن النبی یا لہج علی صددہ اور سنان بن انس ملعون ذی ایک نیزہ سینہ اقدس پر مارا اور صلح
بن وہب یحیا فی تیر زہر آلود پہلو سے حضرت پر مارا کہ حضرت زہارہ اس کی پہل زمین پر گر پڑی اور پھر دست
ہو کر شہید ہو اور تیر کو حلق سے نکالا اور بجا میں حمید ابن مسلم سے روایت ہو کہ جناب زینب دختر خاتون
قیامت خیمہ سے منہ پابرہ نہ نکل آئیں اور زیارت جناب صاحب الامر سے معلوم ہوتا ہو کہ سب خزان
رسول خدا اور عترت شیر خدا خیمہ سے نکل پڑیں جب زین اسپ او نہیں خالی نظر پڑا مگر کس شکل سے
ناتوا فی السعور علی الخدود کلا لخصات الوجو لا سافرات بالعویل داعیات و بعد العز
مناہد ثلاث لعل تو اہلیت حسین کو بکھری ہو و زہارہ و پیر شہ پر طمانچہ مارتی ہو میں آواز گریہ بلند بعد عرو
خوار و ذلیل ہو میں مگر کس منہ سے کہوں کہ دختران زہراؤ اپنی برادر مظلوم کو کس حال سے دیکھا کہ جناب
صاحب الزیارت میں فرما تو ہیں و اللہم جالس علی صددک و موع سیفہ علی الخوک قاکبض
شیتکت بیدہ ذابح لک یھتد یحی یعنی جب اہل حرم مقتل میں پہنچو اوس وقت یہ حال تھا کہ
شمر لعین تلوار کہینچے بارادہ فوج کس مقام پر تھا اون کہ بیٹھا تھا اور کس منہ سے نام لون اوس ذادبی
کہ دست نجس کہان رکھو تھا اور تیغ ہندی آبدار سے فوج کرہا تھا اور سب الحرم یہ ذادبی اوس شقی کہ
دیکھو کہ سر بیٹہ و تھو حال لگے حکم ہو کہ جانور کو سامنے جانور کو نہ فوج کرو و دران حالیکہ وہ جانور دیکھتا ہو
یہاں دختران رسول خدا کو سامنے اوس رسول خدا ذادبی ہائی کو اس ستم سے فوج کیا اللھم العن
قلۃ الحسین و اھمہا یہ روایت بت و نهم ثواب گریہ اور نکلنا تین لڑکوں کا خیمہ
پھر شہادت امام علیہ السلام روی عن الصادق إذا ہلک عاشر اشد

آئینہ پس ایسا پاک و پاکیزہ مجلس غم و اٹھتا ہوں کہ گویا اوس روز شکم مادر سے پیدا ہوا ہوں پس حضرات
سنا ثواب گریہ اور شفقت اپنی آقا کی کہ کیا کیا صدمہ فقط اپنی غلاموں کی بخشش کو لیا وٹھا ہی نہیں کہ کوئی
دوست اپنی دوست کو لپی یہ صدمات و بے گوارا نہ کر لگا اور کسی بی بی یا بی بی امت کو لپی یہ بے گوارا نہ کر جو
امام حسین نے اپنی نانا کی امت کو لپی وٹھا کہ تا قیامت بیان ہوں گا اور ناتمام رہیں گے اور حضرات
اتہک اوس جناب کا خیال تمہیں میں لگا ہوا و دعا و مغفوت میں مشغول ہیں پس روز احوال اوس
جناب کا سنو اور خیال کیجئے کہ وہ حضرت تمہاری جانب دیکھتے ہیں رُوی اَنَّا لَمَّا لَمْ یَبْقَ مِنْ اَقْوَابِہِ
الْمُسْلِمِیْنَ فِی لَحْفٍ کَوْبَلَا فَظَمَرَمِیْنَا وَ شَکَا لَا فَلَہِمْ یَرَا اَحَدًا اَبَیْکَ بَکَا شَدِیدًا اَحَدِیْہِ مِنْ وَارِدِہِہَا
کہ جب تمام اصحاب و عزیز جناب امام حسین کو میدان کر بلا میں درجہ شہادت سے فائز ہو ہی پس کہی
وہ جناب دست راست مڑ کر دیکھتے تھے اور کہی دست چپ اوس وقت کوئی دکھائی نہ دیتا تھا سوا الا شہید
تو حضرت بے اختیار او لگی جدائی پر روتے تھے اور خون جسم شریف سے جاری تھا و یَلُوْنُ لِسَانُہُ مِنْ شَدِّہِ
الْعَطَشِ اور زبان شدت تشنگی سے جاتی تھی اور فرماتے تھے اَنَا بَنُ صَاحِبِ الْکُوْثَرِ اَنَا بَنُ شَاخِجِ یَوْمِ
الْحَشْرِ میں ہوں بیٹا صاحب حوض کوثر کا میں ہوں بیٹا شافعہ روز محشر کا اُقْتُلْ عَطْشًا نَا غَرِیْبًا
وَجِدْ اَهْلَ فِیْلَمْ مُسْلِمٌ اور قتل ہوتا ہوں تنہا مسافر بیٹا کیا تم میں کوئی مسلمان نہیں ہو اور
کہی فرماتے تھے اَمَّا مِنْ یُحِیْیُوْہِ فَاَمَّا مِنْ یُحِیْیُوْہِ فَاَمَّا مِنْ یُحِیْیُوْہِ فَاَمَّا مِنْ یُحِیْیُوْہِ فَاَمَّا مِنْ یُحِیْیُوْہِ
دین و الا کہ ہمیں پناہ دی آیا ہو کوئی فریاد رس کہ ہماری فریاد کو پہنچو اگر وہ خدا کیون میرے قتل کے
در پہ ہوا کوئی مجھے گناہ صادر ہوا ہو کہ اوس گناہ کو عوض میں مجھ کو قتل کرتی ہو اور مسلسل اُسو حشر
جاری تھی اور جواب میں اوس کو وہ گروہ نفاق اوس امام آفاق پر تیر و لٹا مینہ برساتی تھی اور حضرت
جب اونپر حملہ کرتے تھے تو وہ لعین سامی سے بہاگ جاتی تھی حضرت اپنی جا پر پہ آتی تھی اور کہہ لاکھول لا لاقوا
اَلَا لَہُ فَرَا تُوْر اُو ی کتا ہوا و اللہ مَارَ اَبَیْتُ مَسْکُوْرًا قَطُّ اَزْ بَطَ جَا شَا مِیْنَةُ قَسَمِہِ حَکِیْمِہِ
کہی ایسا زخمی فوج کشیر میں کٹر ہوا با حواس دلا در مثل حسین کو نہیں دیکھا اس حاملین بھی جب
حضرت اون لعینوں پر حملہ کرتے تھے تو شل لگے گوسفند کو سامی سے بہاگ جاتی تھی فوق فِی سَاعَةِ

اس لفظ کو تو
مشتاق و مشتاق
میں کہتا ہوں
بیکہ جانی ہے
صاحب سوسہ کی
کرونی جانی ہے
اور سنی کو تو
کھڑی ہیں
معلوم
نہی کر دیتے
تصانع ہیں

وَقَدْ ضَعُفَتْ عَيْنُ الْقِتَالِ حَضْرَتِ كُجَبِ جِسْمِ شَرِيفِ سِخُونِ بَہَا اَوْرَشَنگی کی شدت حدت
زیادہ ہوئی اور زینگی طاقت نہ رہی تو ایک ساعت ٹھہر گئی اِذَا اَلَا تَحْجُو فَوَقَّعَ عَلٰی جَہَنَّمَ نَگاہ کسی
لعین سنگ دل ذلیک پتہ مارا وہ پیشانی اقدس پر لگا کہ جبین مبارک مجروح ہو گئی اور خون اوس
جاری ہوا حضرت نے چاہا کہ کپڑے سِخُونِ پشیا نکالے پھر جبین فَاَتَاكَ سَنَمٌ سَنَمٌ لَہٗ ثَلَاثُ شُعَبٍ
فَوَقَّعَ عَلٰی قَلْبِہٖ کہ ایک تیرہ پہلو زہر آلودہ اگر دل اقدس پر لگا کہ پیکان اوسکی پشت مبارک توڑ کر
نکل گئی کہ سانس دہ تیرہ نکلا تَمَّ اَخَذَ السَّهْمَ فَاَخْرَجَہٗ مِنْ وَرَآئِہٖ طَہْرٌ پھر اوس تیر کو پکڑ کر
جانب پشت سے نکالا پس خون اوس کی مثل بڑا کر و ان ہوا راوی کہتا ہوں فَقَدْ تَمَّ لِسَرِّکَ فَوَعَى السَّهْمُ
فَوَقَّعَ فِی قَبْرِہٖ پس حضرت آؤ جانب دریا کہ پانی پین ایک شقی نے تیر دہن شریف پارا فَنَادٰی
السَّمُ وَالْحَكَمُ عَجَلُوْا پس شمر پکارا راوی ہو تیر جلد حسین کو قتل کرو ایسا نہ کہ حسین پانی پی لیں
فَطَعَنَہٗ سَنَانُ ابْنِ الْکَلْبِ بِالْأُتُجِّ فَكَادَ اَنْ یَّقَعَ بِہٖ سَکَرَنَانُ ابْنِ اَنَسٍ لعین نے ایسا زور سے
ایک نیزہ سینہ اقدس پر مارا قریب تھا کہ گھوڑے سوزین پر گرین فَقَالَ اَلَيْهَا الْجَوَادُ اَلْعَرَفُ فَاِنْ
پس حضرت نے گھوڑے فرمایا اے گھوڑے آیا تو پہچانتا ہو کہ میں کون ہوں اَنَابْتُ فَاَطَاعَہُ اَلْزَہْرَاءُ
وَاَنَا بَنُ عَلِیٍّ اَلْمَوْتَضِیِّ اے گھوڑے میں بیٹا ہوں فاطمہ زہرا کا اے گھوڑے میں بیٹا ہوں عَلِیٌّ مَرْفُضِیٌّ
اوسوقت گھوڑا حال حضرت پر روئی لگا فَوَضَعَ يَدَیْہٖ وَرَجَلِیْہٖ عَلٰی الْاَرْضِ پس ہاتھ اور
پاؤں پہلا کر وہ گھوڑا زمین پر بیٹھ گیا تَمَّ وَقَعَ الْحُسَيْنُ عَلٰی الْاَرْضِ وَعَشَى عَلَیْہِ پھر وہ رات
دوش رسول خدا پشت زمین سے بروی زمین تشریف لایا اور بیہوش ہو گئی تَمَّ اَرَادَ اَنْ یَقُومَ فَلَمَّ
یَطْلُقُ غَضَبٌ جَبَّ ہوشمین آؤ تو چاہا کہ تیری ہون اوہمانہ کیا فَاَدَاوَا اَنْ یَجْتَزِلَ اَسَہُ پس قوم
جفاکار نے ارادہ کیا کہ سراقدرس کو جہا کریں قَالَ عَبْدُ الْحَمِیدِ فَخَرَجَ لِحَوِّ الْحُسَيْنِ ثَلَاثُ حَبِیْبَاتٍ
اِثْنَانِ مِنْ بَنِي الْحَسَنِ الرَّکْبِیِّ وَوَاحِدٌ مِنْ اَوْلَادِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ عَمِّہٖ اُمَیْدُ کہتا ہو کہ
اوسوقت تین رکڑ روڑے ہوئیں سِخُونِ باہر نکلو دو بیٹو امام حسن کو تمہارا ایک پوتا جعفر طیار کا تھا او
روڑو کہ یہ کہتے ہو وَاللّٰہِ لَا تَفَارِقُ الْحُسَيْنِ ہَذِہِ السَّاعَۃَ قسم ہو خدا کی ہم اسوقت میں

اپنی آقا حسین سے جدا ہونے کو فوجتِ زینب بنت علیؑ باکینہ حزنینہ فلیقتہم پس جناب زینب دختر
 علی ابن ابیطالب چچو دوڑیں وراون سے لپٹ گئیں ہر چند قوم غدار تیر مار تو وہ اول کو نکونچ ہونے تھیں
 اور وہ صما جزا سے نہ ماتی تھی اور بڑا اختیار و توہمتی القوامین یدہا و قالوا یا عجمیہ کیف تزلنا
 الحسین ولا ناجولہ ولا نعلین یہاں تک کہ ہاتھ سے جناب زینب کو وہ پھٹ گئی اور یہ کہتی چلا کہ اے
 پہوہی کیونکر ہو ورنہ ہم اپنی آقا حسین کو ایسی وقت میں کہ فرمونس و یار میدان کارزار میں زمین پر
 بیٹھے ہیں پس جب وہ قریب امام حسینؑ کو آئی تو حضرت فرغش سے انگبین کہولین و نظروا لیہم و
 بکی و ثم قال آلا اور حضرت اعلیٰ طرف و یکسور و زنگور پر فرمایا آہ اور پر حضرت بیوش ہوئے
 فجاءتہم بن کعب بن الحسینؑ بالسیف کہ ناگاہ کعب ابن کعب لعین تلوار لیو آیا کہ حضرت کو نہید کر
 جب چاہا اوس شقی نے کہ تلوار ماری فمتعہ الحسن المثنیٰ حسن مثنیٰ نے پہلو تو اسو منع کیا کہ ان شخص
 میری چپا مظلوم فرزند رسول خدا کو نہ مار تو و اخذ سیفہ عن یدہ و ضرب علی راسہ جب نہا
 اوس نے تو حسن مثنیٰ نے تلوار اوس کو ہاتھ سے پھینک کر اوس کو نحس پر ماری فہرب اللعین الی عسکرہ
 پس وہ لعین اپنی لشکر کو ہاگ کیا فیضوب الحسن عن یمینہ و شمالہ بالسیف و ہذا بلحی
 صحیح پس حسن مثنیٰ و اہنر اور بائیں تلوار میں مار تو اور ظالمون کو قریب حضرت سے دفع کر تو اور لڑنے
 یہاں تک کہ بہت زخمی ہو کر گریگان کیا لوگون نے کہ رحلت کر گئے و اما ولا جعفر ابن ابیطالب
 قو قف فی المیدان متحیوا یلتفت یمینا و شمالا و لیکن پوتا جعفر طیار کا میدان میں مضطرب
 و حیران کہہ رہا کبھی داہنی طرف و کھتا تھا اور کبھی بائیں جانب و کھتا تھا اور جب حضرت کو غشین
 و کھتا تھا تو زار زار و ماتا تھا راوی کہتا ہے جب سہیہ لڑ کر میدان میں آئی تھی اوس وقت سے عورتیں
 ڈھونڈی پر کبڑی رو رہیں تھیں اور مان اوس لڑ کو کی اوس و ماتا دیکھ کر پکارتی تھی اے بارہ جگر میرے مان
 تیری تم بھر فدا ہو پر آپس وہ لڑکا مان کی آواز سن کر روتا ہوا نیم کو چلا فضوب ایا س ابن خالید
 سیف اعلیٰ راسہ فخر علی الذرین ناگاہ یاس ابن خالد لعین نے انکو ایسی ایک تلوار اوس کی نشان
 ماری کہ نہ کہ بیل زمین پر گر پڑا قال فوایت ان امہ اعنقت حبسہ انہم راوی کہتا ہے دیکھنا

کہ مان اوس لڑکوں کی دوڑ کر اوس سو پٹ گئی اور روزوں کی فقیح عینہ فقالت ارجی یا اباکاموس
 مانکی آواز سنکر غش سے آنکھیں کھولیں اور باواضعیف بولا امان خیمہ میں جاؤ اوس صاحب غنیمت کی
 مان کنہر سو اوسکو خیمہ کو چلی فخر بہ رجل ففضی پس ایک شقی ذریک تلوار ماری کہ اوس صاحب غنیمت
 راہ جنت کی لی فبکلت النساء بکاء شدیداً یہ حال مصیبت دیکھ کر دختران رسول خدا بہت متواضع
 اور ڈارہیں مار کر روزگین واما امیہ فوضعت یدئہا علی بطنہا و تقول اما لیکن مان اوسکی
 پہر آئی اور ہاتھ اوس کو پٹ پر رکھ کر یون بن کر روزگی و ابی لیتنی کنت لک الفداء اے پڑھ کر
 میری ماویٰ فرزند میری افسوس تو مارا گیا اور مجھ کو موت نہ آئی کاش کہ یہ مان تیری تسخیر فدا ہوتی اور
 تیری لاش پر خون آنکھوں سے نکلتی یہ کہہ کر بیان تک رونی کہ بیوش ہو گئی اور او دہر ہر فوج کا ہجوم
 امام تشنہ کام پر ہوانا گاہ شمر لعین قریب حضرت کو اوس ارادو سو آیا کہ آسمان گریز اور پہاڑ ٹکڑی ہو جائیں
 اور وہ برادری کی اوس شقی ذریک بیان نہیں ہو سکتا اور زبان سر وہ لفظ نہیں نکلتا کہ باؤن نجس اپنا اوس
 شقی ذریکمان رکھا تھا کہ جہاں رسول خدا گس کر بیٹھنے کو ناگوار جانتی تھی پس اوس صدح سو جناب امام
 غش سے آنکھیں کھول کر دیکھا اور فرمایا تو کون ہوا شقی فقدا ارتفعت صوفا عظیما علی عظمائے نہایت
 دشوار ہر رسول خدا پر جو تو فرما دینی کی ہر فقالت ہوا الشیو پس وہ شقی بولا وہ لعین شمر ہر حضرت فرمایا
 و تلک من انا و امی تبہر امی شمرین کون ہوں وہ شقی بولا انت الحسین ابن علی و الفحشاء و
 جدک محمد المصطفیٰ ام حسین پسر علی وفاطمہ ہوا و نانا تمہاری محمد مصطفیٰ بن حضرت بولوا امی تبہر
 ایسا تو مجھ جانتا ہر فلم تقتلنی پس کیون مجھ کو قتل کر رہا ہو تو وہ کانر بولا ان لم اقتلک فکت
 یاخذ الجائزۃ بین یزید و حسین اگر وہ شقی تمہیں قتل نہ کرے گا پس کون انعام یزید سے لے گا امام
 مظلوم فرمایا احب الیک الجائزۃ بین یزید و شفاعہ جیدی امی شمر تمہو انعام یزید سے لے گا
 یا شفاعت میری نانا کی وہ لعین بولا ان فی بین الجائزۃ احب الی منک و من جدک ام حسین
 ایک دانگ انعام یزید کا اوس شقی کو نہ دیک بتر ہو تمہو اور تمہاری نانا سے یہ کلام اوس بیجا کاسکے
 اوس مظلوم تشنہ کام فرمایا خیر اگر مجھ کو قتل کر رہا ہو فاسقینی شریبہ من الماء تو امی شمر تھوڑا سا

پانی مہو ہوا کہ جگر میرا شدت تشنگی سے کباب ہوا جاتا ہوں وہ شقی بولا واللہ لا اذقت قطرة من
الماء حتی تدفق الموت اے حسین ایک پانی کا تمہیں دینا روانہ نہیں ہو قسم یہ خدا کی وہ شقی ہرگز
تمہیں پانی نہ دے گا اور پیاسا قتل کرے گا قیقول الماء الماء ویخص بربطیک الثراب پس حضرت
بار بار پانی پانی فرماتے تھے اور ہاون زمین پر گرتے تھے قری اللعین الی ربطیک فاذا بعین جاک یراہ ابیض
بیت اللہ پس شمر لعین نے فرما کہ قدم شریف کی طرف دیکھا کہ ایک چشمہ سفید تر و دودھ و زیر قدم جاری
تسبیح ہو کر بولا شمر کہ اے حسین تم ماری پیاسا ہو پانی پانی کر تے تھے اور زیر پاتھار پانی جاری ہو حضرت
فرمایا اے ملعون میں اتنا مہم جنت کرتا ہوں نہیں تو ابھی جو چاہوں وہ کروں راوی کہتا ہوں یہ معجزہ بھی
دیکھ کر اوس شقی نے کچھ خیال کیا دم جھنڈا سہ و دمی بہ علی الارض کس زبان سے کہوں کہ اوس
لعین نے سر اقدس فرزند رسول خدا جدا کر کے زمین پر پھینک دیا فعند ذلک لسا قطعت الجحوم و
انطوت السماء دما عظیما وقع الکسف جب یہ ظلم اوس شقی نے کیا اوس وقت کئی ستارے
آسمان سے گرے اور خون برس لگا اور آفتاب کو گھن لگا اور زمین کا پتھر لگی اور پرند آشیانوں سے نکل بہا
اور لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے سنگ اہل بیت میں شور مچا کہ یہ بلند ہوا پر سکینہ رو کر جناب زینب سے بولی یا
عجبی اذھبی لیحقی اللہ الی القسطا لی فاحیوی ذلک الحال اے ہوپہی واسطے خدا کو درخیمہ پر
جا کر دیکھو کہ میرے بایا پر کیا گزری مجھ سے یہ حال کہو پس جو بہن جناب زینب در پر آئیں بوساختہ سر پہ
روئے لگین اور سکینہ سے بولیں یا بنت اخی قتلوا اباک وعلوا داسہ علی الترحی اسے دختر
برادر اے سکینہ تو تم ہوئی تیرے بایا کو قتل کیا اور سر کو نیزے پر چڑھایا ہو پس سکینہ اس قدر بیٹی اور روئی کہ
بیہوش ہو گئی اہل بیت میں کھرام ہو گیا کہ زمین لرز لگی روایت سی ام فضائل شیعہ پر
تفسیر کہ بعض پر خواب عرب اور احوال شہادت امام حسین عن الصادق
قال رحم اللہ شیعتنا انکم اؤذوا فیتنا وکم تؤذ فیہم جناب امام جعفر صادق فرمایا خدا
رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ وہ آزار اٹھاتے ہیں دشمنوں سے ہماری دوستی میں اور ہمیں اپنے شیعوں سے
مطلق کسی نوع کی ایذا نہیں پہنچتی شیعتنا منا قد خلقوا من فضل لہینتنا وخلقنا من نور

اور حکم کیا کہ اسی مسجد سے نکال دو کہ ہم سے یہ امور غیب کا سائل ہوتا ہو و کان ابوذر رَحَا خِرَافِي
 الْمَسْجِدِ فَآخَذَ يَدَهُ وَقَالَ اِذْهَبْ بِنِعْمِي عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَوْ سَوْفَ تَحْضُرُ ابُو ذَرٍّ
 غفاری حاضر ہو انہوں نے ہاتھ اعرابی کا پکڑ کر فرمایا اے اعرابی چل میری ساتھ جناب علی بن ابی طالب
 پاس کہ وہ تیرا جواب دین گرجا آئے عِنْدَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَلَّمْ عَلَيْهِ پَسْ
 آیا وہ ساتھ ابوذر کو خدمت جناب امیر مین اور سلام کیا حاضر ہو اور عرض کیا کہ یا حضرت آپ کیون
 خانہ نشین ہیں قَالَ مَا وَجَدْتُ نَاصِرًا وَلَا مُعِينًا فَعَمِلْتُ عَلَى مَا أَوْصَاكَ رَسُولُ اللَّهِ
 جناب ولایت مآب نے فرمایا کہ میں ناصرو مددگار نہ پاؤں پس عمل کیا میں وصیت رسول خدا پر تم قال
 مَا حَاجَّتْكَ يَا أَعْرَابِي پھر فرمایا حضرت کہ تیری کیا حاجت ہو اعرابی قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 رَأَيْتُ رُؤْيَا عَجِيبَةً أَرِيدُ أَنْ تَبَيِّنَ لِي مَا رَأَيْتُ ثُمَّ عَسَيْتُ أَوْسُ فَرَعَصْنِ كِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 میں ایک خواب عجیب و غریب دیکھا ہوں چاہتا ہوں مین کہ آپ اوس بیان کجیو کہ کیا دیکھا میں پھر تعبیر
 کیے اوسکی فَبَعَثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّلَامَ لِيَطْلُبَ الْحُسَيْنَ پَسْ حضرت نے حضرت سلمان کو
 بھیجا کہ جا کر میری نور چشم حسین فرزند رسول التَّالِينَ كُوبِلَا لَوْ فَادَّجَاءَ الْحُسَيْنَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
 يَا أَعْرَابِي فَاَسْأَلُ مَا شِئْتَ مِنْ أَيْتِي هَذَا جِسْرُ جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنٍ تَنْتَفِيزُ لَاقُوَ جَنَابِ امير فرمایا کہ
 اعرابی جو چاہے تو میری اس فرزند سے پوچھ حضرت جناب امیر نے غاصب کو اور بھی دلیل کیا کہ
 سند خلافت پر بیٹھو ہیں اور عاجز ہیں اور فرزند ہمارے علم غیب کو ماہر اور اعجاز پر قادر ہیں فَقَالَ
 الْأَعْرَابِيُّ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَا رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ثُمَّ حَلَّوْا پَسْ اعرابی نے عرض کی
 ابیو فرزند رسول خدا خبر دو مجھ کو کیا خواب دیکھا پھر تعبیر دو قَالَ يَا أَعْرَابِي رَأَيْتُ فِي سَمَائِكَ أَنَّ
 جُجُومًا سَلَطَتْهَا بِاللَّيْلِ كَسُوتُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِجِ وَجَاءَتْ عَلَى الْأَرْضِ وَغَابَتْ فِيهَا قُورَيَا
 مِنْ سَلْطَةِ الْفَرَاتِ فرمایا جناب امام حسین نے اعرابی تو نے خواب میں دیکھا ہو کہ کئی ایک ستارے خون
 آلودہ آسمان ہفتم سو ٹوٹ کر زمین پر آئے ہیں اور قریب کنارہ فوات زمین میں غائب ہو گئے ہیں قَالَ
 صَدَقْتَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ هَكَذَا رَأَيْتُ فَعَبَّرَ عَنْهُ عَرْضُ كِي اوس نے فرمایا ہوں میں آپ پر سو اعرابی فرزند

رسول خدا و العبدیہ دیکھا ہو مگر پس اب آپ تعبیر اسکی بیان فرماؤ کہ قَالَ دَعْنِي عَنْكَ تَارَةً أُخْرَىٰ حضرت فرمایا
 اے اعرابی تعبیر سو اسکو درگزر اگر بیان کروں گا میں تجھ کو طاقت اس کو سنو کی نہوگی اوس نے عرض کی
 ایفرزند رسول خدا اس قدر سافت کہیںچ کر آیا ہوں میں محض واسطے اس خواب کی تعبیر کہ فَقَالَ لَا
 يَا اَعْرَابِي إِنَّ النُّجُومَ تُلَاحِظُ بِاللَّيْلِ أَنَا وَاقِرٌ بِأَيِّ وَأَصْحَابِي بِسِجَابِ إِمَامٍ مَظْلُومٍ فرمایا آگاہ
 اے اعرابی وہ ستارہ ہاں خون الودہ میں ہوں اور میری بہائی اور بیٹیجو اور فرزند و غیرہ و اصحاب بہن اور
 کیفیت اس کئی ہو کہ میں بطلب کو فیان بیجا وارد صحرا کر بلا ہوں گا اعداء دین پہلو تو مہر بہائی بند کرنگو
 تین تک صدائے واعطشائے واعطشائے میری اہل بیت کی فلک ہنتم تک جاگیگی اور تنہو ہو میری
 پیاسو مانند ماہی بآب کو تر پین گراور کوئی اون پر رحم نہ کما یگا پس تیسری روز کہ وہ دسویں محرم کی
 ہوگی صفین واسطے جنگ کو مچھیر پھینچیں گے میری اصحاب و احباب کو بالب تشنہ اور شکم گر سہ شہید
 کرینگے بعد ازان میری عزیز و کی باری آؤ گی بھائیوں کو میری تلوار دن سے نکڑی کریں گے فرزند و نکو میری
 اور تیر سو ماریں گے وَبَعْدَهُمْ لَا يَكُونُ لِي نَاصِرٌ وَلَا مُعِينٌ اے اعرابی بعد انکی شہادت کو میں یکہ
 تنہا رہاؤں گا تو ایک ہزار نو سو پچاس زخم میری تن پر لگا کر گھوڑیو گے کہ انین کو سجدہ پروردگار میں
 خیر قسم سو فیض یاب شہادت ہوں گا وَتُحَرِّقُونَ جِثَامِي بِاللَّيْلِ اے اعرابی جلائین کو ظالم ضمیر
 میری آگ سو دیکھو بون اموالی اور لوٹ لین گے مال میرا وَتَسْبُونَ أَهْلِي نَتِي سِنٌ كَذِبًا إِلَى السَّلَامِ
 مَكشَفَاتِ اللُّؤْلُؤِ عَلَيَّ جَمَالٍ بَعِيْرٍ وَطَاءٍ وَلَا سَائِرَ اے بہائی اہل بیت کو میری اسیر کر کر بلو اے
 عام میں سر بر ہنہ شتران بر ہنہ پر سوار کر کر بلا سو شام تک لیجا یگو وَايُكُوْنُ نَتِي عَلَى الْأَرْضِ
 بِلَا غَسَلٍ وَلَا كَفِّينَ اور میری لاش کو اوسط طرح بکیفن و دفن حرارت آفتاب میں ریگ گرم چھوڑ
 جائیں گے جب یہ ماجرا اعرابی فرسنا تو روڑ روڑی بیہوش ہو گیا عرض جب وہ روز آیا کہ جسکی حضرت نے
 خبر دی تھی اور سب عزیز بھی حضرت کو شہید ہو ہی ہاں تک کہ علی اصغر بھی حضرت کی گود میں شہید ہوا
 اور حضرت پر پیاس کا غلبہ ہوا فَهَضَى إِلَى الْقُرْبَاتِ لِيَتَوَكَّبَ الْمَاءَ پس اسوقت چلنے کا حضرت نے
 فرات کی طرف ارادہ کیا کہ پانی بین فَصْرَبَ اللَّيْلَيْنِ لِيَسْتَمِعَ عَلَى الْمَاءِ پس ایک لعین نے میری

دہن شریف مارا کہ دہن مبارک خون سوا کودہ ہو گیا فجاء سنان ابن انس وصوب الریح علی
 صدرہ حتی خرج عن ظہرہ پس آسان ابن انس لعین اور اس زور و نیزہ سینہ اقدس پر
 لگا کہ پشت مبارک سوا ہر نکل آیا فجذب اللعین رنحہ فسقط الحسین سلکوباً علی الارض
 یجوز فی دیمہ ویضربون علیہ السیوف جب اوس لعین نے نیزہ کہینچا تو حضرت منہ کر بہل
 زمین پر گر کے خونیں لوثی لگا اور وہ لعین تلوار میں حضرت پر مار توڑا تو کان فوسہ عند راسہ
 یبکی فاشک ربیدہ اصابہ اور گھوڑا حضرت کا حال حضرت دیکھ کر روتا تھا حضرت فرماتے سنا
 نہ رواور صبر کر تم جلس فجاء الکندی لعنہ اللہ ف ضرب اللطیۃ واخذ الحکمۃ عن راسہ
 پر حضرت اوٹھ بیٹھو پس مالک ابن بشر الکندی آیا اور ایک طمانچہ رخ انور پر مارا اور عامہ شریف
 اوتا رنگیا اور چوڑا اوس جناب کو خون میں غلطان اللهم انی قتلۃ الحسین واصحابہ
 روایت سی ویکم روایت صحیح مسلم وما بکت علیہم السماء پر روایت ابن شیبہ
 پھر شیر وینا رسول خدا کا امام حسین کو پھر مصائب اور حضرت کو اور گھوڑا ڈالنا
 پانی میں اور مارنا کنندی ملعون کا شمشیر سدا قدس پر صحیح مسلم میں تفسیر وما بکت
 علیہم السماء والارض میں لکھا ہو واما قتل الحسین بن علی بکت السماء علیہ کہ جب
 شہید ہوئی جناب امام حسین تو آسمان رونیا اوکلی مصیبت پر و بکاؤں احرار کا اور رونا و سکا یہ
 کہ سرخی شفق نمایاں ہوئی اور ابن جوزی کہتا ہو کہ علامت ہمارے غضب کی یہ ہو کہ جب غصہ ہو تو
 تو منہ سرخ ہو جاتا ہو اور خدا کا عالم جسم سونہ ہو قالہم تانید غصیبہ علی من قتل الحسین
 یحمرہ الافق الحما دال لعظیم الجناۃ پس ظاہر کیا خدا نے اثر غضب اپنا قاتلان حسین پر ساتھ
 سرخی افق کو اور معلوم کر فرما بات کر کہ اون ظالموں سے بڑا گناہ سزا دہو اور حافظ ابو نعیم نے
 کتاب دلائل النبی میں لکھا ہو اور یہ عالم سنیوں کا ہو قالک فصرک الارض یتک کہ نصرہ از دیر
 زما کہ جب شہید ہوئی جناب امام حسین تو آسمان سے خون برساتا تھا وجبا بنا وجوارنا صارت
 دماً اور کوئین اور کوزی سب میں پانی خون ہو گیا تھا اور شیخ سفید علیہ الرحمہ فر کتاب امالی میں لکھتے

مقبّر بیان ابن شیبہ سے روایت کی ہے کہ پہلی تاریخ محرم کی تھی میں خدمت جناب امام رضا علیہ السلام میں حاضر ہوا
 قَالَ يَا بَنَ السَّيِّبِ إِنَّ الْمُحَرَّمَ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِي كَانَ أَهْلُ الْبَلَاءِ هَاهُنَا يُجْرَمُونَ فِيهِ الْقَتْلُ
 حضرت فرمایا ای پسر شیبہ تم وہ مہینا تمہا کہ کاؤ تمک میں قتال کرم حرام جانتے ہو تو عاقبت یہی ہوا کہ ائمہ
 حُرُمۃ شہرہا ولا حُرُمۃ بَیْتِہَا مگر افسوس امت جفا کار فرزند پاس حُرمت اس میں ہو گیا اور نہ پاس
 حُرمت ایہی پسر کا گیا وَلَقَدْ قَتَلُوا فِي هَذَا الشَّهْرِ دُرِّيَّةً اور آہ آہ قتل کیا امت رسول خدا نے
 اس میں سے میں ذریت رسول خدا کو وَسَبُّوا نِسَاءَهُ اور اسیر کیا اہل حرم رسول خدا کو فَاتَّقِبُوا
 قَتْلَهُ اور لوٹ لیا مال و اسباب اور ان کا پس خدا نے نبی اور ان لعینوں کو ایہی پسر شیبہ ان کُنتَ
 بَاكِيًا فَابْكِي الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ اگر تو روتا ہو تو رو حسین ابن علی پر فَإِنَّهُ دُخِيَ كَمَا يُدْخَى الْكَبْشُ
 کہ حسین غریب فرج کیو گویں جس طرح سو فرج کیا جاتا ہو گو سفند اور اٹھارہ اہلبیت و کثر فاقبت میں ان کی
 فرج ہو میں لیس لہم تَطِيرُ فِي الْأَرْضِ کہ اولگا نظیر و مانند زمین پر نہما وَلَهُدَّ بَلَكَيْتِ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضُونَ لِقَتْلِهِ ایسی مصیبت ہوئی ہے فرزند رسول خدا پر کہ زمین میں ساتون آسمان اور
 زمین قتل حسین پر اور چار ہزار فرشتے نصرت حسین کو لیا نازل ہوئی فَوَجَدُوهُ قَدْ قُتِلَ بِأَيِّ ذَنْبٍ
 حضرت کو مقتول خاک و خون میں غلطان اوس دن سو وہ فرشتے حضرت کی قبر کو پاس میں اس شکل سے
 سَمِعْتُ عَبْدًا إِلَى أَنْ يَوْمَ الْقِيَامِ افسردہ اور با چہرہ ہاؤ خاک آلودہ تا ظهور قائم آل محمد صلی اللہ
 علیہ وآلہ جب وہ ظاہر ہو گا تو او کو انصار میں سے ہوں گا اور وقت جنگ یہہ شعار ہو گا اور نکایا
 لَتَأْرَأِيَ الْحُسَيْنِ اسو طلب کر فو واللہ خون حسین کو ایہی پسر شیبہ میرے پیر بزرگوار ایہی آبار طہارت
 روایت کی ہے إِنَّهُ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنِ أَطْرَبَتِ السَّمَاءُ دُمًا وَتَرَابًا اَحْمَرُ جب شہید ہوئی جناب
 امام حسین آسمان سے خون برستا تھا اور مٹی سرخ برستی تھی ایہی پسر شیبہ اگر روئے تو حسین پر تاکہ
 السور خسارون پر تیرے روان ہوں عَفْوًا لِلَّهِ لَكَ كُلُّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهُ صَغِيرًا كَانَ اَوْ كَبِيرًا
 خدا بخش دیگا گناہ تیرے صغیر ہوں خواہ کبیرہ ہوں قَلِيلًا كَانَ اَوْ كَثِيرًا گم ہوں یا بہت ہوں
 ایہی پسر شیبہ زیادہ اس سے مسرور کروں تجھو اگر چاہو تو کہ جب ملاقات خدا سے کرو تو کوئی گناہ نہ ہو

قَوْزَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ پس زیارت کر قبر جناب امام حسین کی اور اگر تو چاہتا ہو کہ غرقہ عالیہ بہشت میں
 ساکن ہو رسول خدا اور اون کی آل کے ساتھ فَالْعَنْ قَتْلَةَ الْحُسَيْنِ پس لعنت کر حسین کو قاتلوں پر
 اویسہ شیب اور خوش کروں تجھو اگر چاہو تو کہ تیرے ثواب ہو مثل ثواب شہد اگر بلا کر جو رفاقت حسین
 بین اپنے خونین نہا کرین قَتْلَ مَنِي دُكُوْتَه پس کہہ جسوقت مصیبت حسین تجھو یاد آئی یا کِیْتَنِي
 کُنْتُ مَعَهُمْ فَاقْزُ قَوْزًا عَظِيمًا اویکاش ہوتا میں ساتھ اون کو تو جان اپنی تیار کر کر رشکاری
 عظیم حاصل کر تا اویسہ شیب اگر چاہو تو اَنْ تَكُونَ مَعًا فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ
 یہ کہ تو ہماری ساتھ درجات عالیہ بہشت میں ہو فَاحْزَنْ لِحُزْنِنَا وَافْرَحْ لِفَرَحِنَا پس غمگین ہو
 ہمیں غمگین ہاتھ اور خوش ہو جب ہمیں خوش ہاتھ و عَلَيْكَ دُكُوْتِنَا اور لازم و واجب ہو تجھ پر محبت
 ولایت ہماری وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا قَوْلِي حَقًّا حَسْبُكَ اللَّهُ مَعَهُ اَسْ كے اگر کوئی شخص تہر کو دوست
 رکھو گا تو او کا خسر اوی تہر کے ساتھ ہو گا وَاَيْضًا عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ الْحُسَيْنَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَرْضَعْ مِنْ نَدْيٍ فَالْحِمَّةُ شَيْئًا وَلَا رَضَعَ مِنْ اُنْثَى لَبَنًا اور پھر جناب امام
 جعفر صادق سے منقول ہو کہ اون حضرت نے فرمایا کہ جناب امام حسین نے نہین بیا شیر جناب فاطمہ زہرا کا
 اور نہ دودھ کسی عورت کا وَلَكِنَّهُ كَانَ يُؤْتِي بِهِ اِلَى جَدِّهِ رَسُولِ اللَّهِ وَلِيَكُنْ مَعْمُولًا
 کہ لیجا تو اونہیں او کو نانا رسول خدا کو پاس جناب رسول خدا اونہیں پیار کر تو تو فیضِ اَبْكَامُہ
 فِي فَمِہ پس اگھوٹھا اپنا دہن شریف امام حسین میں دیتو تو فیضِ مِلْبَا کَلْفِيہِ یَوْمَئِذٍ اَوْ
 ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حضرت امام حسین اگھوٹھو کو چوسو تو تو اوس سے ایک چشمہ شیر جاری ہوتا تھا اور ایسے شیر
 ہوتا کہ دودھ کی احتیاج شیر نہوتی تھی فَتَبَّتْ لَحْمُ الْحُسَيْنِ مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللَّهِ وَدَمُهُ مِنْ
 دَمِہ وَعَظْمُهُ مِنْ عَظْمِہِ وَشَعْرُهُ مِنْ شَعْرِہِ پس رویدہ ہوا گوشت جناب امام حسین کا
 گوشت رسول خدا سے اور بال حسین کے موئے رسول خدا سے پس حضرات افسوس افسوس ایک دن
 وہ تھا کہ وہی خون حسین ریگ گرم کر بلا پر بہتا تھا اور وہی حسین اوس خون میں لوتو تو تو فیضِ
 رُبِّ جَلِيہِ الدَّرَابِ اور ایزد یان زمین پر گر کر تو تو افسوس کمان گلوں حسین اور کمان خجور اور کمان

تلخ

سینہ حسین اور کمان شمر باختر اور کمان جسم حسین اور کمان تیر و تیر ہزار و نام د گیسوی ہوئی تو
اور اوس جناب کو پانی نہی تو اور قتل کر ڈتو و یوحیون انکم امہ رسول اللہ اوس پر وہ
لعین اچکومت رسول خدا میں جاتو تو کلمہ تقرب الی اللہ یکدم ہر شخص قتل کو اوس
جناب کو خوشنودی خدا اور سب تقرب کبریا جاتا تھا اور حضرت اون لعینوں کو وعظ و نصیحت
کر ڈتو وہ شقی کچھ رحم نکھاتی تو حضرت نے چند اشعار بزر نصیحت و حقیقت آمیز پڑھی کہ وہ یہ ہیں
شعر قتل القوم علیہا وابناءہ حسن الخیر کرم الا بون افسوس پہلو قتل کیا لعینوں نے
علی ابن ابیطالب کو پھر فرزند او کو حسن مجتبیٰ کو شہید کیا کہ نیکیاں او کی زمانہ میں مشہور ہیں اور
عالی نسب تو والدین کی طرف سوا اب تھا پاکر حسین کو قتل پر مستعد ہوئی ہیں شعر کلمہ یحیٰو اللہ
فی سفک دمی + لعبد اللہ لیل الکافورین نہ در شمر کار خدا سیر می خونریز ہیں بنیاط
عبید السدا بن زیاد کو کہ وہ فرزند ہر دو کافروں کا شعر و ابن سعد قد رکتی غوۃ + لجنود
گو گو اب الحاکم الحاکم افسوس عمر سعد نے پہلو مجھ پر تیر مارا اور پھر تمام لشکر فراسکو مجھ پر تیر مارا کہ جیسے
سندہ برسا ہر شعر من لہ جند جندی فی الوری + او کشتی فاکا بن العالمین اوطالمون
یہ نہ سمجھو کہ کون ہو زمانہ میں کہ جسکا نانا ہوشل میری نانا کو اور بابا ہوا اوس کا شل میری بابا کو پس
فرزند ہوں دو عالموں کا شعر فالجۃ الزہراء امی وانی + قاصم الکفر بہذی وحنین +
ایابی بصیر تو مان سیری فاطمہ جو جسکو گھر کو فرشتے خدا شکار تو اور بابا میری وہ ہیں کہ جنہوں نے قتل
کیے کافر بدرو حنین میں شعر فاتی شمس و امی قو + فاکا الکوکب و ابن القمرین پس بابا
سیری خورشید دین اور مان سیری ماہ سیرین پس میں ستارہ ہوں دو چاند و نکایہ پڑتو جاؤ تھے
اور جو لعین مقابل شاہ آسمان زمین کرتا تھا بیک ضرب ذوالفقار راہی دار البوار ہوتا تھا اور حضرت
فرماتو شعر الموت حیرین رگوب العاد والعار اولی من دخول النار موت بہتر ہے
اس ذلت سو کہ میں امام ابن امام بیعت کروں شراب خوار کی اور اختیار عار انسان کو لیا و موت
بہتر ہوتا ہے کہ اوسکو اختیار نہی خوف و دخول جہنم ہو پس تیس ہزار لعین ایک دل ہو ہو کہ حضرت پر

حکمہ کرتے اور جب حضرت ذوالفقار علم کر کہ حکمہ کرتے تو وہ شقی سانسو شل ملخ منتشر ہو جاتے تھے
 قَالَ ابْنُ شَهْرٍ اشْرَبْ وَ مُحَمَّدٌ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ لَمْ يَزَلْ يَقَاتِلُ حَتَّى قَتَلَ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةً
 عَلَى عَشْرَةِ اَلْفٍ فَاعْتَمَدَ ابْنُ شَهْرٍ اشْرَبْ اور محمد بن ابی طالب فرما کر کیا ہو کہ وہ جناب یونہیں لڑتے
 تھے کہ حضرت فریاد دے ہر شقی سو داخل نہ کرے فقال عمر ابْنُ سَعْدٍ لَقَوْمٍ ہیں عمر سعد فرمایا
 ابی فوجہ اولیٰ لکم اَنْدَرُونَ لَمِنْ ثَقَاتُونَ واسی ہو پھر جانتے ہو تم کہ کس سے لڑو ہو خدا ابْنُ
 الْاَثَرِ الْبَطِينِ هَذَا ابْنُ قَتَالِ الْعَرَبِ اری یہ فرزند اوس شکم کا ہو جس کا سینہ اسرار الہی
 بہر اہما اوریہ فرزند قتال عرب اور شجاع بڑیل کا ہو فاحملوا علیہ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ہیں حکمہ کر
 اسپر چاروں طرف سے اس پر طغریاب ہو و کانت النُّسُكُ اَرْبَعَةَ اَلْفٍ قَوْمًا بِاللَّيْلِ
 یہ شکر پر تو چار ہزار تیر انداز تیر جسم مبارک پر پڑے لگو و حاکوا ابینہ و بیتی رَحْلَمَ اور وہ شقی حاکم
 ہو لگو حضرت کو اور خیمہ گاہ کو در میان میں چاہا کچھ عینوں نے دھڑان زہر کو سانسو حضرت کو لوت لین فقال لکم
 وَ يَحْكُمُ اَنِّي لَكُمْ دِيْنٌ وَلَا تَخَافُوْنَ الْمَعَادَ ہیں حضرت فرمایا جوارادہ اشقیاکا دیکھا پکارے یہ کیا
 بیجانی ہو آخر تم ہی زن و فرزند کہتے ہو یہ کیا ارادہ ہو فنا کا شہر ماکتول یا بِنَ فَالْحَصَةُ
 شہر بولا کیا کہتے ہو اس پر فاطمہ قال اَقُولُ اَنَا الَّذِيْ اَقَاتِلُكُمْ وَ تَقَاتِلُوْنِيْ حضرت فرمایا میں
 یہ کہتا ہوں کہ میں تم سے لڑتا ہوں اور تم مجھ سے لڑو و النساء لیس علیہن جناح عورتوں پر چار پر
 کیا قصور ہو فاسمعوا اَقْوَامُکُمْ عَنِ النَّعْزِ مِنْ حَرْجِيْ مَا دُمْتُ حَيًّا پس منع کرو اپنی قوم کو
 کہ اہل حرم سے شہر میں میری جی جی نہوں کہ بعد میرے جو تم اونسو سلوک کرو گو وہ معلوم ہو فقال
 شَهِدُوا لِيْکُمْ عَنْ حَرْجِ الرَّجُلِ فَاقْصِدُوْهُ فِیْ نَفْسِہِ پس پکارا شہر اہل کوفہ حسین کو جی جی یہ
 ارادہ نہ کرو فاعمریٰ ہُوَ کفو کریم بخدا سو گند کہ شجاعت و غیرت میں تطیر حسین کا نہیں ہو کہ انہیں
 اس وقت میں ہی الہیت کا خیال ہو یہ شکر سب شقی حضرت پر ٹوٹ پڑی و ہُوَ فِیْ ذٰلِكَ یَطْلُبُ
 شہر بے من المکاء اور وہ جناب اوسحالمین پانی مانگتے تھے اور فرماتے تھے کہ آخر تو مجھ کو قتل کرتے ہو تو
 پانی اس وقت پلا دو تکلا اَحْمَلْ ہُوَ مِیْہِ عَلَى الْقَوَاتِ سَلُّوْا عَلَیْہِ بِاَجْعَلُوْہُمْ حَتَّى تَمُوْا

پس جب حضرت گھوڑا اوٹھا تو سو فرات تو سب شقی حضرت پر حملہ ور ہوئے تو اور حضرت کو باز کرتے تو
 پر حضرت نے حکم کیا ابو عور اسلمی اور ابن حجاج پر کہ چار ہزار آدمی لے کر آتا تھا محافطت آب کو لے کر حضرت
 اون سب کو مار کر مٹا دیا اور گھوڑا فرات میں ڈال دیا قلمًا بَلَّغْ أَوَّلَ الْفَرَسِ لِيَتْرَبَ وَقَالَ أَنْتَ
 عَطَشَانٌ وَأَنَا عَطَشَانٌ وَاللَّهِ لَا أَذُوقُ الْمَاءَ حَتَّى تَشْرَبَ پس جب دریا میں پہنچا تو گھوڑا گی
 باگ چوڑ کر فرمایا اے گھوڑا تو بھی پیسا سا ہو میں بھی پیسا سا ہوں واسدا اے گھوڑا جب تک تو نہ پانی پوگا
 حسین بھی نہ پوگا جب گھوڑا نے ذیہ کلام حضرت کا سنا سنا داسہ وَلَمْ يَشْرَبْ كَانَتْهُ فِيمَ كَلَامَهُ
 تو اس بیزبان نے سر ہلایا گویا سمجھا کلام حضرت کو اور عرض کی يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ يَهْ نُوْكََا کہ فرزند
 ساقی کو نہ تو پیسا سا ہو اور میں پانی پیوں حضرات مقام تامل ہو اور جگہ خاک اوڑا کر کی جو کہ حیوان
 بیزبان تو یہ پاس حرمت رسول خدا کرے اور کلمہ گور رسول خدا کو پانی پیتے تو اور بہاؤ تو اور جسم فرزند رسول خدا
 عوض آب تیرا مینہ برساتی تو عرض فقال الْحُسَيْنُ اشْرَبْ فَإِنَّا اشْرَبْ حضرت نے فرمایا اے ابوا
 پی تو کہ میں بھی پیتا ہوں قَمَدَ الْحُسَيْنُ يَدَهُ فَخَرَفَ مِنَ الْمَاءِ پس دست مبارک بڑھا کر پانی چلو
 لیا اور چاہا کہ پین فقال فَارِسٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ پس ایک شقی دشمن خدا پرکار اے ابوعبد اللہ
 تَمَلَّكَ دِي الْمَاءِ وَقَدْ هُنِكَ حَوْمُكَ تَمْ تُوْا پانی پیر ہو اور وہاں اہل بیت تھارے لے گئے فَقَضَى
 الْمَاءَ مِنْ يَدِهِ وَحَمَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَكَشَفَهُمْ فَإِذَا النِّجْمَةُ سَالِمَةٌ پس حضرت نے پانی اٹھ
 پینک کر اون لعینوں پر حملہ کیا دیکھا تو خیمہ سلامت ہو حضرت نے پر حملہ کیا اون پر کَالَيْتُ الْمَغْضِبِ
 مثل شیر غضبناک کو پس جو سانسو آتا تھا حضرت ایک تلوار میں اونے فی النار کر تو اِذْ صَاحَ
 بِصَاحِيحٍ يَا حُسَيْنُ اتَّقَاتِلْ أَمْ تَقْتُلُ نَاگاہ لطف غیب نے آواز دی اے حسین قتل ہی کہ جو جاوے
 یا جام شہادت سو سیراب ہو کہ ملاقات خدا ہی حاصل کر دے یہ سنو حضرت نے تلوار روکی اِذَا أَنَا
 سَهْمٌ مَسْمُومٌ لَهُ ثَلَاثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِي صَدْرِي نَاگاہ ایک تیرسہ پہلو زہر آلودہ حضرت کو سینہ
 اقدس پر لگا اور ابواحقو لعین نے ایک تیرسہ پہلو پیشانی پر مارا کہ پوس گاہ رسول خدا
 مجروح ہو گئے پس پکارا شمر ملعون اپنی فوج کو وَتَحْكُمُ تَحْلُوهُ وای ہو تیر جلدی کرو قتل حسین

تلفیظ
رجحان
الاصح

فَطَعَنَهُ سَيِّدَانُ ابْنُ النَّسِّ بِالْوُشَّحِ فَكَادَ أَنْ يَقَعَ بِهِمْ سَكُونَانُ ابْنُ النَّسِّ لَعِينُ فِي أَيْسَارِكَ نِزَهُ
 زور سے سینہ اقدس پر مارا قریب تھا کہ وہ زینت عرش خدا گوری گری مگر سنبیل ہی تھی کہ خولی عین
 ایک پیر زہر آلود حضرت کو گلوں مبارک مارا فسقط عَنْ ظَهْرِ الْجَوَادِ إِلَى الْأَرْضِ فَخَوَّزَ فِي دَمِهِ
 پس وہ راکب ووش رسول خدا گوری گری گری زمین پر اپنی خون میں لوتی لگا پہر چاہا حضرت نے کہ
 اوہمہ کراہوں مگر طاقت نہ پائی فَجَاءَ مَسَالِكُ الْبَشَرِ بَيْنَ أَوْسُوتِ مَالِكِ بْنِ بَشْرٍ لَمَعُونَ تَلَوَاتُ بِحُجْرَةٍ
 قریب حضرت کو آیا کس زبان سے کہوں کہ کیا ستم کیا اوس شقی فِي قَضِيَّةٍ بِالسَّيْفِ عَلَى رَأْسِهِ وَ
 عَلَيْهِ بُولَسٌ مِنْ خِيَرَةِ قَتِيحَةٍ آه اوس شقی فی ایسی ایک تلوار زور سے ماری کہ کلاہ خضر کی پر
 بمعہ کلاہ سر حضرت کا شق ہو گیا وَسَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ اور خون چہرہ نورانی پر بہنے لگا حضرت
 غش سے انگلیں کہیں کہیں فرمایا اے ملعون مجھے ایسے مظلوم پر تلوار لگائی اور تجھ کو رحم نہ آیا لَکَلَّتْ جَعَا
 وَلَا شَيْءٌ تَبْتَ وَحَشَرَكَ اللَّهُ مَعَ الظَّالِمِينَ تجھ کو اس ہاتھ سے کہا نا اور پینا نصیب نہوا اور محسور کر
 خدا تجھ کو ملعون میں اور وہ ٹوپی اوتار کر حضرت نے اوسکو سامنے ہینک دی فَآخَذَهُ الْبَلَدِيُّ
 وَأَنطَلَقَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ پس اوسنورہ اوٹھالی اور چلا گیا جب کہ گیا تو اپنی زوجہ سے بولا کہ اسی دعو
 قَالَتْ لِمَنْ هَذِهِ الْبُولَسُ وہ اوس ٹوپی کو دیکھ کر بولی کہ کس با خدا کی ٹوپی ہو کہ تو لوٹ کر لایا
 قَالَ هَذَا بُولَسُ الْحُسَيْنِ وہ بولایہ ٹوپی حسین بن علی کی ہو وہ روئی لگی اور بولی دای ہو تجھ پر اے
 شقی تو فرزند رسول خدا کو قتل کر کر ٹوپی لوٹ کر لایا ہو آج سے نہ میں تیری زوجہ نہ تو میرا شوہر پس
 اوس شقی نے خفا ہو کر ایک طمانچہ مارا قدرت الہی سے ہاتھ اوسکا در پر پڑا اور مجروح ہو گیا ہر چند
 علاج کیا نہ اچھا ہوا نا لگہ خشک ہو گیا اور وہ لعین فقیر و محتاج رہا یہاں تک کہ واصل جہنم ہوا
 روایت سی و دوم روایت نزول بل اتی پر مناقب جناب امیر علیہ السلام
 پر احوال شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام پر روایت ہلال ابن تافع
 کتاب خراج الجراح میں روایت کی ہوا ان الحسن والحسين موصافاً فَنَدَّ رَعْلَى وَفَاكِهَةً
 وَالْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ صَيَّامًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ایک بار جناب حسین بیمار ہوئے پس نذر کی

جنت
جنت

جناب امیر و جناب فاطمہ اور حسنین علیہم السلام فرمیں روزی فلما عفاها الله وكان في ذلك
الزمان فحط فاحذ على عليه السلام من يهودي ثلث جرات صوفاً لتعولها فاطمہ
بثلاثه اصواع شعيراً پس جب خدا فرستادی اور اوس زمان میں تھو تھا جناب امیر علیہ السلام
ایک یہودی سے تھوڑا سا صوف لیا تا فاطمہ دختر رسول خدا اوس کا تین عوض میں تین صاع جو کہ
قصا صوا وغزلت فاطمہ جزءاً ثم طحنت صاع شعير وخبرته پس سب صاحبون
روزہ رکھا اور جناب فاطمہ شفیعہ روز جزا فرمایا تو ایک حصہ صوف کا کاتا بعد ازاں ایک صاع
جو موافق مزدوری کر بیسے اور اوس پر کیا فلما كان عند الإفطار اتي بسكين پس جب وقت
افطار ہوا اور چاہا اون خاصگان خدا فرمے کہ کمانا کمانین کہ ناگاہ ایک مسکین فرما گوسال کیا
فأعطوه طعماً سقم ولم يد وقوالاً المائتہ پس جناب امیر فرما و سب صاحبون فرما نا اپنا
اوتھا کہ مسکین کو حوالہ کیا اور کچھ نہ چکھا سوا پانی کو ثم غزلت جزءاً أخرى من الغنم طحنت
صاعاً وخبرته فلما كان عند الإفطار اتي يتيم فأعطوه جب دوسرا دن ہوا جناب
سیدہ فر دوسرا حصہ صوف کا کاتا پھر ایک صاع جو اوسکو اجرت کو بیسے اور روٹیاں پکائیں
جب وقت افطار ہوا اور چاہا کہ افطار کریں ایک یتیم آیا اور پکارا ای الہیت رسول خدین یتیم
ہوں مجھ کو کمانا کھلاؤ جناب سید کرار فرما اور جناب سیدہ فرمیں نان جو اوتھا دی اوس یتیم کو
یہاں تک کہ جناب حسنین فرما وجود خور و سالیکے اپنی ہی روٹیاں اوتھا دیں ولم يد وقوالاً
المائتہ اور اوس دوسرا دن بھی کچھ نہ چکھا سوا پانی کو فلما كان من الغنم غزلت الجزء
الباقية ثم طحنت الصاع وخبرته واتى سيد عند الإفطار فأعطوه جب تیسری
صبح ہوئی تو پھر الہیت عصمت و طہارت فر روزہ رکھا اور جناب سیدہ زہد باقی صوف کا تارا
پھر جو بیسے اور روٹیاں پکائیں جب وقت افطار ہوا ایک امیر پکارا ای الہیت رسول خدا ہیں
امیر کر فرما و ہماری خبر نہیں لیتو ہو جناب امیر المؤمنین اور جناب سیدہ فرمے کہ کمانا اپنا اوتھا دیا
پس دیکھو جرات فرزندان شیر خدا کی کہ سن شریف اون دونوں گل بوستان رسالت کا چہرہ

بلج

فاقو فاقو تو اور ہو کو نکو سیر کر تو اور سائل کو محروم نہ پیر تو چنانچہ جناب امیر خود شب کو ہو کر
 رہو تو اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ میں بیٹ بہر کہ کمانا کمانا اور کوئی حجاز میں ہو گا ہو حافظ ابو نعیم
 اور غزازی نے کہ دونوں عالم سینو کو ہیں لکھا ہے کہ جناب امیر روز جمعہ بالاسی سبہ کمال فصاحت و
 بلاغت خطبہ پڑھو تو وہی بدینہ لکھا ہے کہ موقع اور بدینہ حضرت کو لباس کہنے تھا کہ اوسین جابجا
 پیوند ہو پس ابن عباس کو خیال ہوا کہ ایسا لباس کہنے تو حضرت کو مناسب حال نہیں ہو اور حضرت کو
 علم امامت سے معلوم ہوا پکارو یا بن عبنا میں لکھا ہے کہ رَفَعَتْ مُحَمَّدٌ حَقِّي اسْتَحْيَيْتُ سَنَ رَأَيْتُ سَاوِ
 ابن عباس میواس قدر جاوین پیوند ہوا تو کہ مجھو خیاط سے شرم آئی لگی اور خیاط نے لکھا اے علی اب تو
 اسی دور کرو کہ یہ جامہ اگر صاحب الایع کو دو تو وہ بھی لڑکھو لکھو بالان الاغ بناؤ پھر فرمایا اے علی
 وَرَيْتُكَ الدِّنْيَا اے ابن عباس کیا کام ہو علی کو زینت دینا سو کیف اَدْخُلِي لِمَا تَرَاهُنِي وَفِيهِ
 لَا يَبْقَى كَيْونَكَ راضی ہو علی ساتھ لذت فاقو اور نعمات و بقا کو و کیف اسْتَبْعَ وَحَوْلَ الْحِجَابِ لَبَّوْا
 عُدِي اَلْكَأَدَ اَحْوَى اے ابن عباس کیونکر میں کمانا کمانا حال آگہ گردو حجاز کو اکثر شکم طعام
 خالی ہیں اور دل اونکو شدت گر سنگی سے بران ہیں وَ كَيْفَ اَدْخُلِي بِاَنْ اَسْمَعِيَ اَسِيرَ الْمَوْنِيْنَ
 وَلَا اَشْكُرْ لَهُمْ فِي خُسُونَةِ الْعَيْشِ وَ شَدَّ اَتِدَا الضَّرِّ وَالْبَلْوَى اے کیونکر راضی ہو میں کہ
 نام سیر امیر المومنین ہو اور مجھو سب پنا امیر و پیشوا جانین اور میں سختی و نین او نکا ساتھ ندون
 غرض کمان تک بیان ہو کہ یہی حال تھا ہمیشہ حضرت کا یہاں تک کہ وہ حضرت ابن بلعمین
 بھی بروت و احسان پیش آؤ کہ جسو اون حضرت کو شہید کیا اوسکی بھی سعی کی اور اوس کمانا کملو تو
 اور بانی پلو تو تو آگہ قریب انتقال جو حضرت کو دودہ پیو کو دیا تو تو ہوا پیکر باقی ابن بلعم کو پلوایا کیا
 مروت و رحم تھا اون جناب میں مگر افسوس حضرات اس رحم کا عوض اس گردون دون نہ کیا
 کہ اوسکو فرزند بچرم و خطا پیا سے تڑپ تڑپ کر سو اور اونہیں اکل نہ فریانی تک دنیا اوس نہر سے کہ جس
 سنگ و خوک تک سیراب ہو تو تو اور وہ فرزند چندر کرار کہ جو جگر گوشہ رسول مختار تھا شدت تشنگی سے پیا
 وَيَلُوكُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ اَوْ زَبَانَ مَارِي پیاں کہ چبا تو تو اور یون بانی

اے علی بالضم
 خودی بالضم
 تعذیر بہ کردن
 تعذیر لائے شہدا
 ح

پانی مانگتو تو انابن صاحب کو تو انابن شافع یوم الحشر اور طالمون میں فرزند ساقی کو ترہون
 اور میں فرزند شافع روز محشر ہوں اقل غطشنا غویبا وحید اهل فیکم مسلم اور قتل کیا جانا
 ہو گا پیاسا غریب لوطن اکیلا آیا کیا تم میں کوئی مسلمان نہیں ہو ہزار افسوس اوسکو جواب میں ایک
 ظالم پکارا یا حسین لو کان وجہ الارض کلہ ماء ما اعطیناک قطرة او حسین اگر تمام
 روی زمین پانی ہو جاوے تو بھی تمہیں ایک قطرہ پانی کا دین کیوں حضرات حسین بن علیؑ زمین اور آسمان
 قصور کیا تھا جو ایسی جواب دیتو تو وہو علیہ السلام یکتفت یمینا وشیما لا ویقول اور وہ جتا
 مایوس ہو کر دست راست و چپ دیکھتو تو جب سوائے نعشہ و اوراق کو کوئی نظر نہ آتا تھا تو ایک آہ سرد بہر
 فرازتو واعطشاً و اقلہ ناصراً افسوس پیاس حسین کی اور وای کمی مددگار دیکھ فنادی
 الشمر و یحکم عجلو پس شمر پکارا وای ہو تم پر کیا باتیں کھڑی سنتی ہو جلد اسو قتل کرو پس یہ شمر ہی
 سب شقی دور قتل کر نیکو قطعہ سینان ابن الالکس یا لکھج فکا دان یقع شان ابن انس میں
 ایسا نیزہ پارہ جگر رسول خدا کو مارا قریب تھا کہ وہ جناب گور لیس گر پڑیں لیکن چاہتا تھا کہ سنبھلین
 اذ رساک خولی ابن یزید الا صبحی فیسیم فوقع فی لبثام فاز ذاک صریحا علی الارض
 کہ ناگاہ خولی بیرجم فرایا ایک تیر سینہ اقدس پر باراکہ اوسکو صدوسی گور لیس و زمین پر گرمی حضرت نے
 بمشکل تیر کو سینہ اقدس سے نکالا اور خون اوسکا لیکو سرسٹھ اور ریش انور پر ملو تو ابن شہر آشوب نے
 ہلال ابن نافع سے روایت کی جو وہ کہتا ہے کہ میں عمر سعد کو پاس لے آتا تھا کہ ایک لعین پکارا ابشیر
 ایھا الامیر ھذا الشمر قد قتل الحسین بشارت ہو تجھو اور مبارک ہو اسی عمر سعد کہ شمر فرحین
 قتل کیا یہ شکر لشکر سے نکلا میں کہ دیکھو سچ ہو یہ خبر یاد روغ جب جا کر دیکھا تو قتل تو نہیں ہو
 مگر باتیں بارہ بارہ رو قبیلہ خم میں اور ایک رفق جان بابی ہو قوالہ ما کایت قط قتیلا منہما
 بدیمہ احسن منه ولا اقر و صحیحہ و اسدین زخمی خاک و خونین و اباحسین تر و نورانی مثل
 حسین ابن علیؑ کو نہیں دیکھا کہ اس عالم میں بھی چہرہ مبارک مثل ماہ تابان کو روشن تھا میں حیرت
 کٹر ادا کرتا تھا کہ ایسی مظلوم و غریب نور خدا کو ہلا کوں شہید کر گیا فاستسقی فی تلك الحالۃ

سَاءَ آه ناگاہ حضرت فرادوس وقت ہی پانی مانگا اور فرمایا ای بیہوشان! بتو پانی دو کہ میں اب تو
 قابل جنگ نہیں رہا ہوں اور قریب مرگ پہنچا ہوں خیال کیجیو کہ فرزند ساقی کوثر لیون پانی مانگتا
 جسکے بابا نے قاتل کو بھی کاسہ شیر عنایت کیا اور اوسے کو کوئی دواسا پانی نہیں پلا تا کہ قسمت
 رَجُلًا يَقُولُ لَا تَذُقُوا الْمَاءَ حَتَّى تَرُدَّ الْحَاكِمِيَّةَ آه ایک شقی جواب میں پکارا ای حسین ایک
 قطرہ پانی نہ پاؤ گرجب تک کہ تم آب گرم دوزخ نہ پیو گے کہ تم امیر شام کو گناہ گار ہو فقال اَنَا اَرِدُ
 الْحَاكِمِيَّةَ وَاشْرَبُ مِنْ حَبِيْبِهَا حضرت فرمایا ای شقی مجھسا شخص فرزند رسول خدا داخل
 جہنم ہوگا اور آب گرم اوس کلبہ کو گمان تیرا غلط ہوا میں لعین بل اَرِدُ عَلَى جَدِّي رَسُولَ اللَّهِ
 وَاسْكُنْ مَعَهُ فِي دَارِهِ فِي مَقْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكَ مُقْتَدِرٍ بلکہ میں اپنا رسول خدا
 شفیع روز جزا کی خدمت میں جاؤنگا اور بہشت میں جہان انبیا اور اوصیا کا مقام ہی حضور میں
 بادشاہ صاحب اقتدار کو ہوگا اور آب کوثر و نسیم سے پیو گے وَاَسْكُوْا اِلَيْهِ مَا رَكِبْتُمْ مَبْنًى وَفَعَلْتُمْ لِيْ
 اَوْشَكَاتٍ تَهْمَارِيْ جُورَتُمْ كِي رَسُولُ خُذَا سُوْكَرُونِ كَا جُوْجُوْنِيْ مَجْهَرٍ غَلَمٍ كُوْبِيْنِ فَغَضَبُوْا بِاَجْعَرٍ
 حَتَّى كَانَ اللّٰهُ لَمْ يَجْعَلْ فِيْ قَلْبِ اَحَدٍ مِنْهُمْ مِنَ الرَّحْمَةِ شَيْئًا يَهْ سُرُوبِ لَعِيْنِ حضرت پر
 غصہ ہو گیا خداوند کو دلیں رحم خلق ہی نہ کیا تھا اور حضرت پر ثوت پڑی اور اوس مظلوم پر وار
 لگاؤ لگو فَاَجْتَرُّوْا رَاسَهُ پَسِ اَوْسَى عَالَمٍ مِّنْ كَسِيْنٍ سَرَقْدِسِ حضرت کا کات لیا اور وہ لعین
 نہایت خوش ہو گیا اور سر را کب دوش رسول خدا کو نیزہ طویل پر چڑھایا اور زبان نجس سے
 سب لشکر فراری خوشی کرا سا کبر کہا وَصَوَّبُوا الدَّهْلَ وَالطَّبْلَ اور ڈھول و تھارے بجائی گئے ناگاہ
 اَوْرَا مِّنْ اَسْمَانِ فِزْمِيْنِ بَلْبَدٍ هُوَ قَتَلَ ابْنُ رَسُوْلٍ اللّٰهُ اَفْسُوسِ فرزند رسول خدا پیچوم و گنا
 قتل کیا گیا اور ایک سادی آسمان سے پکارا قَتِلْ وَاللّٰهُ الْاِيْمَامُ ابْنُ الْاِيْمَامِ اَحْوَالِ الْاِيْمَامِ
 قَتِلْ کیا گیا قسم خدا کی ماہنامہ ہائی نام کا قِسْمِ اَحْلَاهِ قَطْرَتِ السَّمَاءِ دَمًا پَسِ اَسْمَانِ سے
 خون برسے گا اور آفتاب کو گھن لگا زمین کا پتھر لگو وَتَلَا طَهَّمَتِ الْجَعَارُ يَا سَوَاحِمًا وَصَادَ
 مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَنِيْطًا اور دریا جوش و خروش میں آیا اور آب فرات شل خون تازہ ہوا

اور ایک آندھی سیاح چلی کہ ب دینا سیاہ ہو گئی اور بجلی چمکتی تھی اور صاعقہ غضب الہی نے
 گہیر لیا تھا اور وقت ب اختیار وہ شقیار و نو گئے اور اپنی اور پرعت کر ڈر گئے اور کئی تو قسم بخدا ہنر
 اپنی ہاتھ سے اپنی نفس کو ہلاک کیا کہ ایسی شخص کو شہید کیا اگر نہ تو اقدم بیمار کر بلا کا در بیان میں
 توفی الحقیقہ وہ سب کا فرغ عذاب الہی میں گرفتار ہو کر لیکن حضرت کو قدم سوج گئے روایت
 سنی سوم دست بریدن گوشت فروش اور ملانا جناب اثیر کا پھر کرتہ آما واسطی
 جناب اثیر کو اور خلعت عید واسطی حسنین کو پھر جامہ کہنہ مانگنا جناب امام حسین
 علیہ السلام کا اور شہید ہونا حضرت کا پھر حال اسباب لشکر کا اور گھوڑی و ڈرانیکا
 فی الحوائج ان قصا بایع اللہ من جاریۃ انسان و کان یحیف علیہا کتاب خراج الجرام
 میں منقول ہے کہ ایک قصاب تھا گوشت فروش ایک کثیر سو کیسی اوس فزشتی کی اور گوشت ہڑا
 فیکت و خرجت فوات علیا علیہ السلام فسلکته الیہ پس روتی ہوئی وہ چلی راہ میں
 دیکھا اوسو اسد الغالب علی ابن ابیطالب کو تو وہ کثیر عرض کر ڈر گئی اور فرادرس عالم مجہر قصاب
 ستم کیا ہو پس دیکھیں غریب نوازی اپنی قاک فیضی ہما نحوہ و دعاہ الی الارضاف فی حقہا
 پس شتو ہی حضرت اوس کثیر کی خاطر آتا اوس قصاب کو پس اور فرما ڈر گئے ای شخص انصاف کر حق
 اسکو اور غلط وضاحت کر ڈر گئے و یقول لہ یتبعی ان یكون الضعیف عندک بمنزلۃ القوی
 فلا تطلم الناس اور فرمایا اوسو ای شخص یہ چاہی ہو کہ ضعیف ہی تیرے اگر بمنزلہ قوی کر ہو
 اور بندگان خدا پر ظلم و ستم نہ کرو و لم یکن القصاب یعرف علیا علیہ السلام اور وہ شخص
 حضرت کو نہ پہچانتا تھا و رفع یدہ و قال اخرج ایہما الرجل فانصرف علیہ السلام
 و لم یکنم یشتی پس قصاب نے حضرت پر ہاتھ اٹھایا اور کہا جا سیر کرے سو ای شخص قربان حلم
 امیر المؤمنین کے کہ یونہی پھر باوجود طاقت خیر شکنی کو حضرت نے اوس کو پہنہ نہ کہا فقیل للقصاب
 ہذا علی ابن ابی طالب پس کثیر اوس قصاب سے کہا ای شخص یہ کیا غضب کیا اور کثیر
 ہاتھ اٹھایا یہ تو علی ابن ابیطالب تو قطع یدہ و خرج بہا الی امیر المؤمنین معتبرا

پس اوس دیندار فرمایند اپنی حرکت پر افسوس کیا اور جلد ہاتھ اپنا پھری حرکات کو خدشتین
حضرت کی تیا اور عذر کر فرماتا کہ یا سولی برای خدا معاف کیجیو امیر المومنین آپکو نہ پہچانتا تھا میں فدعا
لہ علیہ السلام فصلت یدہ حضرت فی فرمایا کیون تو فرمایا ہاتھ کا نا ای بندہ خدا پہ او کو
و عاوی خیر کی اور کتا ہاتھ زخم سے ملا دیا اعجاز حضرت سہ ہاتھ او کا فی الفور اچھا ہو گیا حضرات
افسوس ہزار افسوس جسو ایک اون کا ہاتھ کتا گوارا نہوا او سکو فرزند کہ ہاتھ مرنے پر حرم و خطا
کا فرجائیں اور اوسی کتاب میں ابی جعفر طوسی سوا اور اونہون فرمایا محمد سوا سوا پنجاب سوا و سولام
حسن عسکری سوا و حضرت اپنی آبا عطاہین روایت کی ہر کہ قبر کو کہا کنت مع علیؑ سولای
علیہ السلام علی شاطی القرات فنزع قبیضہ و نزل الی الماء کہ تہا میں ساتھ مولا ابی
علی ابن ابیطالب کو دریا فرات پر حضرت فرترہ او تارا اور دریا میں او تر کر نہا فر لگو فجاءت موجہ
فاخذت القبیض پس ایک موج آئی اور کر تہ حضرت کا دریا میں بہ گیا حضرت تبحر ہوئی و کذا
یہا لیف یکتف یا ابا الحسن انظر یمینک وخذ سائرہ ناگاہ ایک ہاتھ پکارا اسی ابو حسن
حیران نہوا سنی طرف دیکھو اور جو ہولو کذا اسندیل عن یمینہ و فیہا قبیض مطوی
فاخذہ و لیسہ پس ایک رومال سر بستہ دیکھا کہ اوسمین ایک کر تہ بند ہاتھ حضرت فر اوسو پنا
تو او کو جیب سوا ایک قمع نکلا اوسمین یہ لکھا تھا ہدیۃ من اللہ العزیز الحکیم الی علی ابن
ابطالب علیہ السلام یہ کر تہ ہدیہ ہو خدا عزیز و حکیم کی جانب علی ابن ابیطالب کو یہ ہذا
قبیض ہارون بن عمران کذا و اور ثنا ہا قومنا الخوین یہ کر تہ ہارون پسر عمر اکا
اسی طرح سوا وارث کر توین ہم قوم آخر کو سنا حضرات فر یہ مرتبہ تو ہمیش خدا جناب امیر کا تھا اور
اسی طرح او کو فرزند و کلو کو بھی حلہ جنت آفرین جیسا کہ ابو عبد اللہ نیشاپوری فر کتاب امالی میں
جناب امام رضا سوا روایت کی ہو عوی الحسن و الحسین و اد کے ہما العید کہ ایک
عید قریب آئی اور حسنین رضاعتی فاطمہ زہرا سوا عریان تھو اور کوئی کپڑا قابل زینت نہ تھا
فقال لا یہما قدرین صبیان المدینۃ الا نحن فمالک لا یترکنا دون و نون صاحبزادین

جناب سیدہ سوعرض کی کہ ایمان اطفال مدینہ فر تو طرح طرح کی زینت کی جو گر ہو کپڑی ہی نہیں پہنے
پس کیون نہیں ہمارے کپڑے بدلتیں جناب سیدہ فرمایا کہ اسے نور چشم و بیرون لباس تمہارا
درزی کو یہاں ہر وہ لای تو میں تمہیں پہناؤں جب شب عید ہوئی پھر حسین فر عرض کی فَبَلَّغْتُ
وَدَحَّحْتُمَا وَقَالَتْ لَهْمَا مَا قَالَتْ فِي الْأُولَىٰ فَرَدَّ عَلَيْهِمَا پَسِ جَنَابِ فَاطِمَہٗ اِبْنِی نَادَارِی پَر
بہت روئیں اور حال حسنین پر نہایت رحم کیا یا اور پھر وہی فرمایا کہ لباس تمہارا درزی لای تو میں
تمہیں پہناؤں اور حسنین فرماؤ تمہارا ایمان ہم نہیں جانتے ہیں کپڑے پہناؤ تاکہ ضد کر ڈر کر ڈسکر
مگر جناب سیدہ نہایت مضطرب تھیں کہ کہاں سے لائوں کپڑے انکو پھر قُلْنَا اخذ الطَّالَامَ فَمَجَّ الْبَابَ
قَائِلَةً پَسِ جَبِ شَبَّ تَارِکِ ہُوئی کسینور دروازے کی زنجیر ہلائی فَقَالَتْ فَالْحَمْدُ لَہٗ هَذَا پَسِ جَنَابِ
فاطمہ بولیں تو کون ہو قال یَا فَاطِمَہُ یَبْتَ رَسُولِ اللّٰہِ اَنَا الْخِجَاۃُ حِثُّ بِالْبَابِ وہ بولا
ایہ ضر رسول خدا میں درزی ہوں تمہاری حسنین کو کپڑے لایا ہوں یہ سکو جناب سیدہ شاد و
اوٹھیں اور قریب در شریف لائیں فَفَتَحَتِ الْبَابَ فَنَکَا وَلَهَا سِنْدٌ یَّلَا مَشْدُودًا وَانْصَرَفَ
پس حضرت فاطمہ فر دروازہ کھولا تو اسے ایک رومال بستہ دیا اور چلا گیا حضرت فر اسے کہو لا
فَاِذَا فِیْہِ قَبِیضَانِ وَدُرَّ اَحْتَاۡنِ وَسَرَّ اَوَّلَیَّانِ وَرِدَاۡنِ وَعِجْمَاۡتَانِ وَخُفَّانِ اَسْوَدَاۡ
پس اوسمیں دو گرتے تھوڑے پارچہ ریشمی اور دو پانچا اور دو دایان اور دو عمامے اور دو موزے سیاہ تو جناب
سیدہ اس قدر خوش ہوئیں کہ دوڑ کر حسنین کو جگا دیا اور فرمایا الوای پیارو میری درزی کپڑے تمہارے
لایا اور پھر کپڑے پہنا کر اوٹھیں اتر آئے کیا وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰہِ وَہَاۡ اُسْرَیَّانِ فَمَلَّہُمَا وَقَبَّلَہُمَا
پس داخل ہو کر رسول خدا تو دیکھا اپنی فرزند و نکو آراستہ تو انکو کانہی پراوٹھایا اور بوسے پھر پوچھا
فاطمہ درزی کو دیکھا تم جناب سیدہ فرمایا ہاں دیکھا قَالَ یٰبَیْتِیۡہَا کَہُوۡ حَیْطًا اِنَّمَا ہُوَ رَضُوۡا
خَاۡزِنُ الْجَنَّةِ حضرت فر فرمایا اے بیٹی وہ درزی نہ تھا بلکہ وہ تو رضوان خزانہ دار بہشت تھا جناب
سیدہ فر عرض کی آپ کو کسے خبر کی حضرت فر فرمایا مجھ کو خبر کر کہ وہ آسمان پر گیا حضرات جامی تامل و
مقام گریہ ہو کہ جناب سیدہ لباس عید کی تاخیر و روقی تھیں وہ معصومہ کہاں تھیں جب وہی

حسین بعد شہادت اضر با چشم اشکبار با جسم مجروح و افکار اپنی خواہر ستم رسیدہ سو جامہ کہنہ
 مانگو تھو اور فرما تو کیا اختیار کرتی ہو؟ یثرب میں نہ تھا کہ وہاں سے کوئی شخص اس کو پہنچا دے
 اور غمخوار برادر ایک جامہ کہنہ ایسا پہنا ہوا لادو کہ کسی کو اس کی رغبت نہ واس قوم ستمگار سو آجملہ
 لخت نیابی لٹلا آجڑہ بچہ قتل اور بہن اور سوزیر لباس پہنوں گا تا بعد قتل جب لوگ میرا
 اسباب لوٹیں تو میری لاش کو برہنہ نہ کریں کیا حال ہوتا جناب فاطمہ کا اگر یہ وقت دیکھتیں
 فارقت اصوات النساء بالنگام والنجیب یہ بات سن کر تمام البیت رونے لگے اور آواز گریہ و
 زاری بلند ہوئی جناب امام مظلوم فرمایا اے اہل بیت رسالت اس قدر بیقراری نہ کرو اور صبر کرو
 اور حال میں رضا بقضاء اللہ وسلیما لا مریہ کثیر ہو تم آؤنی لہ یثوب فخرۃ و مرقۃ
 من الحوائف وجعلہ تحت ربابہ پر حضرت شیبہ ایک جامہ کہنہ اوس بن لوی لائیں حضرت فداوس جامہ
 کہنہ کو اور پہنا اور اطراف سو اوس سکا یا اور سب لباس جسم اقدس سو اتار اور اوس بکری بچو
 پہنا دے گا کہ سو اوئل جلد نہ لاؤ خرقہ ایضا لٹلا لٹلب بندہ اور ایک پانچا سہ پانچ
 مبارک میں نیا تھا اوسو ہی چاک چاک اور ٹکڑی ٹکڑی کیا کہ شاید اس کوئی پٹا سمجھ کر ٹکڑی کر افسو
 مقام سریشو کا ہو کہ بعد شہادت وہ لباس کہنہ ہی بدن شریف میں باقی نہ رہا اوسو ہی ظالم
 اتار لیکو چنانچہ جب شمر لعین غرت اسلام کو کوچکا یعنی مراقدس امام علیہ السلام کا بدن سے
 جدا کر چکا تم قبولوا علی سلب الحسین پر تو وہ لعین لوٹ میں اسباب کو مشغول ہو ہی آخذا
 قلیقۃ لہ کانت من حرقۃ قیس ابن الاشعث چادر حضرت کی قیس ابن اشعث ملعون لیکیا
 اوس لعین نے ہی حضرت کو خط بھیجا تھا اور بلایا تھا کہ ہم تمہاری نصرت کریں گے اور اسود بن حنظلہ
 ملعون لیلی و آخذا علیہ الاسود ابن خلد اور نعلین مبارک اسود بن خالد و تار لیکیا و آخذا
 درعہ مالک ابن بشر الکندی اور زرہ جسم اقدس سو مالک ابن بشر الکندی فرما تار لی
 و آخذا عما کنتہ اخنس ابن مرقدہ و قیل مالک فی حیاتیہ اور عمامہ حضرت کا اخنس بن
 مرتد فرسہ سو تار لیا اور بعضی روایت میں ہے کہ مالک ابن بشر لعین فرما عمامہ پیش شہادت

سہ سو اوتار لیا تھا اوسکی بیان کی دلو تباہ نہیں ہو کہ جب آقا چاروی بضر ب نیزہ سنان ابن انس
 زمین پر گری تو خونیں تر ہو اور تلوارین چار سمیت سو پڑتی تھیں اوس حال میں حضرت زقصد
 اوٹھ کر کیا تجاع المالك فصرَب اللطمة واخذ العمامة عن راسه پس مالک ابن بشر لکھتا
 اگر خسار انور پر ایک طمانچہ مارا اور عمامہ سہر اقدس سو اوتار لیکھا کوئی ظلم اون ملعونوں کو باقی نہ رکھا
 کہ جو فرزند رسول خدا پر نہ کیا ہو واخذ قميصه استحا ق لعنه الله اور وہ پیرا ہن کہنے حضرت کا
 کہ اور بھی دشمنی ہو مگر تو مگر ہو گیا تھا اسحاق عین فر اوتار لیا سنقول ہو کہ اوس شقی کو ایک سو کئی
 نشان تیر و نیزہ و شمشیر کو اوس کر زمین پاؤں فَاخَذَ سِوَا وِلْدَهُ لِحِيْرَانٍ كَعَبٍ اور وہ پانچا مہ کہنے
 بحیر ابن کعب ملعون لیگیا وَتَرَكَهُ عُوِيَا نَا يَأْتُوْا عَجُوْدًا عَلَى الْمَصْحَاءِ اور چوڑو یا طالمون
 اوس جسم بمیر کو حریان جلتی ریت پر اور یہ سب لعین بلا میں مبتلا ہو کر کوئی ظلم اوٹھانہ رکھا کہ
 چوہارہ جگر زہر اپر لیکھا ہو چنانچہ جب لغش اقدس برہنہ ہو گئی تو او سوقت آیا بحیل ابن سلیم اوس
 شقی کو کچھ پناہ مگر ایک انگوٹھی باقی تھی انگشت مبارک میں اوسو اوس شقی کو ماری جلدی کو اوٹھلی
 کا کواوتار لی اسپر ہی رحم نہ آیا لعینو نکو تم نادى عُمَرُو بْنُ سَعْدٍ فِيْ اَصْحَابِهِ مَنْ يَنْتَدِبُ
 الْحُسَيْنَ فَيُوطِي الْخَيْلَ ظَهْرَهُ پھر عمر سعد پکارا اپنی اصحاب کو کہ سب آرزو میں اوس شقی کی قتل
 حسین میں برائیں مگر گورجو دوڑا باقی رہا ہو کون ہو تم میں سو کہ ابن زیاد کو خوش کری اور لغش پیر
 حسین پر گورجو دوڑا ہو پس نکلو لشکر سو دس ملعون اسحاق ابن جویریہ اور احش ابن ردا اور
 حکیم ابن طفیل اور عمر ابن صبیح صیداوی اور رجا ابن سقذ اور سالم ابن حشیمہ اور صالح بن وہب
 اور واطن ابن ناعلم و ہانی ابن شہیت اور اشید ابن مالک پس وایت ہو کہ جب جناب زینب فریال
 سنا صاحت و بکت و لطمت و جھمت و اختیار اور ہتھکڑیاں مار کر و فر لگین اوٹھ نہ
 کی طرف کر کے پلائی تھیں کہ اونا نار رسول خدا ویکو حال حسین کہ اوسو کس کس ظلم و سختی سو پیا
 قتل کیا ہو تم آد آد وَاَنْ يُّوْطُوْا الْخَيْلَ عَلَى جُجُوْدِهِ اس ظلم و ستم پر اب چاہتو ہیں کہ اوسکی لغش
 گورجو دوڑا لیں کہی اون ملعون سو خطاب کر کو فریال تھیں کہ اسی ملعون میں ایسا کوئی نہیں

کہ میری بہانی کو بچاؤ کو کن سنتا تھا فریاد اوس مظلومہ کی فائزہ بوا فدا سوا الحسنینؑ کو افر
 خیر و طہم پس اون دسوں اشقیاء کو گور و دوزخ و نیش حضرت پر اور جسم حضرت کو پامال ہم اس پان کیا
 حتیٰ رضوا لھم دلا و صد دلا یہاں تک کہ استخوان پشت و سینہ سب بزرہ ریزہ ہو گئے گمان
 فاطمہ زہرا کہ وہ تو اخیر پوشاک عید پریشان تھیں اور روتی تھیں پکیا حال ہوتا اون معصومہ کا
 اگر اہو وقت دیکھتیں اپنی حسینؑ کو کہ بیسہ جلتی ریت پر عریان پڑتا اور گور و دوزخ جسم پر دوزخ تو
 پس راوی کہتا ہے کہ جب وہ شقی ابن زیاد پاس اگر کھڑی ہوئی کو فہین تو اوسنو پوچھا کہ تم کون لوگ
 وہ شقی بول رہا ہم وہ شقی ہن جنہون فی جسم حسینؑ پر گور و دوزخ ہن حتیٰ لحن جاجن صد دلا
 تاکہ پس گئے استخوان سینہ حسینؑ کو اوس شقی نے کچھ توڑا سا انعام ولایا عمر و بن زہر مورخ قضا
 کہ میرا اون دسوں کو حسب نسب کی تلاش کی تو وہ سب حرام زاد تھے جو جب مختار نے خروج کیا فشد
 ایدہ یھم و ارجلھم لسا الحیدر و اوحی الخیول لھم و اوحی الخیول لھم حتیٰ ہلکوا پس مختار نے
 باندھو دست و پا اونکو اور اولٹا تاکہ لوہکی کیلین اونکو دست و پا میں ٹکوا میں اور انہر گور و دوزخ
 تاکہ واصل جنم ہوئی اللھم العن علی من ظلم ال محمدؐ روایت سی و چہارم نزول
 ملائکہ روز عاشورا اور آنسو موتی بنک انا روز شہر کو پر گھوڑا بیٹھا امام حسینؑ کے لیے
 سامی رسول خدا کے پر احوال شہادت اور آنا گور و دوزخ کا خیمو پر حق الصادقؑ انکھال
 اذا کان یوم العاشر من المحرم تنزل الملائکۃ من السماء و تع کل واحد منہم
 قار و دلا من الیور الابیہی حدیث صحیح میں جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب روز عاشورا
 ہوتا ہے تو ملائکہ آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور ہر فرشتہ کو پاس ایک شیشہ بلور سفید کا ہوتا ہے وہی قار و دلا
 فی کل بیت و مجلس یبکون فیہ علی الحسنینؑ پس وہ فرشتہ ہر ایک گم اور ہر ایک مجلس میں
 ہر توہن جہان مومنین مصیبت فرزند فاطمہؑ پر روز ہن فحجمعون دموعہم فی تلك القمار
 پس جمع کرتے ہیں آنسو اونکے و شیشوں میں قار و دلا کان یوم القیمۃ قتلھب نار حھم قصور
 من تلك اللہ موج بقطرۃ علی النار پس جب روز قیامت ہوگا اور آتش جہنم شعلہ و ہوگی پس

تکلیف

وہ فرشتے اون آنسوؤں میں سے ایک قطرہ اوس آگ میں ڈالیں گے کہ قہقہہ بے لگاؤ عین البکائی علی
الحسین مسیوہ سینین آلف قوسینج پس ساٹھ ہزار فرسخ آتش جہنم گریہ کنندگان حسین مظلوم
برنگ جانیگی اور کینی فیئند مقبرہ جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہو کہ آنحضرتؐ فرمایا ہر
قیامت کو جب خلایق اولین و آخرین عرصہ محشر میں جمع ہوگی تو پہلو حساب است رسول خدا محمدؐ
صلی اللہ علیہ وآلہ سے لیا جائیگا فَكَانَ الرَّجَالُ مِنْ أُمَّتِهِ لَيْسَ فِي صُفْحِهِمْ خَيْرٌ مِنْ بَسْتِ شَوْخِ
است رسول خدا سوا ایسی ہوگی کہ نامہ عمل او کو حسنا سے خالی ہوگی فَيَقُولُ الْمَلَأْتُهَا يَارَبِّ سَائِلُوا
هُوَ كَأَيِّسِ ملائکہ جناب الہی میں عرض کریں گے یا احکم الحاکمین جو حکم ان گنہگاروں کو حقین ہو وہم
بجلا اولین پس حکم خداوند عالم ہوگا یجا و انہیں طرف آتش دوزخ کو جب ملائکہ او کو بل جلیں گے
سو جہنم تو پہر خطاب ارحم الراحمین ملائکہ کو ہوگا کہ پیہر لاؤ او کو کہ مجھو اپنہ رحم آتا ہی اس واسطے کہ یہ
میرے حبیب کو فرزند سے محبت رکھتو تو دنیا میں پس وہ موتی انکو جو صد رحمت میں ہماری امانت میں
وہ انکو دو اور لیا و پیش آدم اور انبیا مرسلین اور کہو کہ بچا تو ان موتیوں کو اور قیمت انکی مقرر کر دو
کہ ہم انکو خریدار ہیں پس وہ فرشتو او کو لیں گے اور حضرت آدمؑ پاس اور حکم خالق بیان کریں گے
حضرت آدمؑ کہیں گے کہ خداوند انہیں پہچانتا میں ان موتیوں کو اور زمین کہ سکتا قیمت انکی کہ عجب یہ
گو ہر ذی بہا میں پہر جائیگو حضرت نوحؑ و حضرت ابراہیمؑ پاس پس اسبطر ہر ایک بنی ارشاد فرمایا گا
یہ سنو ملائکہ جناب الہی میں عرض کریں گے کہ پروردگار عالم عجب موتی ہیں یہ کہ کوئی بنی انکی قیمت
نہیں کہ سکتا فَقَالَ يَا مَلَأْتُكَ لِيْ اَبُوْنِيْ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٌّ وَقَالَتْ لَهُ پس فرمایا گا پروردگار عالم اب
لاؤ تم ہماری حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور علی مرتضیٰ اور فاطمہؑ زہرا کو اوس وقت آئیں گے
رسول خدا اور علی مرتضیٰ سرای مقدس پر تاج شفاعت رکھیں ہوگی کہ پانچ گوشو اوس تاج کو ہوگی اور
ہر گوشہ میں ایک یاقوت سرخ بہشت سے نصب ہوگا اور تخت جواہر نگار جنت پر سوار اور حملہ انکو
بہشت سے ہوگی اور جناب فاطمہؑ ناقہ جنت پر سوار اور کئی ہزار فرشتو جلو دار حضور پروردگار میں
حاضر ہوگی کہ نور جمال سوا او کو تمام صواہر قیامت روشن ہو جائیگا اور او تر کر اکثری ہوگی فَقَالَ اللَّهُ

لَهُمُ الْعَرْشُونَ هَٰذَا الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ارْشَادٌ كَرِيْمٌ گویا پروردگار عالم که ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 او علی وفاطمہ آیاتم ان موتیوں کو پچاس تری ہو پس انہیں پچاس نو اور انکی قیمت کہو کہ میں خریدار ہوں
 انکا پس وہ ہرگز اور ان موتیوں کو دیکھیں تو بڑا احتیاج آسار و بین گو کہ ادھر روئی سو تمام اہل عشر
 روز گلین گواہ عرض کریں گویا پروردگار عالم یہ تو وہ آنسو ہیں کہ انہوں نے چاروی پارہ جگر شیر
 کی مصیبت میں بہا کر تین اور تو نے اپنی صدف رحمت میں انہیں امانت رکھا تھا ایسی رحیم قیمت انکی ہے
 اَنْ تَغْفِرَ لَهُمْ دُخَانًا مِّنْ الْجَنَّةِ مَعًا يَخْشَوْنَ وُجُوهَ اَنْكُرٍ اَوْ رَجَبَةٍ يَوْمَ اُنْزِلَتْ السُّجُودُ
 جنت میں خداوند عالم فرمائیگا کہ شفاعت انکی قبول کی بنو لیکن حسینؑ نے اپنی وعدہ پر وفا کی میں بھی
 او سکرو و نیوالو انکو او سکرو سانسو بخشوں گا اور او سکرو حوالہ کروں گا کہ وہ اپنی ساتھ روئیوالو انکو جنت میں
 لیجا کہو کہ ناگاہ او سوقت جناب سید الشہداء مع شہداء کر بلا مید ان عشر میں آویں گویا بعضی روایتوں
 کہ اوسی شکل ہو باتن صد پاره مرا قدس ہاتھ پر یو اگر زیر عرش عرض کریں گویا اَنْ تَغْفِرَ لِيْ يَوْمَ
 بَكَعًا عَلٰی مَصِيْبَتِيْ ای پروردگار میری بخش میری خاطر سو سو جو رو یا ہو میری مصیبت سکرو پروردگار
 عالم فرمائیگا ای حسینؑ برگزیدہ میری بنو تیرو روئی والو بخشا اور مختار انکا تجھو کیا اب اپنی ساتھ
 بہشت میں لیجا پس جناب امام حسینؑ بہت شادان و فرحان اپنی غلا سو کو لیکو داخل جنت ہو گویا
 خوشحال او نکا جو رو میں حال حضرت خاسط آل جبار حضرات رؤفوں جناب پر کہ روز بخیرین
 او پھر رسول خدا قبل از شہادت اوس مظلوم کر فیل اَنْ لِّدَسُوْلِ اللّٰهِ قَوْسًا فَكَذَا جَاءَ بَيْنَ
 يَدَيْهِ الْحُسَيْنِ فَنَظَرُ إِلَيْهِ فَنَظَرًا مَّيْلًا چنانچہ منقول ہو کہ ایک گویا جناب رسول خدا کی سوا گویا
 جسوقت وہ سامنے جناب امام حسینؑ کو آتا تھا تو حضرت بنظر شفقت غور سو دیکھتے تھے وَعَلَيْنَا لَا
 مَتْرُكَيْنِ يَامَ دُثُوْعًا اور انکو میں امام حسینؑ کی آنسو بہا کرتے تھے فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ
 اَنْزَلَ عَلَيَّ اَيُّكُمْ اَيُّكُمْ رَسَالَتِيْ مَابَ فِيْ مَا يَأْتِيْ اَيُّكُمْ اَيُّكُمْ جگر میری ای حسینؑ تو کیوں اسقدر
 غور سو اسکو دیکھتا ہے ای نور دیدہ میری تو اسکو پیار کرتا ہے ای تیرا جی چاہتا ہے ای سپر سپاہیوں کو قال
 نَعَمْ جناب امام حسینؑ نے عرض کی ایو نا میں اس گویا کو آپکے نہایت پیار کرتا ہوں اور جی چاہتا ہے

تعلی

بجے

سوار ہو نیکو اور سن شریف اور حضرت کا چہرہ برس کا تھا فَطَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ الْفَرَسَ بِسَ جَنَابِ
 رَسُولِ خُذَانِ فَرِيَا لَأَوَسٍ گھوڑے کو لے کر آئے جَاءَ وَجَلَسَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ وَرَجَلَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ بِسَ
 وہ گھوڑا آہستہ آہستہ امام مظلوم پاس آیا اور زمین پر بیٹھ گیا اور ہاتھ اور پاؤں زمین پر پھیلا دیے
 گویا وہ بھی مشتاق تھا کہ دلیر نہ تھا میری بیٹیہ پر سوار ہو فَوَكَّبَ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ بِسَ جَنَابِ اَمَامِ الْحُسَيْنِ
 سوار ہو کر وہ گھوڑا لیکر سائن سو کھڑا ہو گیا سب اصحاب نہایت خوش ہوئے تَمَنَّيَ رَسُولُ اللَّهِ
 بِنِكَاحِ شَدِيدًا حَتَّى بَلَغَتْ لِحْيَتُهُ بِالْأَشْمُوحِ سب تو خوش ہو کر جناب رسول خدا کچھ یاد کر کر
 بیباختہ روئے لگا اور اس شدت سے روئے کہ تمام ریش مقدس آنسو و نسو تر ہو گئی فَقَالُوا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ مَا يَكْنِيكَ اصحاب یہ حال دیکھ کر حیران ہو کر پوچھنے لگے یا رسول اللہ اس وقت سب آپ کو رونیکا
 کیا ہے کہ یہ مقام تو خوشی اور شادی کا ہے کہ آپ کا پارہ جگر پھیل گیا گھوڑی پر سوار ہوا فَقَالَ النَّبِيُّ
 الْحُسَيْنِ خُذُوا رُكُودًا هَآءِهِ قَتَاهُونَ حال پر اپنی حسین مظلوم غریب کو گائی اَنْظُرُوا اِنَّ اَنْبِيَ
 الْحُسَيْنِ لَجَدَ مَا اَصَابَ عَلَى جَسَدِهِ اَحْزَانًا كَثِيرًا كَادَ اَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ فَقَدْ
 ذَلِكَ جَلَسَ هَذَا الْفَرَسُ آه آہ گویا دیکھتا ہوں میں کہ بعد قتل عزیز و انصار کو یہ فرزند میرا حسین
 تن نہایتیں رونکا پیاسا ظالمون میں کھڑا فریاد کرتا ہے اور ہر طرف سے تیر و نیزہ چلتے ہیں اور تلواریں
 اسکی جسم نازنین پر پڑتی ہیں تَا لَمْ يَبْهَرْهُمُ جَوْزُهُمْ كَرِيحًا تَهَيَّأُوا کہ زمین پر گر کر پس اس وقت یہ گھوڑا اسی
 طرح بیٹھ گیا ہے جیسا اس وقت دیکھتا تھا اور نور نظر میرا زمین پر گر کر بیہوش ہو گیا ہے فَقَعْدَ ذَلِكَ
 تَنَاجَى الْخَاقُونَ بِنِكَاحِ شَدِيدًا يَهْ هَالِ شُكْرًا تَامَ حَضَارِ مَجْلِسِ سِقَرِ ہو کر روئے لگا راوی کہتا ہے
 کہ جب وہ وقت آیا کہ جسکو خیال میں رسول خدا روئے تھی اور جناب امام حسین زخمی گھوڑی پر چڑھتے تھے
 کہ ناگاہ ایک شقی فراس زور سے نیزہ مارا کہ قریب تھا کہ گھوڑی سے گرے پر سنبھل گئے مگر گھوڑی نے جو یہ
 حال دیکھا بہت رویا اور شل سواری اول رسائن سے ہاتھ اور پاؤں زمین پر پھیلا کر بیٹھ گیا اور
 وہ حضرت خانہ زین سے زمین پر آوی ڈکوا اَبُو مُخَنَّفٍ وَغَيْرُهُ فَبَقِيَ الْحُسَيْنُ مَلْبُوكًا عَلَى الْأَرْضِ
 الْوَسْطَى فَلَمَّا سَاكَاتِ ابُو مُخَنَّفٍ وَغَيْرُهُ ذَكَرَ كَيْفَ هُوَ كَيْفَ جَبَ حَضَرَتِ گھوڑی سے زمین پر گر کر تو تین سات

منہ کرہل شکر پڑہا زمین گرم پڑی ہوا از بسکہ سراقہ پر زخم بشار لگو تو سوز میں آدھا لگو
 بلکہ کہی بیوش ہو جا تو اور جب ہوشیں آ تو تو با وار ضعیف و نحیف فرما تو وکیل لکم قتلتم
 انصارنا و اقربائنا علی الظلماء فاددتم ان لقتلونی وای ہو پیر قتل کیا تم میرا نصرت
 اور عزیز و نگو ہیا سا اب ارادہ میری قتل کا کرتی ہو لیکن ای ظالمو میں بہت پیاسا ہوں توڑا سا
 پانی مجھ پر ملا دو پھر قتل کرنا راوی کہتا ہے کہ اس وقت حال امام مظلوم کا یہ تھا کہ دونوں ہنٹ
 خشک ہو گئے تو اور بار بار زبان مبارک کو چا تو اور فرما تو افسوس میں نہایت پیاسا ہوں آیا تم میں
 کوئی ایسا نہیں ہے کہ مجھ اس شدت تشنگی میں پانی پلائی نہیں جانتو تم کہ بابا میری ساقی کو ترہن
 فقال رجل من عسکرو عمو ابن سعلیہ یا حسنین ھینک ھینک واللہ لا اذقت و منہ قطر
 حتی تذوق الموت ایک شقی شکر جواب میں اوس مظلوم کو لشکر عمر سعد سے بولا اے حسین بہت
 دشواری بہت دشواری کہ تم تھیں پانی دین قسم ہے خدا کی کہ ایک قطرہ ندین گونا گئے یونین تم پیاسا
 مر جاؤ فنا دی عمو ابن سعلیہ فی اصحابہ عجلو علیہ و اقلو یہ حال دیکھو عمر سعد لعین
 اپنا اصحاب کو پکارا کہ وای ہو پیر جلدی کرو فرزند زہرا کو قتل میں قاتلہ عجلو سبھون رجلا
 کل منھم یتبادر علی جورا یہ حکم ہوا اوس شقی کو واسطے قتل فرزند رسول خدا کر شہر نامرود
 اور ہر ایک چاہتا تھا کہ پہلو سراقہ کو وہی شقی کاٹ لائے اوس پیاسی کو شہید کیا راوی کہتا ہے
 کہ جب وہ لعین وہاں سے ہٹو تو وہ گھوڑا اون حضرت کا دوڑتا پیرا تھا عمر سعد بولا پیر لاؤ اس گھوڑے
 کہ یہ گھوڑا رسول خدا کی سواری کا ہے جب وہ شقی اوس پر کپڑے کو آئی فجعل یرفس یوجلیہ ویکلمہ
 بقیہ پس وہ گھوڑا کسی کو ٹاپ سوار نہاتا اور کسی کو تہ سوار نہاتا ناگہ اوس کو ایک جماعت کثیر
 واصل جنم کیا عمر بولا جدا ہوا اس سے دیکھو وہ مجھ کو یہ گھوڑا کیا کرتا ہے قلت ایں جعل
 یخطی القتل یطلب الحسین جب گھوڑے فرامین پانی ایک ایک لاش کو سونگھتا تھا طلب
 امام حسین میں جوہن پایا اوس حضرت کو فجعل یسبح را لھنہ و یصلیہ بقیہ پس کہی تو پیار سے
 حضرت سونگھتا تھا اور کہی بوس لیتا تھا و من ناصبتہ علیہ اور پیشانی کف پر ملتا تھا

وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَصْمَلُ وَيَبْكِي بَكَاءَ الشَّكْلِ اُور نوری مارتا تھا اور روماتا مثل اوس عورت کو کہ جبکہ
 بچہ مارتا ہو اور وہ روتی ہو یہ حال دیکھ کر سب تعجب کرتے تو فوضع ناصیئته فی دَمِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ
 اَقْبَلَ يَرْكُضُ لِحْجَمَةَ الشَّعَاءِ وَهُوَ يَصْمَلُ پھر خون سے پیشانی اپنی رنگین کر کے مانتہ فریاد یوں کہ
 چلا سو خیمہ الہیت کو تا دخترانِ فاطمہ کو خبر کرے اور نوری کرتا تھا راوی کہ مانتا ہو کہ جب آواز اس
 زینبِ خاتون فرسی تو سکیٹہ سے فرمایا اھذا اُفْسُ اِخْتِیْ قَدْ اَقْبَلَ لَعَلَّ مَعَهُ شَيْئًا مِّنَ الْمَاءِ اَوْ
 سکیٹہ یہ گھوڑا تو میرے بہائی حسین کا بولتا ہو درخیمہ پر اس سکیٹہ شاید میرے بہائی حسین اگر بہن
 یقین ہو کہ تیرے لڑکے پانی لائے ہوں پس جناب سکیٹہ یہ بشارت سن کر خوشی خوشی درخیمہ پر آئیں کہ اچھے
 بابا کی زیارت کریں آہ آہ فَلَمَّا نَظَرَتْهَا فَادَاهِيَ عَارِيَةً مِّنْ رَّاكِبِهَا وَالسَّجَّ خَالٍ سِنَّةُ
 جب سکیٹہ خاتون نے درخیمہ پر اگر دیکھا گھوڑے کی پیشانی خون سے بھری پٹھہ خالی بالین کئی کثرتا ہوا
 یہ صورت گھوڑے کی دیکھ کر عجب حال ہوا سکیٹہ کا مقنعہ سے پھینک دیا اور روکے آواز بلند کہا
 يَا عَمَّتِي قَتَلَ وَاللَّهِ اِنِّي وَاللہ ای پھوپھی بابا میرے حسین شہید ہوئے آہ جناب زینب نے یہ آواز سن کر
 ایک چیخ ماری پھر تو سب پیدیاں گریبان پہاڑ کر منہ پر طمانچہ مارتیں درخیمہ پر آئیں اور گرے گھوڑے کی کٹری
 روتی تھیں اور ام کلثوم پیشانی پر اس کو ہاتھ رکھ کر فریاد و الحمد للہ واعلیٰ اللہ واحسنہ کرتی تھیں
 اور کہتی تھیں يَا جَدَّ اَلَا هَذَا الْحُسَيْنُ صَوَّبَ بِكَوْبَلَا اے نانا رسولِ خدا یہ نواسا تمہارا حسین
 جسے تم کا ندھ پر چڑھا تو گھوڑے کی گز زمین کے بلا پر پڑا ہوا اس شکل سے بچو ذوالواس من الفقا سئلوا
 الْعَامَّةُ وَالْوَدَّ کہ سر اس پیاسے کا تو پس گردن سے جدا کیا ہو اور سر سے اس کو عمامہ اور دوش مبارک
 ردا و تارلی جو تم غشی علیہا پھر اتنا روئیں جناب ام کلثوم کہ روتے روتے بیہوش ہو گئیں اور وہ گھوڑا
 روماتا اور پچھاڑیں کرتا تھا وَيَضْرِبُ بِرَأْسِهِ الْاَرْضَ حَتَّى مَسَّتْ اَفْرَاسُ قَدْرًا وَسُورًا اِنَّمَا
 دے دی مارا کہ مر گیا جائے گریہ ہو کہ جانور کو توبہ صدہ ہو اور عمر سعد لعین نے حکم کیا کہ جلا دو خیموں کو مع
 اہل بیت حسین پس ظالمون نے دوزخ کو آگ لگا دی فَخِذْ ذَلِكَ خَوْجِنَ النِّسَاءِ تَسْتَشْفَاتِ
 الرَّؤُوسِ مُنْشَرَاتِ الشُّعُورِ لَا طِمَاطِ الْوُجُوهِ بَاكِاتِ الْعُيُونِ پس اس وقت سب اہل بیت

حضرت خیمہ سیوا ہر نخل از گس شکل سو کہ منہ او گز کلم ہو سیواں کبہ را ہو سیواں رو فی ہو سیواں منہ بر طایفہ مار تو
بلواسی عام بین کہ جنگی مانگا جنازہ شب کو اوٹھا تھا و فی تجوڑہن لطفال یبکون الخوف والاضطراب
اور گو دیوین لکھن نہن سو شورش ہو ملو نو لکھ اور آگ لگی دیکھ کر ڈر کر رو تو تور وایت سی وچم
انکار کرنا ایک شخص کا ثواب گریہ میں ایت ملا محمد باقر پر بیان کرنا فاطمہ صغرا کا احوال ظلم
اشقیہ جناب امام زین العابدین سی ملا محمد باقر فرشتاب بجار میں فرمایا ہو کہ میں بعض کتب
علماء شیعہ میں لکھا دیکھا ہو کہ انہوں نے سید حسینی سی روایت کی ہو کہ وہ کتب میں مجاہد تھا
جناب امام رضا کر شہد مقدس کا ایک جماعت مومنین کو ساتھ فلما کان یوم العاشر من
المحرم ابتداء رجل من اصحابنا یقرء مقتل الحسین جب روز دہم ماہ محرم کا ہو ایک شخص نے
ہماری جماعت میں سی احوال شہادت جناب سید الشہداء کا پڑھنا شروع کیا خود دت روایت
عن الباقی انہ قال جب وہ شخص اس روایت تک پہنچا کہ جناب امام محمد باقر فرمایا میں دت
علیہ علی مصاب جدی الحسین ولو مثل جناح البعوضہ جس شخص کی آنکھوں سے
آنسو برابر پڑے کہ غم جناب امام حسین میں باہر آئے عقول اللہ ذوبہ و لو کانت مثل زبد البحر
حق تعالیٰ اپنی رحمت سی او سلو گنا ہو لکھو نخبو گا اگر چہ کثرت او سلو گنا ہو لکھو مانند کف دریا کو ہو
و کان فی المجلس سنا جاہل فو کب یدعی العلم ولا یعرفہ اور اس مجلس میں ایک شخص
جاہل محض کہ دعویٰ علم کا کرتا تھا اور اپنی عقل ناقص پر اعتماد کرتا تھا حاضر تھا فقال لیس
هذا لصحیح والعقل لا یعتقد پس بولا کہ یہ صحیح نہیں ہے اور عقل میں نہیں آتی یہ بات
کہ برابر پڑے کہ آنسو پر یہ ثواب عظیم ملو فلما رآہم یبکت ویند و افترونا میں ذلک المجلس
و هو مصر فی کذب الحدیث پس جب ایسی بیہودہ بات کہی اوس نے ہم میں اور اوس میں
دیر تک بحث رہی یہاں تک کہ وہ مجلس متفرق ہوئی اور وہ یہی کہتا تھا کہ یہ حدیث غلط ہے
غرض راگو وہ شخص سویا فوئی فی منامہ کا ان القیامۃ قد قامت پس خواب میں دیکھا
اوس کو کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہو وحشوا الناس ونصب الموازن و امتد الصراط و وضع

الْحِسَابُ وَنُفُوتِ الْكُتُبِ اور تمام خلائق اوس صحرائین حاضر کی گئی اور ترازو و اعمال کتر سچی
 اور صراط کو روی جہنم پر کھینچا ہوا اور دیوان اعمال کو لاہو و استعوت الیوان و ذخیرت الیخان
 و اشتد الحو اور آتش جہنم کو روشن کیا ہوا اور بہشت کو راستہ کیا ہوا اور گرمی آفتاب کی شدت
 زیادہ ہوئی ہو و اذا هو قد عطش عطشا شديدا و لقی یطلب الماء فلا یجد لا
 او سوق تشنگی عظیم فر او سپر غلبہ کیا ہر طرف طلب آب میں حیران و سرگردان پرا لیکن نہ پایا
 فالتفت یمینا و شمالا و اذا الجوف عظیم الطول والعرض و شخص کتا ہوا کہ جب
 میں بچ دست راست کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ ایک حوض ہو نہایت وسیع و طویل و عریض فقلت
 فی نفسی هذا هو الکون قد توت بینہ منی و بنو دلمین کہا کہ یہ کوثر ہو پس قریب گیا میں او کو
 و اذا عند الحوض رجلان و امرآ انوارهم فشرق علی اللہ لایق اور کنار حوض کو
 دو مرد اور ایک عورت کو دیکھا کہ نور جمال سو آگو تمام محشر روشن ہو و ہم مع ذلک لایستون السواد
 و بما کون و نحو و لون باوجود اس حسن و جمال کو وہ کپڑی سیاہ پہنی ہیں اور بر اختیار رو رہی ہیں
 اور رنگین ہیں او سوق ایک شخص پہنچا میں کہ یہ بزرگ کون ہیں پس او سو کہا اے شخص تو نہیں
 نہیں جانتا ہذا محمد المصطفی و هذا علی المرتضی و هذا فاطمہ الزہرا ایک انہیں
 محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں اور ایک علی مرتضی اور یہ بی بی سیاہ پوش فاطمہ زہرا دختر
 رسول خدا ہیں فقلت سالی اراکم لا یسین السواد و نحو و ین کہ میں کہ یہ سیاہ کپڑی
 کیوں پہنی ہیں اور رنگین کیوں ہیں جواب میں کہا او سو الیس ہذا یوم عاشر ایوم قتل
 الحسین ہم محزونون لا جلی ذلک او غافل اے سمجھو معلوم نہیں ہے کہ آج روز عاشورا روز
 شہادت امام حسین ہے اس باعث سو یہ خاصگان خدا غم میں اپنی فرزند کو سیاہ پوش ہیں پس
 میں جناب شیدہ کو قریب گیا اور عرض کی منو یا بنت رسول اللہ اے عطفشان او دختر رسول خدا
 و شفیعہ روز جزا ایک جام آب دو کہ میں شدت سو پیاسا ہوں فظننت الی شربا و قالت
 جناب فاطمہ زہرہ غصہ سو مجھ دیکھ کر فرمایا انت الذی تنکو فضل لک و علی مصاب و لای حق

مُجْتَمِعَةً قَلْبِي قُوَّةَ عَيْنِي الشَّهِيدِ تَوَدُّهُ هِيَ شَخْصٌ هُوَ جَوَانِحَارُ كَرَاهَتِهَا مِيرُ وِیوہ دل اور نور چشم شہید
 شہید پر رونیکو ثواب کا اب مجھے اسید وار جام کو شرکا ہو پس دہشت خواب سے چونک پڑا میں اور
 بہت اپنی خطا پر نادم ہوا اور بہت استغفار کی خدا سے اور جن سے بحث کی تھی اون سے بیان کیا
 اور توبہ کی پس حضرات سنا حال جناب شہیدہ کہ اپنی فرزند کو ماتم میں سیاہ پوش ہیں اور نالان
 و گریان ہیں اور احادیث صحیحہ میں بھی وارد ہو کہ جناب فاطمہ اسطرح سے جنت میں نوری مار کو
 روڑ ہیں کہ سب ملائکہ تسبیح سو توف کر کر روڑ لگتی ہیں پس جائز انصاف ہو کہ کیونکر نہ روڑ وہ
 مان کہ جسکے فرزند پر بیہ ظلم و ستم ہو ہی ہوں آوارہ وطنی ایک طرف تین دکنی پیاس اکیسیت داغ
 اقربا ایک طرف اب سنی احوال اوس شہید کا اور روی اور جناب شہیدہ کو اپنی خوش کچھ روایت
 صحیحہ میں وارد ہوا کہ جب جناب امام حسین قریب کر بلا پہنچ تو عمر سعد پچاس ہزار سوار ہر ایک قتل
 شاہ ابراہیم راہ لیکر روانہ کر بلا ہوا لیس قیدیوں کے ساتھ و لا جہاز فی بلک جمیعہم من اہل اللہ
 کوئی اون اشقیاء میں شامی تہانہ جاری بلکہ سب اہل کوفہ تھے اکثر وہی صحابہ تھے جنہوں نے انہما
 پر دغا جناب امام حسین کو لکھی تھی کہ یا حضرت جلد آئی کہ فوج کثیر آپ کی مدد کو موجود ہے تم جگہ
 الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اَحْمَاكِهِ وَتَمَاكِينِهِ وَهَشْرَتِهِ مِنْ اَهْلِيْلَيْتِهِ پھر جناب امام حسین پچاس
 اصحاب اور اٹھائیس عزیزوں سے وار و صحرا کی کر بلا ہوئی شہید ہوئے بکف الحلم و منہم من لا
 يَبْلُغُهُ او نہیں سے بھی بعضوں سے بلوغ کو پہنچ تھے اور بعضوں سے بلوغ کو نہ پہنچ تھے عمر سعد ملعون نے
 حضرت کو پانی پر اوڑھ لیا چار امام غریب نے خیمہ اوس جگہ کیا کہ جہان پانی نہ تھا پس رفقہ
 اور عزیز امام حسین کو مسلح و مکمل رہے تھے کہ مبادا قوم اشقیاء خیموں پر نہ آئے حَقُّ اَنْ عَلَيَّ
 ابْنُ الْحُسَيْنِ مَوْضِعَ قَوْضَا شَدِيدًا اَيَّانَ تَكُ کہ امام زین العابدین گرائی زندہ و غیرہ سے
 او نہیں دنوں میں بیمار ہوئے اور ایسی بیماری عارض ہوئی کہ طاقت کھڑی ہو نیکی زاک ہوئی
 خشین پڑے تھے تو حَقُّ اَنْ الْحُسَيْنِ لَمَّا قُتِلَ كَانَ عَلَيَّ ابْنُ الْحُسَيْنِ نَاكِمًا اَلَا تَكُنْ حَقُّ
 جناب امام مظلوم شہید ہوئے تو پیدا الساجدین غش میں بڑی ہوئی تھی فجاءت فاطمہ العتقی

عِنْدَهُ وَقَالَتْ يَا أَخِي وَاللَّهِ قَتَلُوا أَبَاكَ الْحُسَيْنَ فَمَا تَصْنَعُونَ يَا بَنِي خَبَابِ فَاطِمَةَ صَغِيرًا
 رَوْتِي هُوَ يَأْتِيَن اور کنو لگین ای بہائی کیا سو تو ہوا تو قسم ہو خدا کی تمہاری باحسین کو ظالموں
 بہو کا پیا سا شہید کیا اب دیکھو مجھے کیا سلوک کریں کہ فقہ عیدنیہ و بکی پس حضرت فرغش سے
 انگین کھول دین اور بڑا اختیار انسو حضرت کی آنکھوں سے جاری ہو ہو پر حضرت فرمایا کہ اے خواہر
 ماجرا اس کا بیان کرو کہ میری پر مظلوم کیونکر شہید ہوئی فاطمہؑ فرمایا کہ ای بہائی حبس پر باحسین
 سید انکو گھوٹو میں گوشہ خیمہ میں تنہا قریب دروازہ کی بیٹھی ہوئی روتی تھی کہ ناگاہ میری کانین
 یہ صدا آئی مَنْ لَكَ لَبَدِي يَا زَيْنَبُ وَيَا فَاطِمَةُ اَفْسُوس اَزْ زَيْنَبُ اَي سَكِينَةُ اَي
 فاطمہ صغیرا ہم تو قتل ہو تو بہن بعد ہمارے تمہیں کون دلا سا دیگا اور خاطر داری کر لگا تم قال
 اللہ اکبر پھر صدای اللہ اکبر میری کانین آئی اوسوقت تو ای بہائی جہان روشن ہوئی آنکھوں میں
 تیرہ و تاریک ہو گیا اور بڑا اختیار باہر دروازہ خیمہ کو نکل گئی فرأَيْتَ اَنَّ الْحُسَيْنَ وَاصْحَابَهُ
 يُجَوِّزِينَ كَالْاَضْحَاجِ عَلَى الرِّسَالِ پس دیکھا میں کہ باحسین مع اصحاب و غزیر سر کٹو ہو
 مانند گوسفندان قربانی کو خاک و خونین غلطان ریگ بیابان پر پڑے ہیں وَالْحَيُولُ عَلَى اَجْسَادِهِمْ
 حَيُولُ اور اعدا کو گھوڑے جموں پر اونکو دوڑتے ہیں وَاَنَّا فَهَكُوْهُ فَمَا يَفْعَلُ عَلَيْنَا اور میں اس سوچ میں
 کہ دیکھو اب یہ ظالم ہمیں بھی مانند ہمارے مردوں کو قتل کرتے ہیں یا اسیر کرتے ہیں اِذَا رَجُلٌ عَلَى
 ظَمْرٍ جَوَادٍ يَسُوْقُ النِّسَاءَ يَلْعَبُ رُمُوحَهُ وَهِنَّ يَلْدُنَ بَعْضُهُنَّ بِبَعْضٍ وَيَلْسَا قُطُنَ
 عَلٰی وَجُوْهِهِنَّ کہ ناگاہ ایک خوشخوار گھوڑ پر سوار ہاتھ میں تیرہ لیو پیدا ہوا اور وہ لعین تیرہ عورتوں
 پیشوں پر مار رہا تھا پس عورتیں اوسکو خوف سے بہا گئی لگین اور ایک دوسری کی پناہ مانگتی تھی اور
 منہ کو ہل کر گر پڑتی تھیں اور یوں فریاد و فغان کرتی تھیں وَاجِدًا اَوَّاهًا وَابْتَاہًا وَقَالَتْ نَاخِرَةٌ
 وَاحْسِيْنَا اَمَّا مِنْ تَحِيْبٍ لِّحَبِيْبِنَا اے ای نارسول خدا ای بابا علی مرتضیٰ افسوس کوئی ہمارا
 مددگار نہیں ہے ای بہائی حسین آیا کوئی اس گروہ میں مسلمان نہیں ہے کہ ہمیں پناہ دے کہ
 دختران فاطمہ زہراؑ کو جاتی ہیں ای بہائی مشاہدہ اس حال کو میں خائف و لرزان تھی

لگا گاہ نظر اوس شقی کی میری اوپر پڑی مین اوسو دیکھو بہاگی کہ شاید بہاگ کو بچ جاؤن وَاِذَا
 مَكْبَبٌ رُّجِحًا بَيْنَ كَفِّي فَسَقَطَتْ عَلَيَّ وَحُجِّي وَه دُورًا اور نوک نیزہ اوسکی میری پشت پر لگی پس
 سُنہ کو بہل مین گر پڑی اوس دشمن خدا فی میری کانوں کو چیر کر گوشوارا اتاری اور میرے منہ پر خون بہاتا
 اور چادر بھی میری لیکر چلا گیا اور مین بیہوش ہو گئی جب ہوش مین آئی قَوَّائِتُ اَنْ عَمَّتِي تَلْجِي
 وَتَقُولُ پس دیکھا مینو کہ پو پھی میری زینب سراف میری کٹری روتی ہن اور یوں فرماتی ہن حُجِّي
 وَامْضِي مَا اَعْلَمُ مَا جَرَى عَلَيَّ الْاَبْنَاتِ وَاحْيَاكَ الْعَلِيلِ اے فاطمہ غشین کیا پڑی ہوئی ہو
 اوٹو دیکھ مین کہ دختران فاطمہ پر اور تیری بیمار بہائی پر کیا گزری قَمْتُ وَقُلْتُ يَا عَمَّتَا هَلْ
 مِثْنِ خَوْفَا اسْتَرْجَا رَأْسِي عَنْ اَعْيُنِ النَّظَرِ پس کٹری ہوئی مین اور بولی اے پو پھی کوئی
 کچرا ہو کہ سر اپنا ڈھانپون اور منہ نامحرموں اپنا چہاؤن فَقَالَتْ يَا بَنِيَّه عَمَّتِكَ مِثْلَكَ پس
 وہ بولین کہ اے بیٹی پو پھی تیری مثل تیری سرنگو ہو قَوَّائِتُ رَأْسَهَا مَلَكُوفًا وَنَسْلَهَا قَدْ
 اسْوَدَّتْ مِثْنِ الصَّرَبِ پس جب دیکھا مینو تو سر اونکا بھی گملا ہو اور جسم مبارک اونکا ضرب
 تازیانوں سے نیلگون ہو پس مین یہ حال دیکھو بہت روتی تھم جَاءَ الْقَوْمُ وَمَعَهُمْ سَيُوفٌ
 مَسْئُولَةٌ بعد ازان قوم جفا کار توارین نکلی لی ہوئی درانہ ہمارے لوٹنے کو آئی و سوقت مین انکو
 جدا ہو گئی اب معلوم نہیں کہ میری پو پھی پر کیا گزری قَبِيْمًا لَكَ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ اَزْدًا
 قَوَّارِيَتْ عَنْهُ فاطمہ صغرا فرماتی ہن کہ یہ ماجرا کہہ رہی تھی کہ ایک شخص کہو چشم تلوار کہینچ آیا
 پس مین اوسکو خوف سے چپ گئی راوی کہتا ہو کہ شخص بیمار کر بلا پاس آیا وہ حضرت ایک چرمی
 ایٹو تھو فَجَدَّ النَّطْحَ مِثْنِ لَحْدِي پس اوس لعین فر وہ پست بھی حضرت کو کچھ سے کہینچ لیا اوسوقت
 حضرت زمین پر گر پڑی فَا قَبِلَ الْقَوْمُ عَلَيَّ عَلِيَّ بْنِ الْحُسَيْنِ لِيَقْتُلُوْهُ ابو مخنف کہتا ہی پس کہہ
 لوگ تلوار مین کہینچ مستعد قتل امام زین العابدین پر ہوئی فاطمہ صغرا کہتی ہن کہ یہ حال دیکھو
 مین سر شہزادی کہ پو پھی زینب روتی ہو مین آئین فَقَالَتْ مَا كَفَاكُمْ قَتْلُ الْحُسَيْنِ اور روکو بولین
 کہ اے ظالمون تمہیں میری بہائی کا قتل کافی نہوا اس بیمار کو قتل سو تو ہاتھ اوٹھاؤ روایت

سی و ششم سوار شدن امام بر پشت رسول خدا اور روایت ام سلمہ و خاتمہ بروایت
 آمدن جانور بر دیوار جناب فاطمہ صغرا و خبر دادن شہادت جناب امام حسین علیہ السلام
 رَوَى أَنَّهُ خَجَّ النَّبِيَّ إِلَى الصَّلَاةِ وَالْحُسَيْنُ مُتَعَلِّقٌ بِهِ مُنْقَلِبًا عَنْ رَسُولِ خُذَا
 مسجدین نماز کو تشریف لائے اور جناب امام حسین گو دین تو فَوْضَعَ النَّبِيُّ مُتَعَلِّقًا بِجَنَابِهِ وَصَلَّى
 حضرت زجناب امام حسین کو پہلو میں بٹھالیا اور نماز پڑھو لگو فَلَمَّا سَجَدَ طَالَ السُّجُودَ فَوَقَعَتْ
 رَأْسِي مِنَ الْقَوْمِ جَبَّ سَجْدَتِي تَشْرِيفًا لِيَكُنْ تَوْنُهُ طَوْلَ دِيَا سَجْدَتِي كَوْرَاوِي كَمَا سَأَلَ كَيْفَ مَنُورِهِ
 او بٹھا یا کہ دیکھوں سبب طول سجدے کا کیا ہے فَادَّخَلَهُ الْحُسَيْنُ عَلَى كَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ دِيكَمَا مَنُورُهُ
 کہ جناب امام حسین رسول خدا کی پیٹھ پر چڑھ کر بیٹھو جن حضرت نماز سو فانی ہو تو اصحاب فر
 عرض کی کہ یا حضرت آپ سجدے کو استقدر طول کیوں دیا اور پیش ازین استقدر آپ طول سجدے کیونکر
 قَالَ فَزَلَّ جِبْرِئِيلُ عَلَى وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَا تَرْفَعُ رَأْسَكَ مَا دَامَ
 إِيَّاكَ عَلَى رَقَبَتِكَ حضرت زبیر شکر ارشاد کیا کہ نازل ہو مجھ پر جبرئیل اوس وقت میں کہ میں سجدے
 میں تھا اور فرزند میرا حسین میری پیٹھ پر تھا پس کہا جبرئیل تو کہ ای رسول خدا پروردگار عالم سجدے
 تحفہ درود و سلام فرماتا ہو کہ ای رسول ہمارے اگرچہ حسین کو تم بہت دوست رکھتے ہو مگر تم ہمارے حسین کو
 تسبیح ہی زیادہ دوست رکھتے ہیں اب خوشی ہمارے اسی میں ہے کہ حسین کو حسین مکرنا اور سر کو ہرگز
 نہ اٹھانا جب تک حسین ہمارا تمہاری گردن پر ہے سبحان اللہ خیال کیجیو کیا مرتبہ امام حسین کا تھا
 پیش خداوند عفا رَوَى عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ذَاتَ يَوْمٍ مَعِيَ قَبِيصًا
 هُوَ رَاقِدٌ عَلَى الْفَوَاشِ جَاءَ عَلِيٌّ رَجُلَهُ الْيَمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَهُوَ عَلَى قَفَاءَ بِيَاضٍ
 فرمیں ام سلمہ علیہا السلام سے منقول ہے کہ فرمایا انھوں نے کہ ایک روز جناب رسول خدا میرے
 گہرین تھو اور وہ جناب چت لیٹے تھو اپنی فریش پر اور داہنی ہاون کو بائیں پاؤں پر رکھتے تھو وَاِذَا بَايَعُوا
 وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ وَأَشْهُرًا نَا إِلَيْهِ كَمَا نَاكَاهُ جَنَابُ إِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَشْرِيفًا لَلْأَوَّلِ
 وہ جناب تین برس اور کئی مہینے کو تھو فَلَمَّا رَأَاهُ فَقَالَ لَهُ مَوْجِبًا لِقَوْلِهِ عَيْنِي مَوْجِبًا لِمَرْوَةَ

غواہی پس جو بہن جناب رسولؐ را از این نخت جگر کو آفرید کیا فرمایا مر جبا او ضعیف چشم میر و مر جبا میر و دل میر و دل
 یزید کشنی حتی رکت علی صدم و فاقبطی جناب سالتاب میر فرما تو او جناب امام حسینؑ را از تو ناگاہ بہر تو بہ
 خضرؑ اورا گویند مبارک رسولؐ را پر سوار ہو فحشیتُ اَنَّ النَّبِيَّ لَعَبٌ فَأَحْبَبْتُ اَنَّ اَلْحَيَّةَ عَنْهُ پس خوف
 کیا بین اور خیال کیا کہ رسولؐ خدا کو امام حسینؑ کی سینه پر نشو و تعب نہو گر حیا آئی مجھ کو میں جو سنا یہ جگر تو کلو سینه
 اقدس رسولؐ اسو جدا کروں لیکن سپر بھی ارادہ کیا میں کہ جناب امام حسینؑ کو اوٹھا لوں فقال دَعِيْہُ يَا اُمَّمُ سَلْمَہُ سَلْمَہُ
 اَکَادَ الْاِحْدَادِ اَلْاِحْدَادِ اَعْلَمِيْ اَنَّ مَنْ اَذَى مِنْہُ شَعْرَةٌ فَقَدْ اَذَانِيْ پس حضرتؑ فرمایا اِمام سَلْمَہُ
 رہو دو حسینؑ کو اسی طرح جس وقت اسکا جی چاہو گا او ترا و گھبرا اِمام سَلْمَہُ جسو میر و حسینؑ کے
 ایک بال کو اذیت دی او شو مجھ اذیت دی مقام تامل ہو اور جگہ خاک اور اینکی ہو کہ جس حسینؑ کا
 جناب رسولؐ خدا کو اپنی سینه پر سو اوٹھا فی بین ملال ہو کہ حسینؑ کو خلاف خوشی نہوا فوسوسا
 حسینؑ کو سینه اقدس پر جلا د مقام کر میر اور رحم نہ کما میر او سوقت کیا صدمہ ہو گا روح رسولؐ خدا کو
 جب اوس لعین ذیہ ز ادبی کی ہوگی اور امام غریب تین دنکی پیاس میں زیر خبر توتی ہو گئی کیا حال
 ہوا ہو گا محبوب کبریا کا جب او شو حسینؑ کی نقش پر گھوڑی دوڑا فی کا ارادہ کیا ہو گا غرض کہ سَلْمَہُ
 فرماتی ہیں پس میں حسینؑ کو کیلتی چھوڑ کو کسی کام کو گئی جب پہری وہاں سو تو دیکھا حضرتؑ بیستہ
 رو تو ہیں پس مجھو نہایت تعجب ہوا اور قریب گئی میں اور عرضکی میزا میسر و قافیہ کیوں رو تو
 نروین انگبین اگی وَهُوَ يَنْظُرُ لَشَيْءٍ بَيِّنَةٍ وَيَبْكِيْ اور اتمہ میں ایک چیز ہو کہ او سر دیکھ کر رو تو ہیں
 قَالَ مَا مَظْهُوْرِيْنَ قَالَتْ فَتَظُنُّ فَاِذَا بَيِّنَةٌ تَرٰہُ حضرتؑ فرمایا کیا کہتی ہو اِمام سَلْمَہُ اُمَّ سَلْمَہُ
 فرماتی ہیں پس میر دیکھا تو اتمہ میں حضرتؑ کو خاک ہو فقلتُ مَا هٰی قَالَ فَاتَانِيْ ہَا اَخِيْ خَبْرِيْ
 السَّامِعَہُ وَقَالَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هٰذِہِ تَرٰہُ کَرَبْلَا وَہِیَ لَحِيْنَةُ وَلَدِکَ الْحُسَيْنِ وَتَرٰہُ ہَا
 فیما پس میر عرضکی اِمام حضرتؑ یہ کیا ہو حضرتؑ فرمایا یہ مٹی جبرئیل لا میر اور کہا مجھے جبرئیل
 کہ او رسولؐ خدا یہ خاک کربلا ہو یہ طینت تمہاری فرزند حسینؑ کی ہو اور یہ مٹی ہو حسینؑ پدارتھا
 دفن ہو گا پس اِمام سَلْمَہُ لیباؤ اس مٹی کو اور اسی شیشو میں بجا طلت رکھو وَاِذَا رَاْتِہَا صَادَقَتْ

دَمًا عَيْطًا فَأَعْلَىٰ إِنَّ وَلَدِي الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ أَوْرَاعِي سَلَمَةَ دِيكُنَا اس خاك كوكه
 خون تازه ہوگئی ہو یقین جانتا کہ فرزند میرا حسین قتل ہوا و سَيِّئُ ذَلِكْ مِنْ بَعْدِي وَ
 بَعْدَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَآخِيهِ اُور قریب ہو کہ ہوگا یہ امر بعد میری اور علی اور فاطمہ و حسن کو یہ سنگ
 بین روز لگی اور وہ مٹی میں جو حفاظت شیشو میں رکھی تا آنکہ جناب امام حسینؑ ز سفر غربت دست
 اشقیاء اختیار کیا اور دوسری روایت میں ام سلمہؓ سے منقول ہو کہ جناب امام حسینؑ سب کو
 ساتھ اپنے سفر میں لے گئے تو مگر ایک بیٹی حضرت کی نہایت بیمار تھی فاطمہؓ صغرا نام اسی سکاٹن
 بسبب عارضہ کہ چور گئی تھی بین اکثر اوسکی خبر کو جاتی تھی اور دلاسا و تشفی دیتی تھی غرض جب حضرت
 تشریف لے گئے تو ہر روز میں اوس شیشو کو دیکھ لیتی تھی قَبِيلًا كَذَلِكَ فَادَا يَا لَقَادُورَ كَذَا صَدَا
 دَمًا عَيْطًا فَعَلْتُ إِنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ پس ایکروز بجاوت معمودہ دیکھا میں اوس شیشو کو
 ناگاہ کیا دیکھتی ہوں کہ اوس شیشو میں خون تازه بہا ہوا ہی پس جاننا میں کہ حسینؑ پیارا میرا شہید
 میں روتی رہی اور مار کھانے لگا کہ نا نہ کہا یا میں زور نہ پانی پیا اور نہ بھونید آئی پس بعد دیر کہ غنودگی
 سوا گئی ناگاہ دیکھا میں جناب رسول خدا کو کہ سمت کر بلا سے تشریف لائے ہیں وَ عَلٰی رَاسِهِ وَ خَدَّيْهِ
 تَرَابٌ اُور سر مقدس اور ریش انور پر محبوب خدا کو خاک پڑی ہو فَصَوْتُ انْفَضَّةً وَ الْكَلْبُ وَ اَقْوَلُ
 پس یہ حال حضرت کا دیکھ کر دوزی میں خاک جھاڑتی تھی اور روتی تھی اور کہتی تھی نَفْسِي لِنَفْسِكَ
 الْفِدَا اُمِّتِي اَحَلَّتْ نَفْسَكَ هَكَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ آيِنَ لَكَ هَذَا التُّرَابُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 نفس میرا آپ کو نفس پر قربان ہو یہ کیا حال ہوا رسول خدا یہ مٹی ایکو سر مقدس پر کیسی بڑی
 فَقَالَ هَذِهِ السَّاعَةُ فَوَعْتُ مِنْ دَفْنِ وَلَدِي الْحُسَيْنِ پس حضرت نے فرمایا اے ام سلمہؓ
 حسینؑ کو ظالموں نے ہوگا پیاسا شہید کیا ابھی میں اوسکو دفن سے فراغت کر کر آیا ہوں حضرت
 ام سلمہؓ کہتی ہیں میں خوفناک اٹھی اور ضبط گریہ نہ کر سکی میں اور وَ احْسَيْنَا وَ اَتَهَجَّاهُ فَلَمَّا
 اُسکے روتی تھی تا آواز میری بلند ہوئی یہاں تک کہ آواز گریہ میری سن کر زنانہ مدینہ ہاشمی اور غیر ہاشمی
 جمع ہوئیں اور پوچھنے لگیں کہ کیا حال ہوا اور کیوں روتی ہو میں سارا ماجرا بیان کیا یہ سن کر سب

زونا شروع کیا قصداً ذلک ایوم کیوم مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ وَهَذَا دُنْیَا سَوِیْ شَلْ اَوْسِ وَنَسِ
 ہو گیا تھا کہ جس دن رسول خدا نے دنیا سے رحلت کی تھی وَجِئْنَا اِلٰی قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ وَنَحْنُ مُکَشِّفَاتُ
 الْوُجُوهِ وَنُشَقِّقَاتُ الْجُيُوبِ اور چلو ہم سب طرف قبر رسول خدا کو اس حال سے کہ ہمارے
 کپڑے تھوڑے اور گریبان ہمارے پیٹوں پر تھے فَصَحٰی یَا رَسُولَ اللَّهِ قُبْلَ وَلَدَکَ الْحُسَیْنِ اور رو رو کر کہا ہوا
 اے حبیب کبرا اے رسول خدا تمہارا وہ پیارا نواسا حسینؑ کے جھکا پکڑو سینے سے اور ٹھاننا گوارا تھا شہید
 قَالَتْ قَوْلًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَقَدْ حَسَسْنَا كَأَنَّ الْقَبْرَ يَمُوجُ بِصَاحِبِهِ حَتَّى تَحُولَتْ الْأَرْضُ
 مِنْ تَحْتِنَا ام سلمہ کہتی ہیں کہ قسم ہے اوس خدا کی جس کو نبیؐ کو نبیؐ سے کہ جب ہم نے کہا
 کہ اے رسول خدا تمہارا نواسا حسینؑ شہید ہوا تو دیکھا ہم نے کہ قبر شریف جناب رسالت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم مع صاحب قبر اُٹھی تھی تا آنکہ زمین قبر ہی کا پیٹو لگی پس سب خوفناک ہوئے اور پہر
 گریبان پیٹوں اور بال کمر روڑ پیٹوں پر اپنی اپنی گھر کو دوسری روایت میں ہوا ام سلمہ سے کہ اوس وقت
 خواب دیکھ کر گئی میں اپنی پیاری فاطمہؑ صغیرا کو دیکھنے کو دیکھوں اور سکا کیا حال ہے فَوَافِیْتُ
 وَهِيَ تَبْكُی وَتَقُولُ مِیْسَ دِیْکَ مِیْنِیْ وَہی بک رہی ہے اور کہتی ہے وَابْنَا
 یَهْوَا فَلَکَ لَحْلُ جَسْمِیْ وَنَعَصَ عِیْشِیْ وَتَلَدَّ دَهْوِیْ ہا ہا ماما میری ہمارے غم جانی
 بدن فاطمہؑ صغیرا کا لگی اور آرام و چین جاتا رہا اور میری آنکھوں میں دنیا تاریک ہو گئی ہوا ہوا میرے
 بلا نیکی کوئی تدبیر کرو چونکہ ام سلمہ بھی ایسا خواب وحشت اثر دیکھ کر گئی تھیں تو یہ حال فاطمہؑ
 دیکھتے ہی ضبط نہ ہو سکا اور بیباختہ رو نیلگین بیان تک کہ عورات ہمسایہ بھی سب جمع ہو گئیں اور
 ہر ایک دلاسا اور تشفی فاطمہؑ صغیرا کو دینے لگی کہ اے فاطمہؑ نہ کہ خدا تیرے باپ اور بہائیوں کو تمہارے
 مگر اوس میوار دل سوختہ کو قرار نہ آتا تھا اور بیتاب ہو ہو کر روتی تھی اِذَا جَاءَهَا الطَّائِفُ فَجَلَسَ
 عَلٰی جِدَارِهَا وَقَالَ اِیْسٰی حَالِیْنِ سَبِّحُوْکَ اَیْکَ جَانُوْرَیْآ اور دیوار فاطمہؑ پر بیٹھا اور وہ جا
 روتا تھا اور اوس کو پرون خون ٹپکتا تھا ناگاہ وہ باواز در دناک بولا یَا بُنْتُ الْحُسَیْنِ قَتَلُوْا اَبَاکَ
 وَذَجَّوْا اِخْوَانَکَ وَاقْرَبَا نَکَ اے دختر حسینؑ رو اور سر پر خاک ڈال کہ تیرے ماما حسینؑ کو

ظالمون و تین دنکا ہو کا پیا سا قل کیا اور ہائیون کو اور سب تیرا قرباؤن کو فوج کر ڈالا یہ منکر
 فاطمہ صغرا اس قدر روی اور پیشی کہ غش کہا کر زمین پر گر پڑی اور سب عورتیں بھی خوب پیشین اور روی
 اور سب کو یقین ہوا شہادت امام حسین کا روایت سی و ہفتیم میں فضائل شیعہ کو
 اور ذکر تہر کو شیر کو رو نیکار و ز عا شورا اور عداوت عبد القادر ملعون اور
 پھر آنا اہلبیت کا لاش امام پر عن الصادق علیہ السلام اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ
 شِيعَتَنَا اَكْهَمُ اَوْ دُوًّا وَاَفْيَا وَلَمْ نُؤْذِرْهُمْ حَدِيثِ صِحِّمِ بْنِ جَابِ امام جعفر صادق علیہ السلام
 منقول ہو کہ فرمایا حضرت فرخدار رحم کرے ہماری شیعوں پر کہ وہ آزار اوٹھا تو میں اعداؤں دین کو آتھ
 ہماری دوستی میں اور ہمیں ان شیعوں سے مطلق بنج نہیں ہو چتا شِيعَتَنَا مِتَّا قَدْ خَلَقُوا
 مِنْ فَاضِلِ طِينَتِنَا وَنَحْنُ اَبْنُوهُمْ وَلَا يَتَنَا شِيعَةً ہمارے ہم سے ہیں اور تحقیق اصل خلقت ہمار
 شیعوں کی اوس خاک سے ہو کہ جوچ رہی تھی ہماری خلقت سے اور خمیر اوں کی خاک کا ہماری نور ولایت سے
 رَضَوْنَا اَئِمَّةً وَرَضِينَا لَهُمْ شِيعَةً ہمارے رضی خوش ہو رہے ہیں اور رضی خوش ہو رہے ہیں
 مُصَابِنَا وَبِئْسَ اَوْصَابُ اَبْنَائِنَا کَیْنِ ہمارے مصیبت ہمارے اور ولانا ہمارے زمین بنج ہمارا و بھو ہم
 حَوْنًا وَکَیْسَرٌ هُمْ سُرُورًا مَغْمُومٌ ہوتے ہیں شیعہ ہمارے جب ہمیں مغموم پاؤں ہیں اور خوش ہوتے ہیں
 دوست ہمارے جب ہمیں خوش پاؤں ہیں وَكُنْ اَيْضًا تَنَا لَمَّا لَمْ نَمُوتْ وَنَطْلُعْ عَلٰی اَحْوَالِهِمْ اور
 ہمیں بھی بنج ہوتا ہے جب کوئی ہماری شیعوں کو بنج دیتا ہے اور ہر آن ہم ان کو احوال سے مطلع ہیں پس
 وہ ہمارے ساتھ ہیں ہم سے جدا نہ ہو گا اور ہم ان سے جدا نہ ہو گا اَنْ تَرْجِعَ الْعَبْدُ اِلٰی سَيِّدِهِ وَ
 مَعَوْلَهُ عَلٰی مَوَالِهِ اس واسطے کہ باز گشت غلام کی طرف آتا کہ ہوتی ہے اور رجوع عبد کی اپنی مولا کی
 جانب ہوتی ہے اور شیعہ ہمارے کنارہ کشی کر تو ہیں ہماری دشمنوں سے اور آمادہ ہوتے ہیں مدح پر ہمار
 دوستوں کی اللہم اَحْيِ شِيعَتَنَا مِتَّا وَمُضَاهِیْنِ اِلَيْنَا خداوند ازندہ رکھے ہماری شیعوں کو کہ وہ ہم
 تعلق رکھتی ہیں اور نسبت اوں کی ہماری جانب ہو قَمِّنْ ذُكُورًا مَصَابِنَا وَبُکٰی اَوْتَاکِی اِسْتَحْیِ اللّٰہُ
 اَنْ یُعَذِّبَہُ بِالْاَسْرِ مومن ہمارے مصیبتوں کو یاد کرے اور روئے یار و لائی خدا کو حیا آتی ہے

کہ اوسو آتش بہنم ہو عذاب کرو اور ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت امام رضا سے روایت کی ہے کہ
 کہ فرمایا اِنَّ الْحَقَّ شَرُّكَ اَنْ اَهْلَ الْبَاہِلِیَّةِ یَحْمِلُوْنَ فِیْهِ الْقِتَالَ بِرَشِیْکَہِ مُحَمَّدٍ اِیْسَا
 مہینا تھا کہ اہل جاہلیت قتال و جدال کو اس مہینے میں حرام جانتے تھے تو فاشیختت فیہ دینا دینا
 وَهَتِکَتْ فِیْہِ حَرَمِیْکَا وَسِیِّ فِیْہِ ذَرَارِیْکَا مگر اس امت جفاکار نے حلال جانا خونریزی کو
 ہماری اور ہتک حرمت ہماری کی اور اہل بیت رسول کو اور فرزند ان بول کو اسیر کیا اور خمیون
 ہماری لگا لگائی اور اسباب ہمارا غارت کیا اور حرمت رسول خدا ہمارے باب میں مطلق نکلی اِنَّ
 یَوْمَ الْحُسَیْنِ اَفْوَحَ جَفْوِنَا وَاسْبَلَ دُمُوعِنَا وَادَّلَ عَرِیْزَنَا بِتَحْقِیْقِ کہ روز شہادت امام حسین
 وہ روز ہو کہ حسین رو تو رو تو انکسین ہماری مجروح ہو گئیں اور آنسو ہمارے مصیبت امام مظلوم
 جاری ہیں اور عزیز و کمو ہمارے ذلیل کیا فَاِذَا اَدْحَى کَوْلَا اَوْ رَشِیْنَا الْکَلْبَ وَالْبَلَاءَ اَمْرِیْنِ کر ملا
 تو موجب ہمارے اندوہ و بلا کی ہوئی پس اوپر شل حسین کرو میں روئیو اِلَّا اَنَّ الْبَکَاءَ عَلَیْہِ یَحِیْطُ اَللّٰہُ
 اَلْوَطَا کہ رونا اوس امام مظلوم غریب پر محو کرتا ہو گناہان کبیرہ کو تم قال کان اِنِّیْ اِذَا دَخَلْتُ شَمْرَ
 الْحَمَّ لَا یُبْیِیْ حَکَا بَعْدَ سَکْرَیْہِ فرمایا کہ میری پر بزرگوار امام موسی کاظم جب ماہ محرم دیکھتے تو تمام ماہ گریہ
 اندوہ میں رہتے تو اور کوئی اونہیں ہنساندے کہتا تھا اور ہر روز خزن و ملال زیادہ ہوتا تھا فَاِذَا کَانَ
 الْعَاشُورَیْہِ کَانَ ذَٰلِکَ الْیَوْمَ یَوْمَ مَصِیْبَتِہِ وَخُزْنِہِ وَبُکَاۃِہِ جب روز عاشورا ہوتا تھا تو
 اندوہ ماتم حضرت پر اور نون سے زیادہ تر ہوتا تھا اور وہ حضرت رو رو کر فرماتے تھے اَلْیَوْمَ الَّذِیْ
 قُتِلَ فِیْہِ جَبَلِی الْحُسَیْنِ اَہْ آج وہ دن ہو کہ جد مظلوم میرے امام حسین فرزند رسول الشفیعین کے
 ہو کر پیاسے شہید ہوئے پر فرمایا حضرت امام رضا کہ جو روز عاشورا امور دنیا میں سعی نکری مَحْضٰی اللہ
 حَوَاجَّ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ تَوْخَا اَوْ سَکُو حَوَاجَّ دُنْیَا وَاٰخِرَتِہِ بَرَلَا ہُوَ وَتَمَنَ کَانَ یَوْمَ عَاشُورَا
 یَوْمَ خُزْنِہِ وَبُکَاۃِہِ جَعَلَهُ اللّٰہُ یَوْمَ اَلْیَقَیْنِ یَوْمَ فَوْجِہِ جو شخص کہ روز عاشورا کو اوقات اپنی اندوہ
 و ماتم میں بسر کرے گار روز قیامت کو خدا واسطے اوس کو روز شادی اور سرور کرے گا اور بشت میں
 ہمارے پاس اوسکا مسکن ہوگا اور جو شخص روز عاشورا کو روز برکت جانے گا اور واسطے عیال کو

و غیرہ مجمع کر لیا کہ یبارک لہ و جشوع یزید نہ مبارک ہو گا واسطی اوسکی اور شہر ہو گا اوس کا
 ساتہر یزید کو پس حضرات فی الحقیقہ روز شہادت امام حسین الیسا ہی روز ہو کہ تمام جن وانس ملا کہ
 ماتم فرزند رسول خدا میں گریان ہو تو ہین یہاں تک کہ ناقلاں ثقات و معتبر فی نقل کی ہواں فی بعض
 بلاد الروم علی جبل صوڑک الاسد من الحجوۃ بعض بلاد روم میں ایک پہاڑ پر ایک پہر کا
 شیر بنا ہو گا ذاکان یوم العاشر من المحرمہ یسئل من عینہ سئل الماء الی اللیل جب
 روز عاشورا ہوتا ہو صبح سو اوس شیر کی آنکھوں سے آنسو مثل سیلاب گروان ہو تو ہین شام تک پس
 لوگ اوسکی زیارت کو جمع ہو تو ہین اور گریہ وزاری کہ تو ہین و یأخذون من ذلک الماء یترکوا
 سینہ و یسقون فوضاۃ اور لیتی ہین وہ پانی اور پلا تو ہین بیمار و نکو پس پھر تک تو اس مظلوم کے
 غم میں روی و امی ہو اون لعینوں پر کہ جو روز قتل فرزند رسول خدا کو روز برکت جانو ہین اور سرور
 شادی کر تو ہین اور خدا و رسول خدا کو غضبناک کر تو ہین فقط اطاعت عبد القادر جیلانی سے
 چنانچہ عید عاشورا اہل مکہ فرشتاوت جناب امام حسین سو موقوف کی تھی جب زمانہ عبد القادر
 جیلانی لعین کا ہوا جس اہل باطل شیر پر دستگیر کتو ہین تو اوسو کہا وفات ابو بکر بانی ظلم و کفر
 عید دو شنبہ موقوف نہوی پھر قتل امام حسین سو عید عاشورا کیون موقوف ہوئی اور کہا ہے
 غنیۃ الطالبین میں حسین کیون خروج کیا خلیفہ وقت و امام عصر پر قتل الحسین بسیف
 جدم پس قتل ہو و امام مظلوم معاذ اللہ شمشیر رسول خدا سو یعنی اونکو گمان باطل میں یزید خلیفہ
 رسول تھا حسین ابن علی خلیفہ رسول کرہ ماتہ سو ماری گئی پس پھر دشمنان آل رسول فرید کرنا
 شروع کی چنانچہ مکہ میں لوگ اب تک سرور شادی کر تو ہین اور سیخ پوش ہو تو ہین حال آنکہ رسول خدا
 اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کو اکثر لوگوں فر خواہین سیاہ پوش و گریان و مالان دیکھا ہو اور حشر
 میں ہی وارد ہوا ہو کہ جناب سیدہ فاطمہ فرزند کو یاد کر کر جنت میں ایسا نوحہ مار کر رو تو ہین کہ تمام ملائکہ عباد
 خدا موقوف کر کر فرشتہ گو ہین گریہ جناب فاطمہ سو پس حضرات روز عاشورا وہ روز تھا کہ آسمان سے
 تون برساتا خیال کیجیو کہ کون کون خون برساتا لایہ قیل فیہ ابن یسئ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عظمتا کہ قتل کیا گیا اوس دن میں فرزند رسول کا ہو کا پیاسا و هو طویح یا لطفوف علی
 الوضوء حضرت الوداع دے گا اور وہ جناب بازخما و بیشمار زمین گرم پر پڑی تھی اور اوکو
 حلق کی رگون سے خون جاری تھا و راسہ مشتہو الی یزید اور سراس علی جناب کا نیز کو
 چڑھا کر شہر بشہر ہوتا ہوا یزید فاسق شراب خوار کو یہی طریق ہدیہ کیا و تادہ تحمل علی القنات
 و تادہ وضع فی النور ہزار افسوس ہر اقدس کہ جو رسول خدا اور فاطمہ زہرا کو سینہ اطہر پر
 رہتا تھا کبھی توفیر طویل پر چڑھایا گیا اور کبھی تنور میں رکھا گیا و تادہ علق فی الاشجار
 و تادہ وضع تحت السریور کبھی وہ سرانور درخت میں لٹکایا گیا اور کبھی وہ زیر تخت رکھا گیا
 و تادہ و ان یوطوا الخیل علی جسمہ اور جسم شریف حضرت پر اون کا فروں فرارادہ کیا کہ ہو
 و تادہ و حوت جیکہ و سبی و تادہ اور جنیم حضرت کو جلا کر گھوڑا اور اہل حرم کو ٹیگہ اور قید
 و تادہ اذ ان ایسا یہ اور زخمی کو گویا کان یتیمون حسین کو اور عوض دلاسا و تسکین عارض پر
 اون غریبون کو طمانچہ ماری اور کسی طرح کوئی رحم نہ کیا تھا چنانچہ کتب معتبرہ میں مذکور ہے کہ جب
 اہل بیت حسین قتل شد امین آقا اور دیکھا کہ لعشیں فرزندان فاطمہ کی خاک و خون میں پڑیں
 اور کوئی سوجہ اونکو دفن کا نہیں ہوتا اونکی بیسی پر ہر ایک بی بی فریاد و شیون کر زلکی فلما
 ذات زینب جسد الحسنین بلا کراہی سطلی بد مائہ و دمہ مسفوح اللہ نفسہا
 میں اعلیٰ البعیر آہ جب زینب بیکس فریبہائی مظلوم کی لعش دیکھی کہ میسر خاک و خون
 غلطان اور گون سے خون جاری ہو بیتاب ہو کر آپ کو اونٹ سے گرا دیا اور نعش حسین لٹ گئیں
 وصاحت و امحمد اہ صلی علیک سلیک السماء و هذا ابنک الحسنین مودلا علی
 الذی قطع الواس سکر الاغضاء اور فریاد کر زلگین ہوا و نانا رسول خدا جنازی پر تو تھا کہ
 فرشتگان آسمان فرما پڑے اور یہ پیالہ فرزند ہمارا ہو حسین کہ خاک و خون میں میسر پڑا ہوا
 اوسکو بسبب گھوڑی دڑا نیکی پاش پاش اور ریزہ ریزہ ہو گئی ہیں اور غسل دیا گیا ہو ایچو لوس
 کہ اوسکی رگون سے جاری ہو اور کفن اوسکا ایک بیابان سے ہو اور کوئی نماز و سپر نہیں پڑتا ہو

اور کوئی متوجہ او سکو دفن کانہیں ہوتا ہو گیا او سکو کوئی تمہاری اولاد سونہیں جانتا ہو تم جھگٹ
 تَمَرَّغَتْ خَدَّهَا عَلَى جِسْمِهِ الشَّرِيفِ وَ بَكَتْ بَكَاءَ الْتَّكْلِ اِبعدان اپنی رخسار کو اوس جسم بمیثر
 لقی تھیں اور اس بقراری سورتی تھیں جس طرح عورت اپنی بچہ کو لیورتی ہو وَالنِّسَاءُ عَلَى الْجَمَالِ فِي
 صَوَاحِجٍ وَ عَوْنِیلٍ وَ بَكَاءٍ وَ حَيْبٍ اور سب اہل حرم اونٹون پر چھین مارتی تھیں اور سر و سینہ کو ٹکر
 روتی تھیں بکائی بکائی اَلْعَسْكَرُ اجتمعوا حَتَّى اَکْمَرُوا وَالْخَيْلُ جَرَتْ دُمُوعًا عَلَى خَدَّيْهَا
 پس اون بکسو ٹکر روتی پر تمام لشکر مخالف روتا تھا یہاں تک کہ گھوڑے روتی تھیں اور آنسو اونکو
 رخسار و نہروان تھیں وَ انْکَبَتْ سَکِیْنَةٌ عَلَى جَسَدِ الْحُسَيْنِ وَ بَكَتْ وَ قَالَتْ يَا اَبْنَاہُ مَنْ
 ذَا الَّذِیْ اَبَانَ رَاسَکَ اس اثنائیں سکینہ نے آپ کو باپ کی نقش پر گرا دیا اور بقرار ہو کر روئیں اور
 یہ بین کہو کہ ای بابا کس نے رحم نہ تمہاری سر کو تن سے جدا کیا یا اَبْنَاہُ مَنْ ذَا الَّذِیْ طَعَنَ عَلَى صَدْرِکَ
 فَدَمَّہُ جَارِدَہُ اے ای بابا یہ کس ظالم نے تمہاری سینہ پر نیزہ مارا کہ خون اوس سے جاری ہو یا اَبْنَاہُ
 مَنْ ذَا الَّذِیْ قَطَعَ کَفَّکَ الْیُسْرٰی اے ای بابا کس بد بخت نے کف دست چپ تمہارا کاٹ ڈالا یا
 اَبْنَاہُ مَنْ ذَا الَّذِیْ اَیْمَنَیْ عَلٰی صُغْرِ سَیْئِیْ اے ای بابا جان کس شقی نے مجھ اوس چھوٹے سن میں یتیم
 و بی پر کیا قبیلہ لگا دیا اِذَا اجتمع عَدُوٌّ مِنْ الْأَعْوَابِ ابھی شکنیہ خاتون نقش پر سر لیٹی ہوئی
 بین کر رہی تھیں کہ یکایک بہت سے منافق بدین جمع ہوئے اوس یتیم کو گرد اور پتھر انگیلا اور تازیانوں
 دڑاؤ تھیں اور وہ منموہہ چھوڑتی تھیں نقش پر کو حتی صَوَّبَ بَعْضُهُم السَّوْطَ وَ جَرَدَہَا عَنْہُ اے اہ
 یہاں تک کہ کسی ملعون نے وہ ظلم کیا کہ عرش الہی کو ہلا دیا کہ او سکو بیان کا گہر زبان کو یا را نہیں مگر
 روئیکو کفایت کرتا ہو اتنا ہی اشارہ کہ وہ بی رحمیاں کین کہ وہ دُخْرِ یتیم تڑپ گئی اور بلبلا گئی اور اوس
 تادانگو اور حضرت زینب کو زبردستی گسیٹ کر شہر ہنہر پر سوار کیا اور وہ عاشق پر نقش سرور کو جبکہ جنگ
 و کشتی تھیں اور چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے سر کو بیٹھتی تھیں اور کہتی تھیں کہ اے ای بابا مجھ تمہاری نقش پر
 دل کو لکر روتی ہی دنیا کیا کروں ناچار ہوں وہ یہ کہتی تھیں کہ ملعونوں نے اونٹ جانب کو فہر دیا
 روایت سی و ہشتم روایت صفیہ و عفو تقصیر فطرس پر احوال شہادت

امام حسین و بکا، دختر امام حسین بر لعش انحضرت عَنِ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ
 قَالَتْ لَمَّا سَقَطَ الْحُسَيْنُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ كُنْتُ وَلَيْتُهُ صَفِيَّةَ دَخَلَ عَبْدُ الْمَطْلِبِ سِرَّ رَوَايَتِ كِي هُو
 کہ ہونے کا جب جناب امام حسین پیدا ہو تو میرا وس جگر گوشہ رسول خدا کو گود میں لیا بعد
 توڑی دیر کہ جناب رسول خدا تشریف لائے وَقَالَ يَا عَمَّةُ هَلُمِّي إِلَيَّ ابْنِي أَوْ فَرَايَا اِوَعَمَهُ مِيرِ عَزْرَتِ
 میری گود میں دو فقلت يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنَا لَمْ نَنْظِفْهُ مِنْ كَمَا يَارَسُولُ اسدا ہی فرزند کو اگر پاک
 نہیں کیا یعنی غسل ہو لو و تک نہیں دیا فقال يَا عَمَّةُ اَنْتِ تَنْظِيفُئِنَّ اِنَّ اللَّهَ قَدْ نَظَّفَهُ وَ
 طمحوۃ جناب رسول خدا فرمایا سُبْحَانَ اللَّهِ اِوَعَمَهُ تَمَّ اِسْمُ کِیَا پاک کر و کی خدا و غر و جل فراسر
 پاک و پاکیزہ خلق کیا ہر تَمَّ اَخَذَهُ وَقَبْلَهُ وَوَضَعَ لِسَانَهُ فِي فَمِهِ یہ فرما کر حضرت فرامام حسین کو
 میری گود میں لیلیا اور پیشانی پر اوس نور چشم کی بوسہ دی و اور زبان مبارک اپنی اوسکونہ میں ہی
 شیخ مفید فرماتا ابی بن عباس روایت کی ہر لَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ اَمَرَ اللَّهُ جِبْرِيلَ اَنْ يَكْتُبَ
 اِلَى الْاَرْضِ فِي الْاَلْفِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ لِيَكْتُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِوُلْدِ سَيِّدَتِ
 لِسَاءِ الْعَالَمِينَ کہ جب وقت جناب امام حسین پیدا ہو تو خدا تعالیٰ فرجبریل امین کو حکم دیا کہ تو جبریل
 ہزار و شتر فرشتگان مقرب سے ہمارے لیکر زمین پر نازل ہو اور مبارکباد د و ہمارے حبیب محمد صلی
 علیہ وآلہ کو ہمارے جانب سے حسین کو پیدا ہونے کی کہ سردار نسا العالمین زہرا کیہاں پیدا ہوا ہو
 جبریل یہ سنکر روانہ ہو و اثنای راہ میں گذر جبریل کا ایک جزیر میں ہوا قَوَّامِي فِيهَا مَلَكًا يُقَالُ
 لَهُ فُطْرُسٌ اوس جزیر میں ایک فرشتہ کو دیکھا کہ نام اوسکا فطرس تھا اور وہ تیسری آسمان کا فرشتہ تھا
 اور ستر ہزار فرشتہ اوس کو تابع فرمان ہو و کان قَدْ اَرْسَلَهُ اللَّهُ فِي اَمْرٍ مِنْ اُمُورِهِ فَاقْبَلَا
 عَلَيْهِ اَوْرَاوَسُوْهُ خَدَايَ كَسِيْ كَامُ كُوْحَمُ کِیَا تھا فطرس فراسکونہ بجا لائیں دیر کی فَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَكَسَرَجَنَاحَهُ پس وہیں خدای تعالیٰ غضب میں آیا اور اوسکو پر توڑ کر اوس جزیر میں ڈال دیا فَمَلَكٌ
 يَعْبُدُ اللَّهَ سَبْعًا تَلَا عَامٍ پس اوس جزیر میں سات سو برس عبادت خدا میں مشغول تھا
 اور شیخ ابو جعفر طبرسی فرمے صباح الانوار میں یون نقل کی ہر کہ جب غصہ ہوا خدا تعالیٰ اوسپر

حَیْزُ بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاخْتَارَ عَذَابَ الدُّنْيَا تَوَاسُوَ اخْتِيَارَ دِيَا خَدَاوند عالم نے
 کہ چاہو عذاب دنیا اختیار کرو اور چاہو عذاب آخرت فطرس فر عذاب دنیا اختیار کیا فکسر جکاحہ
 وَالْقَاةُ فِي تِلْكَ الْجَزِيرَةِ مُعَلَّقًا بِأَسْفَارِ عَيْنَيْهِ سَبْعًا ثَلَاثَةً عَامٍ بِسَ حُكْمِ خدای پراسکو تورو
 اور اوسو معلق فرہ ہا چشم پر لٹکا دیا اور دو دہو او سکو زیر قدم سی بلند تھا حتی وَلَدَ الْحُسَيْنِ
 فَقَالَ الْمَلِكُ يَا اَخِي اِلَى اَيْنَ تَوِيْدُ مَا اَيْتُكَ جَنَابُ الْعَلَمِ حُسَيْنِ پیا ہوا در جبرئیل مبارکباد کو رسول خدا
 پاس آؤ تو فطرس نو پو چاہ کہ اے اخی جبرئیل تم کہاں جاتی ہو جبرئیل بولو کہ جناب امام حسین فرزند
 رسول خدا پیدا ہوئے ہیں میں جاتا ہوں خدا کی طرف سی مبارکباد دینیو کہ فَقَالَ الْمَلِكُ يَا جَبْرَائِيلُ
 قَدْ مَكَنتُ فِي هَذِهِ الْجَزِيرَةِ سَبْعًا ثَلَاثَةً عَامٍ اُرِيْدُ اَنْ تَحْمِلَنِي سَعَكَ لَعَلَّ مُحَمَّدًا يَدْعُوْنِي
 فِي الْعَاقِبَةِ فطرس فرما اے جبرئیل سات سو برس سو اس جزیرین ایسو عذاب الیم میں گرفتار
 اب مجھ کو اب عذاب خدا نہیں ہو تم مجھ ہی ہمراہ اپنی لچلو شاید کہ رسول خدا میری واسطہ دعا کریں کہ
 خدا میری تقصیر سے درگدزی جبرئیل کو حال فطرس پر رحم آیا اور اوسو اپنی پرونیرو اوٹھا کر رسول خدا
 پاس لائی قہنۃ عَنِ اللّٰهِ وَاخْبَرَ لِحَاكِ الْفَطْوَسِ پہلو تو جبرئیل فر خدا کی جانب سی مبارکباد
 اور بعد ازاں احوال فطرس بیان کیا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ قُلْ لَهُ يَوْمٌ وَمَسِيحٌ بِهَذَا الْمَوْلُودِ خُفْ
 فر احوال فطرس سنکو فرمایا کہ اے جبرئیل کہو فطرس سو کہ بدن اپنا میری فرزند ارجمند حسین ابن علی کو
 بدن شریف سو س کر ہو اور ملکہ یہ بڑی قدر و منزلت خدا کی غرض جل کو اگر کہتا ہو اوسکو بدن کی
 برکت سی خدا تقصیر فطرس سے درگدز کر لگا اور پروبال عطا کرے گا فَقَامَ الْمَلِكُ وَمَسَحَ جَبَاحَهُ
 ثُمَّ ارْتَفَعَ لِحَاظًا اِلَى السَّمَاءِ يَدْعُوْهُ الْحُسَيْنِ پس اوٹھا فطرس اور جسم شریف امام حسین سے بدن
 اپنا سس کیا فی الفور برکت سی جسم امام حسین کو خدا تعالیٰ فر تمام پروبال عنایت کما اور شادشا
 آسمان سوم پر اپنی عبادت گاہ میں پرواز کر گیا اور شغول عبادت الہی ہوا وَهُوَ يَقُولُ مَنْ
 مِثْلِيْ وَاَنَا عِدَّتُ الْحُسَيْنِ اور فطرس نفخ و ناز کہتا تھا کون ہو برابر و مانند میری کہ میں آزاد کردہ
 حسین فرزند رسول خدا و جگر گوشہ فاطمہ زہرا ہوں حضرات ہزار افسوس وہی جسم حسین تھا

کہ او سپر روز عاشورا ہر چار طر فسیخیزہ اور تیرا دیر پتھر کروار چلتی تھی اور تلوار و تبر سے لعین اوسے زخمی کر ڈی تھی حضرات آیات اور اہل قہار قوم جفا کار کو کہ اوس بدن شریف پر تیغ و نیزہ اور پتھر لگائیں آیا سناوار تھا اون ملعونوں کو کہ اوس جسم نازنین فرزند فاطمہ پر تیر و لکھنہ برسائیں چنانچہ زخم ہائے تیغ و نیزہ کا کچھ حساب نہیں و کانت السمائم فی ذرعاہ کالشوک فی جلد الفقد اور فقط زہر اقدس پر اس قدر تیر گئی تھی جیسے ساہی بیزر کا تھی ہوتی ہیں لیکن شجاعت حضرت کا یہ حال تھا کہ جب حضرت پر هجوم کر کر وہ شیر آڑی تھی تو حضرت اونیر مثل شیر کو حملہ کر ڈی تھی تو وہ نامرد مثل کلمہ گو سفید کو بہاگ جاتی تھی و لقا کاں یجمل فہم وقد تکلموا ثلثین الفا فہم یزبون کا قہم جواد منشیہ اور تیس تیس ہزار اشقیاء ستفق ہو کر اوس جناب پر حملہ کر ڈی تھی اور جب وہ حضرت حملہ کر ڈی تھی تو مانند لعل کو پراگندہ ہو جاتی تھی پھر حضرت اپنے مقام پر آڈی تھی اور فرمادی تھی کہ احوال کا قولہ الا یا للہ پھر حضرت نے عمر سعد سے فرمایا کہ تین چیز میں میں تجھ کو اختیار دیتا ہوں تو اوس پر بلا قال و ما ہی وہ بولا کیا ہے حضرت نے فرمایا اتر گئی ارجع الی احوال جلدی کہ اب بھی درگزر مجھ سے کہ میں رسول خدا کو روضہ پر پہنچاؤں وہ بولا یہ مجھ سے نہوگا حضرت نے فرمایا خیر اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا اسقنی شوبہ من الماء فقد نشفت لیدی من الظما تو ایک جام آب مجھ کو پلا کہ پیاس کی شدت سے میرا جگر کباب ہوا ہے وہ شقی بولا کہ یہ بھی نہوگا کہ تمہیں پانی دون حضرت نے فرمایا کہ تو حکم کر کہ ایک ایک آدمی مجھ سے لڑے اوسے قبول کیا یہ شکوہ شمر لعین بولا کہ اے امیر اگر یوں حسین سے تمام اہل ارض لڑیں تو میرے نہوگو یہی مناسب ہے کہ چاروں طرف سے حسین پر زرعہ کریں اور اوسے گھیر کر قتل کریں عمر سعد لعین بولا یہی بات خوب ہے پھر تو چاروں طرف سے حضرت پر تیر پڑیگی اور حضرت کہی داہنی پر حملہ کر ڈی تھی اور کہی بائیں جانب یہاں تک کہ قتل من القوم سائرین عشتہ الآف فارسی قتل کئی حضرت نے زیادہ دس ہزار آدمی سوا اور حضرت کو بھی جسم تیر پڑیگی اور تیس سو پچاس زخم لگو تھی و صا ح یصا ح یا حسین انقا تل ام قتل ناگاہ ایک آواز آیا عجب کی آسمان سوائی اے حسین اے فرزند رسول الثقلین آیا تم قتل کر ڈی تھی ہو یا قتل ہو نہوگو

یہ آواز سنا کہ حضرت فرما تیرے روکا اور اون سنگدلوں نے فرصت پا کر قریب ہار لگا کر شروع کر دی اور حضرت برا
 تمام محبت فرماتے تو یہ قوم انا سبط المصطفیٰ وعطشناک امیر جموع میں فرزند رسول خدا ہوں
 اور پیاسا ہوں یا قوم انا ابن المرنضی وعطشناک امیر قوم میں پسر علی مرتضیٰ ہوں اور
 بت پیاسا ہوں اذ رہناک ابو الخوق یسئیر کہ قلث شعب فوقع فی جہنمہ ناگاہ ابوالخوق
 لعین نے ایک تیرہ پہلو حضرت کی پیشانی اقدس پر مارا کہ جسکی رسول خدا بوسے لیتے تو فتنے اللہ
 میں جہنمہ فسالت اللہ علی وجہہ ولجنتہ پس حضرت فرما اوسے نکال دلا تو اوس نے پرنالیکی
 طرح خون روان ہوا کہ رخ انور اور ریش مقدس تر ہو گئی فقال اللہ انک تری ما فعلوا
 یا بن بنت نبتک خداوند کیستہ ہو تو جو سلوک کیا ان لوگوں نے تیرے بیٹی کو نواسی اور جہنم
 سیناک لحنہ اللہ قطعہ بریحہ ناگاہ سان بن انس لعین آیا اور ایک نیزہ امام مظلوم کو مارا
 ثم رہناک خولی یسئیر سموم فوقع فی کبستہ پہ خولی لعین نے اگر ایک تیز زہر آلود حضرت کو
 مارا کہ وہ حلق مبارک پر لگا فسقط عن صدر الجواد الی الارض تخور فی دیمہ پس حضرت
 گھوڑے پر گریز میں پانچ خونین تیرے لگوں سے بھر کر مارا کہ فنادی السموم انتظروکم عجلوا
 پس شمر پکارا جلد حسین کو قتل کرو کیا دیر لگائی ہو پس آیا در عبد بن شریک ملعون وضرب السیف
 علیہ وقطع کفہ الیسوی اور اوس کافر نے ایک تلوار امام غریب پر لگائی اور کف چھبے حضرت کا
 کاٹ ڈالا اور ایک تلوار اوس مظلوم کو دوش مبارک پر لگائی پھر وہ زہر دم حضرت سے جدا ہوا پس
 حضرت صلی حالت میں اوٹھے تو ضعف سے منہ کو بھل کر پڑے کہ ناگاہ سان بن انس فرما حال میں
 ایک نیزہ مارا کہ وہ صدر نشین امامت زمین پر گرے اور سان فرما کہ جلد سر حسین کا کاٹ
 خولی کو دست و پا کا پنو لگو تو سان بن انس فرما اوس سے کہا امیر نامرتجسے ایک حسین کا سر نہیں
 کتا یہ لکھ کر خود اگوڑا ہوا وضرب السیف علی خلق الشریف وقال اور ایک تلوار دوسرے
 خلق خشک امام غریب پر لگائی اور کتا تہائی اذبحک وقد اعلم ان جدک رسول اللہ
 و اباک و امک خیر خلق اللہ کہ وہ شقی تمہیں فوج کر لگا اور خوب جانتا ہوں کہ تم فرزند

رسول خدا ہوا اور پدر و مادر تہا رنج بہترین خلق خدا میں یہ کہلو سر اوس پیاسو کا اوس لعین نے
 جدا کیا اس طرح تو فرزند رسول خدا کو شہید کیا اور اہل حرم کو لوٹ کر قتل گاہ کی طرف لاٹھا اور
 فخریہ خوش ہو ہو کر ہر ایک بیشرم اپنی اپنی شقاوت بیان کرتا تھا فہذا یَقُولُ اَنَا خُزَّیْنَةُ یَسْفِی
 وَ ذَٰلِكَ یَقُولُ اَنَا لِحُتَّتْ بُرْحَمِیْ فَا لَیْحِیْ اِلَی الْاَرْضِ پس ایک شقی بولا کہ یہ وہی ہو جس نے حسین
 تلواری تھی دوسرا بولا کہ اوس شقی نے سینہ اقدس پر نیزہ مارا کہ غش کیا کہ خانہ زین سوئے کہ بل
 زمین پر گر پڑی و ہذا یَقُولُ لَطْمَتُہٗ وَاخَذَتْ عِجْمَانُہٗ اور ایک لعین بولا کہ اوس شقی نے
 وقت اخیر حسین کو طمانچہ مارا اور عمامہ اوسکا لیلیا اور کوئی کتا تھا کہ مجھے حسین نے بہتیرا پانی مانگا
 اور اوس شقی نے ایک قطرہ آب ندیا پس جوہن اہل حرم نے نعشہا و شہدا کو ریک گرم پر سر بریدہ اور
 خون جاری شل گو سفندان قربانی پڑی دیکھا سب نے لاشوں سے لیٹ کر شور و غوغا بلند کیا
 ثُمَّ جَاءَتْ الْمُؤَعَّدَةُ فَنَحَّیْهَا صَبِیْئَہُ تَلْکُمَہٗ رَاسُہَا وَ تَقُولُ اَلَا اَیْنَ اَیْنِ اَیْنِ اَیْنِ اَیْنِ
 ابو مخنف وغیرہ میں مذکور ہے اوس وقت ایک بی بی روتی ہوئی اور گود میں ایک چھوٹی لڑکی لی ہوئی
 نعش میرے فرزند رسول خدا پر آئی اور حال اوس لڑکی کا یہ تھا کہ ہوا میں ان تو سنہ پراوڑتی تھیں
 اور نہ تو تنہا تو سنہ وہ یتیم سر کو پٹتی تھی اور بے اختیار آہ کر کر روتی تھی اور اَیْنِ اَیْنِ اَیْنِ اَیْنِ کی
 فریاد کرتی تھی یعنی کہاں ہیں میری بابا حسین اور کہہ گئی بابا میری حسین کہ میری یہ حالت دیکھیں
 کہ میں روتی ہوں اور دیر سے اونہیں ڈھونڈتی ہوں اور وہ نہیں ملے حتیٰ شَمَّتْ رِجْلُہَا بِرِجْلِہَا
 یہاں تک کہ اوس یتیم نے اپنی باپ کی بوسونگی اور نعش پہچان کر اس قدر روتی اور بیقرار ہوئی کہ مان کی
 گود سے اپنی سین گرا دیا فَا عَشَقَتْ جَسَدَ الْحُسَیْنِ وَ تَقُولُ پس دور کر نعش امام سے لیٹ گئی
 اور یوں بین کرتی تھی وَ اَبْتَکَا مِنْ ذَا الَّذِیْ اَبَانَ دَاسَکَ فَمَا عَوَّقْتُکَ ہا و غریب بابا میر
 کس ظالم نے سرتھار اتن سے قلم کیا کہ اے بابا سینو تم کو نہ پہچانا وَاَبْتَکَا مِنْ ذَا الَّذِیْ لَطَعَنَ عَلٰی
 صَدْرِکَ ہا و مظلوم بابا میری کس شتمکار نے تمہاری سینہ پر نیزہ مارا کہ اب تک خون اوس جاری
 ثُمَّ اَلْطَمَتْ وَجْہَہَا حَتّٰی خَرَّتْ مَغْشِیَہٗ عَلَیْہَا پھر اوس یتیم حسین نے اس قدر سنہ پٹا کہ

آخر نعل حضرت پر بیوش ہو کر گریزی و صجبت القوم عن صوت واحد بالبکاء والنجیحتی
 جوت الدسوع علی حواف الخیول راوی کہتا ہے کہ اوس تیمم کرونی اور غش ہو جانے سے تمام لشکر
 مخالف یکبار رواوٹھا اور صدائے ہائی و چار طرف سے بلند ہوئی یہاں تک کہ گھوڑی بھی اونکی روٹھ
 اور آنسو اونکی بہہ کر سمون تک پہنچ گئی یہ دیکھ کر عمر سعد لعین پکارا کہ جلد کوچ کرو اور نعلتون سے
 چھڑاؤ حضرات خداوند غفار اور رسول مختار کا یہ حکم ہے کہ تیمم کو آواز درشت سونہ پکارو کہ دل او
 نازک ہوتی ہیں اور اونکی سر پر ہاتھ پیرو کہ ثواب عظیم ہوا مگر اون کا فزون فی حکم سے عمر سعد کے
 اون تیمم کو عوض دلا سکی کہ تازیانی اور طمانچہ مار کر نعلتون سے چھڑا لیا کہ وہ بلبلا گئیں چنانچہ نقول
 کہ سلینہ نعلین چنانچہ امام حسین سے لپٹی زخم کا نوٹو او نیل رخسار و نوٹو دکھاتی تھی اور کہتی تھی ہاتھ
 بابا بعد تمہاری میری کان زخمی کیو اور گوشوارے چین لیا اور مجھو طمانچہ ماری ناگاہ شمر شقی اٹھا و سوس
 چھڑا لگا اور وہ لاش پدر سے لپٹی تھی اور نہ چھوڑتی تھی کہ اوس شقی نے جہنجا کو ایک طمانچہ خسا
 یتیم پر مارا اور ہاتھ کینچا ایک تازیانہ مارا کہ وہ تیمم بلبلا گئی روایت سی و نہم ثواب
 گریہ اور تمہید ذکر سلیمان علیہ السلام پر گریہ جنات نعلین جناب امام حسین
 علیہ السلام پر اور خاتمہ فقرات زیارت پر روایت کی ہر شیخ مفید و شیخ طوسی
 جناب امام جعفر صادق سے کہ فرمایا حضرت فی نفس المہموم لطلینا تسبیح و ہاء لک عباد
 یعنی جو شخص محزون و غمگین ہو اون جو رستم پر کہ جو ہم اہلبیت پر طمانچہ مارے گا وہ سونے کی جہن
 سانس لیا ثواب تسبیح خدا و سوس عطا کر لیا اور مغموم ہونا اوسکا عبادت ہو و کفایت سونے کا
 جہاد فی سبیل اللہ اور از ہاری چہانا دشمنوں سے ثواب جہاد راہ خدا کہتا ہے پھر فرمایا حضرت
 یحییٰ ان یکتب هذا الحدیث یا لذهب لازم ہے کہ اس حدیث کو آب طلا سے لکھیں و عنہ
 اَنَّهُ قَالَ مَنْ بَلَیْ اَوْ اَبْلَى ثَلَاثَیْنِ فَلَهُ الْجَنَّةُ اور دوسری حدیث میں پھر اوس جناب نے فرمایا جو
 ذکر ہا لکھ کر دعا پڑھائے اوس کو خدا اوسپر جنت کو واجب کرتا ہے و مَنْ بَلَیْ اَوْ اَبْلَى عَشْرَکَ
 فَلَهُ الْجَنَّةُ اور چھ دس بار ولائی دس اوس کو خدا اوسپر جنت کو واجب کرتا ہے و مَنْ بَلَیْ اَوْ اَبْلَى

وَاحِدًا قَالَهُ الْجَنَّةُ أَوْ جُورُ وِیَارِ وِیَارِ اِیْتِ مِی کُودِ اِوِ سِی رِی جِئْتُ کُ وِاجِبِ کُ رِ تَاجِ وِ مَن
 تَاجِ کِی قَالَهُ الْجَنَّةُ بَلْکَ جُورِ تِ گِ رِ یَ کُنْدِ وِ کُنِی بِنَی خُدا وِ سِی رِی جِئْتُ کُ وِاجِبِ کُ رِ تَاجِ وِ قَالَتْ
 مَن لَمْ یُحِزْنِ عَلٰی مَصَابِنَا فَلَیْسَ بِنَاکِی پَسِ تَحْقِیْقِ کِ جُوشِخْصِ هَی رِی مَصِیْبِ سِوِ اُورِ دِلِ اُوسِ کَا
 مَحْزُونِ نَہِ وِ سِی رِی شِیْعُونِ سِوِ نَہِیْنِ ہِی رِی اَحَادِیْثِ صِیحِہِ مِیْنِ وَاوَرِ دِہِوِ اِہِوِ کِ مَحْضَرِ سِلِیْمَانِ مَیْمَرِ
 خُدا تَعَالٰی فِی مَلْکِ عَظِیْمِ دِیَا تَہَا اُورِ تَمَامِ حِیْنِ وَاَنْسِ اُورِ پَرِندِ اُورِ چَرندِ تَاجِ اُونِکِ کِہِ تَہِوِ کِ جِسَہِ وِہِ کَلَمِ کُ رُ
 وِہِ بَجَا لَاقِی تَہِوِ جُوشِخْصِ تَہِوِ تَہِوِ اُوسِی جِنَاتِ طِیَارِ کُ رُ تَہِوِ اُورِ دِہِوِ اُوسِی تَاجِ کِیَا تَہَا کِ صَبِیْحِ کُ وَاِیْکِ مَہِیْنِوِ کِ
 رَاہِ نَکِ اُونِہِیْنِ لِبَاقِی تَہِی پَسِ اِیْکِ دِنِ تَحْتَ سِلِیْمَانِ ہِوِ اُورِ جَا تَہَا نَاگَا ہِ صَحَا کِہِ بِلَاہِ پَرِوِ پَنچَا تِیْنِ مَرْتَبَہِ
 ہِوِ اُورِ تَحْتَ کُ وِ گُ رُ دِشِ دِی فِتْحَاتِ اَنْ یَقَعَ عَلٰی الْاَرْضِ پَسِ خُوفِ ہِوِ اُکِ تَحْتَ زَمِیْنِ پَرِ نَہِ گُ رُ
 غُضِ ہِوِ اُشْہَرِ گِی اُورِ تَحْتَ زَمِیْنِ پَرِ اِیَا قَالِ سِلِیْمَانُ یَا رَیْحُ مَا سَبَبُ اضْطِرَابِکِ مَحْضَرِ سِلِیْمَانِ
 فَرَمَا اِی ہِوِ اِی کِیَا سَبَبِ تِی رِی اضْطِرَابِ کَا بُولِ ہِوِ اِی کِہِ وِ کُ رِ نَہِ جِیْمِیْنِ وِ مَضْطَرِبِ ہِوِ نَہِیْنِ یَقُولُ فِی هٰذِہِ
 الْاَرْضِ سَبَطُ مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ وَاَبْنُ عَلِیٍّ اَلْمُؤَادَّہِ کَہِ قَتْلِ کِیَا جَاہِیْگَا بَیْجِ اِسِ زَمِیْنِ کُ رِ نَہِ اُوسَا مَحْضَرِ کَا
 اُورِ بِنَا عَلِی کُ رَا کَا قَالِ مَن یَقْتُلْہُ مَحْضَرِ سِلِیْمَانِ بُولِ اُوسِ فَرَزَنْدِ مَیْمَرِ اَخِرِ الزَمَانِ کُ وَاِیْنِ شَہِیْدِ
 کُ رِی کَا قَالَتْ یَزِیْدُ مَلْعُونُ اَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِیْنِ ہِوِ اُوزِ عَرْضِ کِی کِہِ یَزِیْدِ اُوسِی شَہِیْدِ کُ رِی کَا
 اُورِ لَعْنَتِ کُ رِی کَا وِ سِی رِی اِہْلِ اَسْمَانِ وِ زَمِیْنِ پَسِ لَعْنَتِ کِی سِلِیْمَانِ فَرِی زِیْدِ پَرِ اُورِ بَہْتِ نَفِیْنِ کِی اُورِ جِیْنِ
 وِ بَشَرِ وِ مَرِغِ جُہِ رَاہِ سِلِیْمَانِ تَہِوِ سَبَا مِیْنِ کَہِ تَہِوِ پَرِ تَحْتَ کُ ہِوِ اِی کِہِ اُگُ رِ ہِی پَسِ اِسی طَرَحِ سِلِیْمَانِ
 اِیْنِوِ مَلْکِ وِ بَا دِشَاہِ تِ مِیْنِ شُغُولِ تَہِوِ کِہِ اِیْکِ دِنِ کَمَا مَحْضَرِ سِلِیْمَانِ فَرِی کِہِ مِیْنِ اِیْکِ رُوزِ تُو مَلْکِ اِیْنَا
 دِی کُہِوِنِ اُورِ اَرَامِ اُوسَا وَاَنْ فَصَعَدَ عَلٰی الْقَصْرِ پَسِ چُڑَہِ کُ وَاِیْکِ قَصْرِ لَبَنْدِ پَرِ اُورِ حُکْمِ کِیَا کِہِ کُ وِی سِی
 پَسِ نَہِ اُتَہِ کِہِ اِیْکِ دِنِ مِیْنِ اَرَامِ مِیْنِ بَسِرِ کُ رُ وَاَقَامَ مَسْکِنًا عَلٰی عَصَا یَنْظُرُ اِلٰی مَسْکِنِہِ اُورِ تِکِیہِ
 دِی کُ عَصَا پَرِ کُ تَہِوِ مَلْکِ وِ بَا دِشَاہِی پَرِ اِیْنِی نَظَرِ کُ رُ تَہِوِ فَنَظَرُ شَخْصًا وَاَحِدًا عِنْدَہَا قَالِ مَن اَنْتَ
 پَسِ اِیْکِ شَخْصِ کُ دِی کَمَا حِیْرَانِ ہِوِ کُ پَرِوِ چَہَا کِہِ تُو کُ وَاِیْکِ ہِوِ کِہِ فَرِ اِجَا زَتِ مِیْرِی جَلَا اِیَا قَالِ اَنَا الَّذِیْ
 لَا کُ وِ شَیْءٍ وَلَا فِتْحَاتِ الْمُلُوکِ بُولَا وِہِ مِیْنِ شَخْصِ ہِوِنِ کِہِ نَہِ رِشْوَتِ لِیْتَا ہِوِنِ اُورِ نَہِ بَا دِشَاہِ ہِوِنِ

وَرَأَاهُ أَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وَكَّلَ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْضَ الْأَرْوَاحِ مِنْ مَلِكِ الْمَوْتِ هُوَ أَنْ
 خُذَ مِنْ عَالَمٍ فِي مَجْهُوَ مَقْرُورٍ كَمَا هُوَ قَبْضُ أَرْوَاحٍ عَلَى سُلَيْمَانَ بُولُو كَمَا بَالَا وَجْهَهُمْ حَكْمٌ هُوَ هُوَ ضَمَاتٍ
 وَهُوَ قَدْ تَمَّ حُكْمُكَ أَنْ يَسْ مَرُورٍ سُلَيْمَانَ مَكْرُورٍ عَصَائِكُ كَثُرَتْ تَوَسُّبُ جَنِّ كَارٍ وَبَارِئٍ مَشْغُولٍ تَمَّ وَاجِبٌ
 كَمَا سُلَيْمَانَ حِينَ كَثُرَتْ نِيكَتُهُ بَيْنَ بَنِي جَبَدِيكَ فِي عَصَا أَوَّلِكَ كَمَا يَأْتِي أَوْ رَضَتْ سُلَيْمَانَ عَلَى نَبِينَا وَعَلَيْهِ
 السَّلَامُ كَرِي تَوَجَّاهُ فِي جَانَا كَمَا سُلَيْمَانَ مَرُورٍ أَوْ تَرَكْ كَمَا سَبَّ كَا مَوْنُكَ أَوْ جَنِّ ابْنِكَ شَكْرٌ كَرَّازٍ بَيْنَ دِيكَ
 كَمَا أَوْ سَوَّاهُ كَمَا مَوْتِ سُلَيْمَانَ سَوْفِي حَلَوْنَ الْمَاءِ وَالْوَرَقِ عِنْدَ هَا كَحَتَّ الْأَرْضِ بَيْنَ رَكْمَتَيْنِ
 بِأَنِّي أَوْ كَمَا نَزَدِيكَ دِيكَ كَرِي زَمِينِ جَبَابِ أَمَامِ جَعْفَرٍ صَادِقٍ فَمَا فِي بَيْنِ كَمَا أَسَى جَبَّتْ سَوْجَانِ
 دِيكَ هُوَ تَوِي هُوَ كَرِي أَوْ بِأَنِّي بِأَيَا جَانَا هُوَ بَيْنَ وَهْ جَنِّ رَكْبَا فِي بَيْنِ غَرَضِ اسْ بِيَانِ سَوْجَانِ هُوَ كَرِي حَضَرِ
 سُلَيْمَانَ كَمَا فِي عَرْتِ وَتَوَقِيرِ تَهِي لِيَكُنْ مَعْلُومٌ هُوَ كَمَا سَبَّ اطَاعَتِ أَوَّلِي خَوَامِشِ دَلِّ سَوْجَانِ تَوِي
 بَخْلَافِ أحوالِ جَبَابِ سَيِّدِ الشَّهَدَا كَمَا أَوْ سَ جَبَابِ بِرِثَارِ مَوْنُكَ جَنَاتِ كَيْسِي أَرْزُو رَكْمَتِهِ تَوِي كَمَا بِأَنِّي
 جَانِ أَوْ سَ بَادِشَاهِ النَّسْ وَجَانِ بِرِثَارِ كَرِينِ مَكْرٍ أَوْ سَ فَرْزَنْدِ جَبَدِ رَكْرَا فِي كَيْسِي مَدْغُورَانِ كَمَا
 أَوْ جَنَاتِ خَاكِ أَوْ رَايَا كَمَا أَوْ رَنُوحِ وَشِيُونِ كَمَا كَرِي جَابِجَا لَوْكَونِ فِي أَوَا زَكْرِي جَنَاتِ سَنِي جَبَابِ
 أَمْ كَلْتَوْنِ سَوْفِي مَقُولِ هُوَ كَمَا جَبَّ بَهَائِي مِيرَ اشْهَدِ هُوَ أَوْ كَمَا وَرِثِمِيرَ بِأَيَا تَوْنِ خِيَمِ بَيْنِ تَهِي صَدَا عِاسِ
 سَكْرٍ وَرِثِمِيرَ بِأَنِّي تَوِي دِيكَ مَا كَرِينِ خَالِي أَوْ رَاكِينِ كَتِينِ كَرَا هُوَ بِهَ حَالِ دِيكَ مَكْرِينِ نَعْرِي مَارِ كَمَا رَوِي
 فَتَوَعَّتْ هَا تَقَا أَسْمَعَ صَوْتَهُ وَلَا أَرَى شَخْصَهُ بَيْنَ أَيْكَ جَانِبِ خِيَمَةٍ سَوْ أَوَا زَكْرِي كَمَا كَوْنِي دَهْ
 أَوْ سَا فِطْرَتِ أَمَّا تَوَاهُ يَهْ كَمَا تَمَّا كَمَا أَوْ مَوْلَا مِيرِ هَمَّ أَوْ تَوِي كَمَا بِأَنِّي نَصْرَتِ كَرِينِ أَوْ رَجَانِ بِأَنِّي
 فَدَا كَرِينِ لِيَكُنْ هَزَارِ اَفْسُوسِ هُوَ كَمَا هَمَّ اسْ سَعَادَتِ سَوْ مَحْرُومِ رَهْوِ فَنَادَا يَهْ يَحْيَى مَعْبُودِكَ مَن
 أَنْتَ بَيْنَ بِكَارِي أَوْ سَوْ وَاسِطَةِ خَدَا كَرِي مَجْهُوَ كَمَا تَوَكُّونِ هُوَ فَقَالَ أَنَا سَيِّدُكَ مَن مَلُوكِ الْحَيِّ
 جِئْتُ أَنَا لِنَهْضَةِ الْحَسَيْنِ بُولَاوَهُ أَوْ وَخَرَّ شِيرِ خَدَا مَن هُوَ أَيْكَ بَادِشَاهِ بَا شَاهَانِ جَنِّ سَوْ أَمَّا تَوَاهُ
 مَن نَصْرَتِ فَرْزَنْدِ رَسُولِ خَدَا كَمَا قَوْجَدَ نَا هُوَ قَدْ قُتِلَ لِيَكُنْ اَفْسُوسِ كَمَا هَمَّ وَنَبِينِ شَهِيدِ بِأَنِّي أَوْ
 هَمَّ مَحْرُومِ هُوَ كَمَا جَانِ بِأَنِّي فَدَا كَرِي هَمَّ قَالَ وَاسْغَاةَ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ اللَّهُ بِهَرَاهُ كَا نَوْرِهِ مَارِ كَرِي

تسليم

ج

کہنے لگا کہ ہزار افسوس امی ابا جند اللہ تمہاری پیاسی شہید ہوئی پر اور قبیلہ بنی اسد میں سے ایک شخص
 روایت کی ہے کہ جب فرزند رسول اور جگر گوشہ بول پیاسا مع لشکر مدینہ فرات پر شہید ہوا تو اس قدر
 عجائبات مشاہدہ کئے کہ میں اور ان نعشوں سے کہ طاق و سبکیاں کی نہیں تھیں بعض اودھن سے یہ ہیں
 إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ مَوْجًا عَلَى نَفْسٍ كَفَّتْ لَهَا الْمَسْكُ وَالْعَبْرُ جِبْ هُوَ اجْلَبِي تَتَى تَوْنَعُشْمَا وَاطْم
 بوی مشک و عبیر آتی تھی و لم ازل اری نجومًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَتَوَقَّى مِنَ الْأَرْضِ
 إِلَى السَّمَاءِ اور ہمیشہ ستارے آسمان زمین پر قریب نعش حضرت کرنازل ہوئے تو اوپر چلے جاتے
 اور میں ہنساتا کسی سے پوچھ نہ سکتا تھا اور جب غروب آفتاب ہوتا تھا تو ایک شیر جانب قبلہ ہوتا تھا
 او سکھ خوف سے بین گھر چلا جاتا تھا اور جب صبح ہوتا تھا تو اوپر جانور جانب قبلہ جاتے دیکھتا تھا
 فَقُلْتُ فِي نَفْسِي إِنَّ هَؤُلَاءِ خَوَارِجٌ فَلَمْ حَوَّجُوا عَلَى عِبَادَةِ اللَّهِ فَأَمَرْتُ بِقَتْلِهِمْ بَسْ مِنْ حِرَاقِ
 اور کہتا تھا دل میں کہ انہیں لوگ خارجی کہتے تھے کہ انہوں نے عبد بن زیاد پر خروج کیا ہوا تاکہ اسے
 انکو قتل کا حکم کیا و اری مِنْهُمْ مَا لَمْ أَرَهُ مِنْ سَاكِرِ الْقَتْلِ مگر یہ کیسی خارجی ہیں کہ ایسے
 امور عجیب و غریب انکی نعشوں سے دیکھتا ہوں کہ کہی اور کشوں کی لاشوں سے نہیں دیکھیں پس اس
 آجکی رات میں بین رہوں گا تو دیکھوں کہ یہ شیر گوشت ان لاشوں کا کھاتا ہو یا نہیں غرض جب
 غروب آفتاب ہوا تو وہ شیر آیا اور میں خوف سے او سکھ کانپنے لگا اور یہ خیال ہوا مجھ کو اگر راد اسے
 کھانا گوشت بنی آدم کا ہو تو مجھ ہی ہلاک کرے گا وَاَنَّا فِي ذَلِكَ مُتَقَلِّبُونَ وَهُوَ يَخْطِي الْقَتْلَى امین
 اس فکر میں تھا کہ وہ شیر قلا گاہ میں داخل ہوا اور نعشوں کو سوگھتا تھا حتی وقف علی حبسہ
 كَانَتْهُ الشَّمْسُ إِذَا طَلَعَتْ يَمَانُ نَكَ كَ وَه شیر ایک نعش کو سر ہاڑ کر رہا ہوا کہ وہ نعش مثل آفتاب
 تابان زمین پر تھی پس وہ شیر نعش کو بغل میں لیکر منہ اپنا ملتا تھا اور روتا تھا کھانے والا کہ
 یہ عجائبات خالی اسرار سے نہیں ہے وَاِذَا اِسْتَمُوعُ مُعَلَّقَةً وَمَلَاكِتِ الْأَرْضِ نَاكَاہِ بَتِ مِ
 شمعین معلق روشن دیکھیں مگر کہ تمام زمین روشن ہو گئی وَاِذَا يَبْكَاؤُ وَحِجْبٌ وَلَطِيمٌ نَاكَاہِ
 ایک آواز رونی اور نوح کی اور سنہ پٹنے کی بلند ہوئی پس جب تامل سے سنا تو وہ آواز بن زمین کے

نیچے سوائے تین اور ایک اون رونیا لون سہ کہ مکرونا ہو و احسینا کہ و اقولا عینا ہا حسین
 احوالہ العین کہ میری رونگو کثر ہو گئی پس قریب گیا میں اوس آواز کو و اقسمت علیہ یا للہ و
 رسولہ من تلوون اور قسم دی میں خدا اور رسول کی اور پوچھا کہ تم کون ہو فقلن نحن نسائ
 بن الحنفیہ ہون کہ ہم عورت جن بن پر پوچھا میں تم روتی کیوں ہو اور کیا حال ہے تمہارا فقلن
 فی کل لیلۃ الی الصباح ہذا اعوانا علی الحسین الذیج العطشان بس کہا اون
 عورتوں نے اسی شخص پر شکوہ شام و صبح تک ہم یوں ہی روتی ہیں حسین غریب ہو کر پیاسا ہو کر حکا
 کوئی رونیا لائیں ہو پس کہا میں ہذا الحسین الذی یجلس عندک الاسد یہی نفس حسین
 کہ جبکہ پاس شیر بیٹھا ہو فقلن نعم بولین وہ ہاں ہی حسین ہے نواسا رسول خدا کا کہ جسو لعینوں نے
 مثل گو سفند کر ہو کا اور پیاسا بھی کیا اعراف ہذا الاسد قلت لا اس شخص آیا تو اس کو
 ہی جانتا ہو میں کہ انہیں فقلن ہذا ابوہ علی ابن ابیطالب وہ بولین ایشخص یہ شیر نہیں
 ہو تبھو بصورت شیر و کمانی دیتا ہے یہ بابا حسین کا علی ابن ابیطالب ہے کہ انہی فرزند غریب نصیب
 نفس پر ہر شکور و فرات بن فوجت و دعوئی لجوی علی اخی و لطمت و جھی پس سنک
 را اختیار و ناہو اور سنہ پر طمانی مارنا ہو اگر پر کہ افسوس فرزند رسول خدا بکس و تنہا مارا گیا
 اور نفس اوسکی یوں پڑی ہے پس حضرات رونا جات کا بجا ہے کہ کب حضرت سلیمان پر صیبت
 پڑی تھی مثل صیبت مسین ابن علی کہ چنانچہ جب حضرت سلیمان کی قبض روح ہوئی تو وہ عیش
 و آرام میں قصر عالی پر تھو اور فرزند رسول خدا تین دن کا ہو کا پیاسا ریگ گرم پر اپنی خونیں لوثا تھا
 اور تلوار پر تلوار اور نیزی پر نیزہ پڑا تھا اور جب قبض روح حضرت سلیمان کی ہوئی تو وہ نظارہ
 ملک و شمت میں تھو آہ آہ اور فرزند علی مرتضی کا وقت اخیر یہ حال تھا کہ اوسکا بیان زبان پر
 نہیں آتا جو حال اون حضرت کا تھا جناب صاحب الامر علیہ السلام زیارت میں فرماتے ہیں یعنی
 ای ہدیہ زگوار جب تم زخمی ہو کر ریگ گرم پر پڑو تو تھو تطوان الخیول لجوا فرھا و تلعلوا لاطعنا
 و جوا لہا گھوڑی تھیں ہا یوں سورند تو تھو اور باغی تلوار بن بلند کیو تھے قد رشح جبینک

اوس سو پوچھا کہ اے شخص خبر دو مجھ کو اوس چیز کی جو باعث تیرے خوف اور بیم کی ہوئی ہو فقال یا
 رَسُولَ اللَّهِ اَمْرٌ عَجِيبٌ اوسو عرض کی یا حضرت شیخ قصہ میرا عجیب ہے کہ میں اس وقت بکران چڑھا
 کہ ایک بھیڑ آیا اوسو حملہ ایک بکری پر کیا اور اوسو لچلا مینو اوسو ایک پتھر مارا اور بکری پتھرالی پڑوہ
 اور ایک بکری کو پکڑ کر لچلا مینو اوسو بھی پتھر الیا اسی طرح سو اوسو چار بکریاں پکڑیں اور مینو پتھر اچھرا
 ثُمَّ قَالَ وَحَمَلْ عَلَى الشَّيْءِ فَالْقَيْتُ الْجَوَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ جَبْ بِأَنْجُونِ مَرْتَبَةً يَا اَوْبَكِي
 پر حملہ کیا پھر مینو ایک پتھر مارا پس وہ بھیڑ یا دم کر ہل بیٹھ گیا اور قدرت خدا سو یون گویا ہوا کہ آیا تو
 شرم نہیں رکھتا کہ مانع ہوتا ہو اوس روزی سو کہ خدا فی واسطے ہمارے مقرر کی ہوئی ہو کہ اس بھیڑ
 نہایت حال تیرا عجیب ہے کہ تو ایسی باتیں کرتا ہو فقال كُوشْتُكَ أَجِدُوكَ يَا مَرْءِیْ عَجِبٌ مِنْ هَذَا
 یہ سنکے اوس بھیڑ زور لگاتا کہ اگر چاہو تو تو میں ایسی چیز کی خبر دوں کہ وہ اس سو بھی عجیب و غریب
 کہا مینو کہ اوسکو بیان کر فقال بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالْإِسْلَامِ
 وَهُوَ يُخْبِرُ بِكَيْسِيَا قِيٍّ وَمُصَلَّى كَمَا اوس بھیڑ زور لگتا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے جناب محمد ابن عبد اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ کو رسالت پر سبوت کیا ہو اور وہ حضرت مذکورین خبر آئندہ و گزشتہ دین میں
 اونکو پاس ہو شفا ہر در و کی پس و اے تجھ پر کہ تو اب تک اون حضرت کی خدمت میں شرف نہیں ہوا
 اب تو جا اور ایمان لا اور اونکو پیغمبر آخر الزمان جان اور اونکی اطاعت کر جیسا کہ حکم کرین او
 بجا لاجس منع کرین اوس سو باز رہتا انجام پتھر پھیر ہوا اور عذاب الہی سو سالم رہو راعی کتا ہو کہ
 مینو اوس سو کہا کہ تیری اس بات سو کمال مجھو شرم آتی ہو کہ اب تجھو بکریوں کو کہا نہ سو منع کروں پس
 مختار ہو جسقد چاہو ان بکریوں سو کہا کہ اب میں منع نکرو نگاہ پر اوس بھیڑ زور لگاتا کہ اے بندہ خدا شکر کر
 تو خدا کا کہ تجھکو خدا نے اون لوگوں میں سے کیا کہ جو عبرت پکڑتے ہیں اور تابع احکام الہی ہوتے ہیں اور اے
 بدترین مردم وہ لوگ ہیں کہ جانتے ہیں فضائل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور دل میں انکار کرتے ہیں
 اور اسے طرح اونکو ہما فی علی بن ابی طالب کو فضائل اور مرتبہ دیکھتے ہیں اور آگاہ ہیں اونکو علم و
 زہد و شجاعت سو اور امداد پیغمبر سو اور اس پر ولین عداوت رکھتے ہیں أَحَبَّ اللَّهُ سَنَ أَحَبَّهُ وَسَنَ

الْبَغْضَةُ فَهُوَ فِي النَّارِ خُذُوا دُوسْتِ رُكَنَاهُ اَوْ سِجُودُ دُوسْتِ رُكَنَاهُ عَلٰی كُوَاوَرِ جَوْ بُغْضٍ وَ عِدَاوَتِ
 كَرِي اَوْ سِجُودِ اَبَدًا لَا دُجَنَّمَ مِّن رَّهِيْكَ اِنَّمَا اِيْهَا الْوَارِثُ فَهُوَ قِسْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَعْرَاضُ عَلٰی قِسْمِ
 جَنَّتِ وَ نَارِ اَوْ دُجَنَّمَ دُوسْتِ اَوْ نَكِي مُّوَجِبُ خُلُوعِ بَهْتِ اَوْ دُشْمَنِيْ اَوْ نَكِي بَاعِثُ خُلُوعِ نَارِ اَوْ دُجَنَّمَ
 كَرِي كَمَا كَرِي اس فَضِيلَتِ دُوسْتِ اَوْ نَكِي كُونِ عِدَاوَتِ كَرِي كَرِي سِجُودِ اَوْ سِجُودِ كَرِي كَمَا كَرِي اس سِجُودِ
 كَرِي جَبِ جَنَابِ رَسُوْلِ خُذَا عَلٰی اَللّٰهِ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَمُ كِي رَحْلَتِ هُو كِي تُوُوهُ لُو كِي اَوْ نَكِي پُھَرِ جَانِيْ كَرِي اَوْ
 اِيْجَرِ كَرِي نِيْہَا دُوسْتِ ظَاہِرِ كَرِي كَرِي اَوْ دُوسْتِ ظَلَمِ و سَمِ اَوْ پُھَرِ و رَا كَرِي كَرِي اَوْ رَحِيْ اَوْ نَكِي پُھَرِ لِيْ كَرِي اَوْ رَحِيْ
 قَتْلِ كَرِي كَرِي اَوْ سِجُودِ سِجُودِ اَوْ سِجُودِ اَوْ سِجُودِ اَوْ سِجُودِ اَوْ سِجُودِ اَوْ سِجُودِ اَوْ سِجُودِ اَوْ سِجُودِ اَوْ سِجُودِ
 كَرِي كَرِي دُوسْتِ اَوْ نَكِي كَرِي كَرِي اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 اَمَامِ حُسَيْنِ كُو حُو رُتُوْنِ كُو اَوْ نَكِي اَسِيْرِ كَرِي كَرِي اَوْ شَہْرِ شَہْرِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 اَوْ اَوْ نَكِي مَنَعِ كَرِي كَرِي دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 ظَلَمِ شَدِيْدِ كُو دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 رُو بَا كَرِي حُسَيْنِ مَانِ رُو تُوِيْ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 خُذَا كَرِي كَرِي خُذَا كَرِي مَقْرُكِي اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 سُرُوْرِ كَرِي اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 جَانِ و دِلِ سُو كَرِي اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 شَہَاوَتِ جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنِ يَادَا اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 و اِنْ تَشْرِيفِ لَّا دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ يَغْنُوْا سَلَامُ هُو پُھَرِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 حَقِّ تَوَكُّلِكَ فِي وَصِيَّتِكَ عَلٰی ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ وَ اَلَيْهِ الْحُسَيْنِ وَ الْحُسَيْنِ پَرِ كَرِي اَوْ دُوسْتِ
 پَرِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ
 اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ اَوْ دُوسْتِ

بگاہ شد یکدای پس روی جناب رسول خدا را فرمایا خدا لعنت کرد و اوس پر جو میری بهائی علی کو
 اور میری فرزند حسن اور حسین کو شید کر دی پر میری ذمہ اپنا زمین پر رگر کر کنی گو واللہ انت رسول اللہ
 قسم ہو خدا کی کہ تم پیغمبر خدا ہو برحق حضرت فرمایا کہ ای بہیر یوحنا حتمی میری نبوت کی تصدیق کی
 اسی طرح علی کی امامت کی تصدیق کرو وہ بہیر حضرت کو پاس آئے اور منہ اپنا زمین پر رگر کر بولوا السلام
 عَلَيْكَ يَا وَصِيَّ رَسُولِ اللَّهِ وَثِيَّ الْعَالَمِينَ مِنْ مَسْكَ يَدِكَ فَهُوَ لَنَا وَمِنْ تَحْلُفَ عَنْكَ فَهُوَ عَوْدُ
 سلام ہو پیرای و صی رسول خدا جس نے تمہاری پیروی کی اوسے نجات پائی جہنم سے اور جس نے تمہیں
 چھوڑ دیا وہ ہلاک ہوا فَطُوبَى لِمَنْ أَحْبَبَكَ وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَخْجِرُ جُحُومَ
 مِنَ النَّارِ أَبَدًا پس خوشحال اوسکا جو تم سے محبت رکھو اور عذاب ہو واسطے اوسکو جو تم سے عداوت
 کرے تحقیق جناب حدیث تمہاری دشمن کو کہی آتش جہنم سے باہر نہ نکالے گا ای علی اگر کوئی شخص تمام
 روی زمین کو راہ خدا میں تصدق کرے اور بقدر راہی تم سے بغض رکھو لازم ہے خدا پر کہ اوسکو ہمیشہ عذاب
 الیمین میں گرفتار رکھو یہ حال دیکھ کر سب تعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نجات تو کہے جو ان ہی علی سے اس قدر
 محبت رکھتے ہیں اور طبع و مشاویہ میں سنا مرتبہ جناب امیر المومنین اور ان کی اولاد کا کہ جانور اور ان
 اس قدر محبت رکھتے ہیں چنانچہ کتب مقبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جب جناب سید الشہداء شہید ہوئے وَاذَا
 يَطَايَرُ اَبْيَضٌ قَدْ اَتَى وَ مَسَّحَ بِدَمِهِ وَ طَارَ نَاكَاہُ اَيَك مَرِغَ سَفِيدَا اَيَا اور خون امام میں لوٹا اور اوپر گیا
 اور خون اوس کو پر وں سے ٹپکتا تھا پس اور کہتے ہی جانور شاخاں و درخت پر سایہ میں محفوظ بیٹھتے تھے
 وَكَرَّابَ وَدَانَهُ كَرْتُو بَسِ بِيہ جانور بولا يَا وَتِلْكَ اَسْخَلُونَ يَا مَلَايْہِ وَالْحُسَيْنِ فِي اَرْضِ كَرْبَلَا
 فِي هَذَا الْحَرْفِ عَلَي الرِّمَاضَا ايوای ہو پیر کہ تم آب و دانہ کا ذکر کرتے ہو اور حسین فرزند علی و فاطمہ
 اس گرمی میں زمین کر بلا کی ریک فقیدہ پر بیٹھیں و کفن پڑا ہے سب جانور بیتاب ہو کر کہ بلا کہ پیرف
 اُو گروا وَاَسِيْدَنَا الْحُسَيْنِ فِي اَرْضِ كَرْبَلَا مَلَقِي عَلَي الرِّمَاضَا جُثَّةً بَلَا دَا سِ وَلَا خَسِلَ
 وَلَا كَفَنَ ہِس دیکھا جناب امام حسین کو زمین کر بلا پر بوسہ و میخسل و کفن آغشته بجا خون پیر زمین
 تَوَاقَعْنَ عَلَي اَدَمَاہِ تَمَرُغْنَ فَيَا جب یہ حال حضرت کا دیکھا تو آپ کو غش حضرت پر گرا دیا اور

خون حضرت میں لوٹی لگا اور اپنی زبان میں شیون کرتی تھی وَفِي بَعْضِ الْكُتُبِ مَا قِيلَ لِلْحُسَيْنِ
 حَوَّجَتِ الْوُحُوشُ وَالْذِّيَابُ وَالْأَسَادُ مِنْ مَسَاكِنِهَا يَبْكُونَ چنانچہ بعضی کتب میں تو یہ ہے
 کہ جب فرزند شیر خدا شہید ہوا تو جانوران وحشی اور بہیر اور شیر اپنی سکون سے نکل آئے اور روئے
 اور چلا کر پہنچے تھے وَمِنْهُمْ مَنْ يَدُورُونَ جَنَّةَ الْحُسَيْنِ وَيَقِيلُونَ بَعْضُ انہیں سے بعض حضرت کی
 تصدیق ہو کر تھے اور گرد پہنچے تھے اور نوحہ و زاری کرتے تھے اور جسم شریف کو بوسہ لیتے تھے وَيَضْرِبُونَ
 الرُّؤُوسَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَارَةٌ يَنْظُرُونَ إِلَى السَّمَاءِ اور سر و گلو زمین پر دیوی مارتے تھے اور
 کبھی آسمان کو طرف سے اڑتا کر دیکھتے تھے اور نعرہ مارتے تھے وَمِنْهُمْ مَنْ يَجْعَلُونَ عِنْدَ شَطِّ الْقَوَاتِ
 وَيَبْكُونَ وَلَا يَسْقُونَ اور بعضے ان میں سے دریا کی طرف آتے تھے اور اسی نظر حسرت دیکھتے تھے کہ
 فرزند ساقی کو ٹھاپہ سپاس مارا گیا ہوا اور روئے تھے اور پانی نہ پیتے تھے اور اس طرح ماتم جناب امام میں
 مشغول تھے کہ ایک دوسرے کا متعرض نہ ہوتا تھا یعنی آہو شیر و گرگ سے نہ بہا گئے تھے اور شیر و بہیر نہ لنگو
 نہ ستاؤ تھے افسوس جانوروں کا تو یہ حال تھا اور آدمیوں کا یہ حال تھا کہ کسی طرح رحم نہ کیا کرتے تھے اور
 ظلم سے باز نہ آتے تھے چنانچہ ایک گروہ ہنستا ہوا اور خوشی کرتا ہوا پیش عمر سعد آیا اور بولا کہ اے امیر مبارک
 یہ فریخ کہ دہر زہر کو پیسا فوج کیا سب آرزو میں ہماری برائیں قتل حسین میں وَاَنَا شَيْئَانَا
 اَوْ لَحَيْنَا الْحَيُولَ عَلَى جَنَّةِ الْحُسَيْنِ پس اتنا چاہتے ہیں کہ آرزو میں ہماری برلا اور اذن دی کہ
 گھوڑے نعش حسین پر دوڑائیں کہ ہماری دل ٹھنڈی ہوں قَالَ ذَلِكَ لَكُمْ عمر سعد فرمایا کہ تمہیں اختیار
 کہ نعش پر گھوڑے دوڑاؤ جسم حسین کو پامال کرو غلی و فاطمہ کو بھیجیں کرو فَلَمَّا سَمِعَتْ ذَلِكَ
 الْحَالُ صَاحَتْ وَبَكَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا رَاوِی کہتا ہے جب یہ خبر زینب خاتون نے سنی کہ وہ سہم
 جسے ملا کہ اپنی بکلو ملے تو آج رونداجاتا ہے وہ حسین جی رسول خدا کا ندھی پر چڑھاؤ تھے اور جبرئیل
 ہوا جہلاؤ تھے وہ گھوڑوں کی ٹاپوں سے یا مال ہو گا ایک آہ کا نعرہ مارا اور روز گلیں اور سنہ پر طمانچہ
 مارتی تھیں کبھی روتی ہوئیں جناب امام زین العابدین پاس آتی تھیں جب انہیں غش میں پاتیں
 پھر روتی پٹھیں درخیمہ پر آتی تھیں وَتَادَا هَهُوْلَ وَاجْدَا وَالمُحَمَّدَا اَلَا اَمَّا لَوْ كَانَ اُنْبَاكَ

الحسین اور کبھی منہ مدینہ کی طرف کر کر چلائی تھیں ہاں اے انا ہاں اے عجب خدا محمد مصطفیٰ آبا نہیں
 دیکھتو تم حال اپنی فرزند حسین کا کہ تم تو گناہ ہی پر چڑھاؤ تو چہائی پر لٹاؤ تو خامون کی کیا حال کیا ہو
 قَتَلُوا عَلَى السَّعْبِ وَالطَّسَاءِ قَتَلَ كَيْسَا اِسْوَبُو كَاتِبِينَ وَكَانَ بِسَائِمًا اَدَا دُوَا اَنْ يُّطَوُّوا لِحُلِيِّ
 عَلَى اجْتِمَاعِ ابِ چاہتے ہیں کہ جسم نازک کہ جلتی زمین پر دھوپ میں پڑا ہوا اور زخموں سے چر گردن سے لہو بہتا
 گھوڑوں سے بال کرین تم قَوْلَ هَلْ فَيَكُم رَاحِمٌ پھر لشکر مخالف کی طرف خطاب کر کر کہتے تھیں ار
 لوگو کیا تم میں کوئی رحم دل نہیں ہے کہ میرا بھائی روند ا جانا ہاں اے اے بچاؤ سے بچاؤ سَعْدِ مَا كَفَاكَ
 قَتْلُ اخِي وَبَنِيهِ اے عمر سعد کافی نہوا تبھو قتل کرنا میری بھائی حسین کا اور اسکو فرزندوں کا اب
 یہ ظلم کیا چاہتا ہے اگر ہمارا قتل منظور ہو تو ہمیں قتل کر لیکن میری بھائی حسین کی نعش نہ روندو اور
 اسپر گھوڑوں نہ دوڑا آہ آہ کون سنتا تھا فریاد دختر نہرا کی اون کا فون کی گھوڑی بڑھا کہ دوڑائیں یہ لڑکی
 شیر حائل ہوا وَهُوَ يَبْكِي وَيَكُودُ حَوْلَهُ اور وہ روناتا تھا اور گردن نعش کو دوڑاتا تھا اور کبھی حضرت کو قتل
 انگبین لٹاتا تھا اور کبھی آسمان کی طرف دیکھ کر کہتا تھا يَا رَبِّ انْظُرْ اِلَى ابْنِ بَنِي يَسَّيْكَ قَتَلُوهُ
 عَطَشًا نَا بَعِيْرُ ذَنْبِ اے پروردگار دیکھ اپنی حسین فرزند نہرا بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف
 کہ بیگناہ اوسو تین روز کا پیاسا قتل کیا ہوا اب اوسکی نعش پر چاہتے ہیں کہ گھوڑی دوڑائیں یہ مکمل
 وہ شیر دوڑا اون لعینوں کی طرف اور تیرہ آدمی جہنم داخل کرو اور باقی بھاگو اور اے عمر سعد سو سارا
 ماجرا کہا قال هَذِهِ فِتْنَةٌ لَا تَشْرَوْهَا عَمْرُ سَعْدٍ فَمَا كَمَا كَيْسَةُ قَتْنَةُ ہرگز اسو کسی پر افشا نہ کرو اور کر بلا
 کوچ کیا بیٹوں اور بہوون کو جناب امیر اور فاطمہ کی سر برہنہ شریان بیکجا وہ و عمار پر سوار کیا اور
 ہاتھ اونکو سیونین باندھ کر اون کو گلوئین باندھ دیو اور ایسا طوق بہاری امام بیار کو گلے میں ڈالا کہ گلو
 مبارک زخمی ہو کر خون بہتا تھا اور ہاتھ دونوں سے گلے میں بند ہوتے اور جو روٹاتا تھا اوسو تیروں سے
 مار ڈالتے اور روئی نہ تھرتھراوی کہتا ہے کہ جب اونٹ اون بیکسو کو قریب قریب کھینچو اور اونکو سلاطین
 کہ یہ قبر ہر اول حسین شہید مشلم غریب کی ہے تو زیادہ صدای نوحہ و شیون اہل بیت بلند ہوئی تھی
 تھا کہ روڑو روڑو تو اونپر سو گھر میں قَوَائِمُ صَدِيقَةٍ بَنِي وَتَقُولُ اَلَا اَلَا وَلَقَدْ لَفَسْنَا مِنْ اَعْلَى

البعید را وی کتبا جو کہ دیکھا میفرمود و نہیں ایک لڑکی کو کہ بال اوس کو سر کر کھلو ہو جو اور جا بجی نشان
 نیلے اوس کو منہ پر پڑی تھو آہ کہتی تھی اور پتھری کرتی تھی اور اس درد سورتی تھی وہ قہیم کہ جو لوگ
 ہمراہ اونکو تھو وہ بھی روتی تھو جب اوسو قبر تسلیم کو دیکھا تو بڑا اختیار اچھا اونٹ پر سو گرا دیا اور قبر کی طرف
 دوڑی حضرات وہ دختر تسلیم تھی اور قبر سو یہ کلام کہ فرنگی یا ابنا یا بی عین اری قبرک
 ہاوی مظلوم بابا میری کن آنکھوں سے دیکھو قبر تمہاری لبتی گنت الیوم عجمیا ای بابا کاش میں
 اندھی ہوتی کہ تمہاری قبر نہ کہتی یا ابنا قتلا احاک الحسین ظمنا نا ای بابا کچھ تم فرسنا قتل کیا
 لعینوں فرتمہاری بہانی حسین کو پیاسا و سلبو نسا و لم یترکوا علی رؤسنا قناعا و ہما سرایب
 ہمارے امام اور حمایت کرنیوالے کو قتل کیا تو پھر خاطر خواہ ہمیں لوٹا کہ چار دین اور مقنعہ تک ہمارے
 چہین لٹا اور یہاں تک ہمیں قید کر کے لاؤ ہین یا ابنا کطسوا علی الخدودنا ای بابا طالمون
 ہمارے منہ پر طمانچہ مارو کہ اب تک رخساری میری نیل دین اور ای بابا کئی دن ہوئی کہ ہمارے بہانی ہم سے
 بچر گئے ہین میں جانتا تھا کہ بابا کی قبر پر پتھر ہو گا اب میں نا امید ہوئی معلوم نہیں کہ حال اونکا کیا
 ثم احشقت قبرا یبھا وصاحت و بکت حتی غشیت علیہا پھر قبر سو اب سو اب کی پست کر روتی
 اس قدر کہ روتی ہوئی ہو گئی لوگوں نے اوسی طرح اونٹ پر سوار کیا اور وہ قافلہ اسیر و لگانہ
 کی طرف روانہ ہوا روایت چہیں ہے روایت ہرنی کی اور تاراج کرنا خیام کا اور لوٹنا اہل بیت کا
 اور تازیانہ مارنا امام زین العابدین علیہ السلام کو عن جابر ابن یزید الجعفی عن محمد ابن علی علیہ
 السلام جابر ابن یزید جعفی نے روایت کی ہے جناب امام محمد باقر علیہ السلام کان علی ابن الحسین علیہما السلام جالسا
 مع جماعۃ کہ جناب امام زین العابدین ایک جامعہ اصحاب سو بیٹھتے تھے اذ اقبلت خبیثۃ من الصحرا حتی
 وقفت قد امة ناگاہ ایک ہرنی جانب بیابان آئی تاکہ سامنے حضرت کو کھڑی ہوئی فحننت وضربت
 بید بچھا پس وہ ہرنی کچھ بولی اور ہاتھ نہین پر مارتی تھی فقال بعضهم یا ابن رسول اللہ پس عرضکی
 بعض اصحاب نے کیا حال ہے اس نے کہا یہ تو آپ سو چلی آئی کہ جیسے چلی ہوئی تھی فقال ان ابنا لک
 طلب من ابیہ خشفافا مو بعض الصیادین ان یصید لہ خشفافا پس حضرت فرمایا کہ ایک بڑا کتا آیا

اوسو اپنویا پس سو ایک بچہ آپو طلب کیا پس زیر ذریعہ صیادوں کو حکم کیا کہ کوئی بچہ آپو شکار کر لاؤ
 فَاَصَادَ بِالْاَسَدِ حَشَفَ هَذِهِ الظَّبْيَةِ وَلَمْ تَكُنْ قَدْ اَرْضَعَتْهُ پس شکار کیا شام کو اوس بچہ کو
 بچہ کو اور اوسو دودہ نہ پلایا تھا فَاَلْهَمَهَا نَسْلُ اَنَّ لَحْلَهٗ اِلَيْهَا لِتَرْضَعَهُ وَتُدَّ عَلَيَّهِ بِمِ
 سوال کرتی ہر کہ میں اسکو بچیکو اس تک لا دوں تا یہ دودہ پلا دوں اور پھر صیاد تک پہنچا دوں فَصَا
 زَيْنُ الْعَابِدِينَ اِلَى الصَّيَادِ فَاحْضَرُوْهُ وَقَالَ اِنَّ هَذِهِ الظَّبْيَةُ تَرْضَعُ اَنَّكَ اخَذْتَ
 حَشَفًا لَهَا وَاِنَّكَ لَمْ تَسْقِهَا لَسْنَا سَنَذْخُلُهَا اَخَذَتْهُ پس دیکھو رحم دلی حضرت کی کہ اوس ہر کوئی اس
 صیاد کو پاپس آئے اور اوس سو طلب کیا اور فرمایا کہ یہ ہر فی گمان کرتی ہو کہ تو نے بچہ اس کا پکڑا ہو
 اور تو نے اوسو جیسے دودہ نہیں پلایا وَقَدْ سَأَلْتَنِي اَنَّ اَسْأَلَكَ اَنَّ تَقْصِدَ قِيَامَ عَلِيٍّ
 اور اس ہر فی سوال کیا مجھے کہ میں تجھے کہوں کہ اسکو بچیکو اس تک لا دوں فَقَالَ يَا بَنَیْ رَسُولِ
 اللّٰهِ اَلَسْتُ اَسْتَحْیُوْهُ عَلٰی خَدَّیْ صِیَادٍ فِیْ عَرْضِیْ اَوْ فِرْزَنْدِ رَسُوْلٍ خَدَّیْنِ اَسْبَرِ اَعْمَاوَسَیْنِ
 کہ یہ جانور صحابی ہوا اس کا کیا اعتبار کہ اپنی بچیکو لیکر چلی جاوے قَالَ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنَّ تَاْتِیَ بِاَمِ
 اِلَيْهَا لِتَرْضَعَهُ وَتُدَّ عَلَیْكَ حضرت نے فرمایا میں تجھے کہتا ہوں کہ تولادے تا یہ اوسو دودہ پلا
 اور میں اسو تیرے طرف پہنچا دوں گا یعنی میں ضامن ہوں کہ یہ لیکر بہاگ بنائیگی فَفَعَلَ الصَّیَادُ
 پس صیاد بچہ اوسکو لایا فَخَلَا رَاَتْهُ فَحَمَلَتْ وَدَمَّوْهُمَا لَبِیْزَتِیْ پس جوہین ہر فی نے اپنی بچیکو دیکھا
 تو بونوگی اور رونوگی اور آنسو اسکو جاری ہووے فَقَالَ زَيْنُ الْعَابِدِیْنِ لِلصَّیَادِ یَحْقِیْ عَلَیْكَ
 اَلَا وَهَبْتَهُ لَهَا پس اہ جوہین حضرت نے بیواری اوس ہر فی کی دیکھی پس رحم ابن رحیم نے صیاد
 فرمایا تجھ کو قسم ہے میری حق کی کہ یہ بچہ اسکو دے ڈال فَوَهَبَهُ لَهَا فَانْطَلَقَتْ مَعَ الْخَشَفِ وَهِيَ
 فقول پس صیاد نے بچہ اوسکو دے ڈالا وہ ہر فی شاد شاد اپنی بچہ کو لیکر چلی اور یہ کہتی تھی اَشْهَدُ
 اَنَّكَ مِنْ اَهْلِیَّتِ الرَّحْمَةِ وَاَنَّ بَنٰی اُمِّیْہِ مِنْ اَهْلِیِّ اللّٰغَةِ گواہی دیتی ہو میں کہ تم اہل بیت
 سزاوار رحمت الہی ہو اور بنی امیہ دشمن تمہاری سزاوار لعنت و بیواری میں مقام خاک اور اٹانیکا
 کہ افسوس ایسے رحیم کو ملعونوں نے کیا رخ اور صدیوں کے عزیز ساری سامنے لکڑی کی ہاٹیوں کو

اوس جناب کو ذبح کیا بابا کا اون کو سرنیزہ پر چڑھایا اصغر بیابا نک کا خون بہایا اون کو سانپ ایک ظالم
 طمانچہ شکنیتیم حسین کو رخصت کر دیا کیا رنج ہوا ہو گا اوس امام غریب کو جب میریخ اون کو
 سانپ اون کو عزیزوں کو پھونچ ہو گو عن زینب بنت علی ابن ابی طالب بیاض فخری میں جناب
 زینب سے منقول ہو کہ جب امام مظلوم شہید ہوئی فاکاناً عمو ابن سعدہ وحن و قوف نلطم
 علی ارحی الحسین وجنتہ علی الارض بلاد میں پس آیا ہمارے قریب عمر سعد اور ہم سب
 اہلبیت کھڑے ہوئے تو حال حسین ابن علی پر اور غرض اوس جناب کی بیسری زمین پر پڑی تھی وحن
 حیطوت یہ بیت الاعادی مکشفات الذوس مبتدؤلہ وجوہنا وابدائنا اور ہم
 سب برہنہ کھڑے ہوئے در میان دشمنوں کی منہ ہمارے کھڑے ہوئے و امرو علینا الصکر بالخصب اس حال
 ہی ہمارے عمر سعد شقی فرحم نکھایا اور حکم کیا لشکر کو کہ انہیں لوٹ لو قال زینب انا واقفہ
 اذا دخل علینا رجل اذرق العینین واخذ کل ما کان علینا وسلبنی ما کان
 علی جناب زینب فرمائی ہیں کہ میں کھڑی تھی کہ ناگاہ ایک شخص کبود چشمہ درانہ کس آیا اور چہین لیا
 ایسا بوجہ ہمارا اور لوٹ لیا زبور میرا نظر آئی زین العابدین وهو مطروح علی الطلع من
 الادیم وهو علیل پھر دیکھا اوس شقی فرمیرے بیٹے امام زین العابدین کی طرف کہ وہ بیمار مرض
 میں گرفتار ایک چڑی پر پڑی تو فحلب الطلع من تحتہ والقاء علی التراب پس اوس شقی
 کچھ اوس بیمار پر رحم نکھایا اور وہ چڑی بھی چھوڑی اونکو کینچ لیا اور اوس بیمار کو زمین پر ڈال دیا قال
 واتی الشمر کنتہ اللہ الی علی ابن الحسین وهو ساقی علی الارض واد قتله جناب
 زینب فرمائی ہیں آیا شمر ملعون جناب علی ابن الحسین کی طرف اور وہ جناب اوسیطرح زمین پر پڑے
 کہ اونہو کی طاقت نہ تھی اوس شقی فرارادہ قتل کا کیا اور کہا کہ اسو کیون چوڑ دیا جو اسے ہی قتل کر
 پس کینے کہا کہ یہ لڑکا کم سن ہوا سو نہ قتل کرو کہ یہ بیمار بھی ہو تم اقبل علینا عمو ابن سعد
 کنتہ اللہ فقمننا الیہ ونحن سلطیم بوجھہ فصاح علی من معہ احرؤا الناکحول الخیمہ
 پھر عمر سعد آیا اوسو دیکھو ہم سب کھڑے ہو گئے اور منہ پر طمانچہ مار ڈالتا اوس شقی فر حکم کیا اپنی رفیقو کو

تفح
 بتحویں سکون
 دوسرے دست سکون
 اربع لغات سکون
 وکام جناب کا کام
 نطع انطاع جافہ
 مر ۱۲

لَکَا دَوَاکَ کَرُوخِیو کَرُوخِیو لَه یَا دَیْلَکَ نَکَلَتَکَ اَمَّا نَکَا لَکَاکَ مَا فَعَلْتَ بِاَخِی الْحَسَنِ وَ
 قَطَعْتَ رَاسَهُ وَکَھَبْتَ لِنِسَاءٍ لَا وَاقَعَتْ اَلْحَفَا لَه وَهَکَلَتْ سِیَرِیَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَنَتْ
 اَزْوَاجَ عَدَاوَتِیْ اَنْ تَحُوْقَا فِی الدَّیْنِ اَدْبَسَ کَمَا مِیْرُوای تَجْهَرَانِ تِیْرِی تِیْرُو اَتَمِّیْنِ تِیْرُو نِیْنِ کَفَا یَتِیْ
 تَجْهَرِ وَهَ ظَلَمَ جُو کِیَا تُو فِی مِیْرِی بَهَائِی پَر اَوَر کَا مَاسِر اَوَس پِیاسِ کَا اَوَر لَوْتُ لِیَا اَهْلِ حَرَمِ کُو اَوَس کُو اَوَر
 یَتِیْمِ کِیَا بَچُوْنِ کُو اَوَنکُو اَوَر بِر دِه کِیَا دَخْرَانِ رَسُوْلِ خُدا کُو دِیْسَانِ دُشْمَنُوْنِ کَر اَبِ چَا هَتَا هُو تُو هِیْنِ
 اَلْکَیْنِ جَلَاوِی وَاوِی هُو تَجْهَرِ کِیَا جَوَابِ دِیْکَا تُو جَبِ اَبَا جَا هَرِی رُو زِیَا مَتِ کُو تَجْهَرِ دُشْمَنِی کَر نِیْگُو خُو کَلِی
 وَجْهَه وَکَلَمَ یُو دُجُو اَبَا پَسِ اَوَس شَقِی فِی مَنَه پِیْر لِیَا اَوَر جَوَابِ نَه دِیَا غَضَبِیْنِ مَقُولِ هُو کَلِی اَلْکَیْنِ مِیْنِ
 اَلْکَا دِی اَوَر اَهْلِ بَیْتِ کُو شَرِی بَر مَنَه پَر سُو اَر کِیَا اَوَر عَا دِی بَیَار کَر اَتَه رِسی سُو بَا نَدِی هُو اَوَر کُو فَر دِه کُو رُو اَنَه کِیَا
 نَا کَا هَ ظَرْ شَرِی بَانُو کِی اِنِی فَرْزَنْدِ عَلِیْلِ پَر پِیْرِی تُو یَه صَوْرَتِ نَظَرِ اَتِی کَلِی اَتَه دُو نُوْنِ رِسی سُو بَنَدِی هُو یِنِ اَوَر
 رِسی اِیْکِ شَقِی کَر اَتَه مِیْنِ هُو وَهَ کِیْنِچَا هُو اَوَر وَهَ بَیَار ضَعْفِ وَتَقَا هَتِ چَلِ نِیْنِ سَکَلَتَا شَرِی بَانُو فِی فَر مَیَا
 اِیْ نُو رُو دِیْدِه مِیْرُو خُدا مَنِ کُو تَجْهَرِ سُو قُرْبَانِ کَرِی کَلِی سَکِیْنَه پِیاسِ سُو مَرْتِی هُو سَکِیْنَه کَرِی یُو پَانِی کَمِیْنِ سُو پِیْرِ کَرِی
 اِمَامِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنِ فِی اِیْکِ آهَ کَا نَعْرَه مَارَا اَوَر فَر مَیَا کَلِی اِیْمَانِ پَانِی کَمَا نِیْ اَلْوَنِ فَلَمَّا سَمِعَتْ سَکِیْنَه
 کَلَامَ اِیْجِیْمَا فَظَرَّتْ اِلَیْهَ بَکَتِ یَکَا شَدِیْدَه اَپَسِ آوازِ بَیْرِی بَهَائِی کِی سَکِیْنَه فِی سَنَی تُو سُو اَوَنکَا کَرِی
 دِیْکَمَا یَه حَالِ اِنِی بَهَائِی کَا اِخْتِیَار رُوئی اَوَر بُولِی اِیْ طَالَمُوْنِ یَه ظَلَمَ تَمْنُو اَوَلَا دِی رَسُوْلِ پَر کِیَا کُوْنِ سُو دِیْنِ
 یَه رُو اِیْ کَلِی مِیْرُو بَهَائِی کَر اَتَه بَنَدِی هُو یِنِ اَوَر قُوْتِ اَسْمِیْنِ بَا دِی چَلَنُو کِی نِیْنِ هُو رَا وِی کَمَتَا هُو کَلِی اِیْکِ لَعُوْنِ
 بَر اَبَر سَکِیْنَه کُو نِیْرَه دِکَلَا کَر بُولَا چَپَر هَ اَوَس قُوْتِ خُوفِ سُو اَوَس کُو وَهَ تِیْمِ حَسِیْنِ بَیْدُو اَر کَا نِیْو لَکِی اَوَر سَهْمِ کَرِی
 چَپَر هُو گِشِی یَه دِیْکَلِی وَهَ بَیَار رَیْجُوْر نَا قَه سَکِیْنَه کِی سَمَتِ دُوْر کَرِی شَا یَدِ مِیْرِی مَنَتِ سُو اَوَس تِیْمِ پَر حَرَمِ کَرِی
 نَا کَا هَ ضَعْفِ وَتَقَا هَتِ سُو یَا فُوْنِ کَا بَیْرُو اَوَر زَمِیْنِ پَر گَرِیْرِی جِسِ لَعِیْنِ کَر اَتَه مِیْنِ رِسی تَهی اَوَس شَقِی
 کِیْنِچَا آهَ اَوَر اِیْکِ تَا زِیَانَه نِشْتِ بَسَار کَر پَر خُفَا هُو کِی اَس زُوْر سُو مَارَا کَلِی دِی دِی سُو تَر پَر گِیُو اَوَر پِیْر اَهْلِیْنِ سَبَار کَرِی
 پَارَه پَارَه هُو گِیَا اَوَر بَیْهوشِ هُو گِیُو زَمِیْنِ پَر گَرِیْرِی لَکُو جَبِ اَهْلِ بَیْتِ فِی اِمَامِ کُو زَمِیْنِ پَر پَرِیْرِی دِیْکَمَا سَب
 اَهْلِ حَرَمِ فِی اَبِ کُو اَوَنکُوْنِ سُو گَر اَدِیَا اَوَر فَر اَدِیَا وَیَلَا وَ اَصِیْبَتَا کَرِی لَکُو جَنَابِ زَیْنِ دُوْر کَرِی اِنِی بَیْرِی تَجْهَرِ

پس گئیں اور سر کو بغل میں لپیٹ کر مدینہ کرکوبلین و اجدادہ و اعلیائہ و افاضیہ و احسانہ ہم شاید تمہارے اہل بیت نہیں کہ ہمیں اس ذلت و خواری سے بچ جائیں اور یہ فرزند حسین کا ضرب تازیانہ سوزین پر ترپتا ہو روایت چہل و دوم آنا جبرئیل کا واسطے جہولا جملانیکی اور سوار ہونا امام حسین کا پشت رسول خدا پر و میان نماز اور پیش ہونا رسول خدا کا گریہ امام حسین سے اور پیشاب کرنا امام حسین کا کنار رسول خدا میں اور گم ہونا امام حسین کا جہول سے اور آنا جناب فاطمہ کا جنت سے نعش امام حسین علیہ السلام پر رؤی آن جبرئیل کہ تبارک و تعالیٰ فیجاء الوہراء نائمۃ والحسین فی ہمدیہ منقول ہے اکثر جبرئیل نازل ہوئے تھے اور دیکھتے تھے کہ جناب شیدہ شقت کا روبر خانہ سے شک کو سو گئی ہیں اور امام حسین جہولین رؤی ہیں فجعل یناغیہ فالتفت فکنت رؤی احد اہل جبرئیل جہولا جملانی تھے اور لوریان دیکھتے تھے کہ جناب شیدہ بیدار ہوتی تھیں تو آواز لوری دیکھتی تھی مگر کوئی نظر نہ آتا تھا فاحبرھا الیہی انہ کان جبرئیل پس جناب شیدہ یہ ماجر رسول خدا سے عرض کرتی تھیں تو حضرت فرماتے تھے کہ اے فاطمہ وہ جبرئیل ہے کہ تیری فرزند حسین کا جہولا جملانا ہے اور لوریان دیتا ہے حضرات جناب امام حسین کا یہ مرتبہ ہے کہ خداوند عالم فرمجت اوس مہر امانت کی تمام مخلوقات پر واجب کی ہے بلکہ خود وہ خالق ارض و سما اوس امام دو جہان کو پیار کرتا تھا کہ ارسال بچہ آہو اور خلعت عید سے اور دو ٹکڑے ہو کر گویا ہوا ہے اور منقول ہے کہ رسول خدا مشغول نماز تھے در عین سجدہ غفار و بلر خیدر کرار پشت رسول مختار پر سوال راوی کہتا ہے کہ جب طول سجدہ کو بہت ہوا تو میں سر اوٹھایا فاذا الحسنین علی کیف رسول اللہ پس دیکھا میں کہ امام حسین پشت رسول خدا پر سوار ہیں پس بعد فراغ نماز اصحاب نے سب طول سجدہ سوال کیا قال نزل جبرئیل علی وقال یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ لا ترفع رأسک سدا کم انہک علی رقبۃ حضرت فرمایا کہ فرزند میرا حسین میری پیٹھ پر تھا کہ نازل ہو جبرئیل اور کہا اے رسول خدا پروردگار عالم فرمایا ہے کہ اگرچہ تم حسین کو بہت پیار کرتے ہو مگر

عاشق حسین شاہزادہ خائفین جناب فاطمہ زہرا دختر رسول التقلین تہمین وہ معصومہ تو پرورش
 حسین میں دیکھو دن اور رات کورات نہ سمجھتی تہمین دن بہر چکی پیسہ تراوی پانی بہر چکی مشقت اور ہمتی
 اسپر ہی اوس خاصہ خدا نور چشم رسول خدا سوا غافل نہوتی تہمین اپنی فاقہ سحر شاد و شکر گذار
 رہتی تہمین گرفتار فاقہ حسین سے بیقرار و آشکارا ہوتی تہمین ایک آن مفارقت حسین کی تائید ہی دیتی
 اَنَّهُ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ قَوْمًا بَاكِيًا خُشَعًا مَقْنُونًا بِمَا كَانَتْ تَعْمَلُ فِي رَحْمَةِ
 رَسُولِ خَدَائِمِ بِيَوَارِ دُتِي هُوَ تِي آتِي قَالَ مَا يَكُنِيكَ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ اَلَا اَنْ فَوَقَدَ الْحُسَيْنُ
 عَنِ الْمَقْدِ جَنَابِ رَسُولِ خَدَائِمِ فَمَا يَكُونُ رُوتِي ہوا پر بارہ جگر میری فاطمہ عرض کی جناب سیدہ
 امی بابا کیونکر نہ روون کہ حسین میرا جہول میں سو گم ہو گیا فَاَسْتَعْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِسُكْرِ
 محبوب خدا ہی مضطرب ہوئی اور آنکھوں میں آنسو بہا لای کہ ناگاہ جبرئیل امین نازل ہوئی اور بولے
 اے رسول خدا غمگین نہ کیجئے امام حسین پیدا ہوئے جو حاملان عرش خدا مشتاق زیارت حسین تہمین
 کہ عرض کی ملائکہ فرور گاہ الہی میں کہ ہمیں زیارت حسین سے کامیاب کر پس حکم داور فرزند خدیجہ حضرت
 بالانوار آسمان لیگیا تھا تا زیارت اوس نیر برین امامت سہ حاملان عرش الہی سہ فرار ہوں اب وہ اپنے
 گوار میں ہیں کہیں جناب معصومہ سو کہ جاگرا وہ نہیں دودہ پلا میں یہ سنکر جناب سیدہ کی خاطر جمع
 ہوئی اور اگر اپنی نور نظر کو مثل جگر آغوش میں لیا حضرات اب مقام غور ہے جس حسین کا انگوٹھ
 او جہل ہونا ناگوار ہوا و سو غلاموں تہمین دن کا ہو کا پیاسا مع عزیزان مثل گو سفند کو فرج کیا اور
 کمر بکمر خاک و خونین غلامان بیگور و کفن جلتی زمین پر ڈال دیا یہ حال دیکھ کر کیا حال ہوا ہوا گار
 جناب فاطمہ کا چنانچہ بیاض فخری میں منقول ہوا فَاطِمَةُ الرَّهْوَاءُ لَمَّا تَزَلَّتْ إِلَى اَرْضِ
 كَوْبَلَا وَمَعَهَا جَبْرَائِيلُ وَالْمَلَائِكَةُ جَنَابِ فَاطمَہ زہرا بعد شہادت سید الشہداء میں کر بلا پر
 خلم برین چہوڑ کر تشریف لائیں تو جبرئیل امین باگروہ ملائکہ ساتھ اوس معصومہ کو تہ و شاد دیتی
 مِنْ قَلْبِ حَزَنٍ وَاَوْلَادًا وَاَوَّلَادًا وَاَوَّلَادًا وَاَوَّلَادًا وَاَوَّلَادًا وَاَوَّلَادًا وَاَوَّلَادًا وَاَوَّلَادًا وَاَوَّلَادًا
 نہایت متغیر تھا اور قلب محزون و دل روناک سہ فریاد کرتی تہمین اور فرماتی تہمین ہا ہی فرزند میر

ایامی و قرة العین ہوا و سبب دل میری پس ای جناب شیدہ نوحہ وزاری کرتی تھیں اذ ذلک وقع نظرها علی الحفل
 فی القیامہ سبب بوح و علی الارض مطروح ناگاہ نظر جناب شیدہ کی قتل گاہ میں ایک لڑکے
 پر مئی کہنچ کیا ہوا تھا پھر زمین میں پڑا تھا فقالت یا جبرئیل من هذا الطفل المدبوح وهو
 فی قتالہ پس وہ معصومہ بولیں ای جبرئیل یہ بچہ کون ہو کہ وہ بھی افسوس میں پڑا ہو اور اس بچہ کی
 ظالمون نے فوج کیا ہو ابھی تو وہ اپنی نہا پھر میں تھا قبل جبرئیل بن کلامہا وقال لها پس
 سنکے جبرئیل بیاختہ جناب شیدہ کو پوچھنے پر رومی اور بولہذا ولدک الحسین واقسمہ
 شاکر دکان ای فاطمہ زہرا یہ بیاتھار می فرزند حسین کا ہو اور مان اسکی شاہ زمان شہر بانو پس
 حال شکوہ فاطمہ فرمایا ایک چچ ماری اور کہا واولئک واثبتہ فوادا ایامی فرزند میری ہوا و بارہ
 دل میری یہو علی ائیک الحزینۃ المظلومۃ ان تَرَک فی التراب مخصبا بالدماء بہت
 دشوار ہوا و مخروہ و مظلومہ پر تیری کہ تجھ زمین پر خون میں غلطان دیکھو و عز علی جداتک
 فاطمۃ الزہراء ان تَرَک فی هذا الحاکل اور ای فرزند میری بہت شاق تیری دادی فاطمہ
 پر کہ تجھ اس حال سے دیکھو تیری مذبح خاک پر پڑا ہوا پھر نوحہ وزاری کرتی تھیں اور فرماتی تھیں شعر
 تمیت ان حیدر لا یزاک فوق الثری مخصوب بدماءک ای اصغر کاش نہ کہیں بچہ حیدر کر اس
 حال سے کہ کسی پر پڑا خون میں غلطان شعر ماحان ہان علیہ فوقک تمیت ان اصغر و انصب
 جو بلا تھیں نازل ہوئی بہت سخت علی ابن ابیطالب تمنا ہو مجھو ای فرزند میری اصغر کہ میں چاہتی تو تجھے سبک دیتا
 رسیدہ کی مجلس غریبہ کرتی حضرت کیا روح جناب شیدہ کی تشدد ہوتی ہوگی کہ اوں جناب کی آرزو پوری کی تو ہوا و انکو
 فرزند کو مجلس غریبہ کرتی ہو کہ جنکی نعش گور و کفن نہی ہی اور سوا جانوران حیرا جاننا کوئی رونو لانہ تھا اور رونو
 او کو طوق بخیر تھیں کہ شام میں لگے تھو شعر ما حدیث ان السہم و افاک یا صغیر بالحق یا بنی حاشاک
 جان میں ای بیارو سیر کہ جو دہریہ قابل بیارو بوسو کو تھا او سپر تھم مارا ای اصغر تجھ اس سن میں خر کیا
 ای فرزند میری یہ کام ہو و نصاریٰ سے ہی نہوتا جو ان کلمہ گو یوں فرمایا کہ تجھے ایسے تین دن کر پاتے
 بچہ کو فوج کیا تم صاحب حوالہ ساعۃ زمانۃ وھی تنادی پھر تادیر جناب شیدہ نعش اصغر

رویا کین اور فرسید کرتی تھیں واولد اے ہلکذا صدک علیکم من بعدنا ہا می فرزند ہر حال
 ہوا تمہارا بعد میری پس ابھی جناب معصومہ روتی تھیں کہ نظر اونی قتل گاہ پر پڑی تو اذہی
 تو اشکاً با مختصوب الیکین بالذین ماء و مطر و سح علی الرضا پس ناگاہ دیکھا ایک نوجوان
 کہ ہاتھ او سر کو خنیں بہرہ میں اور وہ خاک پر پڑا ہوا تھا کہ یاعجم من هذا الشاب المتحارب
 پس جناب فاطمہ اوسو دیکھ کر بیتاب ہو کر بولیں ای چچا جبرئیل یہ نوجوان کون ہے کہ جس کو ہاتھ
 عوض مہدی کو خون سر رنگین ہیں پس حضرت جبرئیل یہ سنکر رونے لگا اور بولا ای فاطمہ تم نہیں
 اس جوان کو پہچانتیں وہ بولیں میں نہیں پہچانتی یہ کون ہوا ای جبرئیل فقال هذا ابن الحسن
 هذا القاسم جبرئیل بولا ای فاطمہ زہرا یہ فرزند تمہاری بارہ جگر خن کا ہوا سی کا نام قاسم
 یہ سنکر جناب سیدہ فریادیں ماری اور یہ بین کرتی تھیں واولد اے و اقا و اقبلا
 ہا می ای فرزند میری ہا می قاسم ہا می کشتہ راہ خدا یا ولدی این ابوک الحسن المسموم یراک
 فی هذه الحاکلة اسے فرزند میرے قاسم کمان ہوا با تیر احسن مسموم کہ تجھ اس حال سو دیکھتا
 تو یوں ٹکڑی ٹکڑی پڑا ہوا فرما کر دیر تک جناب سیدہ نقش قاسم پر رویا کین یہ حال قاسم دیکھ کر
 قالت یا جبرئیل این ولدی الحسن این قوۃ عینی این شمرۃ فوادئ جب ذرا فاقہ
 تو بولیں ای جبرئیل یہ تو بتاؤ میرا فرزند حسین کمان ہوا لیس قتل فی هذا المکان مع اہل بیتہ
 قلم آرا یا جبرئیل بنی القلی ای جبرئیل کیا میرا بیٹا نہیں قتل ہوا انرا اہل بیت کو ساتھ
 کہ میں اوسو نہیں دیکھتی ان نعشوں میں قال قلنا سمع کلامہا لکی و بکت الملائکۃ راوی
 کہتا ہے کہ جب یہ کلام جناب فاطمہ کا جبرئیل فرسایا تھو روئی اور سب فرشتے رونے لگے فاقہ
 جبرئیل علی الجنت الحسنین پس جبرئیل روتی ہوئی جناب سیدہ مطلوبہ کو جسم پر سر حسین
 لائی کہ جہان رو بقبلہ خاک و خون میں غلطان وہ جناب پڑا تھا اور کہا ای فاطمہ دیکھو یہ تمہاری
 حسین کی نعش ہے جسو ظالمون فریقین دیکھو کا پیاسا مثل گو سفند کو زنج کیا فلما نظرتہ الیہا
 صاحت واولد اے و احسینا پس جب جناب فاطمہ فریادیں حسین کو دیکھا اس شکل

کہ ہمیشہ کلمہ گوی گوی و کلمہ گوی باپوں سے باپاں خاک و خون میں غلطان وہ ستارہ عرش خدا پڑا ہو پس حضرات
 تصور کیجئے کہ کیا حال ہوا ہو گا جناب فاطمہ کا کہ انہوں نے چکی میں پس کو حسین کو پالا تھا ہوا
 گرم سے بچاتی تھیں اور است و ان کو باپاکی یہ حال کیا پس یہ حال دیکھ کر جناب سیدہ فاطمہ نے ایک چم مار پی
 ہا و فرزند میری ہا و حسین میری یا و لدی من قطع راسک الشریف یا و لدی من رضى
 صدك العقیف ای پیار میری حسین کسی تیری سر کو کاٹا ای فرزند کسی تیری سینہ پاکیزہ کو ریزہ
 کیا اور رونا افسوس یہ حال کیا اوس حسین کا کہ جسکو سینہ پر فاطمہ زہرا لگے تھیں ناگوار جاتی تھیں تم
 انہا رمت نفسها علیہ و بکت و حلت و انت و جعلت تقول یہ کہو جناب مظلومہ نے
 آجکے اوس جسم میرے پر گردا دیا اور بدن محروم پر منہ ملنے لگیں اور کہی با واز بلند روتی تھیں اور کہی بین
 کر کر بیتابی سے روتی تھیں اور کہتی تھیں آی حسین ما ظلمکم لا یعرفون و من القورات القوم
 ستعوک ای حسین کیا سمجھے یہ ظالم کہ تمہو نے پہچانا اور اب فوات سے تمہو منع کیا فذریعت بعدی بکونک
 و بعد الذی علی الارض یرثونک ہا و ای فرزند میری جانامیڑ کہ بعد میری تمہو پیاسا فوج کیا اور بعد
 فوج کو بھی تمہو بیگ و کفن زمین پر ڈال دیا شعر منیت ان جدک فاباک + یوم لحقت یا حسین
 حصراک کا شکو ای حسین جد بزرگوار اور پدر عالی مقدار تمہاری آجکے روز کہ تو زمین پر پڑا ہو حاضر ہو تو
 پہر لکھارین ای بابا رسول خدا قتلوا الحسین یا رضى کو بلا و حیداً قویداً قتل کیا تمہاری است
 میری حسین کو کر بلا میں اکیلا ہا و افسوس تیری حال پر ای فرزند میری ابا عبد اللہ تم بکت حتی غشیت
 علیہا پہر اسقدر روئین کہ روتی روتی بیہوش ہو گئیں نغش حسین پر جب غش سے افاقہ ہوا تو خبر پیل اور
 او نہیں سمجھا کہ آسمان پر پہلچا اوس وقت جناب فاطمہ قیام ہو ہو کر فرماتی تھیں و دعتک اللہ یا
 قوۃ عینی خدا کو سوختی ہوں تمہو ای نور چشم میری حسین اور روتی ہوئیں خلد کو تشریف لیجلیں اور
 تلاوت فرماتی تھیں اس آیت کو و ما ظلمناہم و لکن کانوا انفسہم یظلمون و لا حول و لا
 قوۃ الا باللہ العلی العظیم روایت چہل و سوم حبشی کو کٹھا لگو بدن سے ملانا
 اور حال ساربان اور آنا جناب رسول خدا کا نغش حسین پر رخ علی و فاطمہ

وحسن مجتبیٰ فی الخراج الجراح عن عمر ابن یزید عن الشماخی قال ان علیا علیہ السلام
 کان قاعدا فی مسجد الکوفة وحواله اخصا به کتاب خراج الجراح من عمر ابن یزید سر رایت
 کی کہ شمالی فرما کہ جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام مسجد کوفہ میں نہر تو اور اصحاب حضرت گرد
 حضرت کو حاضر ہو قالوا لہ انا نعجب من ہذا الذین الی فی ایدی هؤلاء القوم ولست
 عندکم عرض کی اصحاب فر خدمت جناب امیر میں کہ ہمیں نہایت تعجب ہو اس دنیا سو کہ اس میں
 اس قوم کی ہو بغیر معاویہ وغیرہ کو اور نہیں ہو یہ دنیا آپ کو پس فقال اترون انا نری الذین
 فلا نطعکما پس یہ سنو حضرت فر ارشاد کیا آیا تم دیکھتے ہو کہ کیا میں دنیا کو چاہتا ہوں اور وہ مجھے
 نہیں ملتی بلکہ یہ گمان تمہارا غلط ہے تم قبض قبضہ من حصی المسجد فطمعنا فی کفہ یہ
 فرما کہ ایک سو بیسین سنگریزہ مسجد کو ادھار اور کھدست پنا بند کر لیا تم فتح کفہ عفا واذہبی
 جواہر تلخ و تر ہر پر کف دست کہول دیا تو وہ سب سنگریزی جواہر ہو گئی تو اور تابان و درخشان
 فقال ما ہذا پس ارشاد کیا کہ دیکھو یہ کیا ہے فظنونا فوجدنا اجود الجواہر پس دیکھا ہوا
 تو وہ عمدہ اور افضل جواہر ہو فقال لو اردنا اللہ لکان لنا ولکن لا نری ذہا پس فرمایا
 اصحاب سو اگر تم دنیا کو طالب ہو تو دنیا ہماری ہی لی ہو تی لیکن ہم چاہتے ہی نہیں اور اسکا
 نہیں ہیں تم رحمی الجواہر من کفہ فعادت کما کانت حصاة یہ فرما کہ ہسکیدا وہ
 جواہر دست مبارک سو وہ سنگریزی جیسے ہو ویسی ہی ہو گئی اور اسی کتاب میں مرقوم ہوا ان اسود
 دخل علی علی علیہ السلام فقال یا امیر المؤمنین سوقت فطمعنی تحقیق ایک
 حبشی داخل ہوا خدمت جناب امیر میں اور عرض کی اوس فرمایا امیر المؤمنین میں فر چوری کی کہ
 مجھ پاک کچھ یعنی حد جاری کچھ فقال علیہ السلام لعلک سوقت من غیر حذر و لجا و
 اللہ عنہ پس حضرت فر ارشاد کیا شاید تو فر چوری کی ہو غیر حرص سے کہ جسپر عقاب لازم نہیں ہوا اور
 خدا در گذر کر و اسو فقال یا امیر المؤمنین سوقت من حذر فطمعنی عرض کی اوس فرمایا امیر المؤمنین
 چوری کی ہی میں فر لائق عقاب پس مجھ پاک کچھ فقال لعلک سوقت غیر نصاب و لجا عنہ

راسہ حضرت فریاد کیا شاید تو فروری کی ہو غیر نصاب کہ جیسر ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہو اور نہ کو
 حضرت فرحمت دی دیکھو غلام نوازی اپنا قاک کی کس قدر اپنی غلام کو بچا رہیں کہ شاید اس سے تصور
 قابل ہاتھ کاٹ کر نہوا ہو اور اپنی جہالت یہ کہتا ہو تو ہاتھ اس کو بچ جائیں فقال یا امیر المؤمنین
 سقوت نصابا اوس دیندار فر عرض کی امولائے نصاب سو فروری کی ہو قلنا اقدرتک ثوان قطعہ
 امیر المؤمنین علیہ السلام فذهب وجعل یقول فی الطریق پس جب تین مرتبہ اور کیا
 اوس فر تو حضرت فر ہاتھ اوس کو قطع کر پوس وہ خانہ حضرت سے نکلا اور راہ میں یوں توفیق خضر کی
 کرتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا امیر المؤمنین وایمانم المتقین وقاعد الغر المحجلین ولعوب
 الدین وسید الوصیین وجعل یمدحہ جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام امیرین مومنین
 اور امام بن متقیوں کو اور قاعد الغر المحجلین بن اور سردار دین بن اور سردار وصیوں کو اور اسی طرح دل
 دہ و شہر حضرت کرتا جاتا تھا فسمع ذلک منہ الحسن والحسین علیہما السلام وقد
 استقبلاہ فدخل علی امیر المؤمنین فقال رأینا اسود یمدحک فی الطریق پس سنا
 یہ کلام اوس حبشی کا دونوں اکب دوش پیچھے و نور چشم حیدر و پارہ جگر خاتون محشر یعنی حضرت شیرو
 جناب شیر فر وہ دونوں شاہزادی خدمت جناب امیرین داخل ہو کر عرض کر فر لگو ای بابا ابھی ہنر
 ایک حبشی کو دیکھا کہ ہاتھ اوس کو توڑی تو اور نہایت حضرت کی تعریف و شہادہ میں کرتا جاتا تھا فبعث
 امیر المؤمنین من اعادۃ عنہ فقال پس حضرت فر لیکو بیجا کہ اوس حضرت پاس بلا
 جب وہ حبشی سامنے حضرت کو آیا تو حضرت فر فرمایا قطعک وانت ممدحنی اسی حبشی تعجب ہے کہ
 میں نے تو میری ہاتھ کاٹا تو تو میری تعریف کرتا ہو فقال یا امیر المؤمنین انک لہم شئی عرض کی
 اوس نے امیر المؤمنین امیر قاتلوں کو مجھ پر کیا گناہ سے میں کیونکر انکی تعریف کروں وان حببت
 قد خالط الحی ودعی فلو قطعنی اربا اربا لما ذهب حبک من قلبی اور حضرت
 محبت آپ کی میری گوشت و خون میں مل گئی ہو ہاتھ کسی اگر مجھ کو کڑی کڑی کچھ تو بھی محبت ایک ہی
 دل سے نہ لگاؤ قالہ امیر المؤمنین و وضع المقطوع علی موضعہ فصنع وصلح لکان

ویا احکم علیکم نبی السلام ثم لکی ایمانا رسول خدا اور ای بابا ای امان اور ای ہائی تم پر سلام
 حسین ہو یہ فرما کہ امام مظلوم اپنی بیگسی و غیبی بہت روتی اور بولیا جہاداً اے قتلوا واللہ یشاکنا
 و تسلبوا واللہ یساعنا ایمانا جان قتل کیا تمہاری امت فریاد ہارے مرد و نکو اور لوٹا اون ظالمون
 اہل بیت کو ہاری یا جہاداً اے ذبحوا الظالمین و کتبوا الاموالنا ایمانا بچ کیا واسد میری بچو نکو اور لوٹیا
 میری مال کو یا جہاداً اے یعرفوا اللہ علیک ان تری حالنا و ما فعلوا الکفارینا ایمانا بہت
 دشواری تیرے کہ دیکھو تم حال میرا جو کفار فرمایا پر ظلم و ستم کیا و اذ اہم قد جلسوا حولہ یملکون
 علی مصائبہ اور سب برگزیدہ خدا گرد امام مظلوم کو بیٹھو احوال مصیبت شکوہ اختیار روتے
 و قال لہ فقول یا اباکے یا رسول اللہ اما تری الی ما فعلت امتک یولدی اور جناب
 فاطمہ رو کو فرماتی تھیں ای بابا رسول خدا دیکھا تم کو کیا سلوک کیا تمہاری امت فرمیری فرزند حسین
 انا ذن لی ان اخذ من دیم شئاً تہ فاحضب یدہ فاحضبت یدہ فاحضبت یدہ فاحضبت یدہ فاحضبت یدہ
 میں خون ریش حسین لیکو اپنی ماتمی پر ملون و اکتفی اللہ عروجل و انا خصوبۃ یدم ولدی
 الحسین اور پروردگار عالم سے ملاقات کروں اسی حال سو کہ خون حسین میری ماتمی پر لگا ہو فقال
 لھا خذنی یا فاطمہ حضرت بولوی فاطمہ لو خون حسین اور مل اپنی سنے پر و انا اخذنا یضاً
 من دیم ولدی الحسین اور میں ہی خون حسین لیکو لسا ہوں پس جمال لعین کتا ہی قوایت
 یا خذون من دیم شئاً و مسح یدہ فاحضبت یدہ فاحضبت یدہ فاحضبت یدہ فاحضبت یدہ فاحضبت یدہ
 خدا ریش مقدس حسین کا خون لیتو تو اور جناب فاطمہ تو او سوائی پیشانی پر ہستی تھیں و الی و علی
 و الحسین یسبون لھو دھم و صد و دھم و ایدہ یحکم اور رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور حسین
 خون حسین گلو نہ اور سینو نہ اور ہاتھ نہ ملو نہ تو اور سنا میں کہ رسول خدا رو کو فرماتی تو فداک
 یا حسین یعزوا اللہ علی ان اذک تقطع الواس قوس الجبین و انت لہی تقطع
 الیدین فدا ہو تمہارے نانا تیرا حسین و اللہ بہت دشواری تمہارے کہ دیکھو تم تجھ اس حال سے
 کہ سر تو تیرا جدا ہوا و پیشانی تیری خون سے رنگین ہوا و نقش تیری سنے کو بھل خاک و خون غلطان

زمین پر پڑی ہوا اور ہاتھ تیر و تن سے جدا ہوں یا نبی مَن قَطَعَ يَدَكَ الْيَمْنَى وَتَنَى بِالْيُسْرَى
 ایفوزند میری بعد قتل کو تجھ پر کس نے ظلم کیا کہ تیرے دست راست کو کاٹا اور اس پر اکتفانہ کی اور بایان
 ہاتھ بھی تیرا کاٹ ڈالا پس جناب امام حسین نے عرض کی اے نانا یہ ظلم مجھ پر ایک شتر بان فرمایا ہے
 کہ وہ شقی میرے ساتھ مدینہ سے آیا تھا جب ازار بند کو میری دیکھتا تھا تو آرزو کرتا تھا اوس کو لینی کی اور
 سینہ ندیا اوسے جانتا تھا میں کہ یہ فعل قبیح اوس شقی سے سرزد ہوگا قَتَلْتُ حَجَّ يَطْلُبُنِي
 یَوْمَ بَيْنِ الْقَتْلَى پس اے نانا جب ظالمون نے مجھ کو تین دن کا بھوکا پایا سا فوج کیا اور سر کو میری سر پہ
 چڑھا کر لیگی اور بسم چاک چاک میرا خاک و خون میں غلطان پڑا ہوا تو وہ شقی میری تلاش کو نکلا او
 نعشہا و شہدائین دھونڈنے لگا فَوَجَدَ فِي جُحُشٍ لَدَايِیْ جَبْ پایا میری لاش کو میرے پڑا ہوا
 تو اوس شقی نے ارادہ میرے ازار بند نکالنے کا کیا وَكُنْتُ عَقْدْتُهَا عَقْدَ الْكَيْتِ اور میں نے اے
 نانا بہت سی گریہیں اوس میں دی تھیں فَضَرَبَ لِيَ التَّلَکَّ يَدًا فَحَلَّ عَقْدَ لَا سِنَهَا پس اوس
 لعین نے ہاتھ بڑھا کر ایک گریہ بولی فَدَدْتُ الْيَمْنَى فَقَبَضَهَا پس میں نے دست راست بڑھا کر
 ازار بند کو اپنی کپڑ لیا ہر چند اوس شقی نے زور کیا مگر ہاتھ میرے ازار بند سے نہ اٹھا جب اوس سے جدا ہوا
 وہ لعین ہتھیار تلاش کرنے لگا کہ ہاتھ میرا کاٹ کر ازار بند سے جدا کرے فَوَجَدَ قِطْعَةً سَيْفٍ
 مَسْکُودٍ فَقَطَعَ بِهَا يَمْنَى اوس شقی نے ایک ٹکڑا ٹوٹی تلوار کا پایا اور اوس سے میرے ہاتھ کو کاٹ کر
 زمین پر پھینک دیا فَقَبَضْتُ عَلَى التَّلَکَّ يَدَ الْيُسْرَى فَقَطَعَهَا مِنْ جِلْدِ دَسْتِ چپے اوس پر لیا
 کہ اب بھی یہ شقی باز ہوا اوس نے اوس ہی کاٹ کر زمین پر پھینک دیا اور پھر ارادہ ازار بند نکالنے کا کیا
 کہ اے نانا جان آپ کی آمد ہوئی فَوَحَى نَفْسُهُ بَيْنَ الْقَتْلَى پس وہ نعشہا و شہدائین چپ گیا
 فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ كَلَامَ الْحُسَيْنِ بَكَى بَكَاءً شَدِيدًا جب حضرت نے یہ حال جناب امام حسین سے
 سنا تو جناب رسول خدا بہت شدت سے روئے اور اوس لعین کی طرف آئے اور رو کر بول دیا جَمَالَ
 سَأَلَتْ يَدَيْنِ لِحَالِ مَا قَبْلَهُمَا جَبْرَيْئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَسَلَّا تِلْكَ اللَّهُ اجْعَلُونِ
 اے جمال کیون تو نے میرے حسین کو دے ہاتھ کاٹنے میں ہمیشہ جبریل و میکائیل اور سب ملائکہ خدا

چوتو تو اسکا کفک ماصعوا به الملائعین من الذل والھوان اے لعین تجھ کو رحم نہ آیا کہ
 میری بارہ جگر حسین پر کیا کیا ظلم و ستم ظالموں نے کیا اوس پر تو فی ظلم کیا سواد اللہ و سبحانک
 یا جمہال فی الدنیا والآخرۃ و قطع اللہ یدک و رجلیک خدا تیرے منہ کو سیاہ کرے اور لعین
 دنیا اور آخرت میں اور خدا تیرے ہاتھ اور پاؤں کو جیسا تو نے میرے حسین کو بعد شہادت کو آزار دینے
 دعا حضرت کی قبول ہوئی اور وہ ملعون اس وقت ان بلاؤں میں گرفتار ہوا روایت چہل چہارم بشارت دینا
 رسولی کا جناب فاطمہ کو عقد جناب تیسری اور انگوٹھی میں جناب تیسری کا کوع میں اور حال
 انگوٹھی کا تیسرا امام حسین کا بعد شہادت کو واسطے انگوٹھی کو اور احوال ہاتھ
 کا تیسرا سوا حال جمال علیہ اللعنة کو فی الخواتج ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم قال یا فاطمۃ لای شاک لک انک انتی من ربی فی اخی وابن عجمی کتاب خراج میں
 منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اے فاطمہ میری پس ایک خوش خبری بشارت
 آئی ہے جناب پروردگار سے بیچ حق برادر میری علی ابن ابیطالب کو وہ بشارت یہ ہے ان اللہ ذوج علیا
 یا فاطمۃ کہ ترویج کیا خدا نے علی کو ساتھ فاطمہ کو و امر رضوان خازن الجنة ہر شجرہ طوبی
 فحملت رقاعا بعدد مجی آہل بیتی اور بعد از ان حکم کیا رضوان کو کہ وہ خزینہ دار جنت ہے
 پس ہا یا رضوان درخت طوبی کو اور اوٹھائی برگ او کو موافق شمار و نشان البیت میری کو و انشاء
 ملائکہ من تحتہا من نور و وقع الی کل ملک خطا اور کہ فرشتوں نے ہر چہرہ ان پہون کو نور
 اور دیا ایک ایک نوشتہ سب فرشتوں کو فاذا استقرت الیقین ماہ یا ہلیما فلا تلغی تلک الملائکہ
 محبتا لک الا ذقت الیہ صیگا فیہ برآءۃ من التار جب قیامت قائم ہوگی اور سب خلق جمع ہوگی
 پس حج فرشتہ جس موتی ملاقات کریگا ایک نامہ اوسکو دیگا اونہیں ناموں میں سے کہ اوس میں برات
 و ہزار می آتش جہنم سے لکھی ہوگی سب شیعہ جناب امیر آتش کو محفوظ رہیں گے اعمش بن عفان سے
 منقول ہے کہ ایک دن ہم ابن عباس کو پاس کنارہ چاہ نہ فرم بھیجے تو اور ذکر احادیث رسول خدا کر رہے
 کہ ایک نقابدار آیا اور وہ بھی ہمارے پاس بیٹھ گیا جب ابن عباس ایک حدیث نقل کر رہے تو وہ نقابدار

ہی ایک حدیث روایت کرتا تھا فقال ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ انْتَبَهَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي شَجَبٍ هُوَ كَرِيهٍ
 کہ اگر شخص تو کو نہ ہر پس اون فرقیاب کو منہ پرست اوٹھایا اور کہا مَنِ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَ
 مَنِ لَمْ يَعْرِفَنِي فَكَانَا اَعْرَافًا جو مجھ کو پہچانتا ہو وہ مجھ کو پہچانتا ہو اور جو مجھ کو نہیں پہچانتا ہو او سکوت بلاتا
 کہ میں جنذب بن جنادہ کترین بندہ باری ابوذر غفاری ہوں سنا ہی میں فر رسول خدا سے اپنے
 کا لون سے اگر جوٹ کتا ہوں تو بہر ہی ہو جائیں یہ کان اور دیکھا ہی نہیں انھوں نے انھوں سے رسول خدا
 اگر دروغ کتا ہوں تو اندھ ہی ہو جائیں یہ انھیں کہ فرمایا رسول خدا فر علی قَاتِلُ الْبُزْزَةِ وَ
 قَاتِلُ الْكُفْرِ سَيُصَوِّرُ مِنْ نَصْرِهِ وَتَحْدُ وَلِ مَنْ خَدَّاهُ عَلَى بَيْتِهِ نَيْكٌ كَارُونَكَ اُو كَشْدُ
 کافرون کا ہو وہ شخص کہ جس نے علی کی مدد کی منصور ہو اور خواؤذ لیل ہو وہ کہ جس نے علی کو خوار و ذلیل
 کیا ایسا ہی الناس سنو کہ میں ایک دن رسول خدا کو پاس نماز ظہر پڑھتا تھا اِذْ جَاءَ السَّائِلُ فَسَمِعَ
 کہ ایک سائل آیا اور اہل مسجد سے سوال کیا اور کہنے لگا اوس سے کچھ نہ یا پس اوس سائل نے دونوں ہاتھ
 آسمان کی طرف اٹھائے اور بولا خداوند گواہ رہنا کہ میں نے مسجد رسول میں سوال کیا اور کسی نے
 کچھ نہ جواب نہ دیا اوس وقت جناب امیر رکوع میں تھے پس اشارہ کیا اوس سائل کی طرف اپنی انگشت
 پس وہ سائل آیا اور انگوٹھی اوس کی انگشت مبارک جناب امیر سے اوتار لی اور روانہ ہوا پس جب جناب
 رسالت آب مع جماعت اصحاب نماز ظہر سے فارغ ہوئے اور یہ سخاوت امیر عرب کی دیکھی تو سر ہٹا
 آسمان کی طرف اٹھایا اور یہ دعا کی خداوند امیر سے بہائی ہو پیغمبر نے تجھ سے سوال کیا تھا کہ کہول
 سینہ میرا اور آسان کر کام میرا وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ اَهْلِي اور قائم مقام و نائب کر میرے واسطے
 میری اہلیت سے میرے برابر کو جو بہائی میرا ہو سوال مٹھو کا تو نے قبول کیا اَللّٰهُمَّ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ
 وَرَسُولُكَ خداوند امین محمد ہوں بندہ تیرا اور پیغمبر برگزیدہ تیرا فَاشْرَحْ صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي
 پس کہول میری بھی سہجہ کو اور آسان کر کام کو میرے واسطے وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ
 آجھی علیگ وانشاء دہم ختم ہوئی اے خالق اگر گردان میرے واسطے وزیر اہل زمین سے میرے
 بہائی علی کو اور قومی کو اوس سے پشت میری ابوذر کترین قسم ہے خدا کی کہ ہنوز سخن حضرت کا

تمام نہوا تھا کہ جبریل خدا جو جلیل کی جانب سے یہ آیہ لایا تھا وَلَیْسَ لَکُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِیْنَ
اَسْنَوُا الَّذِیْنَ یُفِیْضُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَهُمْ رَاکِعُوْنَ نہیں حاکم زہار تمہارا اگر خدا
اور رسول اور وہ شخص کہ جو ایمان لایا ہے میں الیہ میں وہ شخص کہ برابر کرتے ہیں نماز کو اور دیتی ہیں زکوٰۃ
در حالیکہ وہ رکوع کرے یا اور میں غالی کلمات میں کہتا ہے کہ وہ انگوٹھی انگشت سبب انہی اور وہ
سائل جبریل تھا ہزار افسوس جس پر گزیدہ خدا فی عالم نماز میں انگشت مبارک سے انگوٹھی اتار دی
اوسکی فرزند کو جب شہید کیا تو اوسکو اسباب کو لوٹ لیکر قحطاً بَجَلْ بَنَ سَلِیْمٌ پس آیا بجل ابن سلیم
لمعون اور وہ انگوٹھی دست مبارک سے اتار کر لگا جب نہ اوتری فقط اَصْبَحَ الْحُسَیْنُ فَاَخَذَ
خَاتَمَهُ پس اوس شقی نے انگوٹھی کو لے کر انگشت مبارک کاٹ ڈالی اور انگوٹھی لگیا اور ایک شقی نے ارادہ
لینے کا ارادہ کیا کہ اوس مظلوم کو برہنہ کر دے روایت جمال مشہور ہے لیکن روایت بخاری سے معلوم ہوتا
کہ وہ لعین او نہیں ہیں تھا کہ جنہوں نے جناب امام حسین کو شہید کیا تھا چنانچہ بخاری میں منقول
کہ لوگوں نے دیکھا ایک شخص کو کہ بیدست و پائینا کعبہ میں دعا کرتا ہے کہ خداوند اے جو مجھ کو بخش مگر نہیں
گمان ہے مجھ کو تو کبھی بخشے گا اگرچہ جمیع اہل آسمان و زمین میری شفاعت کریں لوگوں نے اوس سے
پوچھا تو اوس نے کہا کُنْتُ فِیْہِمْ قَتَلُوْا الْحُسَیْنَ بَلَّوْا بِلَا یَہِ شَخْصٍ اوْ نِہِیْ شَخْصٍ فِیْہِمْ قَتَلُوْا الْحُسَیْنَ
حسین کو کر بلا میں قتل کیا قَتَلَ الْحُسَیْنَ رَاٰیَتْ عَلَیْہِ سَکْرًا وِیْلًا وِیْلًا حَسَنَةً بَعْدَ مَسْکَلِہِ
النَّاسِ پس جو وقت کہ قتل کیا گیا حسین تو دیکھا میں نے کہ ایک پانچاسہ پاؤں میں اوس سے منقول
تھا اور ایک ازار بند بہت خوب پڑا تھا بعد اوسکو کہ برہنہ کر گئے لوگ اوس جناب کو قاتل دے دے اَنْ
اَنْزَعَ السِّلَکَ پس ارادہ کیا اوس شقی نے کہ نکال لو پانچاسہ سوار ازار بند کو فرقع یدہ الیہ
وَوَضَعَ عَلَی السِّلَکَ پس جناب امام مظلوم نے اعجاز سے دست راست اوٹھا کر ازار بند پر کھدایا
ہر چند زور کیا مگر دست مبارک نہ اوٹھا اور وہ ازار بند نہ ہٹا فقط حَمِیْنُہُ مِنَ السَّیْفِ
پس اوس شقی نے حضرت کا ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالا پھر حضرت نے بائیں ہاتھ سے اوس کی بازو لیا فقط
یَسَارَہُ اَيْضًا اوس لمعون نے بائیں ہاتھ کو بھی کاٹ ڈالا اور ایک طرف کو پھینک دیا اور چال

کہ ازار بند یا بجای سوزن کمال از آگاہ ایک صدای مہیب خوفناک زیادہ تر زلزلہ سہمی بین فرار دست بردار ہوا اور
 مقبول ہو گیا اسی قتل گاہ میں اس وقت زند کو حصار فرمایا گیا غالب کیا فتمت بین القتلی پس انہیں نشوونما
 فرماتے کہ کان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقبل پس دیکھا میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 رسول خدا کے ساتھ علی اور فاطمہ ہی باوجودیکہ حسین مظلوم کا بدن سڑکاٹ کر لے گئے تھے لیکن دیکھا میں فرشتہ سر جو
 اور اس سر کو اپنی آغوش میں اون بزرگواروں فرمایا فقہلک فاطمہ پس بوسہ دیتی تھیں جناب فاطمہ
 اوس سر کو اور بیتاب ہو ہو کر فرماتی تھیں یا ولدی منی قتلتک قتله اللہ اور
 فرزند میری تھو کسے قتل کیا اسد اوس قتل کرے ومن فعلی لہذا یرک اور اسے نور دیدہ سیر عریض
 جان میری حسین میری ادبی کسے کی تجھ سے کہ بعد قتل کر ہاتھ ہی کاٹ ڈالو حضرات مقام رونیکا پر
 کیا حال ہوا ہو گا جناب شیدہ کا امام حسین کو اس شکل سے دیکھا کہ بدن پارہ پارہ اور ہاتھ کٹے ہوئے
 عزیزوں کی نعشیں گرد پڑی ہوئیں پس اوس ظالم فرشتہ کہ جناب شیدہ فرور کو بوجہا تو سنائیں فرشتہ
 دست بریدہ یوں کہنے لگا یا ایہا قتلتی شمری ایما در غم دیدہ میری قتل تو کیا ہو مجھو شمر فرشتہ قطع
 یدتی هذا التارثم اور کا فرین دونوں ہاتھ میری اس سو فی والی فرس جناب فاطمہ زہرا یہ حال
 سکر فرشتہ لگین اور یوں فرمایا یا ناکم قطع اللہ یدیک و یجلیک ای سو نیوال خدا تیرے دونوں
 ہاتھوں کو اور پاؤں کو کاٹے اور تیرے آنکھوں کو نکال دے اور داخل کرے تجھ کو آتش جہنم میں پس جب آنکھ
 اوس شقی کی کھلی تو اندھا تھا اور ہاتھ پاؤں خود بخود کٹ کر پڑے طاقت حرکت بدن میں نہ رہی اب
 دعا میری جناب فاطمہ کی داخل ہونا جہنم میں باقی ہو سبوں فرشتہ کی اوس ظالم پراور کہا
 ای کا فر تو فرزند فاطمہ کو ہاتھ کاٹ ڈالو کہ جسکے رسول خدا یوں لیتے تھے بلکہ عجیب طرح کی رقت ہوئی
 اللہم العن علی من ظلم الحسین وعائتہ روایت چہل و پنجم فضائل مجلس
 کو اور پیشاب کرنا امام حسین کا کنا رسول خدا میں اور ساتھ تاجروں کو نا
 فرنگن کا اور گداز کرنا کر بلا میں اور سب نعشوں کا دیکھنا اور ایمان لانا قال
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا بحلیس یملون فضلنا اهل البيت الا حققت بحلیس

جناب رسول خدا فرمایا جس مجلس میں ہمارے اہل بیت کو فضائل یا مصائب بیان ہوں اور میں
 اونکو شکر کو جمع ہوں تو ملائکہ اونکو احاطہ کر لیتے ہیں وَ عَشَّيْتُمْهُمْ الرَّحْمَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اور جب تک
 وہ اس مجلس میں بیٹھ رہتے ہیں رحمت خدا کی اونکو شامل حال رہتی ہے وَ اسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ الْمَلَائِكَةُ
 اِلٰی اَنْ يَّتَفَقَّهُوا اور فرشتے اون کو یہ طلب مغفرت خدا سے کرتے ہیں جب تک وہ مجلس تمام کو پہنچے
 وَ بَكَى فِيهِمُ اللَّهُ فِي الْمَلَائِكَةِ الْاَعْلٰی اور خداوند عالم ملائکہ اعلیٰ میں اون کو اس افعال پسندیدہ پر
 سبائت کرتا ہے اور کتاب نہایت میں ام الفضل دایہ جناب امام حسین سے منقول ہے کہ اونہوں نے کہا
 دَخَلَ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ هَلُمِّي اِلَيَّ ابْنِي کہ ایک روز جناب رسول خدا میرے
 گھر میں تشریف لائے اور بیٹھ گئے تو فرمایا کہ اے ام الفضل لائے میرے فرزند حسین کو پس میں نے ملا کہ جناب
 امام حسین کو حضرت کی گود میں دیا قُبِّلَتْهُ وَ صَمَمَتْهُ اِلٰی صَدْرِهِ ثُمَّ اَقْعَدَهُ فِي حُجْرَةٍ پس حضرت نے
 پہلے تو اپنے راحۃ دل کو چھاتی سے لگایا پھر گود میں بٹھالیا اور پیار کر کے لگو قُبِّلَ الْحُسَيْنُ فِي حُجْرَةٍ
 کہ ناگاہ جناب امام حسین نے حضرت کی گود میں پیشاب کر دیا پس اس طرح سو میں نے جھنجھلا کر امام حسین کو
 حضرت کی گود سے اٹھایا کہ جناب امام حسین نے رو دیا قَوَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَعَابَرُوهُ قَالَ مَهْلًا
 مَهْلًا يَا اُمَّ الْقُضَيْلِ پس مجھ رو نے جناب امام حسین کو دیکھا میں نے جناب رسول خدا کی آنکھوں میں
 آنسو بہا کر اور فرمایا آہستہ آہستہ اٹھ اے ام الفضل کہ یہ قطرہ آب سیاہ ہو جائے گا اور
 جو بچہ کہ میرے حسین کو پہنچا ہے وہ کیونکر بر طرف ہو گا حضرات یہ مقام رو نے اور خاک اور اینکا ہے کہ
 جناب رسول خدا کو روناجس کو کرکین کا اس قدر ناگوار تھا آہ کیا حال ہوتا اون حضرت کا جب
 دیکھتے تھے روز عاشورا کہ ہزار ہا نیرہ خونخوار و سکی جسم پر لگے تھے اور ہزار ہا وار تیر و شمشیر کو او سکھاتے
 اقدس پر پڑے تھے آہ کہ ان تھو رسول خدا جب ہی بیار اور نکاتین نکلی پیاس میں زبان خشک چبا چبا کو فرمایا
 يَا قَوْمُ نَا اَبْنُ الْمُصْطَفٰی وَ عَطَشَانِ اے میرے جموں میں نور دیدہ رسول خدا ہوں اور پیاسا ہوں
 اے قوم میں پسیر علی مرتضیٰ ہوں اور پیاسا ہوں اے ظالموں میں پارہ جگر فاطمہ زہرا ہوں اور کسینہ و مجرم
 نکمہ یا اور اس پیاس کو خیر جفا سے شہید کیا آہ ایہا الناس اس ظلم پر بھی جسم نکلیا اور نقش کواؤں

جناب کی میگور و کفن چھوڑ کر چلا گئو کہ سایہ بجز آسمان اور فرش سوارمین کو نہمانہ تھو رسول خدا کہ
عجاوڑ ہائی اور نہ تھو علی مرتضیٰ کہ اوس تن پاش پاش کو دھوپ سو بچا تو اس طرح وہ لعش اقدس
کتنے دنوں پڑی رہی کہ جانوران صحرا اوس پر رجم کیا کر پونس سایہ کر تو چنانچہ عبداللہ بن مسعود
منقول ہو کہ جس سال واقعہ کر بلا ظہور میں آیا تو اوس سال میں بہت سوتا جبر عراق کی طرف گئی تھو
جب مراجعت کی تو تاریخ دواز دہم محرم کو زمین کر بلا پر اتر کر ایک رنگن بھی سخ اپنی کینٹرون کے
ہمراہ قافلہ تھی وہ عورت کتنی تھی کہ جب میں وہاں پہنچی تو لشکر اندوۃ الم فرشتور دل سیری چھو گیا
جون جون نجات چاہتی تھی اور ترقی غم کی ہوتی تھی گمان کیا میں نے کہ خدا خبر کر و سبادا وطن میں
کوئی اقرباؤں سے سیری کر گیا ہو بولی ای کینٹرون تھہ کہ براسی رفع ملال چند ساعت اس صحرا کی سیر کروں
شاید یہ اندوہ دل سے سیری زائل ہو جب چلی میں قافلہ سے تھوری دور گئی تھی کہ دیکھا میں نے بہت سے
جانور اور قریب اور صدای نوحہ و فغان اداں سے بلند ہو اور بعض جانور خاک پر گر کر کوٹھتی ہیں
اور سخی میں بہری ہو رہی ہیں اور اس طرح روٹی ہیں کہ گویا پادشاہ اونکا مارا گیا ہو اس حال حوش
عظیم مجھ پر غالب ہوئی خیال کیا میں نے کہ شاید ان کا پادشاہ مارا گیا کہ جو یہ جانور اس بقیانی سے
روٹی ہیں پھر دیکھا کہ وہ جانور جانب راست بیابان جا کر جمع ہو رہی ہیں اور شدت سے روٹی ہیں اونچی
پوچھا میں نے کہ اوس طرف کیا ہو جو یہ سب جانور وہاں روٹی ہیں وہ بولی کہ غالب ہو کہ یہاں انکا
پادشاہ مارا گیا ہے سب جمع ہو کر تعزیت بجالا رہی ہیں بولی میں کہ چل دیکھیں انکا پادشاہ کو کہ دیکھا
پس اوس طرف کو کینٹرون چلی میں تو ایک بلندی نظر آئی او سپر خپری تو دیکھا میں نے کہ ایک صحرا
لق و دوق ہو لیکن زمین اوس صحرا کی تمام پران خون ہو کیا میں نے کہ شاید یہاں قافلہ اترتا تھا کہ
کہ اس قدر گو سفند فوج کو ہیں کہ زمین خون سے سرخ ہو گئی ہے جب اگلی میں آہ دیکھا میں نے
کہ قریب سواڑ میو کی اوس جگہ فوج کئی پڑی ہیں اور بدن اونکو رن خون سے چور ہیں اور سر کسی کو بدن
پر نہیں ہے کیا میں نے کہ بخدا قاتل انکو نہایت عداوت ان سے رکھتی تھو کہ ہر زخم تیر پر سوز خیم تیر اور
زخم شمشیر پر سوز خیم شمشیر کا ٹھہرین اور بعد قتل انکو سہی بدن سے اوندلا لیکن تیریں پس داخل ہیں

اون نغشون دیکھامین فرمایان اون کو ایک نغش کو کہ مکر مکر سی قبلہ رو بنجاک و خون غلطان
پڑی ہو اور بوئی مشک و غبرائی ہو قُلْتُ وَاللّٰهِ قَتَلْتُ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ کَمَا مِیْنُ فِیْ قَسَمِ نَجْدِیْ شَخْصِ
عبادت خدا میں قتل ہوا ہو بلکہ عین سجدین جمع ہوا ہو وَفِیْ جَنْبِیْهِ لُحْلُفٌ مِّنْ جَوْحِ اور پلوٹن
اون نغش میں سر کو ایک طفل ماتہ پارہ ماہ کو پڑا ہو اور خون اوس کو گلیسے جاری ہو اور تنہا ہاتھ اپنا
زخم پر رکھ ہو مجھ اوس کا یہ حال دیکھ کر رحم آیا اور نزدیک جا کر اوس کو ہاتھ کو اوس کو گلیسے اوٹھا
تو دیکھامین کہ ایک تیر اوس کو حلق پر لگا ہو اور اوس سے خون بہتا ہو یہ حال دیکھ کر اوس کا نہایت
مین روئی اور چادر سے اپنی خون اوس کا پونچھا اور زخم کا بوسہ لیا اور اوس کو گلو لگایا اور دیکھ کر کہا میں
وای بیکسی تیری ای فرزند مظلوم اگر مادر پدر تیری اس حال کو دیکھتی تو اون کا کیا حال تباہ ہوتا
خدا جانے کیا حال اپنا بناتی یہ خبر نہ تھی اوس کو کہ اوس بچیکو باپ کو ہاتھ پر تیر ستم لگایا ہو اور مان اوس کی
یہ حال دیکھ کر روتی ہوئی گئی ہو القصہ وہ نصرانیہ خوب روئی اور سر کو لگو سجدین گئی اور کہا
کہ خداوند بحق عیسیٰ ابن مریم قابل کو اس بچہ کو نہ بخشیدو اور دیکھامین فرمہ وہ نغش جو رو قبلہ پڑی تھی
اوس پر جانوران سفید رنگ سایہ فلک تھو کہ دھوپ سے محفوظ رہی بولی میں سبحان اللہ اس نغش میں
جانور کمال محبت رکھتے ہیں غالب ہو کہ یہ سردار کشتون کا ہر بیشک یہ مقول مقربان خدا سے
مثل سلیمان ابن داؤد کو کہ جانوران صحرا اس کی نغش پر سایہ افکن ہیں کثیر بولی ای بولی بی سلیمان پیغمبر
اور بادشاہ ہفت اقلیم تھو اونسوان کشتون کو نسبت نہ دیکھامین فرما کہ تیری سر پر ای فی بصیرت نہیں
جانتی تو کہ سلیمان کی تو حال حیات میں جانور تابع داری کرتی تھو اور اس کے بعد رگ بھی متابعت کرتی
بجدا کہ یہ کشتہ سلیمان سے کہیں افضل ہے یہ کہ کو ساتھ اوس کثیر کو قافلہ میں انی اور ماجرا سارایا
کیا اور کہا کہ دیکھو چل کر اون نغشون کو اور پچا نو کہ وہ عرب ہیں یا عجم ہیں اکثر لوگ قافلہ کو جمع ہو
اور دیکھ کر کہنی لگی یہ لوگ مردم حجاز معلوم ہوتے ہیں اور دست دیا کو شاہد اہل مدینہ سے ہیں اگر رات کو
بدنون پر ہوتے تو ہم انہیں بچان لیتے مگر اب یہاں کو زیدارون سے ملا کو پوچھتا حال انکا مفصل
معلوم ہو غرض کہ جب ملا کو مستفسر ہوئی زیدارون سے کہ کشتون کا حال بیان کرو تو وہ بولو کہ آہ کیا

کہیں ہم حوالہ لگا کہ دوسری تاریخ محرم کی تھی کہ ایک قافلہ اگر اس زمین پر آتا اگرچہ وہ لشکر
 قلیل تھا مگر رعب اور دبدبہ اور شوکت و شانین کثیر تھا غرض محرم کی چوتھی تاریخ سردار لشکر زمین
 طلب کیا اور جب ہم حاضر ہوئے تو دیکھا ہمیں ایک خوش جمال کہ آثار عت و جلال اوسکی حسینیت
 اشکار تھی اور خویش برادر اور مصاحب و سکر سب پر نور اور صلاح اور چہرہ ہار نور اور انوار تہ ماہ شب
 روشن بین ہر ایک بزرگوار بنوارش والطاف پیش آیا اور لطف و کرم حدی زیادہ فرمایا اس میں وقت نماز
 ظہر آیا دیکھا ہمیں کہ ایک جوان شل خورشید تابان اوس افق میدان سے طالع ہوا اور و قبلہ کھڑے ہوئے
 اوس فرادان کمی لوگوں سے پوچھا ہمیں کہ یہ جوان رعنا کون ہے کہا لوگوں نے کہ یہ بیٹا اس میر کا ہے علی کہ
 نام ہے غرض وہ سردار گویا ہوا اور سب نے اوس کو بچہ نماز پڑھی بعد فراغ نماز ہمیں اوس سردار نے فرمایا
 بلایا اور بلائمت بسیار فرمایا کہ ہم غریب الوطن آوارہ از شہر و دیار تمہاری زمین پر وارد ہوئے ہیں اگر تم
 رسم ترحم کو ہاتھ بندھاؤ اور مروت و ہمت کو کام فرماؤ تو یہ زمین ہماری ہاتھ بیچ کر دے ہم ایک شہر
 اس زمین پر بسائیں یہ ساجت اوس سردار باشوکت کی سنکھ اصحاب اور احباب اوس امیر کو روئے لگو
 تا انیکہ صدائے گریہ خیاں محرم سے بلند ہوئی پس ہمیں با چشم اشکبار برضا و رغبت ارشاد اوس
 بزرگوار کا قبول کیا اور عرض کی کہ یہ زمین کیا بلکہ جانین ہماری حاضر ہیں پس اوس امیر نے فرمایا
 در ہم ہمیں قیمت اس زمین کی دی اور آپ اوٹھ کر چار حدین مقرر کیں اور فرمایا قَدْ اخْتَارَ كَها
 اللَّهُ لَنَا يَوْمَ دَخَوِ الْأَرْضَ لِنُقَرِّبَ إِلَيْكُمْ خُذُوا حِذْرَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور گردانا
 خدا نے اسی جا کو درود و بارگشت ہماری شیعوں کا اور یہ زمین واسطے اونکو امان ہے دنیا و آخرت میں
 غرض جب مبلغ قیمت لیکو ہم رخصت ہوئے لگو تو اوس سردار نے فرمایا کہ یہ زمین بھی میں نے تمہیں بخشی
 لیکن دو شرطوں پر ایک تو یہ کہ کچھ قبرین خاص جو اس زمین پر ہونگی ان پر زراعت نہ کیجیو اور جو زائر
 آئے تو اوس پر قبرین بنا دیجیو اور دوسری شرط یہ ہے کہ زائر سے میری احسان کیجیو یعنی جوان قبر و مکی
 زیارت کو آئے تو تین دن اوس مہمان کرنا ہمیں قبول کیا پس تاریخ ہفتم تک تو اسن و اماں رہا ہر روز

سادھی عدل و داد ہوتی تھی کہ کوئی کسی غریب کو ستاؤ نہیں قلنا کان سابع مینہ و رد عسکرو
 بعد عسکرو من الکوفۃ حتی سلاء الارض کلما من العسکر کی پس جب تباخ ساتوین ہوئی تو گروہ
 گروہ فوج کو فوجوں کی تانگہ فوج سے تمام زمین محمود ہو گئی اور آٹھویں تباخ تو اس لشکر پر پانی اہل کو
 بند کر دیا ہر چند وہ سردار طالب صلح ہوا مگر اہل کو فوج پیغام بیعت یزید اوس دیتی تھی تو وہ کلمہ لا حول لا
 پڑے کہ انکار کرتا تھا تا آنکہ دسویں کو جنگ ٹھہر گئی اور عزیز و اقربا اوس سردار کو درجہ شہادت سے فائز ہو کر
 مگر ایک ایک تنفس اوس سردار کو لشکر کا سود و سودا اہل کو کمار کو قتل ہوا تا آنکہ نوبت اوس سردار کی
 پہونچی تو عجب کرام خیمہ میں پڑا اور وہ سردار بھی روتا ہوا خیمہ سے باہر نکلا اور متوجہ کارزار ہوا اگرچہ
 اقربا کو اوس تمام کیا تھا اوس پر بھی ہزاروں ہی سوار اور پیادے قتل کئے تا آنکہ رخصت ہوا و میثاق
 لڑائی نہ رہی تو پشت زمین سے بر روی زمین تشریف لائے اور سجدہ خالق میں سر اپنا جکایا آہ ابی وہ
 بزرگوار سر سجدے سے اوٹھا فی پناہ تھا کہ سر اقدس خیر پیدا ہو سکے گی یا پس بوقت شام دیکھا ہمنو کہ نہ وہ فوج
 نہ لشکر اور وہ خیمہ آتش ظلم سے جل پڑی ہوا وہ بی بیان صاحب عصمت کہ محامدین سوار آئی تھیں اور عزیز
 و اصحاب اوس سردار کو اونکی پردہ داری میں مشغول تھے وہ سب خواتین برہنہ سر چاک گر بیان کی مقنعہ
 و چادر شران برہنہ پر سوار نامحرمون میں مضہ بالونسی چپاٹے ہوئے اور خاک ہنہ پر ملے ہوئے ہیں اور وہ لطف
 صغیر کہ مثل ماہ شب چارہ کوزا نو پر اوس سردار کو بیٹھتی تھی دیکھا اونکو کہ وہ طوق و زنجیر میں گرفتار
 اور وہ شاہزادہ کہ جسکی ہمنو اذان سننی تھی اوسکا نیزی پر سر دیکھا اور ایک فرزند بیمار اوس سردار کا تھا
 اوسکو کلیمین طوق اور پاؤں میں زنجیریں مہار شتر کہیں چتا جاتا تھا اور سب شہیدوں کو سر نیزی پر ستے
 اور اہل و عیال اوسکو مثل بندیان ترک و روم کو سمت کو فہ ابن زیاد پاس روانہ ہوئے اور یہ نعشیں
 جیسا تم دیکھتی ہو یونہی پڑی ہیں خوف حاکم کی ہم دفن نہیں کر سکتے مگر چاہتی ہیں کہ جب لشکر اونکا
 دور جالو تو ہم ان کو دفن کی تدبیر کریں پس اہل قافلہ فرما کہ اس زمیندار و نام اس سردار کا کچھ معلوم
 زمیندار کو فرما کہ سردار اونکا وہی ہے کہ جو سجدہ خالق میں ہے اور سر اوسکا سجدے میں کاٹا گیا ہو مگر
 تا وقت شہادت نام اونکا ہمیں معلوم تھا مگر جب سر اقدس اس پیاسی کا بدن جدا ہوا تو ایک نادی

اوسوقت پکارا اَلَا قُتِلَ الْحُسَيْنُ وَالْأَحْمَقُ الْحُسَيْنُ اگاہ ہو کہ حسین بیاسا فوج ہوا پس جوہن
 اہل قافلہ فرماں حسین سنا خوب پیو اور خاک اور آئی اور کہا کہ حسین نام شرب و حجاز میں ہوا حسین
 فرزند رسول الثقلین کے کوئی نہیں ہو پس گردش کو آگے جمع ہو کر اور خوب رو کر اور ماتم کیا پس
 ناگاہ وہ فنگن و در کو نقش اندس پر گر پڑی اور بولی اے آقا میرے ابو لا میرے گواہ نہ ہو کہ میں ایمان
 لائی ہوں اور روز قیامت کو گواہی دینا میرے اسلام کی یہ کہ کمر خون حضرت کا اپنی پیشانی پر ملا اور
 عرض کی کہ جب قیامت کو مادر کرامی تمہاری فاطمہ زہرا چہرہ پر خون دکھائیں گی تو میں بھی اس چہرہ
 پر خون کو بہر گواہی لیجاؤں گی پس عجیب حال ہوا سب کا روز روز قریب تھا کہ غش ہو جاوین وایت
 چہل و ششم خبر دینا رسول خدا کا جناب فاطمہ کو احوال شہادت امام حسین
 اور ابن عباس کا خواب میں دیکھنا رسول خدا کو مع دو شیشون خون بہر
 ہو کر اور آنا جانور کا مرقہ رسول خدا پر اور شفا پانا و خیر ہودی کا اور آنا شیر کا نقش
 جناب امام حسین پر روایت کافی رُوی اَنَّهُ لَمَّا اخْبَرَ النَّبِيَّ اِبْنَتَهُ فَاطِمَةَ الرَّهْوَاءَ
 بِقَتْلِ وَلَدِهَا الْحُسَيْنِ وَمَا لَجَوْنِي عَلَيْهِ مِنَ الْحُجْنِ فَقَوْلَ بِرَّكَ اِيك روز جناب رسالت اب
 صلی اللہ علیہ وآلہ فرمودی اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو شہادت امام حسین سے اور جو کہ مصائب
 اوپر ہوئی والو تو اس است جفا کار کو کہاتہ سو بکت فاطمہ بگا شَدِيدًا وَقَالَتْ يَهْ سَكُونَا
 سیدہ شدت سوریں اور عرض کی اے بابا یہ سانحہ میرے حسین پر کس زمانہ میں ہو گا حضرت بولے
 ایفا طمہ جب حسین تیرا ان بلاؤں اور مصیبتوں میں گرفتار ہو گا اوسوقت نہ میں ہوں گانہ علی
 ہو گونہ تم ہو گے سبکے جناب فاطمہ شدت سوریں اور عرض کی یا اَبَتِ فَتَنِّي بِكُنِّي عَلَيَّ وَلَدِي
 وَمَنْ يَلْتَرِمُ يَا قَامَةَ الْعَرَاءِ اید پر بزرگوار جب ہم میں سو کوئی نہو گا تو کون میرے مظلوم پر دے گا
 اور کون اوس غریب کی مجلس ماتم برپا کرے گا حضرت فرمایا ایسا خیال نہ کر ایفا طمہ اے پارہ جگر
 میری اَبَتِ اُمِّي يَكُنِّي عَلَيَّ اِسَاءَ اَهْلِي بَنِي وَرَجَا لَهْن يَكُونُ عَلَيَّ رَجَالِ
 اَهْلِي بَنِي تَحْقِيقُ کہ عورتیں میری امت کی روئیں گی مصیبت پر زنان اہل بیت کے اور مردان

روین گردان اہل بیت کو حال پر اور ہر سال سامان ماتم اور مجلس عزاکو میری حسین کی برپا کرتا
پس جب روز قیامت ہوگا تم شفاعت کرنا اور عورتوں کی اور میں شفاعت کروں گا اور مردوں کی اور جو
مومن رویگا میری حسین غریب کو حال پر اوس کا ہاتھ پکڑ کر ہم داخل بہشت کریں گے یا قاضی
کُلِّ عَيْنٍ بِأَحْسَنِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَعْيُنُ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ أَوْ فَاطِمَةَ تَامَ الْكَلْبَيْنِ
روقی ہوگی روز قیامت کو مگر وہ انگہ جو صیبت حسین پر رونی ہوگی وہ انگہ مستی ہوگی اور بشارت
وی جانیگی ساتھ نعمتہا و جنت کو عن ابن عباس قال كُنْتُ نَاظِمًا فِي مَدِينَةِ رَسُولِ
إِذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ فِي الْمَنَامِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ نَحْوِ كُرْبَلَاءَ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ سَمْعًا
مَدِينِ بْنِ سَوَّاتَا كَمَا نَاكَاهُ مِنْ فِى خَوَابِ بْنِ دِيكَارِ رَسُولِ خَدَا كَمَا سَمِعْتُ كَرْبَلَاءَ شَرِيعَتِ لَاقِي مِنْ لُجَالِ
تباہ اور سروریش حضرت پر خاک پڑی ہو و ہوا بکلی العین حزن القلب اور وہ جناب مجنون
و ملول ہیں اور چشمہا مبارک سے آنسو جاری ہیں اور دوشیشے خون سے بہری ہوئی حضرت کرباس ہیں
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَأَلْتُكَ الْقَارُونَ تَأْنٍ تَمْلُؤُكَ دَمًا عَرَضَ كِي مَيَّارِ رَسُولِ اسد یہ
آپ کا کیلہ حال ہو اور پیشہ کیسے ہیں خون سے بہری ہوئی یہ سنکر وہ جناب اور شدت سحر دی اور فرمایا
هَذِهِ فِيهَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَهَذِهِ أَخُو لِي مِنْ دَسَاءِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ ابْنِ عَبَّاسٍ
میری حسین کو طالعون فرسید کیا اس ایک شیشہ میں تو خون میری حسین کا ہو اور دوسری میں
خون اوسکی اہل بیت اور اصحاب کا ہو یہ خواب دیکھو غمناک اوتھامین اور کہتا تھا میں خدا خیر
عجب طرح کا خواب دیکھا ہوں میں فر اور دوسری روایت میں ہے ابن عباس سے کہ پھر نکلا میں کہ
باہر پریشان ہو کر فرماتے وَاللَّهِ لَمَدِينَةٍ كَأَنَّهَا صَبَابٌ دِيكَارِ مِنْ ذِكْرِ أَيْكِ غَمَارِ فِيمَنْ كُوْبِي لِيَا
اور آفتاب کو گھٹن ہے وَرَأَيْتُ حِطَّانَ الْمَدِينَةِ عَلَيْهَا دَمٌ عَطِيطٌ اور دیوار ہا مدینہ کو دیکھا
کہ خون سے افشان ہیں منقول ہو کہ اوسوقت ایک جانور آیا کہ خون اوس کو پر وں سے شکتا تھا و حاک
مَوْقَدًا الرَّسُولُ يُعْلِنُ بِاللَّيْلِ اس حال سے وہ جانور مرقدر رسول خدا کو گر دہر ماتا تھا اور
بازار بند رو کر کہتا تھا اَلَا قُتِلَ الْحُسَيْنُ يَكْرِيْلَا آگاہ ہوا و محبوب خدا کہ تمہارا پیارا حسین

قتل ہو گیا کر بلا میں آلاذبح الحسینؑ بکریلا آگاہ ہوا می رسول خدا کہ تمہارا پیارا نواسا تین
 دکانا پانچ کیا گیا زمین کر بلا میں فاجعت الطیور علیہ وہم یبکون ویوحون بہت
 جانور گرداوسکو جمع ہو کر نوحہ وشیون کر ڈلگو اور اہل مدینہ اس ماجری سے نہایت حیران تو اور
 دیکھتے تھے کہ اوس جانور کو پروں و خون پٹکتا تھا تاکہ جب خبر شہادت امام حسینؑ مدینہ میں آئی تو
 لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ جانور رسول خدا کو خبر دینے آیا تھا شہادت امام حسینؑ کی پر وہ جانور موافق بعض
 روایتوں کا ایک باغ میں آیا کہ قریب مدینہ کرتا واقع علی شجرۃ یسک لیل اور ایک سخت
 پریشانی سے تمام شب باوازخیزن رویا کیا وہاں فی المدینۃ رجل یهودی وکہ بنت عمیاء
 زینبہؑ مسئلوکہ ولجذکم قد احکام بیکہا اور ایک یہودی تھا مدینہ میں اوس کی ایک بیٹی
 نابینا زمین گیر ہاتھ شل بیڈم سے تمام بدن افکار تھا اتفاقاً وہ یہودی اپنی بیٹی کو اوس باغ میں چھوڑ
 کسی کام کو گیا تھا اور اوس شب اوسکا آنا ہوا وہ لڑکی اپنی تنہائی پر شب بہ رویا کی کہ اوسکا باپ شب
 کہانی کہا کرتا تھا حضرات مقام تامل ہو کہ وہ لڑکی اپنی تنہائی پر شب بہ رویا کی اور نہ سوئی افسوس
 تنہائی فاطمہ صغیرا پر کیا حال ہوا ہوگا اوس بیار کا کہ اوس بیار کا تمام کنبہ چھٹ گیا تھا اور کوئی اوس
 دلاسا دینے والا نہ رہا تھا قصہ وہ لڑکی رات بہ رویا کی فوجت عند الشجرۃ بکاء الطیور پس
 صبح کی قریب اوسنہ آواز اوس جانور کی سنی کہیں چلو آپ کو بدشواری اوس لڑکی فر اوس درخت کو پہنچ
 پہنچا یا جیسہ وہ جانور بیٹھا رہتا تھا پس یہ حال تھا اوسکا کہ جب وہ جانور روتا تھا تو یہی آواز خیزن
 رو کر جواب دیتے تھے اذ وقع قطرة من الدم علی عینہا ففجعت ناگاہ ایک قطرہ خون اوس
 پروں سے ٹپک کر اوسکی آنکھ پر گر کر باعجاز خون امام آنکھ اوسکی روشن ہو گئی یہ ابھی حیران تھی کہ
 دوسرا قطرہ اوسکی دوسری آنکھ پر گرا وہ بھی اچھی ہو گئی پھر ایک بوند اوسکو ہاتھ پر گری وہ بھی اچھی
 پھر توجہ قطرہ پٹکتا تھا وہ لڑکی اپنی تمام بدن پر ملتی تھی یہاں تک کہ تمام بدن اوسکا اچھا ہو گیا اور وہ لڑکی
 صبح و سالم ہو گئی برکت خون امام غریب سے پس آیا باب اوسکا قواہی بنتا تدر و لم یعلم اھا
 البتہ پس دیکھا اوسنہ کہ ایک لڑکی صبح و سالم باغین پھرتی تھی پہچانا اوس نے کہ یہ میری بیٹی ہے

پوچھنے لگا ای لڑکی میں اپنی بیٹی مرضیہ کو یہاں چھوڑ گیا تھا وہ کیا ہو گئی اور میں تو طاقت حرکت
 بھی نہ تھی اوس لڑکی نے کہا ای پدر میں ہی تو تیری بیٹی ہوں وہ بولا کہ تو اچھی کہو مگر ہونی وہ بولی کہ او
 پدر ایک جانور درخت پر بیٹھا تھا ہوا اور زمین جانتی ہیں کہ کس غریب مظلوم ستم رسیدہ کا خون
 اوس کی بیرون سوچتا تھا اوس کو خون کی برکت سے میں اچھی ہوئی ہوں فلما سمع کلامہا وقع
 مغشیا علیہ یہ سنتی ہی وہ یہودی غش کہا گو گر بڑا جب ہوشمیں آیا تو وہ لڑکی اوس درخت کی نیچے
 لائی جہاں وہ جانور بیٹھا تھا قولا واکرا علی الشجرۃ یاک من قلب حنین ہمارا ای
 عمک فعل بالحسین پس دیکھا اوس کو کہ وہ جانور درخت پر بیٹھا بی اختیار دل دردناک سو رہا ہوا
 احوال حسین پر یہودی نے کہا ای جانور تجھ کو قسم اپنی خالق کی مجھ کو آگاہ کر اپنی احوال سے قدرت خدا اور
 اعجاز امام دوسرا سوسہ طائر گویا ہوا اور بزبان فصیح کہنے لگا کہ ای یہودی کیا کمون حال اپنا
 انی کنت واکرا علی بعض الاشجار مع جملة من الطيور عند الظہیر اے
 یہودی میں اور کتنی جانور وقت ظہر پر فکر سایہ درخت میں بیٹھ کر آب و دانہ میں مشغول تھا اے جانور
 سا قیظ علیک وھو قیول ناگاہ ایک جانور خون آلودہ آیا اور ہم سے بولا ایہا الطيور ان کلوت
 ویتعقون وای ہوتم ہر ای جانور و تم کہا تو ہوا اور سایہ میں خوش بیٹھو ہو ذکر آب و دانہ میں مشغول
 والحسین فی ارض کربلا فی هذا الحور سکنی علی الوضأ افسوس یہ خبر زمین کربلا میں
 نواسا رسول خدا کا اس گرمی میں زمین کربلا پر پڑا ہوا و اسے مقطوع موقوف علی الروح
 وینسا و سبایا اور سراسر جناب کاکاٹ کو نیزی پر پڑا گیا اور اہل حرم ابن حضرت کے
 جو بیٹیاں فاطمہ زہرا کی بہن ہنشل لوٹدی اور غلاموں کو قید ہوئی ہیں ای یہودی یہ احوال سن کر عجب
 حال ہوا چارہ اور سب خوشی چاری بیدل برنج ہوئی اور دوڑی ہم بسو صحرا کی بلاق آئی
 سیدہ نکی خلیک الوادی لحولیا الغسل من دماء والکفن الرسول الساک فی علیہ
 آہ دیکھا سید اپنی کو اوس جنگل میں زمین گرم پر پڑا ہوا خون میں اپنی غسل کی ہوئی اور بجا کفن
 خاک صحرا پر ہوئی فوقنا کلنا علیہ تموع بدہ الشریف و تموع علیہ

عجب حال ہوا ہمارا وہ لعش میسر دیکھو اور ہم تو بڑا اختیار کرادیا آپ کو اوس لعش پر اور نوحہ و شہوت
کرز لگو کہ ہاے حسین خسرند فاطمہ زہرا افسوس ای پادہ جگر علی در نقضی تو بیاسا بیج ہو گیا ہر ب
جانور ایک ایک شہر کو اور گھر کو ناخبر کرین سب کو اس مصیبت کی پس ہو دی حیران ہوا اور فکر کی
اوس کو کہ اگر حسین شہید ایسا صاحب قدر ہوتا تو خون اوس کا شفا واسطے ہر مرض کو ہوتا پس
یہ کہ کو وہ دونوں سلمان ہوئے اور پانچ سو ہو دی سلمان ہوئے اس ماجری کو جسکے اور خوب رو
فرزند رسول خدا کی مصیبت پر حضرات مقام خاک اور تانہ کا ہی ہو تو یہ قدر شناسی کریں کہ
جانور اس قدر ماتم کریں اور جسم کہائیں حال امام پر وہ کون لوگ تہی جو اپنے تئیں سلمان سمجھتے
اور وہ کہیں سلمان تہی جنہوں نے بعد قتل ہی پامالی کا ارادہ کیا اور چاہا کہ اوس جسم اقدس پر گور
وڑائیں پس بعضی روایتوں میں تو یہ ہے کہ عمر سعد شقی پکارا کون اب ایسا ہی جو ش حسین گور
وڑا کر اور بعض روایت میں یہ ہے کہ خود کچھ شقی ہنستے ہوئے آئے اور بولا اے عمر سعد بے ارک ہو جتھے
قتل حسین مگر ہماری ماتم ہو کوئی زخم حسین کو بدن پر نہیں لگا ہمیں اتنی اجازت دی تا ہم ہی
اپنے دلوں کو بخار نکالیں اور گور دی وڑائیں لعش حسین پر قاک ذلک لگے عمر سعد شقی بولا کہ تمہیں
اختیار ہے حسین کو اور اصحاب حسین کو پامال سم اسپان کر و کتاب کافی میں منقول ہے وجب ارادہ
اشقیانے گور دی وڑائیں لعش جناب امام حسین اور اصحاب حسین پر قلنا تلک ذلک الخ فہو
یا ہلبیت الحسین عظم ذلک علیہم جب یہ خبر مصیبت البیت عصمت سنی اندوہ اور کا
زیادہ ہوا اور یہ بات اون پر زیادہ دشوار ہوئی اور اہلبیت بہت مضطرب ہوئے چنانچہ بعض روایتوں
کہ جناب زینب کا عجب حال تھا کہ یہی روتی ہوئیں جناب امام زین العابدین پاس آتی تھیں اور فرماتی
اے فرزند کیا غش میں پڑی ہو بابا پر تمہاری یہ ظلم ہو چاہتا ہوں اور کہیں منہ سوی مدینہ کر کے چلائی ہیں
اور نا دیکھو فرزند تمہارا حسین اس مصیبت میں گرفتار ہے کہ بعد قتل ہی اس پر ظلم موقوف نہیں ہوا
کہ ظالم چاہتے ہیں کہ لعش میسر ہو گور دی وڑا دیں اور کہیں منہ سوی لشکر اعدا کر کے چلائی تھیں کہ آیا
تم میں سے کوئی سلمان نہیں ہے کہ میری بیائی و فرزند رسول خدا کی لعش کو بچا دی و غرض کہ موافق

پر ہی وہ ظلم کینو کبھی نکو تہ روایت چل دہنتم احوال د عجل اور زن فاحشہ کو
 مجلس غرامین اک یعنی آنی کا اور انا اہل بیت کا کو فہین اور حال سحر باب
 عباس خیر الناس عیون اخبار الرضا میں جناب امام رضا سے منقول ہے کہ پسر د عجل خراچی
 تھا کہ جب وقت وفات د عجل قریب ہوا تو زبان او سکی بند ہو گئی اور منہ او سکا سیاہ ہو گیا یہ حال
 دیکھ کر نہایت مین خوفناک ہوا اور سبب نجالت کو آویسو نسو مین ذرا سی چھپایا اور او سر مکان خلوتین
 غسل دیکر دفن کیا لیکن مین کمال حیرت مین تھا کہ باپ میرا مداح اہل بیت تھا اور انجام کار اوں کا
 کیا ہوا غرض وہ دن گذرا اور شب کو مین سو یا فو آیت فی سکر فی بوجہ ابیض واللہ س
 الفنا خرقی جیسا ناگاہ مین ذرا پو پ کو خواب دیکھا کہ چہرہ او سکا نورانی ہوا اور جامہ نفیس
 پہنے ہو پو پھامین ذرا یابا مین تھمیں وقت مرگ کو اوں صورت سے دیکھا تھا اوں اب اس طرح سے
 دیکھا ہوں د عجل ذرا ای فرزند تو نے دیکھا تھا مجھ کو کہ زبان میری بند ہو گئی تھی اور منہ سیاہ ہو گیا
 سبب اسکا یہ ہے کہ مین شراب خوار تھا لیکن پروردگار رحیم نے مجھ کو بخشا ہے میں کو کما ای پر ما جبرام فصل
 بیان کر وہ کہ کیا چیز باعث ہوئی تمہاری شش کی کما د عجل نے کہ مجھ کو قبر مین رکھا تو نے تو وہی صورت
 تھی میری اور عجب وقت تنہائی تھا ناگاہ قبر مین جناب رسول خدا شریف الامی اور محسنی فرمایا
 انت د عجل را فی شہد آہ اہلبیت قلی لکم تو ہی د عجل جو مرثیہ کو میری شہدا اہل بیت کا
 عوض کی مین فرما ہوں مین ہی ہوں د عجل فقال الشد لی فانشد ثہ حضرت نے فرمایا کہ یہ
 مصیبت اہل بیت مین بڑھ مین نے مرثیہ شروع کیا لا اضحک اللہ سین الذہران ضحکت
 والاحد تطو مون قد فہروا یعنی نہ ہنسنا و خدا زما نیکو جس وقت زمانہ قصد ہنسنے کا
 کر رہا تھا لیکن الہیت رسول خدا ظلم و ستم رسیدہ ہوں اور ایک دن زمانہ مین چین پناہین انا اللہ
 و رسول اللہ بیکی حتی فرغت مین الشاد د عجل کتا ہے کہ مین مرثیہ پڑھتا تھا اور رسول خدا
 روئے تو آگاہ پڑھکا اور جب حضرت کو روئے سوا فاقہ ہوا تو فرمایا مہجاسے د عجل کیا خوب مرثیہ
 کما تو نے پیر جامہ سفید کہ پڑھتا تھا کہ مجھ کو عنایت کیا اور میری عفو تقصیر کر لہو در گاہ آہی مین

دست مناجات اور نما کو دعا کی کہ خدایا یہ دوست میری اہل بیت کا ہوا سگر گناہ بخش اور منہ کو اسکر
 سفید کر حضرت کی دعا سے منہ میرا نورانی ہو گیا اور میں داخل بہشت ہوا زہر نصیب کہ جنگی شفاعت
 خواہ تیرا نبیا ہوں و حجتی اَنْ اَمْرًا ذَاتَ فَحْشٍ کَانَتَ مَعَهُ وَ دَاخِلٌ فِي الْمَدِينَةِ کَتَبَ بِحَبْرٍ
 نَقْلِ سَهْ کَ اَیْکَ عَوْرَتِ فَاحْشَہِ مَدِیْنَتِیْنِ سَهْمِیْنِ تَہِیْ وَ لَهَا جَاوِزُ کَانَ مُوَاطَّعًا عَلٰی مَا تَقَمَّ
 الْحَسَّیْنِ اور اسکی ہمسایہ میں ایک مرد دیندار رہتا تھا کہ ہمیشہ اوقات اسکی ماتم جناب شہید
 مظلوم کر بلا میں بسر ہوتی تھی ایک دن چند مومن اسکر گھر مجلس میں جمع تھے مریضہ پر ہتھوڑا اور روضہ
 حال غریبی پر حسین فرزند رسول الثقلین کو قَامُوا لَکُمْ بِأَحْسَنِ حَالٍ صَاحِبِ خَانِہِ
 کہا کہ غدا داران حسین مظلوم کو لیکو کچھ طعام تیار کر وہ غلام درستی طعام کر کو آپ ہی روئینہ شغول
 فَدَخَلَتِ الْمَرْأَةُ الْفَاحِشَةَ تَرِيْدُ نَارًا نَاکَاہَہِ وَہِیْ زَنَ فَاحْشَہِ اَکَلِیْنِہِ کو اوس مکان میں آئی وَ اِذَا
 بِاَلْمَارِقَةِ اِنْطَقَتْ مِنْ غَفْلَتِهِمْ عَنَّا اور وہ اَکَلِی غفلت سے افسردہ ہو گئی تھی فَکَلِمَتُہَا
 قَالَتْ الْفَاحِشَةُ بِاللَّحْلِ سَاعَہُ لَحْوِیْلَہُ اوس عورت نے جو اَکَل کو افسردہ پایا اور اِدَان کو کوٹو شغول
 گریہ وزاری میں پایا وہ عورت خود اوس پر ہونو لگی اور درست کر زنگی اور دیر تک اوس میں شغول رہی
 حَتّٰی اَلْتَمَسَتْ یَدَہَا وَ دَرَفَتْ عَیْنَاہَا اَنَّا لَمَّا اَتَمَدَ اُسکر جِل گوارا اُنسوا اسکی آنکھوں سے
 نکل آئی غرض جب اگ روشن ہوئی بقدر حاجت لیکو اپنی گھر چلی گئی اور دوپہر کو وہ عورت تھوڑا
 سو رہی تھی جب دوپہر ہوئی تو اُنکے اوسکی لگ گئی وَ اِذَا ہِیْ تَرٰی لَیْفًا کَانَ الْقِیَامَہُ قَدْ قَامَتْ وَ
 اِذَا بِرَیَا نِیۃً حَمَمَہُمْ یَسْجُوۡنَہَا بِسَلَامِیْلٍ مِنْ نَاکَاہَہِ دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہوا زرخیز زمین
 اوسکر گلیمین ڈال کے فوٹو اوس پر سوئے جنم کہینچے لی جاتی ہیں وَہُمْ یَقُوۡلُوۡنَ یَا زَاۡیِنَہُ عَصَبَ اللّٰہِ عَلَیْکَ
 وَ اَمَّا اَنْتَ نَلْفِیْکَ فِی نَارِ جَهَنَّمَ اور وہ فرشتے کہتے ہیں اے زاینہ خداوند عالم تجھے غضبناک ہوا
 اور حکم کیا ہے زمین کی زمین لیکو کہ تجھ کو جہنم میں ڈال دین ایہا الناس کیا ہراس ہوگا اوس کی دہی
 تَسْتَحِیثُ فَلَا تُفَاکُ وَ تَسْتَحِیثُ فَلَا تُجَاکُ یہ فریاد کرتی ہوا اور کوئی اوسکی فریاد کو نہیں پہنچتا
 اور وہ پناہ مانگتی ہے اور کوئی اوس پر پناہ نہیں دیتا اُنکے وہ اسی حال کو کنارہ جہنم پر پہنچی اور چاہتی

فرشتے کہ اوسو جنم میں والدین و اذایا برجل قَدْ اَقْبَلَ لِيَصِيْحَهُمْ خَلَوْهَا كَاكَاہِ اِيك شخص شریف
 لایا اور فرشتوں کو پکار کر چور و دوسرے گرجہم میں نذرانہ کیوں اسو ایدادیر ہو سچان اللہ خیال
 کیجیے اس غلام نواز کو ملا کہ فرعون کی یاکن رسول اللہ و مَا سَبَّحَهَا اِیْفَر زَنْد رسول خدا ہمیں
 خدا کا حکم ہوا کہ اسی جنم میں والدین اور آپا سے بچاؤ میں سبب کا کیا حال تھم حضرت فرمایا
 میں بچا ہوں اسو اٹھا دھلت علی قوم لعلون عزائی وَقَدْ كُتْ لَہُمْ نَارًا لِّیَعْلَمُونَ بَہَا
 حاکم کو نکر نہ بچاؤن اسو کہ یہ داخل ہوئی ایک گروہ پر کہ وہ میری حال پر روز تو اسو انکو طعام
 کر کے کسی مشقت اوٹھائی کہ ہاتھ اسکو جل گیا اور اسو اسکی انگھون سے نکل آئی پر میں کیونکر اسو دیکھوں
 جنم میں داخل ہوا میں کیا مرتبہ ہوتا تھا کہ یہ ستر ہی فرشتوں اسو جدا ہوئی اور عرض کر ڈر
 جَئَا وَكَا مَہَ یَا بَنَ السَّامِیِّ بِسَرِ حِشْمِہٖ اَبِ کَا فَرْمَانِ بَجَالِ اَیْنِ گوا اِیْفَر زَنْد شافع
 محشر ای پس سائی کو شریس وہ عورت و فر کو قدم شریف پر گر پڑی اور بولی قربان ہوں تم کون ہو
 جوا سوقت میری ایسی یکسی میں کام آئی اور تمہاری بدولت عذاب سے میں فرمائی پائی قَالِ
 اَبْنُ الْحَسَنِ اَبْنُ عَلِيٍّ اَہْ اَوْنُوْنِ فَرْمَا اِی عورت میں پس علی ابن ابیطالب ہوں یعنی جسو اہل
 کوفہ فرشل کو سفند کر پیا سانج کیا میں وہ ہوں کہ جسکے غوا اور وکی خدمت میں تو فرمایا ہاتھ جلا کر
 پس وہ عورت روتی ہوئی اوٹھی اور پھر داخل ہوئی مجلس میں اور حال بیان کیا اور خوب روتی
 فرزند فاطمہ زہرا کو لے کر اور اہل مجلس فر شور و اویلا واسعتا بلند کیا پھر اسو عورت فر اپنا افعال
 بد سے توبہ کی سب کو سانسو سنا حضرات حال اپنا آقا کا خوشحال اون عاشقان حسین کا جو شب
 و روز اپنا آقا کو گریہ و بکا میں مشغول رہتے ہیں پس رَوَا اِی عاشقان حسین کہ اسو سولا کو تمہارے
 تین دن پانی نہ آیا وَ هُوَ لَیْسَ یَحِیْثُ فَلَا یَحَاثُ وَ لَیْسَ یَحِیْثُ فَلَا یَحَاثُ اور خیال کیجئے کہ وہ فرمادے
 اور شافع محشر فرماتا تھا اور کوئی اوکی فرمادے کو نہ پوچھتا تھا اور کسی پناہ لگتی تھی اور کوئی پناہ اونہیں نہ تیا تھا اور فرماتا
 هَلْ مِنْ یَعِیْثُ یُعِیْثُنَا هَلْ مِنْ یَحِیْثُ یَحِیْثُنَا اِیہو کوئی پناہ دینے والا کہ ہمیں پناہ دے ایا کوئی
 فرمادے کہ ہمارے فرمادے کو پوچھو ہل مِنْ ذَا بَیْذُ عَنْ حَوْمِ رَسُوْلِ اللہ کوئی ایسا ہے

کہ اس بلا کو اہل بیت رسول خدا سے دفع کرو اور کوئی اوسے جواب نہ دیتا تھا سوائے شمشیر مارنے کی حتیٰ
 ذُبِحَ لِفُطْلِهِ الرِّضِیْعُ فِی حُجْرَةِ یَہَنَّاکَ کہ اوسکو فرزند شمشیر خوار کو تیر مارا و یَلُوکُ لِسَانَهُ مِنْ
 الْعَطَشِ وَ یَطْلُبُ الْمَاءَ فَلَا یَجِدُہُ اور زبان بار بار چباتی تھی پیاس سے اور پانی مانگتا تھا اور کوئی
 نہ دیتا تھا وَ ذَبَحُوْهُ کَمَا یَذْبَحُ الْکَلْبُ اور اوس تین دن کی بیاسی کو بچ کیا شل گو سفند قربانی کر
 اور اہل حرم کو اوسکو لوٹ لیا اور عمر سعد فرما دیا کہ تم اس مقام کی تادیر پہر روز دوم جمعہ قتل کرو و کُتِلَ
 عَلَیْہِمْ وَ دَفِنُوْہُمْ وَ تَرَکَ الْحُسَیْنَ وَ اصْحَابَہُ اِیْہَا النَّاسِ رُوْءُوْا و خَاکِ اُوْرُوْکَ یہ امر رونیکو کافی
 کہ جمع کیا عمر سعد لعین نے اپنے کشتگان نجس کو وہ ہزاروں تھے اور نہین غسل دیا اور اپنے نماز پڑھی اور انہیں
 دفن کیا اور چوڑیاں بیدفن و کفن پارہ جگر نہ ہرا اور نور چشم رسول خدا کو بیسرخاک و خون میں غلطان
 ریگ گرم کر لیا پیر پڑا ہوا اوس شخص کو جسے رسول خدا اپنے سینے پر سلاتا تھا اور کانہی پر چڑھا ہوا سر
 اقدس کو اوسکی نیری پر چڑھایا اہل حرم کو اوس کو درمقنعہ و چادر شتر ہاں پر نہنہ پر سوار کیا اور عابد ہمارے
 طوق و زنجیر میں گرفتار کر کے جانب کو فروانہ ہو کر راوی کتا ہو کہ جب داخل کو فہ ہو تو اگر سر شیدہ ہو
 وَ مِنْ خَلْفِہُمْ نِسَاءُ الْحُسَیْنِ مُتَشَقِّقَاتٍ نَّاسِرَاتٍ لَا طِمَاسَ بَیْکَیَاتٍ اور پیچھے سر و کراہل بیت
 حسین اس حال پریشان سے تھے کہ چاک گریبان بال سر و کراہل ہو و منہ پر طابخ مارا تھی و فی حُجْرَةِ
 الْاَطْفَالِ یَدُوْنَ اِلَی الْوُجُوْهِ وَ یَبْکُوْنَ اور گودیوں میں اون میاں ٹوٹ کر نہنہ ہو تھی وہ بھی سر و کراہل
 گہرا گہرا کر رہے تھے وَ فِیْہِمْ بِلَدُ الْحُسَیْنِ کُلُّ سَنَوَآءٍ وَ حَوْلُہُمْ اَقْلَامُ کَتَاوِہٍ فِیْ یَدِ کُلِّ
 وَاحِدٍ مِنْہُمْ سَیْفٌ مَّجْزُوْرٌ اور انہیں ایک لڑکی جناب امام حسین کی تین برس کی تھی اور گردن
 بہت لمبے تلوار میں کہیںچے ہو تھی اور وہ لڑکی بہت بیقرار ہو ہو کر روتی تھی اور کہتی تھی اَیْنَ اَیْنَ اَیْنَ اَیْنَ
 کہاں گئی بابا میری کہاں گئی بابا میری راوی کتا ہو کہ ابن زیاد نے حکم کیا کہ اہل بیت کو مع سرون کے
 کوچہ و بازار میں پھراؤ پس وہ شقی موافق حکم اوس لعین کے شہر میں پہنچا لگو فلما دَنَّتِ الْمِیَاقُ قَبْرُ
 سَلِیْمِ بْنِ عَقِیْلٍ بَلَّتِ النِّسَاءُ دُمَآءً شَدِیْدًا پس جب اونٹ اون بیکسو نکر قبر سلیم تک پہنچے
 اور انہیں معلوم ہوا کہ یہ قبر اہل بیت کی ہے سب بیساختہ نعرہ مار کر روئیں فَرَأَتْ صَبِیْہَہٗ بَلَّتِ

قیامت ہوگا ایسی بیٹی میری فاطمہ اور پر ایک ناقہ بیت کو سوار مَدَبَجَّةُ الْجَبَّارِ مَرِن ہوگی
پیشانی اوس نانی کی دیا سو خطا مہا مین کو لو و دحطب اور مہار او سکی موئی ہوگی قوامہا
مِنَ التَّوَكُّدِ الْأَخْضَرِ ذَبَّهَا مِّنَ اللَّسِّ الْأَخْضَرِ فَوَافُونَ اوسکو زبردست کر ہوں گووم اوسکی شک
ناکی ہوگی عینا کھانا قوتنا غمراوان انگہیں اوسکی بیا قوت سرخ کی ہوگی وَإِنَّ عَلَيْهَا قَبَّةً مِّنْ
تُورٍ بَرِيٍّ خَاوِرًا مِّنْ بَابِ طَهْمَا مِّنْ خَاوِرًا مِّنْ خَاوِرًا مِّنْ خَاوِرًا مِّنْ خَاوِرًا مِّنْ خَاوِرًا
رَحْمَةُ اللَّهِ اور پشت ناقہ پر ایک قبہ ہوگا نور کا کہ ظاہر اوس کا باطن سونایان ہوگا اور باطن
اوس کا ظاہر سونایان ہوگا اور داخل اوس کا تو عفو خدا ہو اور خارج اوس کا رحمت خدا ہو و علی
دَاسِمَاتَا جِ مِّنْ تُوْرِ اللَّتَا جِ سَبْعُونَ دُكْنًا اور اوپر سر جناب فاطمہ کو ایک تاج نور کا ہوگا
اوس تاج کو سر رکن ہوگا کُلُّ رُكْنٍ مَوْصُوعٌ بِاللَّذْرِ وَالْكَافُوتِ تُصْنَعُ كَمَا تُصْنَعُ الْكُوكَبُ
الَّذِي فِي أَفْقِ السَّمَاءِ اور ہر رکن مین اوس تاج کو موقی اور بیا قوت جبری ہوگا اور وہ روشن ہوگی
جیسے ستارہ ہا و درخشندہ روشن ہو تو مین آسمان پر عن تَمِيذِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَعَنْ
شَمَائِلِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ اور داہنی طرف ستر ہزار فرشتے ہوں گو اور بائیں جانب ستر ہزار فرشتے
جلو دار ہوگو و جَبْرِئِيلُ اخَذَ نَجْمًا مِّنَ النَّاقَةِ وَبَنَى بِهِ بَابَ عِلِّيَّ صَوْتِهِ اور جبریل کو تہمین مہار
ناقہ جناب شیدہ ہوگی اور آواز بلند بکارتی ہوگی یا اهل المختصر عَضُوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَلَهَا
اے اہل مختصر بند کرو انگہیں اپنی تاکہ گد جا مین فاطمہ و خضر رسول خدا فَتَسِيرُ حَتَّى تَلْجُزَ عَيْنِ
رَفِهَا جَلَّ جَلَالُهُ فَتَطْلُجُ بِنَفْسِهَا عَنْ نَاقَتِهَا وَتَقُولُ پس اس طرح سو جناب فاطمہ تشریف
لائیں گی تاکہ جب زیر عرش پہنچیں تو نا تو سو ایک گرا دین گی اور عرض کریں گی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَوَسِيَّتِیْ
اَحْكَمُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ مَنْ ظَلَمَنِیْ اے پروردگار میری و امی سید میری و امی اقا میری حکم کر تو درمیان میری
اور اون لوگوں کو جنون ظلم و ستم کیوں اَللّٰهُمَّ اَحْكَمُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ مَنْ قَتَلَ وَلَدِیْ خَاوِرًا
حکم کر مجھ مین اور اون لعینون جنون زبردست کو سگناہ قتل کیا ہو فاذا الْبَدَأُ مِنْ قَبْلِ اللَّهِ
عَوَّاجِلٌ يَا حَبِیْبَتِیْ سَلِّیْ لَیَّیْ وَاسْتَغْفِرِیْ شَفَعِیْ پس ایک آواز جانب پروردگار عالم غمراوان

ایگی ام حبیبہ میری ایفوزند حبیب میری سوال کر مجھ سے کہ میں وہ خطا کروں اور شفاعت کر کہ میں
 شفاعت تیری قبول کروں فَوْعَزْتَنِي وَجَلَّالِي لَا جَارِي لِي ظَلَمَ ظَالِمٌ بِي قَسَمٌ هُوَ بِجَوَابِ عِزَّتِ
 و جلال کی کہ آج کر ورنہ تجاوز کر گیا ظالم کسی ظالم کا مَقُولُ اَلْهٰی وَ سَيِّدِي ذَرِّيَّتِي وَ شَيْعَتِي
 وَ شَيْعَةُ ذَرِّيَّتِي وَ مَحَبَّتِي ذَرِّيَّتِي پس جناب سیدہ عرض کر نیگی اسی پروردگار میری اور
 اسی سید میری بخش واسطے میری میری ذریت کو اور میری شیعوں کو اور میری ذریت کو شیعوں کو اور
 میری دوستوں کو اور میری ذریت کو دوستوں کو فَادَا بِاللّٰہِ اَعِیْنِ قَبْلِ اللّٰہِ جَلَّ جَلَالُہٗ اَیْنَ
 ذَرِّيَّتِہٖ فَاطِمَہٗ وَ شَیْعَتِہَا وَ مَحَبَّتِہَا وَ ذَرِّيَّتِہَا پس آواز جانب پروردگار سو ایگی کہ
 ذریت فاطمہ زہرا کی اور شیعہ اوں کو اور دوست اوں کو اور دوست اوں کی ذریت کو قَبِلُوْنَ وَقَدْ
 احاطت بہم ملائکۃ الوحۃ پس وہ سب آئیں اور ملائکہ رحمت اوں کو گرد ہو کر فَقَدْ مَعَهُمْ فَاطِمَہٗ
 عَلَیْہَا السَّلَامُ حَتّٰی تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ پس اگر ہو جائیگی اون سب کو جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام
 نا ائمہ داخل کر نیگی اپنی ساتھ انکو جنت میں کیون حضرات جناب فاطمہ زہرا اس تو قیر سو محشر میں اگر
 اپنی غلاموں کو جنت میں لیا جائیگی اور انکی ذریت کو ظالم شتر ہا می یکجا وہ پر خیز ہا کو در بدر بلوائی عام میں
 بہر این افسوس جبکہ خادم جبرئیل امین ہو اوں کی عترت کو مثل زنان یہود و نصاریٰ کی ذلت سے
 قید کرین افسوس کجا دختران فاطمہ اور کجا بازار کوفہ چنانچہ سلم گچا کر کتا ہو کہ میں مرمت دارا لا مارہ کوفہ
 میں مصروف تھا ناگاہ صدائے شیون ماتم ایک جانب سے بلند ہوئی پس میں نے ایک خادم کو کہا شہر
 و غل کیسا ہو آہ کس منہ سے کہوں کہ کیا کہا اوس شقی نو قال السَّکَاۃُ اَوُّ بِرَاسِیْ خَارِجِیْ حَرَجِ عَلٰی
 یَزِیْدَ وہ لعین بولا کہ اسوقت سر ایک خارجی کا لای ہین کہ اوس نے خروج کیا تھا میری پر قَهْلَتْ وَ مَنَیْ
 الْحَارِجِیْ پس میں نے کہا کہ وہ خارجی کون تھا قال حُسَيْنُ ابْنُ عَلٰی وہ کافر بولا اوس حسین ابن علی
 کہتے ہین پس میں نے اپنی سنہ پر طمانچہ ماری اور وہاں سے اوتر کر کنارہ کوفہ تک پہنچا تو وہ کہا میں نے وہ لوگ
 انتظار میں سے ہا شہد اور اسیران اہل عبا کو کتر ہو کہ ناگاہ چالیس اون پر اولاد جناب فاطمہ سوار
 بعض بیابان جناب سیدہ کی مع اطفال خرد سال با عاں پریشان علی آتی ہین فَادَا عَلٰی ابْنِ الْحُسَيْنِ

عَلَى بَعْضِ بَغِيرِ وَطَاءٍ وَأَوْدَاجِهِ تَشْتَبِ دَمَانَاكَاه دیکھا میں نے کہ جناب سید الشاہدین ایک
 شہر برہنہ پر وارد صدہ طوق ہو کر دلی رگونہ خون روان ہوا اور بیباختہ روتی رہیں وَصَارَ أَهْلُ الْكُوفَةِ
 يَبْكُونَ وَالْأَحْقَالُ لَبَضُ الثَّمَرِ وَالْخَبَزُ وَالْجَوْنُ اور بچہ جو ہو کہ سب بلبلاتی ہیں تو اہل کوفہ اور پیر رحم
 کہا کہ کچھ خرما اور روٹیاں اور جو تصدق کر کو اون لڑکوں کو دیتی ہیں جناب ام کلثوم فرماؤںسے کہ
 فَرَايَا يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَيْنَا كَحَامِ أُمِّهِ اہل کوفہ کیا غضب کرتی ہو ہم آل نبی ہیں
 صدقہ ہم پر حرام ہو وصارت قَاخَذُ ذَلِكَ مِنْ أَيْدِي الْأَحْقَالِ وَأَفْوَاهِهِمْ وَتَرَى بِهِ
 إِلَى الْأَرْضِ وہ بچہ ماری ہو کہ کونہ میں رکھ لیتی تھی تو جناب ام کلثوم ہاتھوں سے چہین کے اور منہ سے
 نکال کر زمین پہنک دیتی تھیں یہ مصیبت اہل بیت کی دیکھو زنان کوفہ نے اختیار روتی تھیں حضرت
 یہ مقام روفی کا ہی کیونکہ نہ روتیں زنان اہل کوفہ کہ ایک دن اسی کو فری میں انہیں زینب ام کلثوم کا
 یہ رتبہ تھا کہ جناب امیر تو بادشاہ تھی اور یہ صاحب زادیاں شاہزادیاں کملاتی تھیں اور ان کو دیکھ
 فرشتوں کو بڑا دن گذرنا محال تھا آہ وہی شاہزادیاں زینب ام کلثوم جبکی مالکات ابوت شکوا دھتا تھا او
 بازار کو فری میں شہر ان برہنہ پر سوار بالون سے منہ چپائی ہوئی دربار میں زیادتی طرف جاتی تھیں سلم
 کہتا ہو کہ پہر ایک شور و غل بلند ہوا ناگاہ دیکھا میں نے کہ شہید و نکولاتی ہیں اور سب آگونیہ پر سر ہام
 مظلوم کا ہی جناب زینب فری میں دیکھا سر اپنے برادر کا اس زور سے سر اپنا دیو مارا کہ ماتا مجروح ہو گیا
 اور خون بہہ لگا اور ماتم برادر میں سرا قدس سے مخاطب ہو کر یہ کہو لگین شعریا ھَلَالٌ لِّمَا اسْتَمْتَمَ
 لِمَا لَا غَالَةَ خَسَفَتْ فَأَبْدَا عُرُوبًا یعنی اے راہ فلک اامت ابھی تو تو کمال کو بھی نہ پہنچا تھا
 ظلم سے ظالموں کو تھو گھس لگا آخر تو غروب کیا اور جہان روشن تاریک ہو گیا شعریا تَوَهَّتْ يَا شَفِيقُ
 الْقَوَادِ إِنَّ هَذَا مَقْدَرٌ مَسْكُوبًا اے بہائی میری جھکو یہ گمان نہ تھا کہ میں تم سے پردیس میں
 بچھڑ جاؤنگی اور یہ تقدیر میں تھا کہ تم یوں تشنہ لب شہید ہو جاؤ گراور میں یوں دربار پر رون گی
 شعریا اَحْيِ قَلْبَكَ الشَّفِيقُ عَلَيْنَا لِمَا لَهْ قَدْ قَسَى قَصَارَ صَلِيلَتَا اے بہائی تم تو اپنی زینب
 بہن پر بہت شفیق و مہربان تھو کیا ہو گیا کہ تیرے دل اپنا سخت کر لیا مجھ کو یہ تم سے توقع نہ تھی شعریا

تو رہا ہی خدا تیری آنکھوں کو رو لادے اگر تو ضعیف نہ تھا اور عقل تیری زائل نہ ہوتی تو میں تجھ کو قتل کرتا
 ثُمَّ ادْخَلَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ وَعَلَيْهَا اَرْذَلُ اَثْوَابِهَا پھر داخل کیا زینب منعم کو مجلس میں اس
 شقی کی تو اول کا شرم ہی عجیب حال تھا کہ اوس دختر زہرا کا لباس بوسیدہ پارہ پارہ خاک و خون میں آلودہ
 تھا اور وہ ان روساؤں میں جمع ہو کر مجلس تاجیہ تھی وَهِيَ مُتَنَكِّلَةٌ وَقَدْ حَقَّتْ بِهَا اِمَاؤُهَا پس وہ
 مظلومہ شرم سے ایک گوشہ زمین پر بیٹھ گئیں اور گرداؤں کو لوندیاں پردہ دار کو کھڑی ہو گئیں تا نظر
 اوس شقی کی دختر خاتون قیامت پر نہ پڑے پس مخاطب ہوا ابن زبیر اور بولتا میں ہذا اَلَيْسَ جَلَسْتُ
 نَاجِيَةً وَمَعَهَا اِمَاءُهَا قَالَتْ لَہُ بَعْضُ اِمَائِہَا ہذا زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ الَّتِي دُفِنَتْ جَانَاؤَہُ
 اَمَّا فِي اللَّيْلِ وَلَا يُمْكِنُ لِلْمَلَائِكَةِ اَنْ يَدْخُلُوْا بَعْدَ الْاِذْنِ پس ایک کنیز بولی امیو بخت کیا
 پوچھا کہ یہ کون ہے یہ زینب بیٹی علی ابن ابیطالب کی جو بادشاہ دو جہان ہیں یہ وہ زینب ہے
 جسکی ماں کا جنازہ شب کو اڑھا اور شب کو وہ معصومہ دفن ہوئیں کہ تانا محرم کی نظر اون کے
 جنازہ پر نہ پڑے اور فرشتوں کی بھی یہ مجال نہ تھی کہ بڑا جارت ان گہ میں آئے وہ زینب تیرے اس غلام کو
 اس حال خراب سے بلوای عام میں آئی ہوا اب اوس کا حال کیا پوچھا ہو تجھ کو روح رسول خدا سے شرم
 نہیں آتی ثُمَّ اَصْرَابُ رِیَادٍ بَعْلُ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَاهْلَامُ قَحْلُوْا اِلٰی دَارِ اِلٰی جَانِبِ الْمَسْجِدِ
 الْاَعْظَمِ بعد استفسار حال کو حکم کیا ابن زیاد نے کہ عمرت محبوب خدا کو قید کرو پس قید کیا انہیں
 ایک مکان خراب میں کہ قریب تھا مسجد جامع کجھان کہ جناب امیر زخمی ہوئے تھے فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ
 عَلِيٍّ پس جناب زینب اپنی مصیبت میں فرماتی ہیں لَا يَدْخُلُنَّ عَلَيْنَا عَوِيَّةٌ اِلَّا اُمٌّ وَلَدٍ اَوْ مَلُوْا
 کہ جب تک ہم کو فہمیں قید ہو کوئی زمانہ اشرف ہمیں دیکھو اور پرسہ دینے نہ آئی مگر لوندیاں ہمیں دیکھنے
 آتی تھیں اور ہم پر افسوس کرتی تھیں فَاهْلَامُ سُبَيْنِ وَقَدْ سُبَيْنَا اور جانتی تھیں کہ بضرح ہم
 لوندیاں ہیں اور بضرح یہ بھی لوندیاں ہیں روایت چہل و نہم ذکر فضائل شعیان البیت اور نصف
 حسنات اپنی بخشا پنچتن کا شیعوں کو اور بیان ثواب گریہ اور شب ہاش

ہونا اسیران اہل بیت کا مع سہل محمد اکھبرین پیر میرانی کو قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہذا آل محمد بآؤ لا من النار وحب آل محمد اکسان من العذاب
 جناب رسول خدا فرمایا بچاننا حق آل محمد کا باعث نجات و فرخ جو اور دوستی اہل بیت رسالت کی الائی
 عذاب آخرت سے و من مانت علی حب آل محمد مانت شہیداً اور جو شخص رجاتا ہو محبت اہل بیت
 میں وہ شہید رہا ہو یعنی مرتہدا و کاشمیر کا ہوتا ہو اگرچہ اپنی فرزند خواب میں سوا ہوا ویرکتب فیقین
 میں مذکور ہو کہ اگر فرزند جناب رسول خدا فرمایا حب علی یا کل اللہ کوب کما تکمل النار الحطب
 محبت علی ابن ابیطالب کی کہا جاتی ہو گناہوں کو واسطہ سے جیسے آل لکری کو کہا جاتی ہو و قال کو اجتماع
 الخلائق علی حب علی لم یخلق اللہ تعالی النار اور فرمایا حضرت زکریا اگر جمع ہوتی سب خلق
 خدا محبت علی ابن ابیطالب پر تو حق تعالی آتش جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا اور یہ کتب اہل سنت میں
 مرقوم ہو کہ جناب رسول خدا فرمایا کو کان بعدی نبیاً کان علی ابن ابیطالب اگر ہوتا
 بعد میری نبی تو ہوتا بہائی میرا علی ابن ابیطالب اور کتاب بشار المصطفیٰ میں مذکور ہو کہ ایک روز
 جناب رسول خدا خانہ جناب امیر میں داخل ہوئے و نہایت شاد و فرحناک تھو اور فرمایا السلام
 علیک یا بنی اخی طالع بجز دست و صدای حضرت کو اوٹھ نہ کثری ہو جو جناب امیر و فاطمہ و حسنین
 علیہم السلام اور آداب و سلام بچا لائے پس جناب رسول خدا بیٹھو اور اہل بیت کو بھی ہنسکر فرمایا
 کہ تم بھی بیٹھ جاؤ و قال آیت المؤمنین یا رسول اللہ سا را آیتک اقبلت علی مثل هذا
 اليوم جناب امیر فر عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کو ایسا فرحناک آتی ہو کی بھی نہیں دیکھا جیسے آج
 آپ شاد ہیں حضرت نے فرمایا ای علی آیا جس خوشخبری نے مجھ کو شاد کیا ہو اس کو تمہیں بھی آگاہ کرو
 قال نعم روحی فداک یا رسول اللہ جناب امیر فر عرض کی خدا ہو جان میری آپ پر یا رسول
 اللہ ارشاد کیجئے حضرت نے فرمایا ای علی آئی میری پاس جبرئیل اور کہا کہ ای رسول خدا پروردگار عالم بعد
 تحفہ سلام کو فرماتا ہو کہ بشارت دو علی کو اس بات کی کہ جتنی شیعہ علی کو ہیں خواہ صالح اور خواہ فاجر
 سب کے سب داخل بہشت ہوں گے پس جب یہ خبر فرحت اثر اور نوید سرور افراز رسول خدا ہو جائے

خداوند رحیم او سپر ہی بہشت کو واجب کرنا ہی دامن کم یخون علی مصائبنا فلیس مینا اور جسکو
 سامنو ہاری مصائب بیان ہوں اور دل ہی او کا مخزون و نگین ہو وہ ہمارے شیون نہیں ہے
 فی الحقیقہ کون ایسا ہو کہ جسکو سامنو مصائب اہل بیت بیان ہوں اور وہ نگین ہی ہو کہ ہمارے
 اس غم میں مگر ہی مگر ہی ہو گئی دریا جوش و خروش میں آنی جنات و جانوران صحرائی روحی امام مظلوم کا
 مصیبت پر آسمان وزمین روح کیونکر نہ روئے تین دن کا بیاسا امام مظلوم کو فوج کیا اور خیمہ کو کون کیا
 اور لائی شتران لاؤ اور کہا اہلبیت حسینؑ کہ سوار ہوا ان اٹھو نہ جناب ام کلثومؑ فرما ہمیں یہیں رہو و
 کہ یہاں ہمارے امام کی نعش ہو اور ہم یہاں سو خجائنگویں اون ملعونوں فرودہ ستم کیا کہ حیرت ہو
 آسمان کیون نہ گہرا اور زمین نہ شق ہوئی کہ دختر زہراؑ پر ایک ظالم فرودہ ظلم کیا کہ زبان پر نہیں آتا
 اور بجز اونٹ پر سوار کیا قلہ کچھ روئے الباقین بن اصحابہ و اہلبیتہ اور حکم کیا عمر سعدؑ
 کہ باقی سرشیدہ و نکو کاٹ لو پس عزیزوں کو سر سامنو اہل حرم کو کاٹو گوی حضرت جاعل جناب
 صادق علیہ السلام فرما تو زمین کا منہ بھولنا عند الشاة وھی تنظر الیہا فخرج کہ ویکو سامنو کون
 دران حالیکہ وہ دیکھتی ہیں کیا حال ہوا ہو گا جناب زینبؑ و ام کلثومؑ و شہر بانو اور واقثم اور
 جناب امام زین العابدینؑ کا جب سر جناب عباسؑ و علی اکبرؑ و واقثم و عثمان و محمد کا تیغ ظلم کا لگنا
 اور زیادہ اس بیہ ستم کیا تھا لعینوں فرودہ تن بیسیر کو او نکو دفن ہی نکیا سر و نکو تیر و پیر رکھو و کما تو تھے
 اور جو روتا تھا تو ماتو اور منع کر تو تھو روئی اور صحر البصر اور بیابان لیجا تو تھو ابو سعید شقی
 کتا ہو کہ راہ شام میں خبر سنی ہو کہ شیعہ لشکر جمع کیا ہو کہ شخون مار کو سر ہاؤ اقدس کو معہ اہل بیت
 چین لیجا تو تھو فوج کو نہایت ہوا کہ ناگاہ ایک دیر نصرائی پر پہنچو راہ سبکی اسپر شفق ہوئی کہ اس
 دیر کو جایی پناہ گرین اگر شیب خون آوی تو قیاب ہو شمر لعین و روازہ دیر پر جاکو پکارا تو ایک پیر
 باہر آیا پس وہ لشکر عظیم کو دیکھ کے پوچھو لگا تم کون ہو اور کہاں سو آئی ہو اور کیون شام جاتی ہو قال
 خرج رجل فی العواق علی یزید فحاربنا و قاتلنا و وضعنا راسہ مع راس اصحابہ
 و اہلبیتہ علی الرشح یزید یزید شمر ہوا کہ ایک شخص فرعاق میں خروج کیا تھا نیز پیر پس

اوس سو ہم لڑی اور سداوسکا مع سرغیر و فکری نزون پر رکھ کر نیکو کردار لکھ جاتی ہیں اوس شخص نے
 سر و نگو ویکھ کر کہا میں داس امیر ہیم سرانگو امیر کا کون سا جو شمر فرما اشارہ طرف سراقس نام مظلوم
 کو کیا دیرانی بولا دیر میر اس قدر وسعت نہیں کہتا مگر سر و فکو اور قید نو فکو میری دیر میں رکھو اور تم
 گرد اور و شمر فرما اوسکی پسند کی پس ایک صندوق میں تو سراقس نام غریب کار کہا اور دوسرا
 صندوق میں سداقی شہدا کو رکھو اور اوس دیر میں لائو اور ایک حجرین رکھ دیا اور البیت کو اور
 مکان میں اوتارا وصار یطوف حول حجرۃ فیاء الصندوق لیتظروا س الحسینین
 قریب اور وہ پیہ دیرانی گرداوس حجر کی پہر تا تاسا سراقس کو قریب ہو دیکھو فقط فی شقوق البیت
 فرأی فی الحجرۃ نوراً یسطع من الصندوق الذی فیہ داس الحسینین پس وہ دیرانی
 شگاف در سو دیکھو لگا دیکھتا کیا ہوا اوس صندوق سو کہ جس میں سراقس تھا ایک نور سا طبع
 اور شمعین بہت سی اوس حجر میں روشن ہیں یہ دیکھ کر نہایت تعجب ہوا و اذا یسقف البیت
 قد شوق کہ ناگاہ چہت اوس حجر کی شگافہ ہوئی اور ایک عماری نور آسمان سو نازل ہوئی اور
 اوس سو ایک بی بی صاحب حسن و جمال باہر آئی اور گردا و فکری کنیزان خوبصورت تھیں اور ایک
 کثیر کہتی تھی اعد و راہ دو کہ خواہا در آد میان آتی ہیں پہر ایک اور عماری اوتری اوس سو سارہ اور باہر
 باہر آئیں اور راحیل ام یوسف اور سفورہ بنت شعیب اور کلثوم اخت موسیٰ اور اسٹیہ زن فعون
 اور مریم مادر عیسیٰ باہر آئیں پہر ایک عماری نازل ہوئی اور اوس سو خدیجہ کبریٰ مادر جناب فاطمہ
 باہر آئیں ثم ارفع صوت بکاء و حجب و ظہر ہودج من نور و حوالہ من الخور
 العین کثیرہ پر غل اور شور و فتنہ کا بلند ہوا اور ایک عماری نور ظاہر ہوئی اور گردا و فکری حویان
 بہشت بہت سی تھیں پس ایک اونین سو بولی او نصرانی بند کر انکھیں اپنی کہ فاطمہ زہرا زیارت
 سر حسین مظلوم کو آتی ہیں فو قعت مغشیا علی الارض پس میں غش کہا کو زمین پر گر کر مگر
 آواز رو نیکی سنتا تھا کہ آنسو فاطمہ زہرا کو ایک قیامت سی برپا ہوئی اور جناب فاطمہ زہرا رو
 کہتی تھیں السلام علیک ایھا المظلوم السلام علیک ایھا الشہید المعصوم سلام

سکر
 سچ
 سز
 سکی
 سراج
 سراج
 دو

اوس

تجھیر ای مظلوم میری سلام ہو تجھیر ای شہید و معصوم میری سلام ہو تجھیر ای غریب میری سلام ہو
 عَلَيْكَ يَا قُوَّةَ عَيْنِ الرَّسُولِ وَثَمَرَةَ قُوَادِي سَلَامٍ هُوَ تَجْهِيرُ خَلْقِي حَيْثُمُ رَسُولُ خَدَا اَوْ رَسُوْلُهُ
 دل میری بگائی لا اَخُوْنَ فَإِنَّ اللَّهَ سَيَنْتَقِمُ مِنْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ای فرزند میری تجھیر بہت
 ظلم و ستم ہوئی مگر تو غم نہا خدا تیرے قاتلوں سے انتقام لے گا اور قیامت کو فیکت و لکبت النساء
 کلفن یہہ فرا کو خوب روئین کہ تمام عورتیں روز لگین اور جناب شیدہ فرجہ شعرا تم امام غریب
 پڑھو کہ مضمون اونکا یہہ ہوا ای فرزند مظلوم ای سرور سینہ زہرا تجھیر وہ ظلم ہوئی کہ ایسے کسی بغیر
 اور وصی پیغمبر پر نہیں ہوئی اور اگر ہزار انگبین خدا بھی عطا کری اور سب تیرے غم میں اشکبار ہوں
 اور برابر میری روئیں اور نیسان اور کوہ صحر اور جن وانس و وحش و طیور و ملائکہ روئیں تو ہی
 بہت کم روئیں جناب شیدہ کی اس میں پر عجب شور و ماتم برپا ہوا اور نصرانی یہہ سکر بالکل بیوش
 ہو گیا جب ہوش میں آیا تو اوس جرمین کیسکو نہ کیا پس گیا اوس جرمین اور قفل صندوق کو
 توڑ ڈالا اور سہرا قدس کو باہر نکالا اور اوسے شک و گلاب سے دھو کر ایک سجادہ پر رکھا اور اوسکی
 تعظیم کو سجدہ کیا اور روماتما تم اشعل الشمع و جلس عند الواس ينظر اليه و يبكي و يقول
 پر شمع جلا کر رکھی اور سامنے سر کر بیٹھا دیکھتا تھا اور روماتما اور کہتا تھا ایسہرا قدس یہہ تو مجھے
 معلوم ہوا کہ تو اون لوگوں میں سے ہو کہ جنکی توفیق ہوئی تو ریت میں اور عیش و فریاد میں گئی
 فَبِاللَّهِ الَّذِي اعطاك تلك المَنَزَلَةَ احْبَبْتُ فِي مَنْ اَنْتَ وَمَا اسْمُكَ ای سر پر نور تجھ پر قسم
 اوس خدا کی جس نے تجھ پر یہ مرتبہ دیا ہو مجھ پر تاکہ تو کون ہو اور نام تیرا کیا ہو کہ ناگاہ قدرت خدا
 سر اقدس امام غریب کا گویا ہوا اور فرمایا اَيُّهَا الشَّيْخُ اَنَا الْمُقْتُولُ ظَلَمًا وَعَدُوًّا اَنَا وَدِرَانِي
 اوشیخ میں ہوں جو ظالموں نے ناحق شہید کیا اَنَا الْمَغْنُومُ الَّذِي مَاتَ عَطَشًا اَنَا الشَّيْخُ مِنْ سَمَرِ سَيِّدُونِ
 تین نکایا سا فوج کیا گیا اور پیاسا دنیا گیا اَنَا الَّذِي فَارَقَ الرَّحْبَةَ وَبَعْدَ عَيْنِ الْاَوْطَانِ مِنْ غُرُوبِ بَلَدِي
 جسے دشمنوں نے غزوہ و قراہی چھوڑ کر آوارہ و شتت بت کیا اور سر پر گناہ شہید کیا قَالَ الَّذِي لَرَانِي زِدْنِي مِنْ فَضْلِكَ
 دیرانی نے عرض کی مجھ پر کچھ حال معلوم نہوا زیادہ بیان کہ جو فضائل میری ہیں اقدس جواب دیا اَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ

مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفَىٰ وَابْنُ عَلِيٍّ الْمُتَضَىٰ وَسُورَةُ قَلْبِ لَوْ هُوَ آخِرُ شَيْخِ بَيْنِ حُسَيْنٍ هُونِ وَه
 حُسَيْنٍ كِهْ جِسْ كَانَا مُحَمَّدٌ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هُوَ زَيْنُ عَلِيٍّ مُرَضَىٰ أَوْ سِرُّ رَدْلِ نَهْلِ
 پس دیرانی خوب رویا اور اپنی مرید و مکتوجع کیا اور سب ماجرا بیان کیا پس وہ شہر آدمی تھو وہ سب
 روحو اور گریبان پہاڑ ڈالو اور آفر خدست بیمار کر بلا میں اور زنا روکو توڑ کر مسلمان ہوو اور عرض کی
 ایہولا اجازت دو تو ان کا فروں سی جاو کریں فَقَالَ جَزَاءُكَ اللَّهُ خَيْرًا حَضَرَتْ فَرَمَا يَخْدُ تَهْمِينَ
 جزا خیر دی صبر کرو خدا انسی انتقام لیکو اور وہ ہماری نصرت کو کافی ہو جائی تا مل ہو کہ کھوویہ
 قدر شناسی کریں اور مسلمان ہووین اور مسلمان جو کھلاقی ہون وہ عمت رسول خدا پر رحم نہ کرنا
 روایت پنجاہم عرش کو زینت دینا ساتھ حسن و حسین کے اور فتح کرنا جبریل
 و اسرافیل کا اور جانا اہل بیت کا مع سر ہا ی شہد اکوفی سی ہو کر شام میں
 وَحَلَّى عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ قَيْسٍ وَجُوَيْرَةُ الْجَلِي قَالَ لَا يُؤْمِنُ الْعَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ مَقُولٌ
 اشعث بن قیس و جویرہ جلی سو کہ عرضکی اون دونوں فر خدست جناب علی بن ابیطالب میں کیا
 اَسِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَدَّثَنَا عَنْ بَعْضِ خُلُوفِكَ وَفَاطِمَةُ قَالَتْ لَعَمْرُؤِ الْمَوْنِينَ بِيَانِ كَبِيرِ
 ہم سے بعض احوال خلوت اپنا اور جناب فاطمہ کا حضرت فرمایا ان بیان کرتا ہوں جینے انا
 وَفَاطِمَةُ فِي كِسَاءٍ وَاحِدٍ نَائِمًا إِذْ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْنَا يَضْفُ اللَّيْلُ اِيك شَبَّهَم
 اور فاطمہ زہرا ایک چادر میں سوئی تھو کہ ناگاہ نصف شب کو رسول خدا تشریف لائے پس داخل ہو
 گہر میں اور ہم لیٹے تھو فَوَضَعَ رِجْلَايَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَهَبَّ اِيك پاؤں مبارک میری سر ہا ز کما
 اور ایک پاؤں فاطمہ کو سر ہا ز کما پس جناب فاطمہ فر دیکھا کہ حضرت سر ہا ز کما میری ہین فَهَبَّتْ اِيك جِلْسِ
 فَلَمْ تَسْتَطِعْ فَبَكَتْ اِيك چاہا جناب سیدہ فر کہ اوٹھہ شہین نہ اوٹھہ سکین کہ آدمی چادر پر کھپتی
 اور آدمی چادر اوڑھتی ہوو تھیں پس اپنی حال نا داری پر رونو لگیں جناب فاطمہ فَقَالَ وَمَا
 يَبْكِيكِ يَا فَاطِمَةُ بَنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اِيك حضرت بولو کیوں روتی ہوو فاطمہ
 بیٹی رسول خدا کی فَقَالَتْ اَمَّا تَرَا حَالَنَا وَنَحْنُ فِي كِسَاءٍ وَاحِدٍ نَضْفُ نَحْنُ وَنَضْفُ

قَوْماً پس جناب فاطمہ فر عرض کی اے بابائیں دیکھو آپ حال ہماری ناداری کا کہ ایک چادر میں
 ہم آدھی بچہ پہنائیں اور آدھی اور ہر مین حضرت فرمایا یا یکتہ امنا تعلین ان الله اطلع اطلالہ
 من سماءہ الى ارضہ فاختار منها لعلک علی ابن ابیطالب ای بیٹی غمگین نہ بنیں جانیں تم
 کہ خدا تعالیٰ طلع ہوا از آسمان تا زمین پس زمین و آسمان میں اختیار کیا شوہر تیری علی ابن ابیطالب
 وامرني ان ازوجک بہ اور حکم کیا مجھ کو کہ میں تجھ کو ان سے ترویج کروں وان الله عووجل
 الخلد فی نبیا والخلدہ وصیاً وخلفۃ من بعدی اور خداوند عالم فر مجھ کو نبی کیا اور تمہارے
 شوہر کو وصی کیا اور خلیفہ کیا بعد میری یا فاطمہ امنا تعلین ان العرش سأل ربہ ان یتو
 بنیۃ کم یؤتیہا شیان خلقہ ایفاطمہ نہیں جانیں تم کہ عرش فر دگاہ الہی میں عرض کی کہ
 زینت کر مجھ ساتھ ایسی زینت کہ نہ زینت کی ہو تو نہ ساتھ ہو کسی شو کو اپنی مخلوقات سے فزیتہ
 بالحسن والحسین فجعلہما فی زینت من انکان العرش پس زینت کی خداوند عالم فر عرش
 ساتھ حسن اور حسین کے اور جگہ دی اون دونوں خیرج کرامت اور گوہر درج امامت کو دو کر نون
 ارکان عرش سے یعنی ایک کن کو امام حسن سمرین کیا اور ایک کو امام حسین والعرش یخبر بنیۃ
 علی کل شیء اور عرش فخر کر تا ہو اپنی زینت سے ہر شیء کہ کون ہو مثل میری کہ میں زینت کیا گیا ہوں
 ساتھ حسن اور حسین کو اور مجھ پر جگہ پائی ہے بارہ جگر فاطمہ نہ ہر آدمی ناہن فخر اسرافیل علی جبیل
 فقال ربی من حلال العرش وصاحب الصور والنفخہ وانا کبیر الملک لک الی حضور
 الجلال اور منقول ہو کہ افتخار کیا اسرافیل فر جبریل پر اور کہا میں حاملان عرش الہی ہوں میں
 صاحب صور ہوں اور میں بزرگ ملائکہ ہوں حضور پروردگار میں قال جبریل انا خیر منک
 جبریل فر کہا میں تم سے بہتر ہوں قال لک اسرافیل فر کہا کیونکہ قال انامین الله علی وجہ
 واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ واللہ
 وخوف وزلزہ اور رسالت پر فاختصا الی الله پس محاکمہ کیا درگاہ خدا میں اور حکم کیا خدا
 کہ خداوند احکم کراہم دونوں میں کہ کون ہم میں سے بزرگی رکھتا ہو دوسری پر قاضی الله

لَیْسَ مَا اَنْ اُسْکَنَ اَیْسَ وَحِی کی خدا تعالیٰ فریب رہو تم دونوں قوی ہو گئی و جلا کی لَقَدْ خَافَتْ
 مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنْکُمْ اِسْمَکُمْ پس قسم ہو جو اپنی عزت و جلال کی کہ میں نے خلق کیا اوس کو کہ بہتر ہو تم دونوں
 اَنْظُرَا اِلٰی سَاقِ الْعُرْشِ فَتَنظُرَا دیکھو طرف ساق عرش کی پس دیکھا دونوں نے فَاِذَا عَلٰی
 سَاقِ الْعُرْشِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلٰی وِلٰی اللّٰهِ وَفَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ
 وَ الْحُسَيْنُ حَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ پس ساق عرش پر لکھا تھا انہیں معبود برحق سوا میری خداوند عالم
 اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خدا کو ہیں اور علی مرتضیٰ ولی خدا اور فاطمہ اور حسن و حسین
 بہترین خلق خدا ہیں قَالَ جِبْرِیْلُ یَحْقِظُ عَلَیْکَ اِلَّا مَا جَعَلْتَنیْ خَادِمًا لِّهُمْ جِبْرِیْلُ نے
 عرض کی خداوند قسم تیاہوں میں تجھ کو ان بزرگوں کو حق کی کہ تو مجھ کو ان کا خادم و خدا شکر اکر
 قَالَ فَلَکَ ذٰلِکَ پروردگار عالم نے ارشاد کیا اے جبریل عرض تیری قبول کی اور خداست انکی
 تجھے سوچی فَافْتَحَ جِبْرِیْلُ عَلٰی الْمَلٰٓئِکَةِ وَ جَمِیْعًا لَّمَّا صَارَ خَادِمًا لِّهُمْ پس غر کر تو تھو جبریل
 سب فرشتوں پر جب خادم ہو و اہل بیت کو قَالَ وَمَنْ شِئْنِیْ وَاَنَا خَادِمٌ اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور کہتو تھو جبریل اب کون ہے شل میری کہ میں خادم ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
 فَانْکَسَرَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ اَنْ یَّفَاخِرُوْا بِسَ پر کسی ملک کی مجال تھی کہ جبریل پر غر کرے
 فَفَلَّوْا اِیْہَا الْاِخْوَانُ فِیْ ہٰذَا الْمَقَامِ پس فکر کرو حضرات اس جگہ کہ جبریل جسکی خادیت
 کا فخر کریں ایک دن اوسکے قتل کا لعین غر کر تو تھو منقول ہو کہ جب جناب امام حسین کو تین دن کا
 پیاسا مع خویش و اقربا شہید کر کر سہرا و اقدس مع اہل بیت داخل مجلس ابن زیاد کیا تو ازراہ
 غر و مباحات ہر ایک شقی اپنی شقاوت بیان کرتا تھا فَہَلْ اَقُوْلُ اَنَا ضَرْبٌ لِّسَیْفِیْ وَ ذٰلِکَ
 یَقُوْلُ اَنَا لِحِجَّتِہٖ بِرُحْمٰی فَاَلْقٰی عَلٰی الْاَرْضِ پس ایک شقی بولا کہ یہ وہ شقی ہے کہ جسکو
 لموار ماری تھی اور ایک ملعون بولا کہ اوس شقی نے ایسا نیزہ سینہ حسین پر مارا کہ اونہیں زمین
 گر اویا اور ابن زیاد ملعون تخت پر شاہیہا تھا وَاَلْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاقِفُوْنَ وَ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ
 نَصَفَدَ بِالْحَدِیْدِ اور اہل بیت رسول خدا اور و خزان علی مرتضیٰ دربار عام میں کھڑی تھیں

اور بیمار کر لیا اور پھر جگر می ہو کر تھوڑا سا شہر ہوا ^{وَالرُّومُ} شہر ہوا ^{عَلَى الْإِسْكَاحِ} اور سرسبز و بارک تیر نور
نصب ہو فقام سنان بن انس کا فراوٹا یہ وہ لعین تھا کہ جس نے تیر گلو می امام تشنہ کام پر لگا یا تھا
اور قتل کیا تھا کہ زمین پر گر کر تر ہو گیا اور یہ شعر پڑھا شعر ابلد کا گئی فصۃ اودھبک قتلت
تاجلا ملکاً عجیباً قتلت الذی کان اعلیٰ السبا خیر عباد اللہ انما وایا امیر بن یاد ہر واسطہ شہر کو
شقی کہ چاندی یا سونے کی قتل کیا ہو اوس شقی نو اوس جس کے دروازے کو فرشتہ دربان تھو اور اوس شخص کو مارا
کہ جو بہترین بندگان خدا تھا مان اور باپ کی طرف سے پس ابن زیاد کو یہ کلام اوس کا برا معلوم ہوا
اور بولا کہ اگر تو حسین کو بہترین بندگان خدا جانتا تھا تو کاہیکو قتل کیا فاصرب عقیقہ
ابن زیاد نے حکم دیا کہ اسکی گردن مارو پس اوس واصل جہنم کیا اور خیر الدینا والاخوۃ ہوا وہ ملعون
پہر ایک اور ملعون کہڑا ہوا ابن زیاد متوجہ ہوا کہ اوس شقی نے کیا سلوک کیا ہو حسین سے قال لطمۃ
واخذت عمامۃ وہ شقی بولا امیر اوس شقی نے حسین کو خساری پر طمانچہ مارا اور عمامہ اونکا
لایا ہوں حضرات یقیناً یہ شخص مالک ابن بشر الکندی ملعون تھا کہ اس ملعون نے میرا دینی امام سے
وقت آخر کی تھی پس دس ملعون اور سات سو ابن زیاد و ولد الحرام کو کھڑے ہو کر قتل کیا ابن زیاد من
انتم ابن زیاد نے فرمایا تم کون ہو اور منی حسین کو کیا سلوک کیا فقاکو الحسن الذین اولحینا
یحبوننا ظہر الحسین وہ شقی نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے گوری و درائی نفس حسین پر
حتیٰ لحن جکاجن صدر یہ بیان تک گوری و درائی کہ اوستخوان سینہ پس گوری فاصرب کھم لکھم
ابن زیاد خوش ہوا اور کہا انہیں انعام دو اور شہر و شیت و عمر ابن حجاج کو ساتہ ہزار سوار کر
دختران فاطمہ زہرا اور سرسبز شہر کو ساتہ روانہ کیا فاصرب کھم ان شہر وہم فی کل بلد یخلو
اور حکم کیا کہ جس شہر میں داخل ہوتا ان سر و نکو اور دختران شیر خدا کو تمام شہر میں پھراناجب
وہ ملعون تکریب میں پہنچو تو حاکم شہر کو کہلا بھیجا کہ ہماری پیشوائی کو آؤ کہ سر حسین کاٹ کر لائیں
اور عمرت رسول خدا کو لوٹ کر لائیں فلما اخبروہم الرسول بذلک کثروا لاعلام

وَجَحَّحَ الْعُلَمَاءُ بِأَقْوَمِهِمْ بِالْفَوَازِ جَبَّ رَسُولُ سَفْهِ خَبْرِكِي تَوَاوَنَ لَمْعُونُونَ فِي نِشَانِ كَوْنِ
 اور لای غلام اون ملعونوں کی نذر کو میوے اور وہ اہل شہر نہایت خوش ہوئے پس جب نصاریٰ
 مسلمانوں کو خوش دیکھا فقال النصارى ما اهلنا پس وہ نصرائی بولے یہ کیا ہو اور سرس کا
 جسکے کٹھن سو تم اتھر شاد ہو فقالوا راس الحسین وہ بولے ہم اس سے خوش ہیں کہ یہ سر حسین کا
 فقالوا اهلنا راس ابن بنت نبیکم قالوا نعم وہ بولے کیا یہ سر تمہاری بیٹی کو نوں کا ہو وہ بچیا
 بولے ہاں عظمت ذلک علیہم یہ سنکر وہ نصارا نہایت اندوہناک ہوئے اور یہ امر اونپر بہت
 شاق ہوا اپنی عبادت خانہ پر چڑھ گئے اور ناقوس تعظیم خدا کو بجوانے لگے وقالوا اللهم انا لیک بڑے
 بے شک صبح ہوئے الظالمون اور بولے خداوند ہم پر اہل ان ملعونوں سے جو کیا ان ظالموں نے
 تیرے بیٹی کو نوں سے مقام تامل ہو کہ نصاریٰ تو سر دیکھ کر غلجین ہوں اور مسلمان خوشی اور شادی
 کریں غرض یونہی خوشی اور شادی کرتے ہوئے داخل شام ہوئے پس یزید نے مجلس شراب ارستہ
 کی اور اذن عام دیا اور سات سو کرسی نشین اور سکی مجلس میں جمع ہوئے فجاءوا لشمس بن اوس
 الحسین پس آیا شمر ملعون سر فرزند رسول لیکن نذر یزید کو اور وہی شعر اوس ملعون نے پڑھا املنا
 ربکا بنی فضة وذهبنا فقلت رجلا سلما عجبا اور یزید بہر دی اسپ و شرمیرانقہ و طلا کو
 قتل کیا اوس شقی نے اوس جسکے دروازے پر فرشتہ دربان تو طعنتہ بالوشح حتی انقلبنا وصریخہ
 یا لشیف کانت عجبا ایسا نیزہ مارا اوس لعین نے حسین کو کہ منہ کو ہبل اولٹ دیا اور ایتلی مار
 ماری کہ دیکھو والوں تعجب کیا تم رساہ بئیں یدیکو پر یہ کہلو اوس کا فرزند سرمنور حضرت کا سانپ
 یزید کو پہنیک دیا حضرات کیا غضب ہو کہ سر فرزند زہرا کا یہ رتبہ پہنچا جسکے خدنگار ہونی کا جبرئیل
 کو فخر تھا کہ وہ سراسر سے پہنیک دیا جائے پیش شراب خوار پس نہایت شاد ہوا یزید اور اوس کو
 ایک طشت طلا میں رکھوا کر زیر تخت اپنی کہ سپر شراب زہر مار کر تاتھا رکھوا دیا وئی یدہ غضب
 ینکٹ یہ تنایا الحسین اور ہاتھ میں اوسکی ایک چٹری تھی اوس کو لب و دندان پر رکھتا تھا اور
 شاد ہوتا تھا ابوہریرہ بولے اے یزید وای ہو تمہارے کہ تو لب و دندان حسین پر لکڑی لگا کر اور میں نے

دیکھا اور رسول خدا کو انہیں لب و دندان کو چوستی تھی مثل شکر کو پس اوس شقی ذابو زہ کو نکال دیا
 مجلس سے اور اپنی حرکت نالائق سے باز رہا اور وہ خوشی سے شریعتاً تھا کہ اوسکا مضمون یہ ہے
 کہ کاشکے بزرگان پدر حاضر ہوتے اور خوشی سے آوازیں بلند کرتے اور کہتے کہ ای بزرگ ہاتھ تیرے مثل ہوں
 چہری دندان حسین پر لگا کر اوس لعین کو یہ خیال تھا افسوس کہاں تھے رسول خدا اور علی مرتضیٰ
 کہ وہ چہری دندان حسین پر دیکھ کر کیسا روئے تم بسط علیہ رقعۃ الشطرنج و جلس علیہ
 یہ پیر اوس ناپاک فر شطرنج بچہائی اور شطرنج کیسا لگا ویکڑ کو الحسین و ابائہ و کیشہ زنی بلکہ
 اور جناب امام حسین کو اور لکڑی آب و طاہرین کو برا کہتا تھا اور ہنستا تھا فتی قصر صاحبہ تناول
 الفقاع فتی بہ ثلاث محلات ثم صبت فضلتہ مما لی الطست من الارض پس جب
 غالب آتا تھا دوسری پراو جیتا تھا اوسوقت شراب کی تین پیالیاں پیتا تھا اور جو بچتی تھی تہا
 تو ذوال دیتا تھا اوسو قریب طشت کو کہ حسین سر حضرت کا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ملعون
 سر حضرت پر ڈالتا تھا مگر وہ شراب ہوا تو قدرت خدا سے اور جاتی تھی اور سر اقدس پر چہنیت ہی
 نہ پڑتی تھی کیا مقام غضب ہو کہ جسکی زینت سے عرش فر کر تا ہو اور جبریل کو فرخندہ شکر اری ہو تو
 سر کا یہ حال ہو کہ اس طرح بزم شراب میں برکما گیا زیر تخت یزید حضرات یہ امر کم نہیں ہے رو نیلو کہ
 سر ایسی برگزیدہ خدا کا زیر تخت شرابخوار رکھا ہو فواہ علی بن الحسین فکمل اللؤلؤ من
 بعد ذلک ابد آپس جناب امام زین العابدین فر اوس سر نور کو دیکھا ایک آہ کا نوہ مارا اور پھر
 تمام عمر کا گوسفند رکھا یا تم خلق راس الحسین علی باب مسجد دمشق پھر لگایا سر اقدس
 جناب امام حسین کے دروازہ دمشق پر روایت پنجاہ و یکم خون برسنے کی اور پانچ سجدے
 کرنا رسول خدا کا بزرگوع اور احوال و خیر حاتم اور ذکر تاراجی خیام کا اور جانا
 دربار یزید میں اسیران اہل بیت کا عن ابی عبد اللہ قال کم تبک السماء الا علی
 الحسین بن علی و یحییٰ بن زکریا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا
 آسمان نہیں روتا کسی پر سوائے حسین بن علی اور یحییٰ بن زکریا کو اور احادیث صحیح میں وارد ہوا

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ ثَوَابًا اَحْمَرَ جَبَّ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ شَمِيدِ هَوَسِ
 تَوَّاسِمَانِ فُرْسِيِّ سَرَخِ بِرَسَانِي رَوَايَتِ كِي هُوَ ابُو الْقَاسِمِ فُوْزُهُ عَلَمُ اَهْلِ سُنْتِ سِرِّ هَوَايَتِ دَسْوَلِ
 اَللّٰهُ سَجْدَ فَوْسَا حَسَنَ سَجْدَاتِ بِلَا دُرُكُوْعٍ كِهْ اِيك رُوزِ جَنَابِ رَسُوْلِ خُدَا فُوْزِ اِيْنِجِ سَجْدِ كِي بِرِ كُوْعِ
 اَصْحَابِ فُوْعُضِ كِي اَوْرِ رَسُوْلِ خُدَا سَجْدِ مَوْثِقِ رُكُوْعِ بِهِي هُو سَكْتِي هِيْنِ حَضْرَتِ فَاَرْشَادِ كِيَا هَانِ دَسْتِ
 هِيْنِ اَنْ جَبْرِئِيْلُ اَنْكَا فَيَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَللّٰهَ يُحِبُّ عَلَيْكَ فَيَسْجُدُ تُتَبَقِّصُ كِهْ اَمْرِ سِرِ
 پَسِ جَبْرِئِيْلُ پَسِ كَمَا اِيْ مُحَمَّدُ بِرِ سَيِّدِ خُدَا دُوسْتِ رَكْتَا هُوْ عَلِيُّ كُوْ پَسِ مِيْنُو اَدَايْ شُكْرِ كِيْ سَجْدِ كِيَا
 فَوَقَّعْتُ رَايِيْ فَقَالَ يُحِبُّ فَالْحَمْدُ فَيَسْجُدُ تُتَبَقِّصُ پَسِ مِيْنِ سِرِ سَجْدِ سَوَا وُثَا يَا جَبْرِئِيْلُ فَاَمَّا
 خُدَا فَاطِمَةُ كُوْ بِهِي دُوسْتِ رَكْتَا هُوْ بِرِ مِيْنِ فُوْ سَجْدِ كِيَا پَسِ جَبِ سِرِ سَجْدِ سَوَا وُثَا فَيَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
 اِنَّ اَللّٰهَ يُحِبُّ الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنُ فَيَسْجُدُ تُتَبَقِّصُ پَسِ كَمَا جَبْرِئِيْلُ فَاَوْرِ رَسُوْلِ خُدَا پُرِ دُكَارِ
 عَالَمِ حَسَنِ وَحُسَيْنِ كُوْ بِهِي دُوسْتِ رَكْتَا هُوْ پَسِ سَجْدِ كِيَا مِيْنِ فُوْ اَوْرِ جَبِ سِرِ اَوُثَا يَا سَجْدِ
 فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَللّٰهَ يُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُمْ فَيَسْجُدُ تُتَبَقِّصُ پَسِ چُوْتِيْ بَارِ جَبْرِئِيْلُ فَاَمَّا اِيْ مُحَمَّدُ خُدَا
 اَنُكُوْ دُوسْتُوْنِ كُوْ بِهِي دُوسْتِ رَكْتَا هُوْ پَسِ سَجْدِ كِيَا مِيْنِ فُوْ جَبِ سَجْدِ سِرِ پَرِ سَوَا وُثَا فَيَقَالَ
 يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَللّٰهَ يُحِبُّ مَنْ يُحِبُّ مُحَمَّدًا فَيَسْجُدُ تُتَبَقِّصُ پَسِ پَرِ جَبْرِئِيْلُ فَاَمَّا اِيْ رَسُوْلِ خُدَا پُرِ دُكَارِ عَالَمِ تَهَارِ
 اَهْلِ بَيْتِ كُوْ دُوسْتُوْنِ كُوْ بِهِي دُوسْتِ رَكْتَا هُوْ اَوْ سَكُوْ بِهِي اَدَايْ شُكْرِ كُوْ وَاَسْطِ مِيْنِ فُوْ سَجْدِ كِيَا
 اَوْرِ كِتَابِ مَقْصِدِ اَقْصَى مِيْنِ اَسْطَرَحِ سِرِ مَسْطُوْرِ هُوْ كِهْ بَعْدِ فَتْحِ حَنِينِ جَنَابِ حَيْدَرِ كَرَارِ حَسْبِ فَرْمُوْدِ
 جَنَابِ سَيِّدِ اَبْرَارِ مَعَ كَيْصِدِ وَنَجَاةِ سَوَارِ بَا بَرِ تَخْرِيْبِ تَجَانِةِ فِلَسِ طَرَفِ قَبِيْلَةِ نَبِيِّ طَلِيْ كُوْ رَا وَانِهْ هُوْ كُوْ
 غُضْ جَبِ وَاَكُوْ تَجَانِةِ كُوْ تُوْرِ اَوْرِ اَهْلِ اِسْلَامِ كُوْ نَالِ كَثِيْرِ وَاَنْ كِيْ لُوتِ مِيْنِ اَهْمَةِ اَيَا اَوْرِ چُنْدِ اَسِيْرِ
 بَقِيْضَةِ مَوَالِيَا جَنَابِ اَيْمِرِ كُوْ اَوْرِ اَخْفِيْ عَدُوِّيْ اَبْنِ حَاتِمِ مِيْنِ خَوْفِ عَسْكَرِ اَدْرِ سَلَامِ
 وَاَخَذُوْا اَبْنَتَهُ اَوْرِ عَدِيْ پَسِ رِ حَاتِمِ خَوْفِ لَشْكْرِ اِسْلَامِ سُوْ خَفِيْ هُوْ كِيَا اَوْرِ دُخْرِ حَاتِمِ كُوْ اَهْلِ اِسْلَامِ
 قِيْدِ كِيَا پَسِ جَنَابِ اَيْمِرِ فُوْ سَبَبِ مَوْرِيْ حَاتِمِ كُوْ كِهْ اِيْنِيْ قَوْمِ كَارِيْ مِسْ اَوْرِ سَخَاوَتِ مِيْنِ شَهُوْرَتَا
 حَكْمِ كِيَا كِهْ دُخْرِ حَاتِمِ كُوْ شَامِلِ قِيْدِ يُوْ كُوْ نَرِ كُوْ اَوْرِ چُوْ دُخْرِ كَارِيْ اَوْرِ خُوْدِ بِهِي سَلِمَانِ نَهِيْنِ هُوْ نِيْ چُوْ

لیکن باپ اسکا اعزہ میں سوتا تھا اس کو ذلیل نکلیا چاہی یہ فرما کوئی دقیقہ اس کی پاسداری اور
 دیکھو بی بی فرنگناشت نکلیا اور اسو عزت و حرمت سواپو ساتھ لیکر روانہ مدینہ طیبہ ہوئی حتیٰ کہ
 عَلٰی النَّبِيِّ وَآخِرَتِهَا مَضَتْ وَقَالَ حَالُ بَيْتِ الْحَاتِمِ جَبَّ حُرَّتِ جَنَابِ رَسُولِ خُدَامِ
 جو ماجر گذر رہا بیان کیا اور احوال دختر حاتم عرض کیا جناب رسول خدا فرمایا کہ اسو باعزاز و اکرام
 رخصت کرو و ما وطن مالوف میں جا کر اپو باپ سو ملحق ہو فجاءہا امیر المؤمنین فی البیت و آخِر
 الرَّهْوَاءِ أَتَاهَا ابْنَةُ حَاتِمٍ پس جناب امیر اسو دولت سرا میں لاؤ اور خبر کی جناب فاطمہ کو کہ یہ دختر
 حاتم ہو فلما سمعت فاطمہ علیہا السلام اعطاها کلبا سفا فآخراً و اگر سہا اگر آگیا
 پس جناب سیدہ فجب سنا تو اسو خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اور بہت اسکی عزت و توقیر کی اور
 اسو احسان و اکرام فرمایا اسو سرفراز فرمایا و وَدَّعَتْهَا بَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى سَادَتْ
 اِلٰی وَلَحْنِهَا اور بغت و حرمت رخصت کیا دختر حاتم کو بضعتہ رسول خدا پس اس عزت و حرمت
 اپو وطن کو گئی قَالَ لَمَّا جَاءَتْ لِلْوَدَاعِ مِنْ بَنَاتِ امیر المؤمنین راوی کہتا ہے کہ جب دختر
 حاتم جناب شیدہ سو رخصت ہو چکر تو دختران جناب امیر سو وداع ہوئی لگی یہاں تک کہ آئی وہ
 نزدیک جناب زینب خاتون کو رخصت کو اور اون سو رخصت ہوئی لگی پس بز اختیار جناب حیدر
 زرار ما تبدا بہار کو روز لگو فقالت فاطمہ ما یبکیک یا ابا الحسن جناب فاطمہ فرمیران
 عرض کی امی ابو الحسن آپ کو روینکا کیا سبب ہو قال علیہ السلام یا فاطمہ ان بَيْتَ الْحَاتِمِ
 اخذہا عسکراً لا سلاماً وَدَّعَهَا خَيْرًا لَّا نَأْمُ بِالْاِعْزَازِ وَاَلَا کُوَامِ جناب امیر المؤمنین
 رو کر فرمایا امی دختر رسول خدا ایکدن یہ ہو کہ دختر حاتم لشکر اسلام میں قید ہو کر آئی کہ سب اقارب
 او کو بت پرست ہیں فقط ناموری حاتم سو داخل اسیر و ن کر ہوئی اور بموجب ارشاد جناب
 رسالتا بت بغت و حرمت روانہ وطن ہوئی وَهَذِهِ زَيْنَبُ ابْنَتِ یَوْمَ تَسِيرُ مَعَ اخِیْہَا الْحُسَیْنِ
 ایفاطمہ ایکدن یہی زینب پارہ جگر میری اپو بہائی حسین کے ساتھ غریب الوطن آوارہ از خانان
 وار و صحرا ہو لناک ہوگی وَیَذْنُجُ الْحُسَیْنُ عِنْدَہَا عَطَشًا نَالًا یَذْنُجُ الْاَلْبَیْسُ اور بہائی

اسکا حسین اس پر رو برو پایا سانچ کیا جائیگا مثل گو سفد کر و کُشبی زینب علی جمال بخت
 و لحاء و طیف بکھا فی الاسواق افسوس کہ یہ زینب نور دیدہ میری قید ہو کر شتران کیلگا
 و عمار پر سوار کی جائیگی اور کوچہ و بازار میں پھرائی جائیگی **فَعِنْدَ ذَٰلِكَ بَلَکَتْ فَاطِمَةُ بِکَلَمٍ**
شَدِيدٍ اَحْتَىٰ عَشِيَّتَ عَلَمًا پس جب یہ سانچہ جناب شیدہ فرسنا اس شدت سرور میں کہ رفت
 ر و بیہوش ہو گئیں **وَلَمَّا اَفَاقَتْ قَالَتْ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَيَكُونُ ذَٰلِكَ فِي حَيَاتِي** جب
 ہوش میں آئیں تو فرمایا **اے ابوالحسن اے امیر المؤمنین** آیا حسین میرا جیتر جی میری خوجہ پیدا ہو کر جائیگا
 اور میری بیٹیاں میری سانچ قید ہو جائیں گی **قَالَ وَاعْرِضْ بَاہُ مَا كَانَ اَحَدًا مِنَّا جَانِبًا** غرض
 فرمایا **اے غریبی** اور تمہائی اوسکی کہ ہم میں سے کوئی نہ ہوگا **فَنَظَرَ الْحَسَنُ اِلَىٰ اَحِبِّهِ وَقَالَ لَا اَدْرَا**
اللّٰهُ ذَٰلِكَ اَبَدًا راوی کہتا ہے کہ یہ حال سُنو جناب امام حسن و زینب ہوائی حسین کی طرف دیکھ کر فرمایا
 کہ خدا وہ دن نہ کہتا ہے کہ تم نہ ہو اور میں جیتا رہوں **قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا**
اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ يَا بَنِي تَشْفِي السَّهْمَ قَبْلَ ذَٰلِكَ جناب امیر المؤمنین فرمایا انا سے وانا الیہ راجعون
 اے فرزند قبل اس ماجری کو جھکوزہر و غلا کو شیدہ کریں گے تو اوس وقت نہوگا **وَبَلَکَى الْحُسَيْنُ وَ**
قَالَ يَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَا جَرَىٰ عَلَيَّ اُخْتِي زَيْنَبَ اور جناب امام حسین نے
 رو کر عرض کی اے پدر بزرگوار سب صعوبات و بے محو گوارا ہیں لیکن شاق و دشوار ہے مجھ پر اسیری
وَاِنَّمَا زَيْنَبٌ فَلَمَّا سَمِعَتْ ذَٰلِكَ لَمْ تَمَّا لَکَیْ الْبُكَاءَ فَبَلَکَتْ وَصَعَتْ اِلَىٰ اَیْہَا پس جب
 یہ سنا تمام ماجرا جناب زینب خاتون فر تو گریہ کو ضبط نہ کر سکیں پس روتی ہوئی طرف اپنی پدر بزرگوار
 آئیں **فَقَالَ لَهَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَفْعَلِينَ يَا زَيْنَبُ** جناب امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا
 اے نور دیدہ میری اے زینب جس وقت تجھ پر اسیری ہوئی ہے یہ ظلم و ستم ہوگا تو کیا کریگی **فَقَالَتْ يَا**
اَبَاہُ اَصْبِرْ عَلٰی مَا یَحِلُّ بِنَا مِنْ الْاَعْدَاءِ وہ رو کر بولیں کہ اے پدر بزرگوار صبر کرونگی جو رستم
 اعدا پر فحل لینی اللہ بین الشکرین پس خدا گردانی جھکوشکر کر فرما لوین **سُحَرَاتِ** جائی گریہ و
 زاری ہے کہ افسوس دختر کا فری تو جناب امیر تو غیر عزت کریں اور اونکر فرزند کو جب ظالموں نے شہید کیا

کہان چن او نہیں میری سامنے کیوں نہیں لاؤ آہ بولی وہ لعین امیر یہ لوثیالان نہیں ہیں
 بلکہ یہ سب اہلیت حسین و دختران علی ابن ابیطالب و فاطمہ ہیں مسافت راہ سیر انکایہ حال ہو گیا
 تم جگہ لو اچھوڑو نصیب علی و احمہ و کحلہ و کھو لے قول من ہذا و من تکلون بہ وہ قوم خفا
 ایک ایک کو سامنے لاؤ تیری زبرد کردہ پوچھتا نہایت کون ہو اور یہ کون ہو وہ بتاؤ تو ہذا بہ زینب و
 ہذا بہ ام کلثوم بنات فاطمہ بہ زینب ہو اور یہ ام کلثوم دختران فاطمہ زہرا فوس و دختران
 تو تعظیم کجی اور رسول خدا فرمائیں کہ اسوخت و حرمت سے اسکے وطن روانہ کر دو کہ اپنی باپ سے
 ملا اور دختران رسول خدا دربار زینب میں ہی اگر عزت و تکریم کیسی کہ رہائی پناہ میں کل حسینی فی
 محبس لایکھم من حور و لا قسرت حتی اقصرت و یخوہم بلکہ بعد دربار جانیکو ہی قید کی گئیں
 ایسی قید خانہ میں کہ وہ محفوظ دھوپ و راس سحر ہی نہ تھا و کھو دھوپ میں جلشی تہیں اور رات کو
 اوسین رہتی تہیں یہاں تک کہ پوست سہو کھو چہرہ و کھو اور گھو تہیں ہزار فوس و دختران تو لباس فاخرہ
 پہن خوش خرم اپنی باپ سوجا کر ملا اور دختران علی رضی جب قید مصیبت چھین تو سیاہ کپڑے
 پہنے ہوئے شام سحر روانہ ہوئیں اور سر فرزند رسول خدا ابلی نہیں دیکھو کو زینب و فاطمہ اور کربلا میں لگے
 قبر پر اور دیکھی اور ایک روایت میں ہے کہ نصیب میرے حضرت کی خاک و خونیں ہری نظر آئی اور جب تک
 وہ نصیب میرے دفن ہی نہ ہوئی تھی روایت پنجاہ و دوم حدیث فضائل گریہ اور احوال
 اسلام قبول کر نو شہر بانو کا اور احوال تاراجی اہلیت اور شام میں آنا
 اور دربار زینب میں جانا عن الصادق علیہ السلام قال من بکی او ابکی سیانۃ فلہ الجنة
 حدیث صحیح میں جناب صادق سے منقول ہے کہ اون حضرت فرمایا کہ جو مومن ذکر اہل بیت کر کر روئے
 یار و ملائے سوا دیو نہ کھو او سپر بہشت واجب ہے تم قال من بکی او ابکی خمسین فلہ الجنة
 پھر ارشاد کیا جو رویار و ملائے ذکر مصائب کر کھو پاس آدمی نہ کھو بہشت او سپر ہی واجب ہے تم
 قال من بکی او ابکی عشرين فلہ الجنة پھر ارشاد کیا جو رویار و ملائے بیس آدمی نہ کھو
 خداوند غفار او سپر ہی بہشت واجب کرتا ہے تم قال من بکی او ابکی عشرة فلہ الجنة پھر ارشاد

فرمایا کہ اگر روی مصیبت اہل بیت بیان کر کر یار و لای دس آدمیوں کو خدا تعالیٰ اوپر ہی بہشت و بہار
 کرنا ہو تم قال من تبارک و تعالیٰ فاجد اقلہ الجنۃ پھر فرمایا اگر آپ روی یار و لای ایک آدمی کو
 خدا تعالیٰ اوپر ہی جنت کو واجب کرنا ہو تم قال من تبارک و تعالیٰ فقلہ الجنۃ پھر ارشاد کیا اگر ذکر مصائب
 ہمارا کرے اور رونانہ آمی صورت گریہ کند و کلی بنائے اوس پر ہی بہشت واجب ہو و من لم یحزن
 علی مصائبنا فلیس بنا اور جو شخص رنج و مصیبت ہمارے سنو اور اس کا دل ہی مخزون نہو ہماری
 مصیبتوں پر وہ ہم میں سے نہیں ہونی الحقیقت کون ایسا دل ہو گا کہ وہ مصیبت الہیبت سن کر غمگین نہ
 عن محمد ابن علیؑ انا قال ان بنت یزدجرد قبل ان یظفر عسکرا الاسلام علی
 ایہا رأت فی منامہا ان رسول اللہ قد اتی فی بیتمہا و هو اخذ بید الحسین
 قطب راوندی فر حضرت امام محمد باقرؑ روایت کی ہے کہ دختر بادشاہ یزدجرد شہربانو فریاد پیش از آنکہ
 لشکر اسلام اوس کو باپ پر فتحیاب ہوا ایک شب خواب میں دیکھا کہ جناب رسول خدا دست مبارک اپنے
 فرزند حسینؑ کا کپڑے ہموں کے سر پر تھام رہا تھا و قال لہا انا خطبتک لابنہی ہذا و اشار الی الحسین
 اور جناب رسول خدا فرمایا کہ ایشہ ربانو میں تجھ کو اس فرزند کو لے خواستگاری کر نیو آیا ہوں اور
 اشار کیا امام حسینؑ کی طرف غرض جب یہ بیدار ہوئیں تو انہیں نہایت فکر لاحق ہوئی اور بہت
 اوس خورشید فلک امامت کی ایسی انکو دلمین قرار پائی کہ خواب و خور انکو ناگوار ہوا فلما کان
 اللیلۃ الثانیۃ رأت فی منامہا ان سیدۃ النساء العالمین قد جاءت فقلت من
 انت قالت انا بنت من خطبتک لابنہ فی الباری حۃ جب دوسری شب ہوی شہربانو فر جناب
 خاتون قیامت کو خواب میں دیکھا پوچھا تم کون ہو جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ کل تو فر کسی کو خواب میں
 دیکھا تھا اور کسینو تجھو اپنی فرزند کو لے خواستگاری کی تھی عرض کی کہ میں شب گذشتہ ایک جوان
 ماہ سیم کو خواب میں دیکھا تھا حسینؑ نام اور ایک مرد نہایت سُسن تھا و ان بزرگ فر اپنے اوس
 فرزند حسینؑ کو میری خواستگاری کی جناب سیدہؑ نے فرمایا کہ حسینؑ فرزند سیرا ہوا اور وہ بزرگ
 رسول خدا پر بزرگوار ہیں میری مگر امی شہربانو جب تک تو دین میں میری پدر بزرگوار کو نہ آئیگی

ملاقات اوس نیرج امامت کی محال ہو شہر بانو بیہ سکر کمال سرور ہو میں اور عرض کی کہ مجھ کو
 کلمہ پڑھاؤ پس جناب عیدہ نے کلمہ پڑھا شہر بانو نے بتعلیم جناب عیدہ کلمہ پڑھا فینما انا کذا لک اذا
 شتمو یحیی عسکرا الاسلام و تو کو ائی بلادنا و قامت الحوب و قتل ابی و سبونا
 و جاک و ابنا الی المدینہ فی عہد عمر جناب شہر بانو فراتی کہ ہنوز چین ان تھی یہی خبر جناب بن کیتی ہو کہ
 ایک ایک خبر آمد لشکر اسلام منتشر ہوئی اور قریب ہماری شہر کو وارد ہوا لشکر اور میر و باب پر اہل اسلام
 قہیاب ہوئی اور بعد قتل و تاراج مجھو اسیر و عین قید کر کر دیئے عین لیگو اور اون دنوں میں نہ مانہ
 خلیفہ ثانی کا تھا از بسکہ شہرہ حسن و جمال شہر بانو مشہور عالم تھا تمام دختران عرب اوس دن
 واسطے تماشائی جمال شہر بانو کو مسجد میں جمع ہوئیں قال فلما اراد عمران یرفع الیقاب عن
 وجهها و یظہر لہا فکبت عن ذلک و قالت بالفا رسیۃ سیاہ باور و زہر کہ مجھ کو تو مجھ
 دست خود بدامن عفت دختر اور ساندراوی کتا ہی جوہرین عمر فرمایا کہ گوشہ چادر شہر بانو کا کشہ
 سر کا و جمال شہر بانو پر نظر کرے شہر بانو فرماتہ اوسکا سر کا کو فارسی میں کہا سیاہ ہو چہ روز کار
 ہرگز کا کہ تجھسا نامحرم ہاتھ اپنا اوسکی دختر کو دامن عصمت کو لگاؤ فغضب عمر میں کلامیہا
 و قال لہذا الکافرا تسبئی و اراد ان یؤذیہا اس بات سے عمر مجرم ہو کر بولا کہ گہر زادی میں
 مجھ دشنام دیتی ہو اور چاہا اوس نے کہ کچھ اذیت شہر بانو کو دی و کان امیر المؤمنین قاعدا
 فی المسجد فی ذلک الوقت فمنعہ عن ذلک و قال من ابن عیلت انھا تسبک فانک
 لا تعلم لسان القریس جناب امیر ہی اوسوقت مسجد میں تشریف رکھتی تھو جوہرین حضرت نے
 دیکھا کہ عمر چاہتا ہواذیت دی حضرت فرما و سکو اس حرکت سے منع کیا اور فرمایا تو بنان عمر سے واقف
 نہیں ہے پہر کا ہو تو فرمایا کہ یہ دختر تم کو دشنام دیتی ہو اسے تجھو بد نہیں کہنا بلکہ وہ اپنی بات حق
 بدعا کرتی ہو فاذا اراد عمران یبیع النساء و ان تجعل الرجال عینہ العرب اوسوقت
 عمر فرمایا کہ عورتوں کو اونکی مانند کنیں و کہہ دے اور مردوں کو غلام کرے و عزم علی ان یحل العلیل
 و الضعیف و لیسع اللہ فی الطوائف و لیسع اللہ فی البیت علی اھلہ و عہد عمر فرمایا

کہ جتنی بہار اور ضعیف یا مس ہوں طواف خانہ کعبہ میں پشت پر اسیران عجم کو سوار ہوا کرن وقت
 طواف خانہ کعبہ فقال اَیُّ الْمَوْتِیْنِ سَمِعْتُ عَنِ النَّبِیِّ اَنَّهُ قَالَ اَکْرَمُکُمْ کَوْمًا کَوْمٌ قُوَّتُهُمْ وَانْ
 خَافُوْکُمْ وَهُؤُلَاءِ الْفُرْسِ حُکَمَا کَوْمًا حضرت امیر المؤمنین جب عمر کو ارادہ کیا کہ وہ گاہ ہوئے
 حضرت فرمایا کہ میں نے جناب رسول خدا کی زبان سے سنا ہے کہ وہ جناب فرماؤ تو تو قیر کر وتم اوس
 شخص کی جو بزرگ ہو اپنی قوم میں اور بہتک حرمت او کی نکر و اگرچہ وہ مخالف مذہب ہوں اور
 یہ اسیران فارس ارزل ناس نہیں ہیں بلکہ نہایت دانا اور کمال بزرگ اور صاحب عزت ہیں
 اگرچہ یہ خلاف مذہب ہیں انکی ہتک اور ذلت بچا ہو بلکہ انہر اسلام عرض کرو کہ یہ اسلام لائین قد
 اَعْتَقْتُ مِنْهُمْ لَوْ جَاءَ اللَّهُ حَقِّیْ وَحَقِّ بَنِیْ هَاشِمٍ جَسَدًا نِّیْنِ حصہ میرا اور بنی ہاشم کا جو میں نے
 اونہیں باہ خدا میں آزاد کیا فقال الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ قَدْ وَهَبْنَا حَقَّكَ يَا أَخَا
 الرَّسُولِ مَاجِرِیْنِ اور انصار نے یہ بات منقوی عرض کی کہ اپنا بھی حصہ ہمیں ایکو بخشا اے میرا اور رسول خدا
 قَالَ قَبِلْتُ وَاعْتَقْتُ حضرت فرمایا کہ میں نے قبول کیا اور انکو بھی آزاد کیا فقال عُمَرُ سَبِّحْ عَلِیَّ
 عَلِیَّ ابْنَ ابْنِ طَالِبٍ وَلَقَدْ عَزَمْتُ فِی الْاَعْلَیِّ عَمْرُؤُا سَبِّحْتُ کِی عَلِیَّ ابْنِ ابْنِ طَالِبٍ فرادہ
 کر نہیں ان اسیر و فکرا اور جو فوائد کہ میری دلیں تھو وہ سب تلف ہوئے حضرات یہ جائز تامل ہو کہ جناب
 رسول خدا اور علی مرتضیٰ کو تو بہتک اغوار اہل کفر بھی گوانا نہوای ہو اور ان اشقیاء پر کہ جنہوں نے
 او کی عزت طاہرہ کو دلتین دین اور او کی جہنمیں تلواریں کینچے لوٹ کر گھس کر کاتھبوا اسکا فِی
 الْاَبْنِیَّةِ وَكَانُوا یَنْزِعُونَ الْمَلَاحِیْتَ عَنْ ظُهُورِهِمْ اور لوٹ لیا اسباب الجرم کا یہاں تک کہ
 چادرین و خزان جناب فاطمہ کو سر و پیر چھین کر تو اور جو دین میں تامل کرتی تھیں وہ لعین انہیں
 مار تو تو و حو مو اذ ان ایتکم الحسین وَاخْذُوا قِرَاطَهُمْ وَاللِّمَّ لَسِیْلَ عَلِیَّ خُذُوْهُمْ
 وَهُمْ یَبْکُوْنَ لِلْخَوْفِ اور حضرات زخمی کو کان تیان حسین کے اور چین لیے گوشتار ہو او کو اور خون
 انکو رخسار و پیر پٹتا تھا اور وہ خوف سوا ان لعینوں کو تو تو و کان عَلِیَّ بَنِیْ الْحُسَیْنِ فِیْ ذَٰلِکَ
 الْوَقْتُ عَلَیْہِمْ وَهُوَ مَطْرُوحٌ عَلِیَّ فُلْجَعًا مِنَ الْاَدِیْمِ اور جناب امام زین العابدین اوس وقت

نہایت حلیل تھو کہ حضرت مین طاقت او نہی کی ہی نہ تھی اور ایک پوست کو او پر لیٹو تو فرجاء علیہ
 ورجل اذرق ایک لعین نیر کہو و چشم تلوار کینچو جناب امام زین العابدین پاس آیا فجذب القطعة
 من تحتہ پس اوس ملعون فر وہ پوست ہی حضرت کینچو کینچ لیا او سوقت حضرت زمین پر گر پڑی
 ثم صَفِدَ وَاِنِ الْمَلِئِدِ فَوْقَ اَقْطَابِ الْمَطِيَّاتِ وَتَبَوُّهُمْ كَالْجَبِيدِ وَالْاَسَاءُ بَعْدَ اِلَهِی
 کو اہل بیت کو زنجیر ہاڑ آہنی مین سلسل کیا اور ہا تو نکواونکی گردنوں مین باندہ کر شتران فر کجاوہ عمار
 پر بٹھایا اس طرح سے لیچا جیسے لوٹدی اور غلاموں کو لیچا تو مین قال علی بن الحسین لَمَّا اَمْرٌ يَزِيدُ بِالْحَاكِمِ
 عَلَيْهِ اَقْبَلُوْنَا لِحَالِ جَنَابِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَرَأَوْهُ يَبْزُقُ طَلِبَ كَيْفَ يَزِيدُ فِي سَامِنِ ابْنِ اَوْ حَكَمٍ
 لَّا وَدَّ خِرَانِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كَوْرٍ بَارِعَامٍ مِیْنِ اَوْ سَوْقَتِ وَهْ لَعِیْنِ سِیَانِ لِكِرْ اَمْرٍ قَا رَقُّوْنَا بِشَلِّ
 اَلَا عَنَّا مِیْنِ اَوْنِ لَعِیْنِوْنَ فَرِیْسَا كَهْ قَصَابِ بَكْرٍ یُوْكُوْ بَا نَدِیْ مِیْنِ وَكَانَتْ الْجَبَلُ تُصْفِیْ
 وَیَكْفِ عَمَّیْ زَيْنَبَ وَفِی زَنْدِ اَمِّ كَلْتُوْمَ وَعَنْقِ سَلِیْنَهْ وَكَفِ رَقِیْنَهْ وَكَانَتْ اَبَا قِیْلَ اَلْاَمِلِ
 وَالْاَحْقَالَ حضرت فرما تو مین کہ اوس رسی مین اس طرح باندھا تھا کہ گلا میرا اور بازو پوہی زینب کا
 اور کلائی ام کلثوم کی اور گلا سلیمہ کا اور شانہ رقیہ کا اور باقی سب اہل بیت اور لڑکے تیم اس طرح بندھے
 وَكُلَّمَا قَصَرْنَا مِیْنِ الْمَشْرِیْ دَقُّوْا عَلٰی رُؤُوسِنَا یَعْنِدُ اِنْ اَلْوَسَاكِجِ اَوْ جَوْمِ مِیْنِ سِیْ طِنُوْ مِیْنِ كِیْ
 اور چل نسکتا تھا تو وہ لعین سر پر نیزہ مارتو تو وَكَانَتْ سَلِیْنَهْ یَا عَمَّیْ رُوحِیْ فِدَاكَ اَیْنِ الْعَبَا
 عَمَّیْ وَاسْخِیْ عَلٰی اَوْ سَوْقَتِ سَلِیْنَهْ تِیْمِ حِیْنِ رُوْ كِرَ اِنِّیْ پُوْہِیْ كُوْ یَكَارِ قِیْ تِیْ اَوْ كِیْ تِیْ اِیْ پُوْہِیْ قِیَانِ
 ہوں اسوقت میری چپا عباس کمان مین کہ مجھ بچا مین اور میری بہائی علی اکبر کمان مین کہ مجھ اس
 جہز مین وَلَحْنُ نَبَاكِیْ اَجْعُوْنَ حَتّٰی اَدْخَلُوْنَا عَلٰی یَزِیْدَ وَاقْفُوْنَا بَیْنَ یَدِیْہِ اَوْ رَمِ رُوْقِیْ
 اور وہ اسی طرح سر مارتو تو اور لیو جاتی تو تا آنکہ یزید کو سامنے دربار مین کہہ کیا فَقُلْتُ لَہْ مَا ظَنُّكَ
 یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُوْیْرَاْنَا یَحْلَتُ الْمَالَ بَیْنَ یَدِیْکَ پَسِ جَنَابِ اَمَامِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنِ فَرَفَا یَا اَمْرِیْ یَزِیْدُ کِیَا
 کمان تجھ رسول خدا سر اگر وہ جناب مین اس حال کو کہ تو سامنے تیرو دیکھتو وہ شقی سر ہکا تو ہو تو تھا
 وَكَانَ یَدِیْہِ یَسْتَدْرِیْلُ لِحَجَلِ مِیْسَرِ دُشُوْعَہْ اَوْ ہَا تَمِ مِیْنِ اَوْ سِکْرِ اِیْکِ رُوْبَالِ تَمَا اَوْ سِیْ اَنْسَوَا

پرنہ تہا پہر بعد اوسکی استفسار حال اہل بیت کر ڈلگا کہ یہ کون ہو اور یہ کون ہو پس جائے انصاف ہے
 کہ جناب امیر فرما فرود کو غلامی سے بچایا اور شہر بانو کو منہ سے نقاب نہ اوٹھا فرودی مگر کیا حال ہوتا اودن حضرت کا
 جو دیکھتا اوسی شہر بانو کو اور زینب و ام کلثوم کو اس ذلت سے ریمان تھم میں بند ہی کھڑی ہیں اور کوئی
 لکھتوم کو کنیزی کہہ کر جو بزرگ راہ اور کوئی سکینہ کو لونڈی بنا کر ارادہ کرتا ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک شامی سیخ
 رنگ فریذ سے کہا اے فریذ میں اس لوٹ میں کچھ نہیں مانگتا مگر یہ لڑکی مجھ سے کہہ دے کہ اسو لونڈی بناؤں اور نشا
 اوسو سکینہ کی طرف سکینہ دے دوں کہ اپنی بہو ہی سے لپٹ گئی اور بولی اے بہو ہی ولادت تو لڑکیاں بنائی جائیں گی
 فَأَمَوْهُمْ أَنْ يَخُونُوا إِلَى هَؤُلَاءِ بَنَاتِ عَمْرِو بْنِ لَاحِبٍ حَتَّى يَكُونَ لَهَا وَلَدٌ أَوْ تَكُونَ لَهَا زَوْجَةً
 ماد خزان یزید و معاویہ ہی دختران زہرا کا تماشا دیکھیں فَأَدْخِلْنِ عَنْدَہَا فَتَمِيعَ عَنْ دَاخِلِ الْقَصْرِ
 بکاء و نداء و عوید لا جب و نہیں اس حال خراب سے داخل کیا محل میں یزید کہ شازادہ اور گھر دختران
 فاطمہ کو رس ظلم سے بندہ ہوا اور کپڑے پٹی ہوئی در سقنہ و چادر جب یہ حال دیکھا دختران یزید و بنات
 معاویہ نے ایک شور گرہ و زاری کا محل میں یزید کو بلند ہوا کہ باہر تک آواز رو نیکی آتی تھی اور سب روئی تھیں
 اور بیٹی تھیں حال اہل بیت دیکھ کر روایت نچاہ و سوم حدیث فضائل گریہ کی اور آنا
 لُجْبا کا وقت ولادت حسین اور آنا و ششونگا برای تنہیت اور خولی کا سر امام حسین کو
 تنور میں رکھنا اور شام میں ایک زن بدکار کا پتھر لگانا سر حسین کو قَالَ الصَّادِقُ
 مَنْ ذَكَرَنَا أَوْ ذَكَرْنَا عِنْدَهُ فَقَاضَتْ عَلَيْنَا حَقُّمُ اللَّهِ وَجَبَّہُ عَلَى النَّارِ جَنَابِ اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقٍ
 فرمایا جو مومن مصائب ہمارے یاد کرے یا کوئی مصائب ہمارے اوس کو اگر بیان کرے اور اوسکی انکمون سے
 اُسو نخلین خدا حرام کرے یا منہ کو اوسکو آتش و دوزخ پر دے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا آدَا اللَّهُ أَنْ
 يَهَبَ لِفَاطِمَةَ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ يَقُولُ بِرُكْبَةٍ تَقُولُ كَوْنُ مَنظُورٍ ہوا کہ جناب امام حسین جناب
 سیدہ کیمان پیدا ہوں اور مرد زہ جناب فاطمہ کو شروع ہوا وَحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى حُودِ
 مِنْ حُودِ الْجَنَّةِ أَنْ أَهْبِطِي إِلَى دَارِ الدُّنْيَا إِلَى بَيْتِ حَبِيبِي مُحَمَّدٍ فَأَنْسِي لَهَا حُكْمَ خَدَّاهَا
 حور کو حویاں بہشت سے کہہ نازل ہو زمین پر اور خدمت فاطمہ دختر رسول خدا میں حاضر ہوا۔ اسو

مونس ہوا و سکی اور نام اوس حور کا تعباً ہو و لھا سَبْعُونَ اَلْفَ وَصِیْفَةً وَ سَبْعُونَ اَلْفَ قَصْرٍ
 وَ سَبْعُونَ اَلْفَ مَقْصُورَةٍ اور مرتبہ تعباً کا جنت میں یہ ہے کہ ستر ہزار خادمہ خدمت کو اوسکی ہیں
 اور ستر ہزار مکان اوس خدا فی عطا کی ہیں اور ہر مکان میں ستر ہزار حجری ہیں وَ سَبْعُونَ اَلْفَ
 عُرْفَةً مَكَلَّةً بِاَنْوَاعِ الْجَوَاهِرِ وَالْمَرْجَانِ اور ہر حجری میں ستر ہزار درو پر ہیں مکمل انواع جواہر
 اور اس قدر مکان اوس حور کا بلند ہے کہ جب اپنی مکان پر پہنچی ہو تمام بہشت معلوم نہ ہو و اخذات
 الْجَنَّةِ مِنْ ضَوْءِ خَدَّيْهَا وَ جَنَّتَيْنِهَا اور روشن ہوتا ہے بہشت نور پیشانی و رخسار تعباً ہی و قَبِيضَةُ
 لَبِّهَا عَلَى فَاطِمَةَ وَ قَالَتْ لَهَا مَوْجِبَاكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ كَيْفَ حَالُكِ قَالَتْ لِحَبِيبِیْ نَزَلَ عَلَیَّ لَبِّهَا
 اور حاضر ہوئی خدمت جناب فاطمہ میں اور سلام کر کے کہا مرحبا ای بیٹی حبیب خدا محمد مصطفیٰ کی کیا
 حال ہے انکا ای سیدہ حضرت نے فرمایا شکر خدا کا اچھی ہوں تعباً فی عرض کی کہ میں ایک حور ہوں حور یان
 بہشت سے کہ خدا نے تمہاری خدمت کو بھیجا ہے فَلَقِيحَتُ فَاطِمَةَ الْحَبِیْبَةِ مِنْ لَبِّهَا كَمْ تَذَرِیْ مَا تَفْرُشُ
 لَهَا پشیم اتی جناب سیدہ کو کہ تعباً کیو کیا فرش کروں اور تعباً کو کہاں بٹاؤں بلکہ اوس دن اوس
 مخدومہ کون و مکان پر فاقہ تھا اور روایات صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قسم فرش سے جناب فاطمہ کو کہاں
 کچھ نہ تھا سو ایک پوست کو سفند گردن کو او سپر اونٹ دانہ کہاں تھا اور انکو جناب شیر خدا اور فلان
 اوس پر کہا کہ سو بہتی تھیں غرض وہ معصومہ اسی فکر میں تھیں اِذْ هَبَطَتْ حُورٌ وَمَعَهَا دُرٌّ ثَوْبٌ
 مِنْ دَرَائِنِكَ الْجَنَّةِ ناگاہ اور حور میں فرش سندس و حریر لیر خانہ جناب سیدہ میں حاضر ہوئیں
 فَبَسَطْنَهُ فِي مَنَزَلَةٍ فَاطِمَةَ فَجَلَسَتْ لَبِّهَا پَسِ وَہ فرش خانہ جناب فاطمہ میں بچھایا جناب
 سیدہ نے تعباً کو او سپر بٹایا اور آپ سجدہ شکر بجالائیں پس جب امام حسین پیدا ہوئے تو جو کام دیکھا
 ہوتا ہوا اوس تعباً بجالائی اور رومال جنت سے پونچھا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ لَبِّهَا تَقْفُو عَلَى الْحُورِ
 اَنَا قَابِلَةُ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کہتے ہیں کہ وہ حور فخر کرتی تھی تمام حور یان جنت پر کون ہو شل سیر
 کہ میں دائرہ جناب امام حسین ہوں وَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى رِضْوَانِ خَاوِنِ الْجَنَانِ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ
 الْجَنَّةِ وَ تَلْبِسَ كَوَامَةً لِّمَوْلُودٍ يُّوَلَّدُ فِي دَارِ الدُّنْيَا اور حکم کیا رضوان کو کہ بہشت آرا سے کرو

واسطے بزرگی اوس فرزند کو کہ آج دنیا میں پیدا ہوا ہے اور ملائکہ آسمان کو حکم ہوا کہ صفت باندہ کو نکالیں
 و تمجید میں مشغول ہوں اور حور و نکو حکم ہوا کہ سب اچکھو آراستہ کر کو آپس میں معانقہ اور ملاقاتیں کریں
 کہ آج ہماری کثیر خاص کیماں دوست ہمارا حسین پیدا ہوا ہے و اوحی اللہ الی جبرئیل و میکائیل
 ان یخبطا فی قندیل من الملائکۃ فمبطت اور حکم ہوا جبرئیل اور میکائیل کو کہ زمین پر بارگاہ
 ملائکہ نازل ہو پس نازل ہوئے غرض عجب طرح کی خوشی تھی اور سب فرشتہ خدا کی طرف سے مبارکباد دیتے تھے
 اور انالی میں جناب امام زین العابدین سے منقول ہے کہ جب امام حسین پیدا ہوئے تو نام رکھنے میں تامل ہوا
 کہ نام جناب امام حسن کا بھی پروردگار عالم فرکما تھا پس وحی کی خدا نے جبرئیل کو کہ ہماری حبیب کے
 ہاں نواسا پیدا ہوا ہے فاقطع الیہ وھتہ پس نازل ہوئے اور فرما دیا اور مبارک باد دے و قل لہا ان
 علیا سکت بمنزلہ ہارون من موسیٰ فسمیہ باسم ابن ہارون اور کہہ کہ علی تمہارا وصی اور
 قائم مقام ہے جس طرح کہ ہارون قائم مقام موسیٰ تھا پس علی تم سے بمنزلہ ہارون کو ہو موسیٰ سے پس
 جو نام فرزند کو چک ہارون کا تھا وہ نام اسکا بھی رکھو یہ پیغام خداوند علما کا نبی ہدیٰ فرسنا قال
 وسمی اسمہ قال شبیبو کما ای جبرئیل کیا نام تھا فرزند کو چک ہارون کا کما جبرئیل فرمادے شبیبو یا
 حضرت فرمادے ای اسی زبان سیری عربی ہے قال سیمہ الحسین فسمیہ الحسین جبرئیل فرعون کی کہ
 نام رکھے حسین پس نام رکھا فرزند زہرا کا حسین پس یہ مقام روفا و دیشی اور خاک اوتا نکا ہے
 کہ ایک دن وہ تھا کہ حسین کو پیدا ہوئی کہ خداوند عالم فرمادے کہ یہ کچھ بہر و رشادی کی تھی جیسا کہ سنا
 ہزار افسوس ایک دن اوسی حسین کو جب ظالمون فریقین دنگا ہو کا پیاسا مانند گوسفند قربانی کو
 بیچ گیا تو اوسکو قتل کی یہ خوشی اوس قوم جفاکار فریق تھی کہ کسی عید کو نسبت نہیں تھی اور وہ
 و نقاری بجا تو تھے اور بغلیگہ ہو تو تھے اور وہ حسین پیارا خدا و رسول کا رگ گرم کر بلا پر پڑا تھا اور
 خون اوسکو کٹی حلق سے بہتا تھا اور دختران خاتون قیامت میں فریاد و امقوۃ و اذیحاء
 و احسیناء کی بلند تھی اور وہ لعین پیش عمر سعد افتخار کرتے تھے اور کہتے تھے فہذا یقول انا صلیبہ
 یسعی و ذلک یقول انا طعنتہ و رنجی قال علی الاذن پس کوئی شقی کہتا تھا کہ اوس لعین

طوارقاری حسین کو اور کوئی کہتا تھا کہ اوس شقیٰ فریسا نیزہ مارا سینہ اقدس پر فرزند زہرا کہ وہ گویا
 حسنه کہ بیل زمین پر گر پڑوے۔ **هَذَا يَقُولُ لَطَمْتُكَ أَخَذْتُ عِمَاسَةً** اور ایک لعین نے کہا کہ اوس شقیٰ فر
 طمانچہ رخسار حسین پر مارا اور عامہ اوٹا لیا اور بعض شقی کہتے تھے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ** کھانہ
الْحُسَيْنِ وہ شقی بیدین ہیں کہ گویا دوڑاؤی نخس حسین پر اور ان سب کفار ذرا دباؤ شکر کمری روزی کو
 اور سر اقدس کو باری باری اپنی اپنی نیزو نیز رکھتے تھے اور سر نور حضرت کا مثل خورشید قیامت نیزی پر تھا
 اور تلاوت قرآن میں مشغول تھا اور ریش پر خون کہی ہوا سر دہن کو اوڑتی تھی اور کہی باین کو اور جو
 پوچھتا تھا رہن **لَيْسَ هَذَا الْوَأَسُّ** یہ سر کسا ہے جس اس ذلت و خواری سے یو جاتی ہو تو وہ
 شخص کہ جس کا خدا اس عزت و کبریم سے حسین نام رکھا تھا ہزارافسوس اوس کا نام خارجی بتلاؤ تو
 اور کہتے تو **هَذَا دَأَسٌ خَارِجِي خَرَجَ عَلَى يَدَيْهِ** یہ سر ایک خارجی کا ہو کہ اوس خرو جکیا ہمارے
 پس معاویہ پر اور ایک روایت میں ہے کہ دروازہ قلعہ کا کو فیکو بند تھا خولی سر اقدس کو لگو کر چلا گیا
أَخْفَى الْوَأَسُ الشَّرِيفُ عَنْ رَوْحَتِهِ فِي الشُّوْر اور سر فرزند رسول جگر گوشہ بتول اوس شقی نے
 اپنی زوجہ سے چھپا کر تنور میں رکھا جب زوجہ اوسکی نماز شب کو اوٹھی قرات **يَتَمَوَّعًا كَثِيرًا وَنُورًا**
يَسْطَعُ مِنَ الشُّوْرِ وہ کہتی ہے کہ میں کیا دیکھتی ہوں کہ شمعیں سی روشن ہیں اور ایک نور تنور سے جلوہ گر ہے
 حیران ہوئی کہ آج تو میں تنور میں آگ بھی نہیں روشن کی یہ نور کیسا ہو کیا جانتی تھی کہ اس میں
 فرزند رسول رکھا ہو کہ جس رسول خدا چوستو ناگاہ ایک ہودج نور آسمان سے قریب تنور اوڑھ دیا
أَرْبَعَةَ نِسْوَةٍ قَوَّاحَةً مِنْهُنَّ أَقْبَلَتْ وَأَخْرَجَتْ الْوَأَسُ الشَّرِيفُ اور اوس عماری میں چار عورتیں
 صاحب حسن جمال تھیں لیکن چاک گریبان بال سر کرکلی ہوئی ایک بی بی ان سب میں زیادہ بھلا
 پس جو نہیں اوس بی بی فر اوس کو دیکھا کہ تنور میں دھڑکڑاؤی تنور میں سرباہر نکلا و قبلتہ و
صَمْتًا إِلَى صَدْرِهَا وَبَكَتْ اور اوس سر کرکلی ہوئی اپنی سینے سے لگا کر اختیار روئی لگین اور پھر
 ہر ہو کہتی تھیں **يَا بَنِي قَتْلُوكَ وَمِنْ الْمَاءِ سَعَوْكَ** ہاؤ فرزند میرے تجھو مجرم و خطا پیا ساقین کا
 اور وہ پانی کہ خدا تیرے مانگو مہر میں دیا تھا ایک قطرہ تجھو تا دم مرگ ندیا و کم یغفر فوک انا انک

فَاجْلِسْ إِلَى الزَّهْرَاءِ اِمْرَاةِ فَرْزَنْدِ سِرِّ تَرِی کچھ قدر بخانی اور سیر و کون پر نظر نہ کی اوی فرزند بیکس
 سیر و بین ہوں تیری فاطمہ زہرا اسی بارہ جگر اکیدن وہ رتبہ تیرا تھا کہ رسول خدا کو تو گاندہ ہی پر سوار
 ہوتا تھا اور آج سیر اس ذات سورتور میں رکھا اوی فیکت بگاہ شدیدہ احتی عشیث علیہا پس
 پھر اس قدر روئین کہ رو تو روئی بیوش ہو گئیں جب ہوشیں آئیں تو وہ عورتیں بولیں ایفاطمہ نہ رو کر
 قَالَتْ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ قَاتِلِكَ وَلَكِنْ هَلْ يَحْكُمُ خَدَا حَلَمَ کر یگا در میان تمہاری اور در میان ہمارے
 فرزند کو قاتل کو پھر وہ میری نظر سے غائب ہو گئیں پس اُن میں قریب تنور اور نکال لائیں فرس اقدس کو
 وَقَالَتْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَأْسُ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ فَصَحَّتْ وَوَقَعَتْ مَغْشِيَةً اُو رکتی تھی کہ جانامین تو کہ میر
 حسین کا ہے پس چچین مار کر روئی میں کہ بیوش ہو کر پری پس سنی میں فریاد زاتف کی کہ کہا او سنہ
 اونہ ایجورت خدا بھی سواخذہ شوہر میں عذاب نکر یگا پس کہا میں فریاد زاتف سو کہ خبر دی مجھ یہ عورتیں
 کون تھیں جواب دیا اوسو کہ ایک اونہیں نیم بنت عمر ان میں اور ایک اسیہ زن فرعون میں اور ایک خدیجہ
 زوجہ رسول خدا میں وَالَّتِي أَحْجَبَتِ الرَّأْسَ وَتَدْبُ فَهِيَ أُمُّ الْحُسَيْنِ فَاجْلِسْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ
 اور وہ بی بی جو سب سے زیادہ تیاب و میقار تھی اور سراقس کو باہر نکالا تھا وہ تین حسین کی فاطمہ زہرا
 بی بی رسول خدا کی غرض عجب عجب طرح کی سب ادبی اوس سر نور سے اشیاؤ کی نادرۃ و ضوعولہ فی
 الضُّلَّةِ وَفِي وَتَادَرَةً عَلَفُوهُ فِي الْأَشْجَارِ اَلَا کبھی اوس سر کو
 صندوق میں رکھا اور کبھی اوس سر کو درخت میں لٹکایا وَتَادَرَةً عَلَوَهُ عَلَى الْوَسَاحِ وَتَادَرَةً وَضَعُوهُ
 تَحْتَ الشَّجَرِ کبھی تو اوان لیںون فرس فرزند فاطمہ زہرا کو نیزی پر چڑھایا اور کبھی اوس سراقس کو
 زیر تخت رکھا وَتَادَرَةً نَصَبُوهُ عَلَى الْبَابِ وَتَادَرَةً قَرَعُوا النُّعْرَةَ بِالْقَضِيبِ کبھی سر را کب و ش
 رسول خدا کا دروازی پر لٹکایا اور کبھی اوس کو لب و دندان پر چڑھی لگائی اور جس شہر میں واردۃ
 تو پہل حکم کر تو وہاں کو باشند و نلو کہ شہر کو آراستہ کریں اور ہماری پیشوائی کو امیر قیامون بِاللَّهَبِ
 وَالْفِضَّةِ لِلشَّامِ وَبَنَاتُ دَرَدَارِ اَسْ الْحُسَيْنِ فِي الشَّامِ وَبَنَاتُ رَسُولِ اللَّهِ
 لا تخرین چنانچہ روایت میں وارد ہوتا و رد د ر ا س الْحُسَيْنِ فِي الشَّامِ وَبَنَاتُ رَسُولِ اللَّهِ

علی جمالی سکیفات الوجوه کاشرات السعور فربک اهل الشام لذلک جب مہربانچہ الشہداء وارو
 شہر شام ہوا اور تہران فاطمہ زہرا اوٹھوئے سوار منہ اونکا نام محمد بن حسین کہل ہو کر بال کبھری ہو کر پیل
 شام اس حال سوال رسول کر نہایت خوش و خرم ہوئی اور طحطح کی زینت سے ایکوار آئے کیا تیار ہوئی
 کہتا ہو کہ پانچ عورتیں ایک بام خانہ پر سرخ کپڑی پہن ہوئی تھیں اور بہت سرور و شادی کرتی
 وَكَانَتْ فِيْهِنَّ عَجُوزَةٌ اَسَدٌ مِنْهُنَّ بِاَضْحَاكٍ وَ الشُّرُوْدِ اور ایک ملعونہ بڑبھائی کہ وہ سب زیادہ
 ہنستی تھی اور شادی تھی فَلَمَّا كَانَتْ مِنْهَا دَاسُ الْحُسَيْنِ فَوَقَعَتِ الْحُجُوبُ جُنُوبِ سِیَارِکِ
 فرزند رسول خدا برابر اوسکو پہونچا نہایت شاد ہوئی اور ایک تہر اوس عیارا و تہا و حیرت علی
 داس الحسین اور اوس عیارا و تہر سرام پر بار بار قارنفت اصوات النساء بکویل و التبور
 پیل اہل حرم میں شور و ایلاد اصیبتاہ کا بلند ہوا وَ قَعَّ السَّطْحُ یَقْدِرُ اللهُ اور وہ کوٹھار
 خدا کو گڑا و پانچون جہم وصل ہوئیں روایت پنجاہ و چہارم حدیث روز آسمان زمین
 اور ملائکہ کے روشنی ماتم حسین میں اور موسیٰ کا دعائی مغفرت کرنا واسطے ایک
 شخص نبی اسرائیل کے اور احوال اہل بیت پیش یزید علیہ اللعنة بیان ہونا
 ابن قولویہ فی بسند زرارہ سے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا یا زکاة ان
 السماء قد بکت علی الحسین اربعین صبا کایا اللہ امروزارہ تحقیق کہ آسمان رویا امام حسین
 چالیس صبا کایا اللہ اربعین صبا کایا اللہ اور زمین رویا اوس جنابکو
 ماتم میں چالیس صبا کایا اللہ اربعین صبا کایا اللہ و الحور و ارقبا
 رویا اوس مظلوم پر چالیس صبا کایا اللہ و کسوف و ان الجبال تقطعت و ان البحار تجفوت اور
 اوس جناب کو غم میں ہار نکرتی ہوئی ہوئی اور دریا جوش و خروش میں آواز و ان الملائكة بکت اربعین
 صبا کایا اللہ و تحقیق کہ فرشتگان آسمان بھی اوس جناب پر چالیس صبا کایا اللہ و منا انقضبت
 اموات ولا تلک ولا اذھنت ولا رجکت حتی آتاکا داس عبید اللہ ابن زیاد اور کسی عورت
 بنی ہاشم خضاب کیا اور سر نہ لگایا اور میں تیل لگا لگی بالونین نکی جب تک ابن زیاد کا شہر جاسی لگو کا لگا لگا

اور ہم ہمیشہ روزِ نبین اوس جناب کی مصیبت پر اور جدِ زکوار میری علی بن الحسین جب اپنی پرستشوں کو یاد کر
 رو تو تو ریش مبارک آنسوون سے تر ہو جاتی تھی وَكُلُّ مَنْ رَأَى بِهَذَا الْحَالِ قَبِيلَكَ بَكَاتُمْ اور جو شخص
 اونہیں اس حال سے دیکھتا تھا اونکا رونا دیکھ کر روتا تھا بعد اوسکو جناب صادق فرمایا کہ کوئی چشم محبوب
 نہیں ہے اور کوئی زونا پسندیدہ تر نہیں نزدیک خدا کو اوس چشم سے کہ حضرت امام حسین پر رونی ہو
 وَمَنْ بَكَى عَلَى الْحُسَيْنِ فَإِنَّهُ أَحْسَنَ بِاللَّهِ وَقَاطِمَةً اور جو شخص کہ امام حسین پر رویا پس اس
 نیکی کی جناب فاطمہ سے اور احسان کیا رسول خدا پر اور حق ہم اہل بیت کا ادا کیا كُلُّ عَيْنٍ بِكَائِمَةٌ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنَ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ فَإِنَّهَا ضَاحِكَةٌ مُسْتَبَشِّرَةٌ بِعِيشٍ الْجَنَّةِ اور زرارہ روز
 قیامت کو تمام خلایق کی نگہیں ہول قیامت سے گریان ہونگی مگر وہ آنکہ جو امام حسین پر رونی ہو وہ
 آنکہ خوش و خرم ہوگی اور بشارت دی جائیگی ساتھ نعیم جنت کو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک بار حضرت
 موسیٰ مناجات کو کہہ طور پر جاذبِ توراہ میں ایک مرد بنی اسرائیل سے ملاقات ہوئی اور وہ ایمان لایا تھا حضرت
 موسیٰ کو ساتھ اور عادت تھی حضرت کی کہ جب مناجات کو جاذبِ توراہ کو خوف خدا نہ کہ وہ جاتا تھا اور صبر و
 ہوجاتا تھا اور بنین غشیہ جاتا تھا اور انکھیں ماری دہشت کو گس جاتی تھیں فَقَالَ الرَّسُولُ ائْتِنِي
 عِلَّاسَتْ سِرَّ اَوْسِ شَخْصٍ فِي بَعْثَانَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَذْبَلْتُ ذَبَابًا عَظِيمًا فَاسْتَشَلَّ رَبَّكَ اَنْ يَغْفِرَ لِي
 پس عرض کی اوس نبی ایسی اسد گناہ کیا ہے میں نے گناہ عظیم پس بعد مناجات کو عرض کی کچھ پروردگار سے اپنے
 کہ میری گناہ بخشو پس بعد مناجات کو حضرت موسیٰ نے عرض کی خداوند تو عالم و دانا ہے تمام مخلوق کو مافی الضمیر
 اور بھر روشن ہے حال مرد بنی اسرائیل کا پیش از آنکہ میں اوسکا حال عرض کروں خطاب رب الارباب
 پہونچا کہ ایہی جو کچھ تو ہم سے سوال کر لیا وہ ہم اوس عطا کریں گا و سوقت حضرت موسیٰ مرد بنی اسرائیل
 کو کہو طلب مغفرت کی قَالَ يَا مُوسَى اعْقِبُوا هَٰؤُلَاءِ اسْتَغْفِرُوا فِي الْآثَاتِ الْحُسَيْنِ خَدَاتُ عَالِي فِي فَرَايَا
 موسیٰ جو بندہ بعد گناہ کو توبہ کر لیا میں اپنی رحمت سے اوس کو گناہوں کو بخشو گا مگر قابلِ حسین کہ اگر
 تمام اہل آسمان و زمین اوس کو بوشفاعت خواہ ہوں ہرگز اوسکو گناہوں کو نہ بخشو گا قَالَ يَا رَبِّ
 وَمَنْ الْحُسَيْنِ حضرت موسیٰ نے عرض کی ای پروردگار کون حسین ہے کہ جسکو قابل کو نہ بخشو گا قَالَ اللَّهُ

اَعْلَمُ اَنْ اِلَہِکَاجِ اَجْوَجُل نہ سکتا تھا تو وہ لعین سر و پیر نیز مارتو تو قَالَتْ سَکِنَتْہُ یَا عَمَّتِی
 رُوْحِی فِیْ ذَٰلِکَ اَیْنَ الْعَبَّاسِ عَمَّتِی وَ اَخِی عَلِیٍّ اَو سَکِنَتْہُ تَمِیمِ حَسِینَ رُو کو چلائی تھی اسی ہو پوچھی جان
 ہو پیر جان سَکِنَتْہُ کی کہان میں عباس چچا پیر کر کہ اس آفت سر پہزائیں اور کہان میں بہائی علی اکبر
 مجھ پرچائیں وَ لَحْنٌ نَّسَبَکِی اَجْعَوْنَ اور ہم سب ناچا و مجبور و زور تو راوی کہتا ہے سر ہا سر شہدائیں
 پہلے سر اقدس امام حسینؑ سر زندر رسولؐ التقلین شمر لیکو نذر نیکو لگو برہا اور یہ شعر اوس لعین فرخیز پر
 شَعْرًا مَلَا رِکَابِی فِضَّةً وَ ذَہَبًا قَتَلْتُ حَیْرَ الْخَلْقِ اَنَا وَ اَبَا اَی میر ہر دو میر و اسپ و شتر کو
 نقرہ و طلا سو کہ قتل کیا ہوا اوس شقی فرادو سو جو بہترین خلق خدا تھا مان باپکی جانب سے قَضَبَ یَزِیدُ
 وَ نَظَرَ اِلَیْہِ سَنَہً رَا وَ قَالِیْ پَسِ اس کلام سے غصہ ہوا یزید او شمر کو چشم غضب دیکھ کر بولا اَمَّا
 اَللّٰہُ رِکَابُکَ نَا دَا خدا ہر دو میر و اسپ و شتر کو اگ سے وِیْلَ لَکَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّهُ حَیْرَ الْخَلْقِ فَلِمَ قَتَلْتَهُ
 عذاب ہو واسطے تیرے ہر گاہ جاننا تھا تو کہ حسینؑ بہترین خلق تو ہیں تو فریاد کیا و نہین اسی شخص کا
 سر کاٹ کر لایا ہوا اور امیدوار جائز ہو گا ہوا اُخْرِجْ مِنْ بَیْنِیْ وَکَ اَیْ لَاجَا ثَرَّةً لَّکَ عِنْدَیْ نَکَلْ جَا
 میر و سامنہ سو کہ تیرے واسطے جائزہ نہین ہا میر و اس قَوْضَعَهُ فِیْ حُسْنِ سِنِ الدَّهَبِ پَسِ
 رکھنا یزید فر سر مبارک امام حسینؑ کا ایک طشت طلا میں اور ایک لکڑی اوس ملعون کہ اتہ میں تھی
 اوسو دندان شریف پر امام کر لگا کہ کتنا تھا رَحِمَکَ اللّٰہُ یَا حُسَیْنُ اَلَقَدْ کُنْتُ حَسَنَ الْمُصْحَاحِ
 رَحْمَتِ کر و اسد تجھ کو حسینؑ کیا خوب تیرے مننے کی جگہ تھی ابو بزرہ اسلمی اوسوقت حاضر ہو بولیا یَزِیدُ
 لَتَضْرِبَ بِحُسْنِیْکَ لَتَضْرِبَ لَتَضْرِبَ اَی زید لگا تا ہوا اپنی لکڑی دانہ میں حسینؑ اِی رَا یَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ
 یُرْسِفُکَ بِتَحْقِیْقِ کہ دیکھا میں فر رسول خدا کو کہ چوتھی تو انہیں دانہ لوگ اَیْحَیِّ الرَّجُلِ السَّلَوِجِیِّہِ کُوْنِ
 شکر کو چوستا ہو پس یزید فر لکڑی اوس دندان عالیشان پر سر اوٹھائی تَمَّ اَلْفَتْ اِلَی الْهَوَمِ پیر ہون
 سوجہ ہوا و ان قاتلون کی طرف اور کہو لگا کَیْفَ صَنَعْتُمْ بِہُمْ کیا کیا تمہو ساتھ اؤلو یعنی کیونکر
 تم لڑو اؤسو اور وہ کیونکر لڑو تسو مفصل بیان کرو آخر تو انہیں کس طرح قتل کیا عرض کی اوبوں نے
 جَاءَنَا مَعَ ثَمَالِیْ غَسَوَہُ فَنَسَاکُمْ اَہْلِیَّتِہِ اَی تھے حسینؑ ہمارے اس ح اٹھارہ شخص کے اپنی اہل بیت

وَمَعَ سَبْعِينَ رَجُلًا مِّنْ قَبَائِلِهِمْ وَأَنصَارِهِمْ وَأَمَّا كَرِيمٌ فَهُوَ سَيِّدٌ مِّنْ عِبَادِنَا
 يَمُوتُ يَوْمَ تَأْتِي سَاعَةُ يَوْمِنَا وَتُفْعَلُ لِّلْعَالَمِينَ
 پس عنی بیعت اوں سوا میر کیواسطے طلب کی اونہون نے انکار کیا کہی دن اوسکا جواب وسوال رہا بعد ازاں
 ہم نے کام حسین پر تنگ کر کر پانی اوس پر بند کیا اور دہم محرم کو چاروں طرف سے زغہ کر کر اوس لشکر قلیل کو
 گھیر لیا صبح سے تا وقت عصر بازار موت کا گرم ہوا دہر سے ایک شخص نکلتا تھا اور دہر سے سیکڑوں شخص
 ٹوٹ پڑتے تو میں جمع کثیر کو وہ تنہا قتل کر کر مارا جاتا تھا تا انیکہ ستر شخص صحابہ سینے سے تھپے مار لیے
 اور نوبت اوں اٹھا رہے تھیں کی پہونچی کہ جو اولاد ابوطالب اور فرزندان علی وفاطمہ تھے اویسیر اونکی مردانگی
 و بہادری عرض نہیں کی جاتی ایک ایک شخص نے سو سو اور دو دو سو سے زیادہ مردان کا ترانہ مودہ اور ہیلوان
 ہمارے لشکر کو قتل کی دو پہر اونہون نے لڑائی چاری تھامی بعد ازاں انہو وہ ستر شخص مار لیے پس نوبت
 اٹھا روین شخص بھینے پھر حسین کی پہونچی اویسیر حسین کی شجاعت تو بیان سے باہر ہے کہ سب یار و مددگار
 اور خویش و تبار اوسکو آدوہ بجاک و خون سحر میں پڑے تھے باوجود اسکو ہرگز اختلال حسین کے حواس میں
 نہ تھا مردانہ وار سر گرم کارزار رہا مگر جسوقت بھینے علی اکبر کو مار لیا اور گھوڑی سے وہ زمین پر گر اور پکارنے لگا
 اے یو باپ کو یا اباؤ ادد رکئی اے یا ابو مجہور اوسوقت دیکھا ہم نے کہ علی اکبر کی صدا سنتے ہی بیابانہ دور حسین
 مقتل کی طرف اور اوسوقت حواس حسین کے بجانہ تھو جائے وَاللَّيْلِ عَلَى الْقَبْرِ اَحْسَنُ اور گر پڑے غمش
 علی اکبر پر چٹی غشی علیہ بیان تک کہ حسین رو تو رو تو بیہوش ہو کر بعد تھوڑی دیر کے ہوش میں آواؤ
 لیکن دریا کا لشک انگوٹھوں سے جاری ہوا ایسی صدا اور درناک سے رو تو تھو کہ ہم سیکور و لا تو تھو اور شدت
 عطش سے حسین اپنی زبان کو چباؤ تھو اور ہم سے کہتے تھو یا قوم اَنَا سَيِّدُ الْمَصْطَفَى وَعَطَشَانِ اَوْ قَوْمِ
 مِّنْ مَّصْطَفَى كَانُوا سَاهُونَ اَوْ يَسَاءَ هَؤُلَاءِ يَا قَوْمِ اَنَا ابْنُ الْمُرْتَضَى وَعَطَشَانِ اَيُّ قَوْمٍ مِّنْ يُّسَاسِقِي
 كَوْتَرَكَا هُونَ اَوْ يَسَاءَ هَؤُلَاءِ يَا قَوْمِ اَنَا بَضْعَةُ الزَّهْرِ لَوْ وَعَطَشَانِ اَيُّ قَوْمٍ مِّنْ يُّسَاسِقِي اَوْ يَسَاءَ هَؤُلَاءِ خَرُّوا
 ہون اور پیاسا ہون غرض ہر چند وہ پانی مانگتے تھے ہم ایک قطرہ اونہیں نہیں دیتے تھے اور ہزاروں شخص
 اونہیں گھیرے ہوئے تھے انہما چار ہزار تیر انداز و کثیر علی الاتصال اوس تنہا پر چلتے تھے اور ہر طرف سے نیزہ
 و شمشیر و گرز و تیر اوس پر پڑتے تھے باوجود اسکو قریب دو ہزار شخص کے حسین نے اپنی ہاتھ سے قتل کئے آخر خرم

جو بہت سولو تو ناچار ہو گئی پس جسوقت کہ نہایت زخمی ہو کر گور سیو زمین پر گرے تو اوقت بہی زمین
 یہ قدرت نہ تھی کہ حسین کے نزدیک جا کر سرو کا جدا کرے آخر شان ابن انس اور خولی اصبحی اور
 شمر دمی الجوشن نے متفق ہو کر اس کام پر باندھی جسوقت دیکھا کہ حسین نماز عصر کی واسطے سجید
 ہنوز نماز تمام نہ کی تھی پہلی رکعت کا سجدہ اول تھا قال شمر یؤکل عن قوسیه و دانی عن الحسن بن
 ای زید شمر گور سیو اور اور قریب ہوا حسین فذبحہ لکما یذبح الکلبش پس ذبح کیا اوس زحسین کو
 اس طرح کہ جیسے گو سفند کو کوئی تیغ کرتا ہی زید فریہ ماہرا سکر گردن اپنی جہکائی اور دیر تک سر کو نہ ہٹا
 اللہم ائین اول ظلم ظلم حق محمد وال محمد و آخر تلح له علی ذلک اللہم ائین العصابۃ
 الی جاہلۃ الحسنین و شایعت و یایعت و یابعت له علی قتله اللہم ائین ہم جمیعاً
 روایت پنجاہ و خپسم حکم خدا آنا واسطے داؤد کو اور تواضع حضرت سلیمان کی
 اور احوال حضرت جرجیس اور جانا اہل حرم کا شام میں اور ایمان لانا نصرانیکا
 فی الحدیث قال سبحانہ و تعالیٰ لا اؤدیک اؤد ان ائیت علی اباب دارک سا ففعل فی
 حدیث میں وارد ہوا ہو کہ خداوند عالم فرمایا حضرت داؤد سوامی داؤد اگر میں آؤں تیرے دروازے پر
 تو تو مجھے کیا سلوک کرے فقال اللہم ما لا لحاقہ لی فی الجواب حضرت داؤد فر عرض کی خدایا مجھ
 طاقت نہیں ہے اسکو جواب کی حق تعالیٰ فرمایا کہ اے داؤد فقرا مومنین بمنزلہ میری ہیں اگر تجھ کو نیکی مجھے
 منظور ہو تو اوس سلوک کر پس کیا حال ہو گا اون لوگوں کا جو قطع نظر سلوک کر نیکی غریب مومنین
 نگہ و نخواست کر تو میں حال انکے جناب رسول خدا بہت غریب مومنین کو دوست رکھتی تھی اور حضرت
 سلیمان باوجود اس ملک و سلطنت کے ایک دن کسی فوسواری اوغضر تکی جاتی تھی تاکہ وہ دیکھا کہ
 چند فقرا مومنین باہم بیٹھیں حضرت تخت سے اتر کر اوسین جا بیٹھو اور فرماؤ لکم مشکات جالس
 مشکات غریب جالس غریب میں ایک فقیر سکین میں کہ سکینوں میں مینا ہوں اور غریب ہوں
 کہ غریبوں سے ہم نشینی کرتا ہوں ایہما الغافل دج الکبیر و العور و الغافل ترک کر کہہ اور غور کو
 واجتنب من العصبیان و الشرور اور پرہیز کرنا فرمائی سو خدا کی اسواسطے کہ سب اعضا تیرے

گوہی دین گرو ز قیامت کو واعلم ان خیرا زاد فی هذا الطریق النوع والتقوی اور معلوم کر
 کہ بہترین زاد اس میں تقوی اور پرہیزگاری ہر آلہ کن یجوز من الموت طفل ولا شاب ولا شیخ
 آگاہ ہوا بغافل کہ نجات نہیں ہر موت سے لڑ کر کو اور نہ جوان کو اور نہ پیر کو یعنی موت کسی کو نہ چھوڑے گی
 یہ نہیں ہو کہ پیر کو آج اور جوان و طفل محفوظ رہیں پس کسی عالم میں اپنی پروردگار سے غافل نہ رہ کہ
 یہاں کی بیخ و راحت فبانی ہیں اوس دنیا کو خدا نے بجای امتحان بنایا ہوا اور مقربان خدا ہمیشہ اس
 دنیا میں بلاؤں سے مصیبت میں رہے کیسکو کافرون فرسنگار کیا کیسکو کو یمن میں قید کیا کیسکو آری سر
 چیر ڈالا کیسکو سر اقدس کو بدن سے جدا کیا مگر سب مصیبتوں کا خاتمہ مظلوم کو بلا خاس آل عبا پر ہوا چنانچہ
 روایت ہو کہ سر زمین روم و شہر فلسطین میں خدا نے پڑھایت حضرت جبرئیلؑ پیغمبر کو مبعوث کیا اور ایک
 پادشاہ تھا ازالہ نام نہایت ظالم و بت پرست ملک شام میں اوسکی ہدایت کو خداوند عالم فرماون
 پیغمبر کو بھیجا جب وہ مقبول باری اوسکو اگر وعظ و نصیحت کرے لگے نہایت وہ شقی غیظ میں آیا جو بیخ
 کہ اوس خاصہ باری کو دیر زبان کو یار اوس کو بیان کا نہیں پہلے تمام جسم شریف اونکا بنوک شاخا
 اتنی زخمی کیا اور دن بہرہ چوٹو گرم کر کے دھواتا تھا اور بند بندین پیوست کر داتا تھا اور انکو زہر ہلاہل
 اور سم قاتل زخمون میں رکھواتا تھا اور زندان بان ملعون تمام رات زخماں جسم شریف پر نکل و سرکہ چکراتا
 اور جب وہ سواتا تو ایک ستون آہن کہ وہ اٹھارہ آدمیوں سے بھی جنبش نہ کرتا تھا اوسو انکو شکم مبارک پر
 رکھواتا تھا ان سب صعوبتوں پر بھی اوس بزرگوار نے منہ سے بجز شکر حرف دیگر نہ نکالا یہ سامان اوجناب
 قل کہ تو لیکن سبب بقای رشتہ جیات زندہ ہو فتول جلا یل وقال ان الله یقوئک السلام و یقول
 پس نازل ہو تو جبرئیل اور بولو کہ پروردگار عالم نے تمہیں بعد تحفہ سلام یہ پیغام دیا ہو کہ ہمیں قسم انجی
 وحدانیت کی کہ ہم تم سے بہت خوشنود اور کمال راضی ہیں یا جو حیث ان هذا للیحین یقتلک الذبح
 موآت وانا احییک ای جبرئیلؑ یعنی تم جو چار بار قتل کر گیا اور ہم خلعت حیات تازہ سے تم کو فرما
 کر نیکو اگرچہ وہ شقی اسپر بھی راہ راست اختیار نہ کر گیا حضرت جبرئیلؑ نے عرض کی کہ خدایا میں باضی ہوں
 تیری راہ رضامین فاصو اللعین فقطحوہ انبا اربا و طوحوہ فی البیوس حکم کیا اوس شقی نے کہ نہ

جبرئیل کا جدا کر لیں بند بند اوس خاصہ خدا کا جدا کیا اور کنوئین میں ڈال دیا فَذَلَّ مِیْکَائِیلُ وَ اَحْبَاوُ
 مِیْنُ اَعْمَالِ اللّٰهِ پس میکائیل نازل ہو کر اور ادا کر دیا اور جمع کیا اور زندہ کیا اور نہیں حکم خدا اور ہر جبرئیل نے
 اوس سو حق راہ نمائی کی اور وہ لعین طیش میں آیا اور ایک تختہ مسیٰ سرخ کیا اور دست دیا اوس پر گزیدہ
 خدا کو باندھا اور تختہ آتشی پر لٹایا اور سرب گرم کر کر پلایا اور میخاوی آہنی اور کچھ ہما می بسیار کہ میں نے
 اور جب ایک جلو گر خال اسکی ہوا میں اور آدمی پر میکائیل نے نازل ہو کر اوس خاک کو جمع کر کر حکم خالق زندہ
 اور ہر اوس پر گزیدہ خدا اور لعین کو سو حق راہ نمائی کی وہ شقی بولا کہ باری تو اپنی خالق کی قدرت نمائی
 کرتا ہو اگر ہزار بار زندہ ہو تو بھی بجز انکار حرف اقرار زبانہ نہ لائوں گا پھر تھو نہیں کسوا کو اڑہ سو دگر کر کیا
 اور دیک میں رکھا اور اوس کو گرد و سر سے سمور کیا اور اوس کو بچو آنچ کر دی اوس وقت تو عرش عظم کو
 زلزلہ ہوا اور چرخ برین بیدار کانپو لگا اور ساکنان آسمان مار و فغان کر کر عرض کر کر لگو درگاہ الہی
 کہ بار الہا ایسا سانحہ روز زمین پر نہیں ہوا اور اسرافیل نے ایک نعرہ مارا کہ زمین لہو لگی اور وہ دیکھو
 سو گر بڑی پر حضرت جبرئیل بقدرت خدا زندہ ہو کر آخر کار بعد ظلم می شمار را می ناصواب فر اوس بادشاہ
 ملعون کی اوپر گردن مار فر اوس غمہ بیگناہ کو قرار پایا اور وعدہ او کا برابر ہو حضرت جبرئیل نے اگر کسا
 جبرئیل خدا تعالیٰ ان لعینوں پر غضب نازل کر گیا تم دنیاوی ناپا انداز کو ترک کرو ورنہ جب قاتل و اسطر
 قتل کرینکو اور حضرت کو آیا تو ملا کہ او کو استقبال رو حکو امی فلما ادا اذ الّٰعِیْن اَنْ یَّجُوزَ رَاسَهُ الشَّیْطَانُ
 بَلٰی بَکَاءٌ شَدِیْدٌ اَیْسَ جِبَّ اَیْسَ قَاتِلِ لَعِیْنِ فَرَّ سَاقِدَسْ کَوَاوْنِ کَرِجَا کَرِیْ اَوْرِیْرِیْغْ بَہْیَا اَوْنِ
 تو وہ پیغمبر خدا میا خستہ و ازمین مار کر و فر لگو قَالَ جِبْرِیْلُ یَا نَبِیُّ اللّٰهِ سَجَّوْ مِنْ بَکَاؤِکَ وَقَدْ صَبَّ
 عَلٰی مَصَائِبِ عَظْمٰی جِبْرِیْلُ فَرِیْ کَہَا اَیْ جِبْرِیْلُ نَہٰیْتِ سَجَّوْ مِنْ تَہْمَا رُوْیْ فَرِیْ سَاوْ فَلَکَ تَہْمَا بَرِیْ
 مصیبتونہ صبر کیا اس وقت باعث رونیکا کیا ہو بول حضرت جبرئیل اے جبرئیل سب مصیبتونہ تصور کیا
 احوال انبیاء کو پس قید میں تصور کیا میں نے حال یونس کو اور زخمونہ خیال کیا میں نے آزار حضرت یونس
 اور جلونہ میں نے خیال کیا حال ابراہیم کو اور موسیٰ و نیم ہونہ تصور کیا میں نے زکریا کو اور زینا کی کو
 تصور ہا حال یعقوب و شعیب کا وَاَلَا نَ ذَکُوْثُ مَصَائِبِ الْحَسَنِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَکَ

اور اسی جبریلؑ اس وقت یہ دآئین مجبور حبیب حسینؑ فرزند رسول خدا کی پس مجھے گریہ ضبط نہ ہو سکا
 اس واسطے کہ سب پر صائب ہو کر مگر شل حسینؑ کسی پر نہیں ہو کر اور اسی جبریلؑ جو قبلاب بلا ہوا خود
 بذات واحد ہوا ہی کیسے جوان بیٹا قتل ہو تو نہیں دیکھا کیسی گود میں طفل شیر خوار کر گھر پر تیر نہیں لگا
 کیسے اپنی بہانی بہتو نکاح خون زمین پر بہتا نہیں دیکھا اور انہیں بچان نہیں دیکھا اے جبریلؑ کیسی لطف
 خود سال شل مایہی ز آب ترپ ترپ کر ہلاک نہیں ہو کر کیسے اہل و عیال پر آب و دانہ بند نہیں ہوا کیسی
 جسم پر چار ہزار تیر اور ایک سو اسی زخم نیرہ و شمشیر نہیں لگو کیسی لغش سیکور و کفن تابش آفتاب نہیں
 گرم پر برتری نہیں رہی کیسی کلاموس قید ہو کر دریدر پیرای نہیں لگو کیسی چہرہ کوئی او سکی قطع نسل کا درجہ
 نہیں ہوا افسوس اسی شہر شام کو خاکم کر اے تون سو یہ تمام حبیب حسینؑ خاندان رسالت پر گزندگی باوصفہ
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بادشاہ ملک تسلیم و رضا ہیں وہ بھی تحمل اس صیبت کر نہ سکیں گے
 روئے اور پستی سر بر نہ چاک گریبان خاک اور آفرین جہیز کر نقش حسینؑ پر آئین گو یا کیتی کنت
 معہم فافوز فوزاً عظیماً کا شکر دین حاضر ہوتا اور جان اپنی اوس امام مظلوم پر تیار کر کر سعادت
 حاصل کر آہ دیکھتا ہوں نہیں گویا سر حسینؑ سع اقرانیز و پیر نصیب ہیں ہر چند استغاثہ کر تو ہیں کوئی اونکی
 فریاد کو نہیں سنتا امیدوار ہوں خدا سو کہ شہر پیرا ہمارا حسینؑ اور رفیقان حسینؑ کو ہوا اور جب روز قیامت
 کو مار مظلومہ و معصومہ حسینؑ و خیر رسول الثقلین فاطمہؑ زہراؑ پائے عرش الہی پکڑ کر داد خواہ خون حسینؑ
 تومان میری بھی سر بر نہ شل کنیزان فاطمہؑ زہراؑ خاتون دوسرا میری خون کی داد خواہ ہو جبریلؑ کو بیان
 جبر جیسے تاب نہ رہی اور اس طرح سے رو کر جیسے کسی عورت کا بچہ مریا تا ہوا در وہ بیقرار ہو کر روتی ہے
 فی الحقیقت کہ جس بی پر جو جو ر و شتم ہوا اویسکو نفس پر ہوا بخلاف فرزند زہراؑ کہ وہ تن نازنین حسینؑ
 کہ جو زبان رسول چوس کر پلا تا پاون سو جو ریگ گرم پر پڑا تھا اور سر اقدس اور کانیزہ پر رکھ کے
 اور اہل بیت کو اوسکو اوٹو نہر تھا کہ وہ شقی کہ جو کلمہ پڑھتے تھے شہر بشہر اور دیار بیدار پھر اتی تو سہل ابن سعد
 سہمہ و دی کہتا ہوں کہ میں داخل شام ہوا تو دیکھا میں نے کہ کثرت مردم تماشائی سو تمام بازار کو کوچہ
 بہرہ ہیں وہم فی احسن صورتہ یصعلکون و یفرحون اور وہ لوگ طرح طرح کی زینت کی ہیں اور

اور جو میری آواز سنتا تھا وہ بھی روتا تھا ناگاہ چند شتر بے کجاوہ و عمار می نمود ہوئی اور کتنی صنایع و زیان
 ماہ سپاس بر ہنہ چاک گریبان او بہر سوار تین اور ایک بی بی فریاد و الحمد للہ و علیک و احسنک
 و احسنک کی آواز بلند کرتی تھی اور کتنی ہی نیک رسول اللہ بکانت اساری کا کفن بعض اساری
 و النصارى اور ناما رسول خدا آج نواسیان تمہاری اسطر حسہ قید جانی ہرین جطر حسہ زمان ہو دو و لصاب
 قید کر گزلاؤ ہرین اور وہ بی بی کہی اطفال خورد سال کا نام لیکر کر روتی تھی اور کہی مردان مسن کا نام لیکر
 جان کہوتی تھی و تارکہ تنوح علی المذبح القفا و مہتوک الخبا العیانی بلا زاد و آلفان اور
 کہی وہ بی بی یہین کر کر روتی تھی ہاوی ہائی سہ تمہارا پس گردن سہ کاٹا اور خیمہ تمہارا لوٹ لیا اور نصیب تمہاری
 پارہ پارہ خاک و خونین غلطان زمین گرم کر بلا پر رہنوردی پس بین عنقریب اوس اونٹ لگ گیا اور کہانین
 السلام علیکم یا اهل بیت النبوة و صلوات اللہ و رحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی سلام ہو تمہارے
 احوال بیت رسول خدا پس بچانا میں ذکر کہ وہ بی بی جناب ام کلثوم دختر شیر خدا ہو فقالت من انت
 ایھا الرجل لم یسلم علینا احد عیونک منذ قتل سیدی الحسین جناب ام کلثوم بولین تو کون
 ای شخص کہ ہم پر سلام کرتا ہو ای شخص کہ میں نے سوا تیرے ہم پر سلام نہیں کیا جب کہ ہمارے سید و اقا حسین
 ہو ہرین حضرات سلام کیا بلکہ لوگ ہنسے تھے اور اگر اہل بیت رو تو تو نیزون سوار تو تو عرض میں عرض کی
 احوال دل زہرا میں ہوں اصحاب تمہاری و ناما رسول خدا کا اور سہل ابن سعد نام ہو یہاں جناب
 ام کلثوم بولین احوال دیکھا تو کیا سلوک ہم سے کیا است رسول خدا نے قتل واللہ اخئی و سیدی
 قتل کیا و اسد یگانہ ہمارے سید و اقا کو و سنینا گناہی العید و الاماء اور ہمیں سیر کیا
 مثل لونڈی غلاموں کو و حملنا علی الا کتاب یغیر و لحاء کما توی اور ہرین تران
 بیکیا وہ و عمار پر سوار کیا جیسا تو دیکھتا ہو ہرین عرض کی بہت دشوار ہو رسول خدا اور علی مرتضی
 اور فاطمہ اور تمہاری برادر بزرگوار کہ یہ حال تمہارا دیکھیں پس اوس دختر شفیعہ روز جزا فرمایا یا سہل
 اشفع کنا عند صاحب الوحش ان یفقدہم یا لکاس من بین الحاکم ایل اوس سہل شفاعت سفارش
 ہمارے نیزہ دار سے کہ سر کو شہید راہ خدا کو لگایا تو لوگ اسکو دیکھنے میں مشغول ہوں فقہ حزننا

النَّظَرِ الْبَيْنَا بَيْنَ هُم نَهَايَتِ عَمَلِينَ بُوَ قُزَّيْنِ كِنَا مَحْرَمِ بَيْنِ دِيكُمُو بَيْنِ بَسْ مِيْزَاوِسْ شَقِي سَوَكَمَا وَاسَطُ خَدَاكَ
سَرَقْدِسْ كُوَاگَرُ بَرَاكِهِ دَخَرَانِ فَاطِمَةُ شَرَمِ سَوِي جَاتِي بَيْنِ اَوْسِي مَجْمُو بَهْرَكِ دِيَا بَيْنِ سَمَلِ كِرْسَاتِهِ اِيَكِ
نَصْرَانِي تَهَا كَيْتِ الْمَقْدِسِ كُو جَاتَا تَهَا وَهِي رَانِ كَرُو اَوِي كِتَا تَهَا قَمِيْعِ رَا سِ الْحُسَيْنِ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ
وَلَا لِحُسَيْنٍ اَللّٰهُ غَا فِلَا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ بَسْ سَنَاوِسِي كِرْ سَرَقْدِسْ اَمَامِ نَظْمُو كَامَاوَتِ
قُرْآنِ كِر تَا بِرُو رِيْهَ اَيَةِ سَنِي اَوْسِي سَرَقْدِسْ سَوِي عِنِي نَهْ كَمَانِ كَرِيْنِ خَدَا كُو خَافِلِ اَوْسِي كَجُو كِر قُزَّيْنِ غَلَامِ
فَاذَرَكْتُهُ السَّعَادَةَ وَكَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصَرِيْ بَسْ سَعَادَتِ اَوْسِي شَامِلِ هُوِيْ اُوْرِ پَرْدِهْ اَلْمَوْتِ
اَوْتِهْ كِيَا بِيَا خَتِهْ تِيَابِ هُو كُو بُو لَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ
اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ كَلِمَةُ كُو تَلُوَا رُكْبِيْنِ كِر دُشْمَنَانِ حُسَيْنِ پَر حَمْلَهْ كِيَا اُوْرِ بِيَا خَتِهْ حَالِ حَضْرَتِ
رَوَاتَا اُوْر اَوْنِ لَعِيْنُو تَلُوَا رَاتَا تَهَا اَنَّهُ اِيَكِ جَمَاعَتِ كَثِيْر كُو فِي النَّارِ كِيَا پَر بَهْتِ اشْقِيَا ثَوْتُ پَر مَوْرِ اُوْر
اَوْسِ عَاشِقِ حُسَيْنِ كُو شَهِيْدِ كِيَا جَنَابِ اَمِ كَلْشُوْمِ نَرْتَا يَهْ كِيَا غَلِ هُو بَيْنِ نَر مَاجِرَا بِيَانِ كِيَا فَتَا كَلْتِ
وَاعْجَبَا لَ النَّصَارَةِ لِحُسَيْنِ لَدَيْنِ لَا سُلَامَ بَسْ جَنَابِ اَمِ كَلْشُوْمِ نَر مَاجِرَا سَبْحَانِ اَسَدِ كِيَا
تَعَجِبْ هُو كِر نَصَارَتُو دِيْنِ اِسْلَامِ كَا پَاسِ وَحَايَتِ كَرِيْنِ وَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ تَزْعُمُوْنَ اَكْهَمِ
عَلَى دِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اُوْر اَسْتِ رَسُوْلُ خَدَا جُو دَعْوِيْ اِسْلَامِ كِر قُزَّيْنِ اُوْر كَلِمَةُ پَر تُوْرِيْنِ
يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُ وَكَيْسَبُوْنَ حَوِيْمَتَهُ قَتْلِ كِيَا اَوْنِ كَلِمَةُ كُو يُوْنِ نَر فَرْزَنْدَانِ رَسُوْلِ خَدَا كُو اُوْر اَسِيْرِ كِيَا
اَهْلِ حَرَمِ كُو اَوْنِ كُو لِيَكِنْ نِيَكُوِيْ عَاقِبَتِ كِيَا پَر بَهْرِيْ كَارُو كُو لِيُوْرُوْ وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَلَكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ اُوْر لَعِيْنُوْنَ نَر بَهْرِيْ ظَلَمِ بَيْنِ كِيَا بَلَكِهْ اِيْنُوْ نَفْسُوْنِ پَر شَمِ كِيَا رُوْزِ قِيَا سَكُو كِيَا جَوَابِ دِيْنِ كُرْ سُوْلُوْ كُو
رَوَايَتِ نِجَاهِ وَ شَمِشْمِ وَ رُو كِر نَا حَضْرَتِ اَوْتُمِ كَا اَسْمَاءِ نِجَبِيْنِ كُو اُوْر اَمَامِ حُسَيْنِ كَا
مِيْدَانِ حَشْرِيْنِ اُوْر اَحْوَالِ وَ كِيْلِ رُوْمِيْ اُوْر نَكَلْنَا مَحَلِ سَوِي هِنْدِ كَارُوِيْ
صَاحِبِ الدَّرِّ الثَّمِيْنِ فِي تَفْسِيْرِ قَوْلِهِ تَعَالَى فَتَلَقَى اٰدَمَ مِنْ رَبِّهِمْ كَلِمَاتٍ رَوَايَتِ كِيَا هُو
صَاحِبِ دَرِ الثَّمِيْنِ نَر تَفْسِيْرِ كَلَامِ اَلْمِيْ بَيْنِ لَعِيْنِيْ سِيَكُو اَوْتُمِ نَر رُوْرُوْ كَارُو اِيْنُوْ چُنْدِ كَلِمَةُ مَرَادِ كَلِيُوْنَ
اَسْمَاءُوْ سَقِيْدِ نِجَبِيْنِ بَيْنِ كِر سَاقِ عَرْشِ پَر لَكُو دِيَكُو اُوْر سَوَقْتُ جَبْرِئِيْلُ نَر كِيَا كِهْ اَمْرُوْ اَوْتُمِ تَمِ حَفْظِ كُرُوْنَامِ

الٰہی جبار اور برکت چاہو خدا سبب عفت ان ناموں کو حضرت آدمؑ فرما نام یاد کی خوش اور سرور ہو
 فَلَمَّا ذَكَرَ الْحُسَيْنَ سَكَتَ دُؤُوعُهُ وَانْخَسَعَ قَلْبُهُ جَبْنًا مِمَّا لِيَا جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ كَا وَاجْتِنَابًا لِّلْوَقْعِ
 حضرت آدمؑ کو آنسو روان ہو کر اور دل اور نکاشت ہو اقبال یا آخری جبریلؑ فی ذکر الٰہی تبارک و تعالیٰ
 قَلْبِي وَتَسِيلُ عَيْنِي اَوْ سَوْفَ اَدْمُ فِي جَبْرِئِلَ سَوَّكَ اِذَا عَمِي كَيْسًا بَعَثَ بِكَ جَبَّ بِاِنْجُونِ تَخْصُ كَانَامِ
 ایسا ہون ٹوٹ جاتا ہوں دل میرا اور جاری ہوتی ہیں آنسو میرے فقال جبریلؑ قُلْ فَلَمَّا لَكَ هَذَا اَلَيْسَا
 مُصِيبَةً تَصُوْرُ عِنْدَ هَٰذَا الْمَصَائِبِ جبریلؑ فرمایا اے آدمؑ سبب تمہاری دل شکنی اور اشک ان
 ہو نیکیا یہ کہ یہ فرزند تھا الٰہی عیبت اور بلا وینمیں مبتلا ہو گا کہ سب مصیبتیں اوسکو آگے چوٹی ہو جائیگی
 فَحَالَ وَنَا هِيَ يَا اَخِي حضرت آدمؑ فرمایا چہا اے اخی جبریلؑ وہ کون سی مصیبت ہو فقال قُلْ
 عَطَشًا نَّاعِرِيًّا وَجِدَةً اَلَيْسَ لَكَ نَاصِي وَلاَ مُخَيِّجٌ جبریلؑ فرمایا کہ قتل ہو گا ہو گا پیاسا عیب
 اکیلا کہ کوئی اوس حال میں اوسکا یار و مددگار نہ ہو گا اور اوسوقت فریاد کرے گا اور کیگا وَاَعطَشَا
 وَاقِلَّةً نَّاصِيًّا اور کوئی اوسو نہ جواب دے گا سوا شمشیر لگانے اور نیزہ مارنے کیلئے کھینچ لے گا الشَّكَا
 مِنْ الْفَقَا پس فریاد کرے گا اوسکو بطرح گو سفد کو فریاد کرے کہ میں پس گردن و بعد ازان اسباب اوسکا
 غارت کرینگے اور سرد اوسکا اور اوسکو انصار کا شہر بشہر اور دیار بیدار پھر این گرا اور اوس سرد و کو ساتہ
 اوسکی عورت بھی ہونگا اے آدمؑ یہ امر سقر شدنی ہو چکی ادمؑ وَجَبْرِئِلَ بَكَاءَ الشَّكْلِ اِیہ سکو حضرت
 آدمؑ جبریلؑ روئے لگا مانند اوس عورت کو کہ جس کا بچہ مر جاتا ہوا و وہ روتی ہو اور بجا رہتی ہو کہ ایک
 مرد و سن جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور دست و پا چوم کر روز لگا حضرت
 سب گریہ سے سوال کیا عرض کرے گا کہ یا مولاسن میرا سو برس کا ہوا و ضعف و ناتوانی فرمایا جبریلؑ
 شب و روز انتظار اجل میں رہتا ہوں لیکن عمل قبیح کا ڈر ہے کہ روز قیامت کو رسوا کریں گے مجھ کو
 فرمایا کہ الشیخ روز قیامت کو ہم تیری شفاعت کو موجود ہیں اور بہت سی تشفی فرمائی اور پھر فرمایا اَیْنَ
 اَنْتَ مِنْ قَبْرِ جَدِّی الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ کتنی دور ہو میری جد مظلوم امام حسینؑ کی قبر سے اوستہ
 عرض کی بہت قریب ہوں فرمایا حضرت فریاد کرتے ہوئے عرض کی اوسو اکثر اتفاق جائیگا

ہوتا ہو فرمایا امام ذرا شیخ یہ ایک خون ہو فرزند فاطمہ کا کہ پرشش کر گیا اسکی اللہ تعالیٰ امر شیخ
 نہیں پہنچا ایسا صدمہ کیسے جیسا کہ پہنچا ہو میری جد عالمقدار حسین مظلوم کو تحقیق کہ قتل
 کیا اوس مظلوم کو معہ شہر اہل بیت کہ کتب نصیحت کر تو تیرا خدا کیواسطی اور صبر کر تو تیرا اسکی ماہ
 رضامین امر شیخ جب قیامت قائم ہوگی تو تشریف لائیں گو رسول خدا میں بدین حشر کے
 وَمَعَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور انکو ساتھ امام حسین بھی ہوگی وَیَكُنْ عَلٰی رَاسِهِ تَقَطُّرٌ
 دُمًا اور ہاتھ رسول خدا کا سر اقدس امام حسین پر ہوگا اور سر جناب امام حسین شہید ہو کہو کہ قطر
 پشکری ہو تو گویں رسول خدا رو کہ جناب باری میں عرض کر نیکیا کرتے سَلِّ اَللّٰهُ عَلَیْہِمْ قَتْلُوْا اَبْنِیْ اَمْر
 پر رو و گار پوچھ میری امت سے کہ کس جہت سے او نہوں نے قتل کیا میری فرزند کو پس غضب میں آئیگا خدا
 عادل اور داخل ہو تو قاتلان حسین آتش جہنم میں پس کیونکر نہ روئیں رسول خدا اور کس طرح نہ داخل
 ہوں وہ شقی جہنم میں کہ سر رسول کو تو ایسا کہ جسکو اگر کہیں کار و نارسول خدا سے دیکھنا نجاتا تاکا کہ ایک
 شراب خوار کو رو لیکو اور اہل بیت اوسکی طوق و زنجیر میں جکڑی ہو میرا اوس کو تیرا اور سب ملعون شی
 کر تو تیرا اوس کو کئی کئی بارہا میں پوچھتا تھا لَیْسَ ہَذَا الرَّاسُ بِہِ سِرِّکَ اَہُو کہ جسکو کئی خوشی کر تو
 تو وہ فرزند رسول خدا کی طرف اشارہ کر تو تیرا اور کئی تیرا ہذا اَوَامِلُ خَاصَّةٌ مَّحْجُوۃٌ عَلٰی اَلْاَمِیْرِ
 سعادۃ اللہ یہ سر ایک خارجی کا ہو کہ خروج کیا تھا اوسنے امیر برہم اوسکا سلامی میں نذرینہ کو و قال
 الصَّادِقُ مَّا دُخِلَ رَاسُ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِیٍّ اور جناب امام جعفر صادق فرمایا کہ جس وقت
 داخل کیا گیا حسین ابن علی کا مجلس میں وَأَدْخِلَ عَلَیْہِ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَبَنَاتُہِ الْاَمِیْرِ
 اور داخل کیر گئے دربار عام میں جناب امام زین العابدین اور دختران جناب امیر المومنینؑ حالیکہ تہہ بطن
 بنچہ میں بدین خوش ہو کر بولایا عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَتَلَ اَبَاکَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ مَرْجُو
 اوس خدا کو جسنے قتل کیا ہو تیرا باپ کو حضرت فرمایا لَیْسَ ہَذَا الرَّاسُ عَلٰی اَمِّنٍ قَتَلَ اَبِیْ لَعَنَہُ
 اوسپر جس نے میری باپ کو قتل کیا فَصَّ بَیْنُکُمْ وَاَمْرِیْ یَصْرِبُ عُنُقِہُ پس غصی ہوا میری اور حکم کیا
 کہ اسکا ہی سندن میری جد اگر واد سوقت جناب سید الساجدین فرمایا امیریزید قَاتِلْنِیْ فَاَیَّدَا

رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنَّ يَزِيْدُ هُنَّ اِلَى سَنَاءِ طَهْرَتِ بَيْتِ بَرَكَاةٍ تَوْجُوْهُ قُلُوبُ كَرَامَةٍ تُوَدُّهُ رُسُلُ خَدَا كُوْنُ
 بِهَوْنِجَانِ كَالْاَنْكُرِ وَفَتَاكُ وَكَيْسُ لَهْوٍ مَّحُوْمٌ غَلَوِيْ حَالِ اَنْكُرِ كُوْنِ اِنْكَاحِ مَحْرَمٍ نِّهْنِ هُوَ سَوَايَ سِيَرِ بَرِيْدِ
 رَحْمِ اَيَّاهُ حَضْرَتِ كُوْنِ حَالِ پَرَاوَرِ بُولَا اِيْ بِيْسَرِ حُسَيْنِ تُوْهِیْ بِهَوْنِجَانِ اَنْكُرِ وَطَنِ مِيْنِ اُوْرِ اَيْكُ هَتِيَارِ شَكُوْا اَكْرَطُوْقِ اَتَنِیْ
 كَلُوْا اَمَامِ كَا پَرِ بَاتِهَ سُوْكَ اَمَا اُوْرِ كُنُوْكَ اَفْهَمْتُ مَا فَعَلْتُ اِيْ عَلٰی اِبْنِ الْحُسَيْنِ كَبِيْرَ تَحْمِيْمٍ كِهَ كِيُوْنِ طَوَقِ تَهْلَا
 مِيْنِ زِيَارَتِهَ سُوْكَ اَمَا فَايَا بِلُوْ سَجْمَا مِيْنِ تُوْ يَزِيْدُ اَنْ لَا تَكُوْنُ لَا حَكْمٌ عَلٰی سَيِّدَتِهِ عَلِيٍّ اَرَادَهَ كِيَا سُوْكَ
 كِهَ سَوَا تِيْرِ اُوْرِ كِيَا اِحْسَانِ مَجْمَعِ نَهْوَ يَزِيْدُ شَكْرَ بَيْتِ خُوشِ هُوَا اُوْرِ بُولَا وَ اللّٰهُ يَهِيْ اَرَادَهَ تَهْمَا سِيْرَ اَبْدَا اَزِ اَنْسِ
 لَعِيْنِ فَرَسِ اَقْدَسِ جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَحْتَ اِيْنُوْرِ كُوْا اِيَا اُوْرِ خُوْهِيْ شَرَابِ پِيَا تَهْمَا اُوْرِ اِيْنُوْرِ صَا جُوْ
 سَبِيْ پِلَا تَهْمَا اُوْرِ كَتَا تَهْمَا اَشْرَبُوْا هَذَا شَرَابَ مُبَارَكٍ وَ رَأْسِيْ عَدُوِّ نَابِلِيْنِ يَدِيْكَ اِيْكَ پُوْشَرَابِ كِهَ
 شَرَابِ مُبَارَكِ هُوَا اُوْرِ سَهْمَا رُوْشْمَنِ كَا سَا سُوْرِ كَهْمَا هُوَا وَ لَحْنُ نَا كُفْلٍ وَ شَرِبْ وَ قُوْشْمَا سَا كِنَهْ
 وَ قُلُوْبُكَ مَطْمَئِنَّةٌ اُوْرِ هَمَّ كَمَا تَزِيْ هِيْنِ اُوْرِ پِيُوْ هِيْنِ اُوْرِ نَفْسِ هَمَا رُوْ سَا كُنْ هِيْنِ اُوْرِ دَلِ هَمَا رُوْ اَطْمِيْنَانِ سُوْ حِيْنِ
 حُسَيْنِ كُوْ قَتْلِ كِيَا اَنْدِيْشَهَ هَمَا رُوْ سُلْطَنَتِ كَا كِيَا حَضْرَتِ يَهَ كِمَ صَبِيْبَتِ نِهِيْنِ هَ كِهَ يَزِيْدُ تُوْ حَتِّ پَرِ شِيْهَا هُوَا
 شَرَابِ پَرِ اُوْرِ سَهْمِ فَرَزْدِ رَسُوْلِ خَدَا زِيْرَتِ رَكَمَا هُوَا غُضْ جَنَابِ اَمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنِ سُوْ يَهَ رُوَا يَتِ هُوَا كِهَ
 مَجْلِسِ يَزِيْدِ مِيْنِ اَيْكِ وَ كِيَلِ بَادِشَاهِ رُوْمِ كِهَ نَهَا يَتِ اَشْرَافِ قَوْمِ اُوْرِ بَرَزْكَانِ رُوْمِ سُوْ تَهْمَا اِيَا اُوْرِ يَزِيْدِ كُو
 اُوْسِ سَهْمِ كُتُوْ سُوْ بَيْتِ سَهْمِ وِرِ پِلَا تُوْ يَزِيْدِ سُوْ نُوْ چِيْنِ كَا كِيَا مَلِكِ الْعَوْبِ هَذَا اَرَأَيْتَ مَنِ اِيْ بَادِشَاهِ عَرَبِ
 يَهَ سَهْمِ كَا هُوَا يَزِيْدِ نُوْمَا مَلِكِ طَهْلَا اَلْوَا سِ نَجُوْ كِيَا كَامِ هُوَا سِ سَهْمِ اُوْسِ فَرِ مَا مِيْنِ جِبِ جَا تَاهُوْنِ اِيْ
 شَهْرِ كَيْطَرِ تُوْ بَادِشَاهِ هَمَا رُوْ اِيْ اِيْكِ چِيْرِ سُوْ سَوَالِ كَرَاهِيْ پَسِ اِيْ بَادِشَاهِ اَسِ سَهْمِ كَرَقَصَهَ سُوَا كِهَ تَا كِهَ تِيْرِ
 خُوشِيْ مِيْنِ مِيْنِ هِيْ شَرِيْكِ هُوْنِ يَزِيْدِ فَرِ اُوْسِ سُوْ كِهَا هَذَا اَرَأَيْتَ حُسَيْنِ اِبْنِ عَلِيٍّ اِبْنِ اَبِيْ لَحَاكِبِ
 يَهَ سَهْمِ حُسَيْنِ كَاهُوْ جُوْ پَسِ عَلِيٍّ اِبْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَاهُوْ پَسِ رُوْمِيْ فَرِ مَا وَ مَنِ اُمِّهَ اَمَا كَا اُوْسْ كِيَا نَامِ هَ
 قَالَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَزِيْدِ فَرِ مَا اَمَا اُوْسْ كِيَا فَاطِمَةُ يَتِيْ رَسُوْلِ خَدَا كِيْ تَهِيْ پَسِ نَصْرَانِيْ
 كَمَا اُوْتُ لَكَ وَ اِيْ يَزِيْدُ اَفْ هُوَا سَطِ تِيْرِ اُوْرِ تِيْرِ دِيْنِ كُوْ اِيْ يَزِيْدِ تِيْرِ دِيْنِ سُوْ تُوْ سِيْرَ اِيْ دِيْنِ بِيْرَ
 كِهَ بَابِ سِيْرِ اَوْلَادِ دَاوُدَ بِيْرِ سُوْ تَهْمَا وَ بَكِيْ وَ بَكِيْ اَبَا عَكِيْنُ اُوْرِ دِيْبِلَانِ سِيْرَ اُوْرِ حَضْرَتِ دَاوُدَ كُرْبَتِ

پشت کا فاضلہ پر باوجود اسکو نصارا العظیم میری کر توڑیں ویاخذون بنی ثراہی قلدی ثراہی ثراہی
 بنی حوا فیداد وکذا اور لجا توڑیں خاک میری زیر قدم کی تبرک سمجھ کر سب اسکو کہ باب میرا اولاد و اولاد
 وَاَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ اَبْنِیَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وایر ہو پھر کہ قتل کیا تو فرمایا دتر رسول خدا کا وکابینہ و
 بَیْنَ نَبِیِّکُمْ اِلَّا اُمُّ وَاَحَدٌ خال انکے نہیں ہو در بیان اوس مقتول کا اور در بیان تمہاری بی بی کا فاضلہ
 مگر ایک فقط مان سکی فاطمہ کا پس براہر دین تمہارا اور پھر بولا کہ اگر قتل کنیسیہ حافر کی سن تو میں بیان کروں
 یزید بولا کہ وہ رومی کنو لگا کہ در بیان ملک روم کو دوشہرون کو چھین ایک دریا واقع ہو کہ مسافت
 راہ یک سالہ طول اوس دریا کا ہو اور اوس میں ایک شہر ہو کہ طول اوس کا ہشتاد و ہشتاد فرسخ کا ہو
 حصتا لوفشل اوس کو شہر بزرگ خلق نہیں کیا کا فوراً اور یاقوت اوسی شہر سے آتا ہو درخت اوس شہر کو
 عود و غیرہ کو بہن اور سوا نصاری کو کسی کا قبضہ اوس شہر پر کہی نہیں ہوا مسجد و پرستش گاہ نصاری
 وہاں کثرت سے بہن اعظمی گنبدیہ الحار فی سب سے بڑا و نہ عبادت گاہوں میں کنیسہ حافر ہو کہ مراب
 میں اوسکی ایک حقہ طلا نکلتا ہو اوس حقہ میں ایک ستم ہو کہ قتل ہوں ہذا احار فوج حاکم یو گنبد علیہ
 کہتے ہیں کہ وہ ستم اوس عیسی کا ہو جس پر وہ جناب سوار ہوا کرتے تھے اور گرد اوس حقہ کو زینت ہو طلا اور
 پارچہ ہاوی بیش قیمت ہیں ہر سال ایک خلائق کثیر قوم نصاری سے اوس معبد میں حاضر ہوتے ہیں اور
 طواف کرتے ہیں گرد اوس حقہ کو اور بوسہ لیتے ہیں اسکو اور دعا برائے قضا ہو حوالج جناب قاضی الحاجات
 بوسیله اوس ستم کو کرتے ہیں یہ آداب و آئین ہو اوس ستم کو ساتھ کہ جسہر گمان کرتے ہیں کہ وہ
 اوس خرکا ہو کہ جب حضرت عیسی سوار ہوتے تھے وَاَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ اَبْنِیَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور تم سب کو قتل کیا پھر
 دتر پیغمبر کو پھر فلا بآرک اللہ فیکم فلا فی دیکم پس خدا برکت نہ دے تم میں اور تمہاری دین میں
 یزید فرمایا کلام سکر حکم کیا اَقْتُلُوْا هٰذَا النَّصْرَانِیَّ لَعَلَّہٗ یَفْضَحْنِیْ فِیْ بِلَادِہٖ قتل کرو اسے نصرانی کو
 آتا ہو شہر میں جا کر مجھ سے اوس نصرانی حکم قتل سکر بولا اَقْتُلْنِیْ یَا بُولَہٗ آیاب تو مجھ کو قتل کرنا ہو مجھ کو
 یزید فرمایا ان نصرانی فرمایا میں نے ایک خواب دیکھا ہو اوس میں نے یزید فرمایا کہ نصرانی فرمایا میں نے خواب
 را کہو تمہاری پیغمبر کو دیکھا ہو قَوْلُ یَا نَصْرَانِیَّ اَنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فرما تو اے نصرانی تو اہل جنت سے ہو

پس میں جو وقت چوٹا تو شجب ہوا کہ میں کمان اور ہشت کمان لیکن اب یقین ہوا کہ پیغمبر ہمارا صادق
اور دین اس کا برحق ہو شاید ہر وہم سب کہ تصدیق قلب کیا ہوں میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ
اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ ثُمَّ وَتَبَّ اِلَى رَاْسِ الْحُسَيْنِ پس یہ کہتی ہی دوڑ کر پٹ گیا جا کر سر سے
امام حسین کو قصۃ الی صدر لا پہنچ سینہ سے سر اوس مظلوم کا لگایا وَجَعَلَ يَاقِلَهُ وَيَكْنِي اور یہ حال تھا
کہ علی الاتصال بوسے اوس سر کو لٹاتا تھا اور روتا تھا یہاں تک کہ وہ مرد باہان سر اقدس امام مظلوم غریب
نثار ہو گیا اور اوس کو سر کو ہی سر امام کو ساتھ رکھ دیا سُبْحَانَ اللَّهِ نصرانی تو یہ حق شناسی کر رہے اور یزید
لعین سلمان کمال کو شرم نگر چنانچہ ابو مخنف وغیرہ روایت ہے کہ بعد اوسکے یزید دین فر حکم کیا
کہ سر فرزند فاطمہ جگر گوشہ رسول خدا کا در قصر پر اوس شہر کو لٹکائیں جب سر اوس شفیع روز جزا کا دروازہ
محل پر لٹکایا گیا فلما سَمِعَتْ هَذَا يَذُتُ الْعَامِرُ كَشَفَتْ رَأْسَهَا وَخَرَجَتْ عَنْ دَارِهَا وَجَاءَتْ
فِي مَجْلِسِ يَزِيدَ پس جب خبر پہنچا کہ سر فرزند رسول خدا کی لٹکائی گئی ہے تو میری دروازہ پر
لٹکایا گیا ہوا اور دختران فاطمہ سر پہنہ مجلس عام میں یزید کو زیر تخت کھڑی ہیں چار سرسراواتا کر پیش کر دی اور
سر رسول کو گھر سے باہر نکلی ہی اور مجلس یزید میں آئی وَقَالَتْ يَا يَزِيدُ رَأْسُ الْحُسَيْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ
يَذُتُ رَسُوْلُ اللَّهِ مَسْخُوْبٌ عَلٰی بَابِ دَارِيْ اور بولی امی یزید سر فرزند فاطمہ دختر رسول اللہ کا
سر جو محل کو دروازی پر لٹکایا ہے پس یزید دوڑا اور کپڑا اوسکو سر پر ڈال دیا وَدَدَهَا اِلَى دَارِهَا اور لا کر
اوانگہ کو پیر دیا اور بولا کہ راضی ہوں کہ میں فرزند رسول اقلین حسین کے وہ بزرگ راہب لیکن یہ پڑھو اوس
یزید کو پہنچ کر پر دیکھا تو یہ خیال ہوا کہ آپ دوڑ کر اوس چار دروازے اور دختران فاطمہ زہرا کے جسکی لٹکا
جنازہ شب کو اوتھا تھا زیر تخت یزید بازوؤں میں سیان بندھی ہوئی تھیں پھر وہی بلوای عام میں کھڑی ہوں
ازکی حرت و عزت کا کسکو پاس نہو کہ ایک چادر اوٹھیں اور ہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَمِيْرَةٌ قَالِحِبَةٌ
روایت پنجاہ و ہفتم فضائل جناب سیدہ پروریکہنا جناب سیدہ کو حضرت اکرم
اور چار درون حصو سے کر گروہونی اور جانا جناب سیدہ کا خانہ یودی میں پر
مصائب اہل بیت اور مالگنا زہیر کا جناب ام کلثوم کو کنیر سی میں رُوی فی

کتاب دلائل النبویؐ قال روایت کی ہو کتاب دلائل النبویؐ میں کہ مصنف ابو کا ایک علمائے اہل سنت سے ہوا و جناب امام حسن عسکریؑ کو کتب شیعہ میں منقول ہو گا خلق اللہ آدمؑ و حوا فی الجنة جب خلق کیا خدا نے آدمؑ و حوا کو جنت کف قال آدمؑ علی نبینا وعلیہ السلام ما خلق اللہ احسن منکما پس کہا آدمؑ نے ازراہ فخر و سبابت کہ ہم تو بہتر خلق تمہاری ہیں کیا فاما مولیٰ جبریلؑ فاخذہما الی الفردوس پس حکم کیا پروردگار عالم نے جبریلؑ کو کہ آدمؑ و حوا کو فردوس میں لجا بوجب حکم خالق انہیں جبریلؑ فردوس میں لیکر فرمایا جباریۃ علی اسمہما تاکج من نور و فی اذنیہما قوطان من نور قد اشرف فی الجنان من نور و سبحہما پس دیکھا انہوں نے ایک صابن کو کہ نور جمال سے اس کو تمام جنت روشن ہو اور ایک تاج اس کو سر پر رکھا ہو اور دو گوشوارے نور کو اس کو کانہیں میں قال آدمؑ فتن ہذا حضرت آدمؑ نے حیران ہو کر پوچھا ابو جبریلؑ یہ لڑکی کون ہے قال فاطمۃ بنت محمدؐ من ولدک جبریلؑ فرمایا آدمؑ یہ فاطمہ بنتی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کہ تمہاری نسل سے ہو گی قال فما التاج قال بعللھا علی ابن ابیطالب آدمؑ بولے یہ تاج کیسا ہو سر پران کو جبریلؑ نے کہا یہ تاج شوہران کو علی ابن ابیطالب وصی رسول خدا میں قال فما الفردوس قال ہذا ان ولداھا الحسنان پہر کہا حضرت آدمؑ یہ گوشوارے کیسی ہیں جبریلؑ بولے یہ فرزند اکبر حسن اور حسینؑ میں قال اخلقوا قبلی حضرت آدمؑ نے تجھ کو بولے یہ کیا قبل میری خلق کہ کو یہ ہیں قال ہم موجودون فی غامض علم اللہ قبل ان تخلق یا ربعة الالف سنۃ جبریلؑ بولے کہ یہ غامض علم الہی میں موجود تو چار ہزار برس پہلے تمہاری پیدائش کو دے گا اس دنیا میں یا رب اے الہی بنی بنی اس دنیا میں ایسی نادار تین کہ بارہا فاقہ پر فاقہ کرنی تین رات کو عبادت خدا میں مشغول رہتی تین اور دن کو کار و بار خانہ میں مصروف تھیں وایتیحیمین وارد ہوا ہے کہ اس قدر پانی جناب رسیدہ بہر اشما کہ مشک کا اثر سینہ پر پڑ گیا تھا اور کپڑے ہمارے دیر اور کمانا پکانے سے سیاہ ہو گئے تھے اور روایہ حکم حضرت سلمانؑ سے کہ کہا انہوں نے دیکھا کہ بیت فاطمہؑ وہی جالسۃ عند الوحا ویدھا تجو و حاکم منھا گیا میں ایک دن خانہ جناب فاطمہؑ میں دیکھا میں نے کہ وہ جناب چکی پاس بیٹھی ہیں

اور دونوں ہاتھ زخمی ہوئے اور انہیں کسے روئے تو میں نے عرض کی تو فرمایا یہ میری فیضی خواہی ہے تو آپ کی موجود ہو اس
کام لہجہ اوس شیعہ روز عشر فرمایا اے مسلمان مجھ کو رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ایک دن کام تمام کر کے تم کیا کرو اور
ایک دن فضلہ سو کام لیا کرو تو اے مسلمان آج میرے کام کی باری ہو اس محنت و مشقت میں اوقات بسر کر لی
اور قسم ش س ایک چمڑا گو سفد کا تھا کہ دنگو اونٹ و ناگہا تھا او سپہ اور رات کو اوس وہ معصومہ اور جناب
بہما کر سور ہو تو اور چادر شریف بار بار دھوئی تھی و فی الخراج الخراج ان عیالک علیہ السلام استغفر
من یھودی شیخرا فاسترھنہ کتاب خراج الخراج میں منقول ہے کہ جناب علی ابن ابیطالب فرمایا
جو ایک یہودی سو قرص ناکر اوسو کہا کہ کچھ پیڑ گرد کر تو دینا ہوں قدفع ملکھ فالحمۃ علیہا السلام
و گائت من الصوف پس حضرت نے چادر جناب ٹیکہ اوسو دی اور وہ چادر بالو لگی تھی پس اوسو
گھر میں لجا کر کہا جب رات ہوئی تو زوجہ اوسکی اوس مکان میں گئی کہ جہاں وہ چادر رکھی تھی وہی
تشتعل فوات نوراً سا حلاً فی البیت اصحاء منہ کلاہ تو دیکھا اوسو کہ ایک شعلہ نور ایسا ہے کہ تمام
مکان روشن ہو رہا ہے فاکصرفت الی زوجھا فاکتھرت پھر وہ اور آئی اپنی شوہر پاس اور خبر دی
اس ماجر کو کی پس تعجب ہوا یہودی اور بھول گیا چادر جناب ٹیکہ کو فھض مسرعاً ودخل البیت
فکذا ضیاء انست من الملائکۃ کاتھ فشتعل من بلاد منیہ یلیع من قریب ففجبت من ذلک
دوڑا یہودی یہ سنکر اور آیا اوس مکان میں تو دیکھا اوسو کہ روشنی اوس چادر اقدس کی ایسی پھیلی ہوئی ہے
چودہویں رات کا چاند روشن ہوا ہے یہ دیکھ کر نہایت تعجب ہوا جب غور سے دیکھا اوسو تو جانا کہ یہ چادر
جناب ٹیکہ ہے پس یہودی نے اپنی عزیز دنگو جمع کیا اور اوسکی زوجہ و بیوہ کو جمع کیا تاکہ اسی یہودی جمع
اور چادر اقدس کی کراست دیکھ کر سب اوسکی برکت سے مسلمان ہوئے و ایضاً فی الخراج ان الیھود
کانکم عوس فجاء الی رسول اللہ اور یہ بھی کتاب خراج میں منقول ہے کہ ایک بار یہودیوں میں
کچھ شادی تھی وہ خدمت جناب رسول خدا میں حاضر ہوئے فقالوا لنا حق الجوان اور عرض کی
کہ ہمارا بھی حق ہے آپ پر حق ہمسایہ پس ہم سوال کرتے ہیں کہ اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو ہمارے گھر میں مہمان جانیں
اجازت دیجو حتی یزداد عوسنا کما حسننا و لکنوا علیہا تاکہ زیادہ ہو و جانی سی جناب ٹیکہ

عشر اور شاد علی اور بیت نشین کہ فقال لہا زینہ علی ابن ابیطالب فہی فی حجابہا فساکونہ ان لیشفع
 الی علی فی ذلک حضرت فرمایا کہ فاطمہ زوجہ علی ابن ابیطالب ہے اور او کو نکاح علی حکم پر مین فاطمہ کے
 بیچجو کا مختار نہیں ہوں عرض کی یہودی فرہاری سفارش کیجو اس امر میں جناب امیر سر و قد جمع
 الیہودیہا لطمہ والوہ من الحلی والحلی وضوأت فالحمہ تدخل یدہا لہا واکادوا
 استہانہا لہا اور جمع ہوئی یہودی نہایت زینت و آرایش سے ساتھ زیور ہا می نفیس اور حلہ ہا می کثیر
 اور گمان کیا کہ ہم اور ہمارے عورتیں تو آرایش و زینت سے ایسے لباس فاخرہ پہنیں اور جناب فاطمہ
 اوس ذلت سے لباس پوشیدہ پہنیں اور ردای کہنے پیوند کی اور ہر ہوی آئین کی تو باعث اونکی
 ذلت ہوگا اور جناب رسالت اب اور جناب ولایت اب بھی اس تشویش میں تھو کہ اس شکل سے کیا
 بیچیں جناب فاطمہ کو کہ چادر تک جناب فاطمہ کو سر پر ثابت نہیں ہے فجاء جبریل لہا بلباس من
 الجنة وحلی لم یبر مثلہا و ناگاہ جبریل امین بفرمان رب العالمین برامی جناب سیدہ
 پوشاک نفیس جنت اور زیور ہا می برضیا اور حلہ ہا می پہنا لیکر حاضر ہوئی کہ کسینو ویسا زیور و لباس
 نذیکما تمہا فلبستہا فاطمہ و خلعتہا فجاءت النکاح من زینتہا و کوفہا و حلہا جناب
 سیدہ فر وہ زیور و لباس پہنا تو دیکھو وال نہایت تعجب تھو زینت و رنگ بوئی لباس سے فلما دخلت
 فاطمہ دار الیہودی سجد لہا فساہم و قبلت الیہ و بین یدہا پس زمان یہود تو آواز
 تعین اسبات پر کہ جناب سیدہ یہاں لباس پوشیدہ سے آئین کی اور زیور و نہیں کہاں سے ہر جب
 مالک روز جزا اس زینت و آرایش سے پہنیں نان یہودیہ و یکہ کر زمین پر گر پڑیں اور جناب سیدہ کو
 سجدہ تعظیمی کیا اور زمین سے اٹھ کر چو منو لکین اور آشی سے زیادہ یہود شرف اسلام سے مشرف ہوئی
 آہ آہ اب مقام سر پہنوں اور خاک اور اینکا ہو کہ جس بی بی کا یہ مرتبہ ہو و اس بی بی کی پیٹو کو سناٹا
 است نہ کہ دعوی اسلام کرو تو سر پہنہ کیا اور چادر تک سرون سے او کو تار لین اور اس ظلم و ستم
 او نہیں قید کیا جیسا جناب صاحب الامر علیہ السلام زیارت جناب سید الشہد امین فرماتے ہیں یا
 ابا عبد اللہ قید کیا اہل حرم کو تمہارے مثل لونڈی غلام کو و صلی وافی الحدید فوق و تحاک

المطبخات اور جگر اومنین زنجیر ہوا آہنی مین اوپر اونکو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھانے کے لئے
 فی البرآری والفلوات ای جگر بزرگوار سنہ اونکو حرارت آفتاب سے جلے ہوئے اور صحرا صحرا بیا بان بیا بان
 پہلے تو انکو انکے غلوئے الی الاعناق کیلئے کھانے کے لئے انکے غلوئے کا یہ حال کیا تھا کہ
 ہاتھ اونکو اونکی گردن مین بندہ دیو تو اس صورت سے بازار مین پہلے تو قال الواوی کنت ذات
 یوم فی مجلس یزید ابن معاویہ اذ سمعت صیحات ودعوات کتب معبرین منقول ہوا وہی
 کہ کما اوسو مین اگر فور مجلس یزید مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایسی آواز نوحہ و شیون کی میری کان مین آئی کہ
 دل میرا کڑھ گیا اور انکھوں سے میری آنسو جاری ہوئی فرایت عشرين نسوة کسبی الیوم و
 التری قد عذرت وجوه من اتوا الشمس والحور پس دیکھا میں نے کہ قریب بیس عورتوں کا حال
 پریشان مانند اسیران ترک و روم کو اس مجلس مین آئیں کہ سنہ اونکو حرارت آفتاب سے تھپتھپا رہی تھی
 وعلى الحدیث من اتوا اللطم والشمس فیل اور رخسار میری اونکو بسبب طمانچہ مارنے کیلئے ہو گئی تھی
 اور انہوں کو جاری تھی تم جملہ العوضو کھن علیہ واجدة واجدة وهو یقول اور قوم جفاکار
 ایک ایک کو سامنے لا کر تو اور یزید لعین پوچھتا تھا ومن هذه ومن تلون یہ کون ہو اور یہ کون ہے
 اور وہ لعین کہتے تھے ہاں ہم کل قوم وھذا رقیب وھذا سکنیۃ اے امیر یہ ام کلثوم ہے
 یہ زینب ہے اور یہ سکنیۃ جو تم نظر الی علایم اعلیٰ قد غلوا یدہ الی عقیقہ وهو یبکی پھر یزید نے
 دیکھا ایک غلام نابینا کی طرف کہ ہاتھ اوس کو رسی سے گردن مین او سکی بند ہوئی اور بڑا اختیار و ماتھا فقلا
 سن هذا قال آلا انا سوا علی ابن الحسین الا کبر پس یزید بولا یہ کون ہو اور کیوں تم اس
 اندھ کو قید کر کے لا کر ہو یہ سکر و جوان ہستی بولا آہ اے یزید مین ہوں غلام علی اکبر کا کہ تیری فوج نے
 اوس کو قتل کیا اور شومی طالع نے مجھ کو سعادت شہادت سے باز رکھا یزید بولا کہ احوال شہادت کا کھانک
 ایضا الامیر یما اداد البراز قد مت علیہ وقلت لہ هل من دخصۃ یا مولانا فقال انا
 الحق یا قتیل سنک اے امیر کیا کمون مین جو وقت علی اکبر امام حسین سے رخصت ہوئے اور اراوہ
 قتل گاہ کا کیا تو انہوں کو امام عالمیہ قہار کو جاری ہوئی اور بڑا اختیار آہ کہ تو میری اور علی اکبر کی ہر زار روئے

او سوقت میں ڈانچا مولاسو عرض کی اے اے میرے مایہ دار ہرگز ہرگز نہ ہوا دیکھو تائین
 اپنی جان آپ پر سونٹا کر دین یہ سنگر علی اکبر فرمایا کہ میں نہ اوار تر چوں کہ جناب امام حسین پرست
 جان نثار کروں مگر اسدیف لازم ہے کہ جو کہ میری پدرِ ظلم کی مدد اور یاری سو دست بردار ہونا کہ
 اب وہ اکیلے ہیں فَلَی بَکَاءٌ شَدِيدٌ اَنْتُمْ تَزَالُ الْمَيْدَانِ وَقَاتِلُ قِتَالًا كَثِيرًا اِذَا حَتَّى قَتَلَ
 مِنَ الْقَوْمِ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ فَارِ سَايَ فَمَا كَرِهُتُ رَدِّي اَوْ رَيْدَانِ هِيَ اَوْ رَمَانْدَشِيرِ
 خشتاک کو اس قوم جفاکار پر حملہ کر کے لو پھانسیک کہ تھوڑی دیر میں تین سو پچاس سوار اس شاہزادہ کو
 تین دن کی پیاس میں ہلاک کیو وَاَقْبَلَتْهُ الْجُرْحُ وَالْطَّعْنُ مَكَرًا سَوِيًّا وَهِيَ حَاضِرَةٌ مَتَا
 زخمی ہو گیا تھا اور پیاس کی کمال شدت تھی کہ تین روز سو اس شبیہ رسول خدا کو پانی نکالنا مقصود
 لَمْ يَجْعَلْ عَلَى اُمِّ رَاكِدَةٍ فَسَقَطَ وَهُوَ يَنَادِي اَيُّ زَيْدٍ اَيُّ لَعُونٍ فَيَتَوَلَّى لَشَكْرٍ اَوْ اَلَيْسَى اَيُّ اَبِي تَلُوَارِ
 اس کی پیشانی نورانی پر پاری کہ گھوڑے پر گر پڑا اور باواضعیف و درونک پکارا یَا اَبْنَاؤُ هَذَا لَجَدٌ
 مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَهَذَا جَدِّي عَلِيٌّ الْكَوْتَضَى وَهَذَا جَدِّي فَاطِمَةُ
 الزَّهْرَاءُ اَلَيْسَتْ مُشْتَا قُونَ الْجَلَّ الْجَلَّ اَيُّ بَابِ اَيُّ اَمَامٍ تَامٍ ہوا اور میری پیاس جد بزرگوار میرے
 رسول خدا اور علی رضی اور دای میری فاطمہ زہرا شریف لائی ہیں لیکن یہ سب آپ کو شوق میں علمی ہی جلدی
 فَخَرَجَتِ النِّسَاءُ مِنْ مَضَارِكِهِنَّ فِي بَكَاءٍ وَخَجِيبٍ وَانَا مَحْمُودٌ بِسِیِّئَةِ اَوَاكِیْرِ شُكْرًا بِهَوْبِهَا
 اونکی اور سب عورتیں جو اس واپار میں نہ رتی اور جینیں مارتی ہوئیں خیمہ سوا ہر نکل آئیں میں بھی نکل
 ساتھ رہتا ہوا لغش علی اکبر پر آیا وہ سب بی بیان لغش ہم شکل بی کو گردن و سر و شیون کر کے لگین اَنْتُمْ
 اَنْتَبِتْ اُمُّهُ عَلَيْهِ وَكَادَتْ پھری زید مادر اکبر فریاب ہو کر لغش اکبر پر اُلو کر دیا اور یوں میں رو کر
 کر کے لگین وَاقْرَءْ عَيْنًا وَانْمُرْ قَوَادَا وَاعْلَى الْاَبْرَأَا اے اے نور دیدہ میری مایہ غریبہ دل
 میری مایہ لعل میری علی اکبر افسوس یہ جوانی تیری کاش مجھ موت آتی اور اس طرح تجھو میں پر ہزار خون
 تر پتا نہ کہنتی فَعِنْدَ ذَلِكَ لَحْمَتْ وَجْهِي لَحْمًا شَدِيدًا اَوْ سوقت جہان روشن میری اُلو میں
 تیرے تارک ہو گیا اور اس قدر منہ پر طمانچہ مارا کہ آخر اندھا ہو گیا میں اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا

فَبَكَى بَكَاءً شَدِيدًا حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهِ بَيْسٌ يَهْلِكُ كَرُوهَ غَلَامٍ اسقدر رویا کہ
 روتے روتے بیہوش ہو گیا یزید بھی یہ ماجرا سنا کر سہرہ جھکا مٹو دیا کیا اور تمام اہلبیت بھی زار زار
 روتے تھے فجاء دَجَلٌ يَقَالُ لَهُ زُهَيْرٌ فَقَالَ أَيُّهَا الْأَيْبِيُّ هَبْ لِي هَذِهِ الْمَرْأَةَ وَ
 اسکا دل الی اُمِّ کَلثُومٍ أُخْتِ الْحُسَيْنِ پس آیا ایک شخص زہیر نام یون عرض کرنے لگا
 یزید سے اے امیر یہ لونڈی مجھے دے تا سیر گھر کی خدمت کیا کرے اور اشارہ کیا طرف ام کلثوم
 دختر جناب فاطمہ کے اور ہاتھ بڑھایا فقالت لَه قَطَعَ اللَّهُ يَدَكَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ جَاءَ كَلثُومٌ بِهَا
 فَنُفِخَ كَرُوهَ هَاتِهِ تِیرِ اِیْ دُشْمَنِ خُدا جَب یہ کلام زہیر نے سنا بہت متعجب ہو کر پوچھنے لگا یہ لوگ کس قبیلہ کے ہیں
 اور گمان اوسکا تھا کہ یہ اسیران ترک و روم ہیں فقال عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ هَذِهِ بِنْتُ يَنْتِ رَسُولِ اللَّهِ
 جناب امام زین العابدین نے فرمایا اے شخص یہ قیدی ترک و روم نہیں ہیں اے زہیر یہ بیٹی ہے فاطمہ زہرا
 دختر رسول خدا کی اور میں فرزند رسول خدا ہوں وَ هَذِهِ بِنَاتُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اور یہ بیٹی ان فاطمہ زہرا
 کی ہیں جو اس دولت سے دربار یزید میں کھڑی ہیں پس زہیر یہ سن کر روتا ہوا مجلس یزید سے باہر گیا اور ہاتھ اپنا
 کاٹ کر پائین ہاتھ میں لیکر سامنے حضرت اُمِّ کَلثُومٍ کو آیا فقال يَا كَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ عَاكِفِيْنِي
 اور عرض کر نیکارو رو کر اید دختر رسول خدا مجھ سے معلوم تھا کہ تم دختر جناب فاطمہ ہواب قصور سیر امین
 کر و اور خدا سے دعا کرو کہ توبہ میری قبول ہو پھر روتا ہوا چلا گیا اور کہنے لگا اے امیر یہ مذکیم کہ کیا ہوا روایت
 پنجاہ و ہشتم نزولِ رطب پہر مصائب اہلبیت اور جانا سراقہ سے کا مجلس یزید
 میں اور حالِ عجب الوہاب وکیل یا دشاہ روم کا بعض کتب مناقب میں منقول ہے
 دَخَلَ النَّبِيُّ يَوْمَئِذٍ فَاطِمَةَ لَمْ يَكِ رُوزٌ تَشْرِيفٍ لَّا عِزٌّ لَهَا فَدَخَلَ خَاتَمُ جَنَابِ فَاطِمَةَ زَهْرَاءِ
 فقال لَهَا إِنَّ أَبَانَ الْيَوْمِ صَيِّفُكَ پس فرمایا اے فاطمہ آج باپ تمہارا گھر میں تمہاری مہمان ہے اور اس
 روز جناب عیدہ مع حسینین فاروقینین فقالت يَا كَيْتُ إِنَّ الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنَ يُطَالِبَانِي شَيْئًا
 مِنْ النَّوَادِ قُلْ أَحَدَهُمَا شَيْئًا جَنَابِ عِيدِہ نے عرض کی اے ابابکیا کہوں میں کہ میری حسن اور حسن نے
 مجھے کہا نا طلب کیا مجھے کچھ نہ ہو سکا اور بگڑ گیا کہ انہیں کچھ کہلاؤں اور وہ فاقیے ہیں ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ

یا علی فرمایا کہ وَتَبَّ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ اور ہر بار جناب رسول خدا تعظیم کو کتری ہوئی اور شہمہ گئی فَاكَلُوا
 جَمِيعًا حَتَّى شَبَعُوا پس ہر ستر ستر ہو کر کھایا پھر وہ کاسہ سوئے آسمان چلا گیا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا
 اَبَاكَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ مِثْلَ عَجَبٍ پس جناب فاطمہ نے عرض کی اے ابابا آج میں نے آپ سے عجیب چیز
 حضرت نے فرمایا اے فاطمہ رطب اول جو میں نے حسین کے منہ میں دیا اور ہنیا مریگا لک یا حسین کما
 سب اسکایہ ہو فَاَنِّي سَمِعْتُ مِثْلًا ثَلَاثًا وَاسْرَافِلُ يَقُولَانِ ذَٰلِكَ فَقُلْتُ مُوَافَقًا لَّهُمَا فِي الْقَوْلِ
 کہ سنائیں میکائیل و اسرافیل کو کہ وہ دونوں کہتے ہیں ہنیا مریگا لک یا حسین پس میں نے یہی
 موافقت نظر قول کی کہ جب دوسرا رطب دیا حسن کے منہ میں فَاَنِّي سَمِعْتُ جِبْرِيْلَ وَمِثْلًا ثَلَاثًا
 يَقُولَانِ ذَٰلِكَ فَقُلْتُ مُوَافَقًا لَّهُمَا پس سنائیں جبریل و میکائیل کو کہ وہ دونوں کہتے ہیں ہنیا
 مریگا لک یا حسن پس میں نے یہی موافقت کی اور تیسرے میں جب تیسرا رطب تمہارے منہ میں دیا اے فاطمہ
 فَاَنِّي سَمِعْتُ حُوْرًا اَعْيَنَ يَقُلْنَ هَنِيًا مَرِيْغًا لَكَ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ مُوَافَقًا لَّهُنَّ پس میں نے
 سنا کہ تمام حوران بہشت کہتی ہیں ہنیا مریگا لک یا فاطمہ پس میں نے فراموش کنوں میں موافقت کی وَ
 اَمَّا الرَّحْبَةُ الَّتِي وَضَعْنِي فِيْ فَمِّ عَلِيٍّ مَرَّجِبِ رَطْبِ مِيْنِ فَرْمَنِيْنِ ثَلَاثًا دِيَا فَاَنِّي سَمِعْتُ اللّٰهَ
 يَقُوْلُ ذَٰلِكَ لَهٗ فَقُلْتُ مُوَافَقًا لِّقَوْلِ اللّٰهِ پس خود سنائیں کہ پروردگار عالم فرماتا ہے ہنیا مریگا
 لک یا علی ابن ابیطالب پس میں نے یہی موافقت کی کلام خدا عز و جل کی فتا وَلْتِ عَلِيًّا رَحْبَةً
 ثُمَّ رَحْبَةً وَاَنَا سَمِعُ الْحَقَّ يَقُوْلُ پھر میں نے دوسرا رطب دیا دہن علی بن ابی طالب تاکہ رسنوں میں آواز
 خداوند غفار کو پھر تیسرا رطب دیا ہر بار میں آواز اپنی خالق کی سنتا تھا کہ وہ یہی فرماتا تھا ہنیا مریگا
 لک یا علی ثُمَّ قُسْتُ اِجْلًا لَا لَوْثَ الْعَالَمِيْنَ اس لیے اوٹھ کر اہوا تھا واسطے اجلال و تعظیم
 رب العزت کو وَ سَمِعْتُ يَقُوْلُ وَعِيْدِيْ وَجَلَالِيْ لَوْنًا وَلْتِ عَلِيًّا مِيْنِ هَذِهِ السَّاعَةِ اِلَى
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَحْبَةً رَحْبَةً لَّقُلْتُ لَهٗ ذَٰلِكَ اور سنائیں کہ جناب اقدس و اعلیٰ فرماتا ہے مجھ کو قسم
 عزت و جلال کی اپنی امور رسول ہمارا اگر کلام تو علی کو اس وقت سے تار و زیارت ایک ایک رطب کر کر
 تو ہم بھی ہر رطب کر بعد یہی کہو جائیگو ہنیا مریگا لک یا علی اب تمام سو بیٹوں اور خاک اور اینکا

کہ افسوس جبکہ یہ رتبہ تھا اوسی علی کی گردن رسیان ستم سے باندھی جائیو افسوس اوسی علی کا
 سرچرچین تیغ زہر آلود سوز خمی ہو وادریکا گودہ فاطمہ صدیقہ ضرب سر زمین پر تڑپ اور پہلو پر
 اوسی معصومہ کو دروازہ کرایا جائیو ستم اوسی حسین کا جگر زہر سے بہتر ٹکڑی ہو وراوسکو جنازی
 تیر چلین ہزار حیف ہی حسین تین دن پانی سے محروم رہی اوس پارہ جگر رسول کا سترین دن کی پیاسین
 خجراہ کا گانا افسوس اوس حسین کا سر پرند شراب خوار کر لیو بطریق ہدیہ جائیو اوس سر کا یہ رتبہ ہو کہ
 کبھی تو اہل شام او سپر تہر مارین اور کبھی یزید او سپر چہری رکیو دوی آتہ لک اذ دخل السبکیا
 فی مجلس یزید جَاءَ الشَّيْخُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رَوَايَتِ بْنِ وَارِدٍ ہوا کہ جب داخل ہوین خزان
 امیر المومنین مجلس یزید میں تو لایا شمر سرافند امام حسین نذر یزید کو لیا اور فرمایو ہا شقی یہ شرع ہے ہا تھا
 شعر اسلار کا بی فضة و دھبا قتلت اجدادکما تجحی اور بادشاہ بہرہ دیر اس پر شمر کو اٹھو
 طلا سو کہ مارا اوس شقی فر اور فرج کیا ہوا اوس شخص کو کہ جسکو دروازہ پر فرشتہ دربان تو کیا بھیجا تھا شمر
 لعین شعر قتل حیو الخلق اٹھا و اباب قتل الذی کان اعلی السبا قتل کیا پیداسا اوس شخص کو
 کہ جو بہترین خلق تہا مان اور باب کلی سمت سوا و قتل کیا اوس شقی فر اوس جو عالی نسب تھا تمام عالم
 طعنہ بالو شح حتی انقلب کوضوئہ بالسیف کانت عجبکا مارا اوس شقی فر یزید اس زور سے
 حسین کو کہ قنہ کر بھل اولت دیا اور ایسی تلوار ماری حسین کو کہ سب دیکھو والون فر تعجب کیا پس
 یزید فر اوس سر کو زیر تخت رکھو یا پس اوس وقت ایک نصرانی فرستاد و قبا دشاہ روم مجلس یزید میں
 حاضر تھا فلما رآی النصرانی رَأْسَ الْحُسَيْنِ کَلَّمَ وَ نَاحَ حَتَّى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهُ بِالْأَمْوَاعِ آہ
 جوہن اوس فرنگی فر سر جناب امام حسین کا زیر تخت یزید رکھا دیکھا انگریز مالگر اس قدر رویا کہ تمام
 ریش آنسوون سو تر ہو گئی تھم قال اعلم یا یزید انی دَحَلْتُ الْمَدِينَةَ فَاجْعَلْ لِي فِيهَا مَوْجِدًا
 النَّبِيِّ فَادَدْتُ اَنْ اَتِيَهُ بِعَدِيَّةٍ پھر روک بولا جان تو ای یزید ایک بار میں داخل مدینہ ہوا زندگان
 رسول خدا میں اور چاہا میں فر کہ کچھ تحفہ لیکر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوں اصحاب سے
 پوچھا میں فر کہ رسول خدا کو کس چیز پر رخصت ہو فقالوا اَطِيبُ احَبُّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اونهوں نے

و اما کما یقولون ان یزید بن ابی سفيان لما دخل مكة فدخل المسجد فوجد الحسين بن علي بن ابي طالب فاحمى عنقه فاحمى عنقه فاحمى عنقه

کہا کہ بوی خوش کو حضرت نہایت دوست رکھتے ہیں پس میں دو شکر نافی اور قدر و عنبر اشنبہ لیکر
 خدمت حضرت میں داخل ہوا اور وہ جناب خانہ ام سلمہ میں تھیں جب نظر پیری اون حضرت کو جمال
 عظیم المثال پر پیری نور بصارت میرا زیادہ ہوا پس میں فرسلام کر کر وہ ہدیہ پیشکش حضرت کیا فقال لی
 مَا اسْمُكَ قُلْتُ عَبْدُ الشَّمْسِ حضرت فرنام میرا پوچھا عرض کی میں فرنام میرا عبد الشمس ہے
 حضرت فرارشا دیا بدل ڈال نام اپنا وَاَنَا اسْمُكَ عَبْدُ الْوَهَّابِ اور میں فرنام رکھا میرا عبد الوہاب
 اِنْ قِيلَتْ سُبْحٰنَ الْاِسْلَامِ قِيلَتْ مِنْكَ الْهَدْيَةُ اگر قبول کرے تو سلام کو تو میں قبول کروں تیرے
 ہدیہ کو پس میں نے حسن و خلق پر اس جناب کو نظر کی تو یقین ہوا مجھ کو یہ دہی جی ہیں جنکی حضرت عیسیٰ فر
 خبر دی ہے پس بدل وجان میں اعتقاد اونکی نبوت کا لایا اور سلمان ہو کر روم کو گیا لیکن دین اسلام
 کو مخفی رکھتا تھا اور میری پانچ بیٹی اور چار بیٹیاں ہیں اور سلمان ہیں وَاَنَا الْيَوْمَ وَرِثُوكَ الْوَدُمِ
 اور میرکت اسلام اب میں بادشاہ روم کا وزیر ہوں ای زید ایک وزیرین خدمت رسول خدا میں حاضر تھا
 اور وہ جناب خانہ ام سلمہ میں تھو رَاَيْتُ هَذَا الْعَزِيزَ الَّذِي وَضَعَ رَأْسَهُ بَيْنَ يَدَيْكَ مَهَانًا فَكَلِمَةً
 دَخَلَ عَلَى جَدِّهِ مِنْ بَنِي الْحِمْيَرِ وَالنَّبِيُّ فَاتَّخَذَ بَاغَةً لِنَسَاوَلَهُ دِيكَمَا مِنْ فَرَسٍ بَزْرُوكٍ
 جس کا سر تیرے تخت کو چھو اس ذلت و خواری سو کر کہا ہر داخل ہو میرے درجہ سے تو جناب رسول خدا فرمایا
 دُونِمْ هَاتِهِ كُودِمْ لِيْزِيْ كُوَيْسِلَانِيْ تَوَاجِدُ كُودِمْ دِيْنِ لِيْزِيْ وَهُوَ يَرْشِفُ ثَنَائِيَا وَهَيَّوْلُ اور جناب
 رسول خدا گود میں لیکر کس پیار سے انہیں دانتوں کو چوستے تھے اور بوسے لیتے تھے اور فرمایا تَوَاجِدُكَ يَا حَبِيبِي
 يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ مَرْجَا اِيْ حَبِيبِ مِيْرَا اِيْ نُوْرِ شِيْمِ مِيْرَا كَيْدِمْ رَحْمَةُ اللهِ مِنْ فَلَكَ يَا حُسَيْنُ اَوْ
 اَعَاكَ عَلَى قَتْلِكَ وَالنَّبِيُّ مَعَ ذَلِكَ يَتَكَبَّرُ دُورِيْ هُوَ خَدَاكِ رَحْمَتِ سُوْا سُوْجُوْجُوْ قُلْ كَرِيْمِيْ حُسَيْنِ
 یا اعانت کر تیری قتل پر اور جناب رسول خدا میاں تہ روز تو پس جب دوسرا روز ہوا میں حضرت کے
 ساتھ مسجد میں تھا اِذَا اَنَاكَ الْحُسَيْنُ مَعَ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ کہ ناگاہ یہ حسین اپنے بھائی حسن کے ساتھ
 آئے اور بولے اے نانا میں بھائی حسن سے کشتی لڑا کہ دیکھیں طاقت کس میں زیادہ ہو ہم میں سے مگر ہم میں سے
 کوئی دوسری پر غالب نہوا ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو سامنے لڑیں تا آپ دیکھیں کہ قوت کسکی زیادہ ہے

سید
 بال
 الی
 ۴
 بواب
 زفر
 مام
 نام
 کو
 عیسی
 و
 دین
 دین
 دین

پس حضرت فرمایا یا حبیبی اِنَّ الشَّامِ لَا یَلِیْقُ لَکَ اِی پیارو میری کشتی زنا تھامری شان سوبیہ
 اِذْ هَبَا وَکَا تَبَا فَسَنَّ کَانَ خَطُّهُ اَحْسَنَ قُوَّتِهِ اَلْکَثْرَ اِی نور فطر میری جا کو کہہ لکھہ لاؤ جس کا خط
 اچھا ہو اویسی طاقت زیادہ ہو پس یہ سنو کہ دو نون شاہراہ اور ایک ایک سطر ایک تختی پر لکھہ لای اور
 حضرت کرمانہ میں دی وہ تختی رسول خدا انصاف کرین اونین فَظَرَّ النَّبِیُّ سَاعَةً وَکَمْ یُؤَدُّ کَسْرُ
 خا طرِہِکَا پس غور کر ا میری کہ پیغمبر خدا میرے ایک دیکھا کہ اور کیسی کسر خاطر نچانی پس فرمایا اولی
 رسول خدا فرمایا حبیبو میری نبی امی ہون خط کو میں چپا تھا و لکن اِذْ هَبَا اِلَی اَبْنِکَا اِلَیْکُمْ
 بَیِّنَکَا مگر جاؤ تم دو نون ابابعلی ابن ابیطالب پاس کہ وہ در بیان تھامری حکم کرین پس سلمان میں اور
 مجھ میں محبت تھی میں نے اون سے پوچھا کہ پدر بزرگوار فرماؤ کہ کیا حکم کیا سلمان فرمایا اَیُّکَا اِلَی
 اَبْنِکَا وَتَا کُلَّ حَاکِمَکَا پس جب آؤ دو نون خدمت پدر بزرگوار میں اور اون حضرت فرما ل کیا
 حال حسین پر کہ جسکو خط کو اچھا کہوں گا دوسری خاطر شکنی ہوگی کَمْ یُؤَدُّ اَنْ تَکْسِرَ قَلْبَ اَحَدٍکَا
 کسی طرح علی ابن ابیطالب کو کسر خاطر اون دو نون کی منظور نہوی تَمَّ قَالَ لَهَا اَمِیضِیَا اِلَی
 اَبْنِکَا فَعَمِی تَحْکُمُ بَیِّنَکَا پھر فرمایا اِی پیارو میری جاؤ اپنی مان فاطمہ زہرا پاس پس وہ حکم کرین گی
 در بیان تھامری پس اِی وہ اپنی مادر گرامی پاس اور عرض کیا حال اپنی لکھو کا قَفْلُکُوتِ فَاطِمَہُ
 بِاَنْ جَدَّہَا وَابَاہَا سَا اَرَادَ کَسْرَ خَا طِرِہِکَا پس جناب فاطمہ کو نہایت تشویش و فکر ہوئی کہ انکو
 جد بزرگوار فرماؤ پدر عالی وقار فول شکنی انکی نچاہی اَنَا مَا ذَا اصْنَعُ وَکَیْفَ احْکُمُ مِیْنِ کِیَا کِرُونِ
 کیونکر حکم کروں پس بعد تامل بسیار جناب فاطمہ فرمایا اِی روشنی چشم میری اِنِّیْ اَقْطَعُ قُلَادَتِیْ
 عَلَی رَاسِکَا فَاَیُّکَا یَلْقِیْ طَمْنٌ لَّوْ لَوْ هَا اَلْکَثْرَ کَانَ خَطُّهُ اَحْسَنَ وَتَکُونُ قُوَّتُهُ اَلْکَثْرَ مِیْنِ
 اپنا گردن بند تو کر تھامری سانہ وال دیتی ہون جو موتی او سکو زیادہ پھوڑا و کا خط اچھا ہو اور اس کا
 طاقت زیادہ ہو و کَانَ فِی قُلَادَتِہَا سَبْعٌ لُّوْلُؤِہِ اَو تَہَوَّاسٌ گردن بند میں سات موتی فَاَلْقَطَ
 الْحُسْنَ ثَلَاثَ لُّوْلُؤِہِ وَالْحُسَيْنِ سَبْعَ ذَلِکَ وَکَیْفَیَّتِ الْاُخْرٰی پس تین موتی امام حسن نے
 او تھامری اور تین موتی امام حسین پر اور ایک باقی رہا فَاَرَادَ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْہُمَا تَنَاسُلًا وَلَہَا پیرہ

وَنَوْنٍ مُّزْبِرٍ بِهَا مَاتَ اَوْسُ مَوْتِي كَوَاوْمًا يَنْكُودُ وُورِي فَأَمَّا اللَّهُ جَبْرِئِيلُ أَنْ يَنْزِلَ وَيَضْرِبَ
الْوُورَ تَجْنِجًا حِدَةً وَيَهْدُهَا نَضْفَيْنِ بِالسَّيِّئَةِ پس پروردگار عالم کو بھی ملال حسین گوارا نہوا
حکم کیا جبریل کو کہ جلد پر بار کو موتی کو دو حصہ کر کہ تادو نوین سو کوئی آزرده نہو بجان اسد کیا مرتبہ
حسین کا کہ جبریل فرمایا ایک مار توین اگر موتی کو دو حصہ کر کہ تادو نوین سو کوئی آزرده نہو بجان اسد کیا مرتبہ
موتی امام حسن فر اور نصف امام حسین فر و ما لیا فانظر یا یزید انک دسول الله لم یزد کسر
قلیبتک وکذا لک امیر المؤمنین وکذا لک رب العزیز پس وای ہو تجھ پر یزید ویکہ
ای کو رباطن مرتبہ حسین کا کہ رسول خدا فر او کی دل شکنی تکی اور علی وفاطمہ فر اون کا ملال گوارا کیا
بلکہ پروردگار زمین و آسمان فر او کی خاطر شکنی بچا ہی اور موتی کو دو حصہ کیا او کی خوشی کو لیر و انت
هكذا افعل یا بنی بنت رسول الله ایت لک ولید بنک اور تو اوسے حسین فرزند رسول خدا
یہ سلوک کرتا ہی اور زیر تخت اوس کو سر کو کٹوا کر کہا ہی وای ہو تجھ پر اور تیری مسلمان کہلا فر اور زمین
روم میں تما وہاں سنا تا کہ تیری باپ معاویہ فر اس بزرگوار کو ہا ہی حسن کو ایسا زہر ملا کہ شہید کیا کہ
اوس جناب کا کلیجہ تیرے گری ہو کر نہ سو کلا و انت قتلت الحسین واثین و سبعین رجلا
من انصارہ و اہلبیتہ اور تو نے قتل کیا حسین کو تین دن کا ہو کا پیاسا اور تیرے دل غ عزو
انصار کو اوس کو کلیجہ پر دیو کیس سب حضار مجلس یہ سن کر رونے لگیزید فتنہ و فساد سے ضرور اوس
بولایا عبد الوہاب کو لم تکت انت رسول سالت الذیوم لقتلتک ای عباد الوہاب اگر تو رسول
بادشاہ روم نہوا تو ضرور میں تجھ اس بڑا دبی پر قتل کرتا اوس دیندار فر فرمایا ویل لک یا یزید
حفظت حرمہ رسول سالت الذیوم وای ہو تجھ پر یزید کیا بڑا شرم ہی تو پاس حرمت رسول
بادشاہ روم تو تو فراسد کر کیا و صیغت حرمہ رسول الله و قتلت عترة و رضاع و بار
کیا حرمت رسول خدا کو اور قتل کیا اوس کو عترت کو اس ظلم و شتم ہی یزید بولا اسی میری مجلس سے
نکال دو اور دن اوس وقت کم تھا کہ اوس نکال دیا اور ایک روایت میں ہی کہ جب اوس نکالنے لگا تو اسے
دوڑ کر امام حسین طشت سیا و ما لیا و جعل یقبلہ و یسکب و یقول اور بار بار اوس کو بوس

شریب
 گوارا ہوا
 بار تہہ
 نصف
 یزدیکہ
 گوارا کیا
 جو دانت
 ل خدا
 ورین
 سید کیا کہ
 بجلا
 عزیز
 اوس
 تو رسول
 یزدیکہ
 دل
 نع وریز
 سے
 لڑاؤ
 و س

لیتا تھا اور روتا تھا اور کہتا تھا کہ اے حسین کو اہی دنیا اپنا نانی اور بابا علیؑ اور مان فاطمہ زہراؑ کو کہ
 جو حق نصیحت کا تھا وہ میں بجا لایا آہ کب سنتا تھا زید ملعون نصیحت کو اوس دیندار کی کہ پہر ہی
 اوس شقیؑ فر اوس سر کو دفن کیا نہ جناب امام زین العابدینؑ کو دیا کہ دفن کریں نعش اقدس سے
 ملا کر ملک دنیا کی سب وقت روانگی سیر کر بلا فرمایا کہ اے زید تو مجھ پر یہ مظلوم کا سر دکھاؤ
 کہ میں زیارت اوس جناب کی کر لوں اوس شقیؑ فر لہا آتھا وجہ آیتک فلن تواتہ سر تو تم اپنا پکا
 کہی نہ کی ہوگی روایت ہو کہ وہ سر اقدس اوسکو خزانہ میں استدر رہا کہ فقط استخوان سفید رہ گیا
 اور یہ نوبت پہونچی سر فرزند مجید خدا کی کہ آخر اوس پر چڑیوں نے جو خچ لگایا روایت پنجاہ و نہم
 حال فرج اسمعیلؑ پر مصائب جناب امام حسینؑ اور اہل حرم اور داخل
 ہونا اون بیکسون کا محاسن نہ لقتہ السد علیہ من اور میں جناب زینت کے
 سر اقدس کو دیکھ کر پھر جانا قید خانہ میں روای فضل ابن شاذان قال سمعت
 الصادق یقول فضل ابن شاذان فر روایت کی ہر جناب امام رضاؑ فرماتا کہ اے اللہ ابراہیم ان
 یدخل الکبش مکان ابراہیم اسمعیل منی ابراہیم ان یدخل ابراہیم اسمعیل ابراہیم اسمعیل
 حضرت ابراہیمؑ اپنے فرزند اسمعیلؑ کو جگہ خدا فرج کر فر لگو حضرت جبریلؑ ونبہ لیکو جانب خدا
 نازل ہو اور کہا کہ خدا فر حکم کیا ہو کہ بجای اسمعیلؑ اس ونبہ کو فرج کرو تصور کیا ابراہیمؑ فر کیا یہ
 قربانی میری قبول نہوئی کہ یہ ونبہ عوض اوسکا بیجا اور کاش یہ فدیہ نہ آنا اور اپنی فرزند کو اپنا ہاتھ
 میں فرج کر تا مادل سیر اور دناک ہوتا اور ستم تو اب عظیم کا ہوتا اور درجات صابرین میں شریک ہوتا
 فادحی اللہ الیہ یا ابراہیم من اعوذ خلقی الیک پس وحی کی خدا فر ابراہیمؑ تم غلو قات
 ہمارے کسو دوست زیادہ رکھو عرض کی ابراہیمؑ فر اخلقت خلقا هو احب الی من حیثیک
 محمد بن المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ خداوند الایتری خلقت میں کوئی محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ سے بہتر جو سب زیادہ دیکو دوست رکھتا ہوں فادحی اللہ یا ابراہیمؑ اھو احب
 الیک ام کفک پس وحی کی خدا فر ابراہیمؑ یا تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو زیادہ دوست

رکتمو ہوا پنی جان سی یا جان تمہاری عزیز ہوا دن سو قال بَلْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّنْ نَفْسِي عَرْضَكِ اِبْرَاهِيمُ
 بلکہ وہ حضرت مجھو پنی جان سی عزیز مین قال وَلَدُهُ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ وَلَدُكَ قَالَ بَلْ وَلَدُهُ
 ارشاد کیا خدای عالم فرزند او کا دوست تر ہو نزدیک تمہاری یا فرزند تمہارا عرضکی ابراہیم فرخا
 اسمعیل سی زیادہ فرزند ان محمد کو دوست رکنا ہوں مین قال اللَّهُ فَلَنْجُ وَلَدُهُ عَلَى إِيْدِي
 اَعْدَائِهِمْ خُلِيَ اَوْ جَعَلَ لِقَائِكَ أَمْ ذَنْبُكَ وَلَدُكَ يَبْدُكَ خدائعالی فرمایا پس ابراہیم بیچ ہوا فرزند
 رسول خدا کت ظلم خدا سی تمہارے دل کو زیادہ در دین لایگا یا بیچ کرنا اپنی فرزند کا اپنا ہاتھ سی زیادہ
 بیچ ہوا بیچا لگا قال بَلْ ذَنْبُكَ وَلَدُهُ اَوْ جَعَلَ لِقَائِي عَرْضَكِ حضرت ابراہیم فرخا یا فرزند رسول خدا کا
 بیچ ہونا دست دشمنان سی زیادہ مجھو در دین لایگا یا بیچ اسمعیل سی اپنا ہاتھ سی فرمان آئی ہوا یا
 اِبْرَاهِيمُ اِنَّكَ لَمَكْفُوفٌ مِّنْ اَمْنَةٍ جَلِيَّةٍ تَرْتَمِمْ اَلْهٰكُم مِّنْ اَسْتِئْتِ تَقْتُلُ الْحُسَيْنَ ابْنَهُ مِنْ بَعْدِ
 خُلِيَ اَوْ عُدُوْنَا ابراہیم بد رستیکہ ایک گروہ اوس کو نمانا کی امت سی بعد رسول خدا کو حسین کو ظلم
 وستم قتل کرنا اس ظلم پر ہی وہ ملاعین اکیوامت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی جانین کو و تَذَجُّهَ کَمَا
 يَذْجُجُ الْكَلْبُ فَيَسْتَوْجِبُونَ بِذَلِكَ سَخَطِي اور ابراہیم بیچ کرنا کو حسین کو اس ظلم سی بیگناہ
 جسطرح بیچ کر تو مین گو سفد کو بیچ او پر موجب غضب کا ہو گا فنجع اِبْرَاهِيمُ لِدٰلِكَ وَجَّحَ قَلْبُهُ
 وَاقْبَلَ بَيْتِيْ جَبِيْہَ ماجرا سنا ابراہیم فریتاب ہو کر روئو اور بہت رقت فر او پر غلبہ کیا اور گریان نالا
 گہ مین آوا اور چند مدت وہ غم و اندوہ او کو دل پر سوزا نل ہوا فَاَوْحٰی اللّٰهُ يٰ اِبْرَاهِيمُ قَدْ قَدِّتُ
 بَنُوْعَكَ عَلَى وَلَدِكَ لَوْ ذَنْبُهُ يَبْدُكَ لِيُجْزِعَكَ عَلَى الْحُسَيْنِ پس وحی کی خداوند عالم فرما
 ابراہیم جس قدر تم مین سین کو غم سو اور او کی مصیبت یاد کر کرو مین ثواب حاصل ہوا اگر تم اسمعیل کو
 اپنی ہاتھ سی بیچ کر تو ہی یہ ثواب حاصل ہوا وَرَفَعْتُ لَكَ اَرْفَعُ دَرَجَاتِيْ اَهْلِي الثَّوَابِ اور
 عوض مین سین پر و نو کر درجات عالی اہل ثواب کو تمہاری بیو بلند کی ہو اور ہی معنی مین قول حق تعالی
 وَقَدْ يَنْبَغِيْ عَظِيمٌ یعنی فدیہ دیا سنے اسمعیل کو بیچ عظیم پس مراد بیچ عظیم سی شہادت جتا
 امام حسین سی پس فی الواقع کہ قتل ہونا اوس جناب کا ایسا ہی امر عظیم ہو کہ کسی نبی پر ایسا حادثہ

اور بلا نازل نہیں ہوئی پس تامل کچھ کون فرزند پیغمبر مثل جناب امام حسین آورد وطن ہو اکس کا قاسم
 سا بہتجا پامال سم اسپان ہو اکس کا بہانی عباس ساسیغون سیکر سحر ہو واجب برادران یوسف بہ بداند
 سیر یوسف کو پہچان تو حضرت یعقوب بیاب تہو اور راضی نہو تو تہو اور جب حکم ہوا تو علم نبوت سوجاتی تہو
 کہ یوسف زندہ ہو مگر جب ہی رو تو تو حضرت یعقوب کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور ہمارے آقا حسین بن علی
 علی اکبر سوزندہ شکل پیچہ کو آنکھوں کو سامنے شہید ہو نیکیو پیچہ یا اور سامنے حضرت بکر بارہ جگر حضرت کا شہید
 ہوا اور جناب ابراہیم فرقت فیج اسمعیل آنکھوں پر پی باندھی اور فرزند فاطمہ فرزند اکبر سوزندہ کو بر جہا
 کہتا تو دیکھا اور سنہ پیرا بلکہ اصغر کو ہی شاکر کر نیکیو خیمہ سوا دھا لایا اور ہاتھوں پر رکھ کر پانی لگتی تو نگاہ ہر طرف
 ایسا تیر حلقوم خشک اصغر باراکہ ترپ کی ہاتھ پر حضرت کر گیا پس یہہ صد مات جانگزا کسیر پیر پیر
 اور کون مثل فرزند رسول خدا کے تین دنکا ہو کا پیاسا مثل کو سفند قربانی کو فرج ہوا اور کسکی عسرت
 مثل عسرت حسین مانند بندیان ترک وروم کو شہر شہر و دیار دیار پہرانی گئی چنانچہ سید ابن طاووس نے
 روایت کی کہ جناب امام محمد باقر فرزند بزرگوار سی پوچھا کہ اچھو کیونکر مجلس یزیدین لیکو فقال جھلی
 عَلٰی اَیِّہِ یَغِیْرُ وِہَاکَ وَرَاہِی الْحُسَیْنِ عَلٰی عِلْمٍ وَدَسُوْنَا خَلْفِی عَلٰی بَغَاہِ وَحَوْلَنَا الرَّسَّاحُ پَسِ فَمَا
 اے فرزند جب ہلو کو فہ سوجانب شام پہچان اون اشقیان ہم سی یہ سلوک کیا کہ مجھ کو ایک شہر برہنہ پر سوار کیا
 اور سر میری پیر بزرگوار کانوک نیرہ پر رکھ کر سیر کرولا نیکیو سامنے لڑ جاتی تہو اور دختران فاطمہ سر برہنہ و
 سیر کر پیچہ تہیں اور گرد میری نیرہ دار تہو وَاِنْ دَمَعَتْ مِنْ اَحَدٍ نَا عَيْنٌ قَرِيعَ رَاسِہِ بِالْوُجْهِ حَتّٰی
 دَخَلْنَا دَسَّشَقًا اور اگر کوئی ہم اہل بیت سے سراقہ کرے کو دیکھ کر مغمو ہوتا تھا اور آنسو اس کی آنکھوں
 جاری ہوتے تو وہ لعین نیرہ سر نہر مارتے تو اور فرسوخ کر تے تو بیان کہ ہم اعل دمشق ہو وقال ابْنُ ثَمَّالٍ عَلٰی
 الْحُسَیْنِ اَدْخَلْنَا عَلٰی یَزِیدَ وَنَحْنُ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَغْلُوْنٌ اور ابن نمانی جناب امام زین العابدین
 روایت کی کہ فرمایا حضرت جبریم مجلس یزیدین داخل کر گئے تو ہم بارہ شخص تہو مردان اہل بیت سے کہ گلوین
 ہمارے طوق پڑے تہو اور ہاتھ ہمارے ریسان شہر سے بندے تہو جو اس حال سے زیر تخت یزید کھڑا کیا ہمیں
 توبولامین اَللّٰہُ یَا یَزِیدُ مَا خَلَّكَ یَا سُوْلَ اللّٰہِ لَوْ رَاْنَا عَلٰی هٰذِہِ الْحَالِکَہِ قَسَمٌ یَّہْدِیْکَ خُلَکَہِ

میکائیل اور یان دیر تیر اور محبوب خدا پشت پر سوار کرتے تھے اَلْيَوْمَ وَفُتِحَ حَقِيرًا بَيْنَ يَدَيْ يَرْثِيهِ وَه
 ستر آج اس ذلت و خواری و حقارت سے سانس بڑید کر کہا اور ایش مقدس خون سے آلودہ ہر شعر
 يَنْقُصُنِي شَفَا هَذَا بِلَا لَيْتٍ مِنَ الظَّمَا عَدُوٍّ وَلَمْ تَحْظُ مِنْ سَاءِ الْقُرَاتِ بِقَطْرَةٍ اَوْ بِمَائِ قُرْبَانِ
 تمہاری ان ہولوں پر سو کہ جو شدت تشنگی سے مر جا گئے ہیں اور تادم مرگ ایک قطرہ آب سے تر ہو اور ایک
 سمت سکینہ سے مر حضرت کو دیکھ دیکھ کر جان کہوتی تھی وَتَلَطُّمْ رَأْسَهُمْ رَأْسَهُمْ وَتَقُولُ اَيْنَ فَاطِمَةُ الرَّهْمَانِ
 اور اپنی سر کو پتی تھیں اور کتنی تھیں ہاں کہاں ہیں دادی فاطمہ زہرا کہ سر میری یا حسین کا اس
 سے دیکھتیں راوی کہتا ہے کہ تمام حضار مجلس روئے تھے اور بزرگ خاموش بیٹھا تھا قاسم بن عباس
 الْحُسَيْنِ قَصَبَ عَلَى بَابِ الْقَصْرِ ثُمَّ اَمْرًا أَنْ يَخْبِسُوهُ هُنَّ فِي مَخْبِيسٍ لَا يَكْنُفُهُمْ مِنْ حَرِّ وَكَافٍ
 پس حکم کیا اوس شقی نے کہ سر حسین دروازی میں لٹکا دو پس دروازہ قصر پر لٹکا گیا پھر حکم کیا کہ اہل
 نواہر دختران فاطمہ کو ایسی مکانات قید کرو کہ دنگو دہوب میں جلیں اور رات کو اوس کی اذیت پائیں
 فَبَكَتْ نِسَاءُ الْحُسَيْنِ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ حَتَّى تَمُوتَ عَلَيْهِنَّ بِسِ الْحَرَمِ اَوْ سِ قَيْدِ خَانَةِ مَنَ دَنِ اَوْ
 رات روئے تھیں ہاں تک کہ بیوش ہو جاؤ تھو تم اِنَّ السُّلَيْمَةَ لَمَّا اَفَاقَتْ صَاخَتْ وَبَكَتْ وَقَالَتْ
 اور جب سکینہ غش سے ہوش میں آئی تھیں چچین مار کر روتی تھیں اور کتنی تھیں وَاَبْنَاءُ وَبَنَاتُ الْقَوْمِ
 قَتَلُوْكَ وَمِنْ الْمَاءِ مَنَعُوْكَ اِی بایا عذاب ہو اس قوم پر جنہوں نے تمہیں قتل کیا اور ہر چند تنہا بی
 مانگا تمہیں پانی نہ دیا اِی بایا اگر شہید نہ ہو تو تم تو ہم کا ہیکو اس ذلت سے اس ٹوڑی مکان میں قید ہوؤ کہ دنگو
 دہوب میں چلتے ہیں و رات کو اوس میں بیگتور ہیں اِی بایا آپ کو سانس کس کا مقدور تھا کہ ہمیں تازیانہ مارا
 مگر بعد تمہاری بی ایسہ فی کمال ذلتیں دین ہمیں اور اذیتیں پہنچائیں وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَدْ اَذَحَتْ
 الشَّمْسُ تَمَلَّكَتِ السُّلَيْمَةُ مِنْ حَرِّهَا جَعَلَتْهَا حَتَّ صَدْرِيْ اَوْ جَنَابِ زَيْنَبِ فَمَا بِيْ مِنْ جَب
 دہو کی شدت ہوئی تو سکینہ گرمی آفتاب سے شربت تھی اور بیلانی تھی تو میں اوس دیم برادر کو خم ہوؤ
 سینے تلچھپاتی تھی تاکہ وہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہے راوی کہتا ہے کہ اسی طرح اہلبیت حسین قید
 مصیبت میں گرفتار رہے کہ دنگو دہوب میں چلتے تھے اور شب کو اوس کی اذیت و نہایت تھی حَتَّى اَفْشَعَتْ رُءُوسَهُمْ

یہاں تک کہ پست اوٹو چہرہ کو اور تکرور روایت شصتم فضائل جناب امام حسین
اور پانچ سجدہ کو کہ رسول خدا کا بیڑ کوع کو اور روایت سیدہ علوی و کو تو ل
سم قدر پر مصائب اہل بیت اور جانا اور کا مجلس بنیدین اور طلب کرنا
شامی کا جناب سکینہ کو کنیزی میں ابن قولویہ نے روایت کی ہے کہ ابو ذر نے فرمایا کہ رایت
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُولُ کہ دیکھا میں نے رسول خدا کو کہ بار بار امام حسین کو بوسہ دیتا تھا
اور فرماتا تھا مَنْ أَحَبَّ الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنَ وَذُرِّيَّتَهُمَا لَمْ يَمَسَّ جِلْدًا وَلَا نَكَرًا وَهُوَ تَخَضُّعٌ وَوَسْطَى
میرے حسن اور حسین کو اور اونکی ذریت کو تو اوس کو بد نکو آتش دوزخ میں نگرگی اور کتاب و وہ الوہی
میں ابو القاسم نے کہ عالم اہل سنت سے روایت کی ہے کہ رایت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ كَحَسَنٍ سَجْدًا
یلا در کوع کہ جناب رسول خدا نے ایک روز پانچ سجدہ بغیر رکوع کو لکھو اصحاب نے عرض کی اے رسول خدا
بغیر رکوع ہی سجدہ درست ہے قَالَ لَعَنَ حَضْرَتٌ فِي زَمَانِهَا بَانَ دَرَسَتْ هُوَ وَبَسْبِ مِيرِ سَجْدَةٍ كَرِيكَ
اِنَّ جِبْرِئِيلَ اَتَانِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَلَيْكَ فَسَجَدْتُ
کہ آج جبرئیل میرے پاس اور کہا مجھ سے کہ اے رسول خدا تحقیق کہ خدا نے عالم تمہاری بہائی علی ابن ابیطالب
کو دوست رکھتا ہے پس میں نے ادا میں سجدہ شکر کیا فَوَقَّعْتُ رَأْسِي فَقَالَ يُحِبُّ فَالْحَمْدُ فَسَجَدْتُ
جب میں نے سر سجدہ کیا تو جبرئیل فرمایا خدا تمہاری دختر نیک اختر فاطمہ زہرا کو بھی دوست رکھتا
ہے میں نے سجدہ کیا پھر جب سر اٹھایا فَقَالَ اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنَ فَسَجَدْتُ پھر جبرئیل
کہا کہ اے رسول خدا پروردگار عالم تمہاری حسن اور حسین کو بھی دوست رکھتا ہے پھر میں نے سجدہ کیا
فَوَقَّعْتُ رَأْسِي فَقَالَ اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مِنْ أَحَبَّهُمْ فَسَجَدْتُ پس جب میں نے سر اٹھایا تو میرے سجدہ کو
تو جبرئیل فرمایا کہ خدا تمہاری اہل بیت کو دوستوں کو بھی دوست رکھتا ہے پھر میں نے سجدہ کیا فَوَقَّعْتُ رَأْسِي
فَقَالَ اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَنْ أَحَبَّ مُحِبِّيَهُمْ فَسَجَدْتُ پس جب میں نے سر اٹھایا تو جبرئیل فرمایا کہ اے رسول خدا
بلکہ خدا تمہاری اہمیت کو دوستوں کو دوستوں کو بھی دوست رکھتا ہے پھر میں نے سجدہ کیا پس حضرات خیال کیجئے کیا تمہاری
تمہارا کہ خدا تمہاری دوستوں کو بھی دوست رکھتا ہے اور نقل کی ہے ابن جوزی نے کہ یہ بھی ایک عالم علماء

پس بولی اپنی شوہر سے کہ کیا کتاب ہے فقال لھا اذھبی مع هذه الزرة الى المسجد الفلانی ورجلی
بنی فقال لی الذاریس وہ بولای پی زوجہ کہ سیدہ بلخ سوائی ہین اور پریشان و مضطرب ہین پس میں چاہتا ہوں
کہ تو انکو ساتھ جا کر فلاں مسجد میں ان کی بیویوں کو بعزت و اکرام اپنی گھر لاکر مہمان کر فجاءت بحی
یہ شہری وہ نیک بخت میری ساتھ چلی و حلت البناک وقد افرد کنا دارا من دیارہ اور
میرے بیویوں کو بعزت و حرمت اپنی ساتھ لے چلی پس اسکو شوہر نے ہمارے لیے ایک مکان خالی کیا و
ادخلنا الخمام وکسا نکتا باغاً فاخروہ اور ہمیں پہلو داخل حمام کیا اور ہمارے لیے پوشاک فاخرہ
پیش کی کہ ہمیں ہم آسائش تمام اس پوشاک کو پہنا و جاء ناکا لوان الالھمة وبتنا باکھیب
کیلئے اور طرح طرح کے کاموں کے لیے بھیجا اور ہم آسائش تمام اسکو گھر میں لے گئے اور کان نصف اللیل اشی شیخ بلال المسلم
فی سائیم جب نصف شب کی تو میں نے سوچا کہ یہ مسلمان تھا اور جنہر سیدہ علویہ سے گواہ طلب کرتی تو خواب میں
دیکھا گات القیمۃ قد قامت کہ گواہ قیامت قائم ہوئی ہے واللواء علی راس محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ اور ہوا میری سرافس جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ پر سایہ افکن ہو و اذا
قصر من الزمری الاخصر فقال لی ہذا اور ناگاہ ایک قصر عالی زمر و سبز کا اوسو نظر پڑا
پس پوچھا اوسو یہ قصر کیسا ہے اور کس کا ہے فقیل لرجل مسلم متوحد کسین جواب دیا کہ یہ قصر
زمر و ایک شخص مسلمان خدا پرست کا ہے و قد قدم الی رسول اللہ فاعرض عنہ وہ رئیس
اگر گیا جناب رسول خدا کی حضرت نے منہ اوسکی سمت پھیر لیا فقال یا رسول اللہ اعرض عنی
وانا مسلم عرضکی اوسو کہ اے رسول خدا آپ روی مبارک اپنا کیوں میرے پیٹ سے پھیر رہے ہیں حال
انکہ میں مسلمان ہوں فقال اقم البیتۃ عندی انتک مسلم حضرت فرما دیا گواہ لا اور
ویل قائم کر رہی مسلمان ہوئی یہ کہ تو مسلمان ہو فقیرا لرجل فقال لہ رسول اللہ کسبت
ساقلت للعولیۃ پس کلام جناب رسول خدا سے وہ شخص حیران ہوا کہ یہ حضرت کیا فرماتی ہیں حضرت
فرمایا ایشخص لی بول گیا اپنی کلام کو جو تو نے سیدہ علویہ سے کل کہا تھا اب توجیران ہوتا ہے تو نہ سمجھا
کہ وہ بیمار ہی ضعیفہ محتاج غریب الوطن کہاں سے گواہ اپنی سیادت پر لاتی تجھ کو اسکو حال پر رحم

وَهَذَا الْقَصْرُ لِلشَّيْخِ الَّذِي هِيَ فِي دَارِهِ اُور دیکم یہ قصر زمرد سبز اوس کا ہے کہ جسکے گہر میں وہ
ضعیفہ مہمان ہوئی ہے فانتبه الرجل وهو يَلْطِمُ وَيَسْكِي پس وہ شخص خواب سے چونکا تو اپنے
سہ پرٹانچہ مارتا مارتا اور روتا تا کہ کیا بڑا دبی کی اولاد رسول خدا سے میری وقعت غلط نہ ہو فی البلد
وخرج بنفسه يدور في السكك يفتش بين احوالها پھر غلاموں کو شہر میں تلاش کو اون سے کہ
بہیجا اور آپ ہی دھونڈنا نکلا تاخیر اٹھا فی دار الجوسی پس خبر پائی اوس نے کہ وہ سیدہ خانہ عجمی
میں مہمان ہیں فجاء اليه فقال اين العلوية قال عندی پس جا کر مجوسی سے پوچھ کر لگا کہ وہ
علویہ کہاں ہیں وہ شخص بولا میری گہر میں ہیں قال اريد هاءوس کو تو ال سے کہی گائیں چاہتا ہوں
کہ اونہیں اپنے گھر لجا کر مہمان کروں قال سألني الى هدا سبيل وہ بولا ہر گز مجھے نہوسکیگا کہ اپنے
مہمان کو بھردوں قال هان الف دينار وسلمتني الى رئيس بولا ہزار دینار دیتا ہوں اگر اونہیں
مجھے دی قال والله ولا ياتئ الف دينار وہ شخص بولا قسم ہر خدا کی اگر لاکھ دینار دیگا تو بھی
تجوڑو لگا فلما اُلتح عليه قال له المنام الذي رأيتك انت دأيت اننا پس جب بہت نہیں کہیں
اوس رئیس نے تو وہ کو تو ال سے کہی گائیں تو نشین کرتا ہے جو خواب تو فر دیکھا ہے وہی خواب سنی ہے دیکھا
والقصر الذي رأيتك لي خلق اور محل جو زمرد سبز کا تو فر دیکھا ہے وہ میری ہی خدا نے بنایا ہے وان
تدل على بلادك اور اگر تو دلیل لائی مجھے اسلام کی اور آپکو مسلمان سمجھ کر اون سیدہ کو لجا کہ
قصہ کہہ دو اللہ سناغت ولا احد في داري الا وقد اسلمنا كلنا على يد العلوية قسم
خدا کی میں اور میری گہر میں کوئی نہیں سویا ہے شکوہ اسلام لائی ہوئی اور ہم سب مسلمان ہوئے دولت
اوس سیدہ کا اور اونہیں کہہ قدم اقدس کی برکت سے جناب رسول خدا کو خواب میں دیکھا ہے وقال لي القصر
لك ولا هلك بما فعلت من العلوية اور مجھے حضرت نے فرمایا یہ قصر زمرد سبز خدا نے تیرے اور
تیری اہل کو لیر خلق کیا ہے اوسکو عوض میں کہ تو نے اوس ضعیفہ سیدہ آوارہ وطن سے سلوک کیا وانتم
من اهل الجنة خلقكم الله من المؤمنين اور تم سب اہل جنت ہو خدا نے تمہیں مومن گردانا
پس حضرات جامی تامل ہے کہ جناب رسالتا ب کو ایک سیدہ سے گواہ طلب کر فرمایا سرخ و ملال ہوا

دخلی
چاہتا ہوں
مجھے
اور
کیا د
ناخرہ
طیب
للسلم
بہن
اصلی
وإذا
ظرف
قصر
ہیں
میں
حال
ہلا اور
سیت
حضرت
سہما
پر رحم

کیا حال ہوگا اور لعینوں کا جہنم فرافکر پارہ جگر کو اور نور نظر کو همان بولا کہ کما فی اور پانی سترسیا
 اور اوس جناب کو فرزند ہو کر پیاسی فح کمر اور او سپر ہی کلمات سخت اور حضرت کو کتہر تھا اور کتہر تہر
 رسول خدا کو کیا حست ہر تمہیں اور ایسی بیجانی پر کر بانہی کہ تادم مرگ ایک قطرہ پانی کا اوس جناب کو
 نذیر اور پیاسا شہید کیا اور اقدس اوس کا نیزی پر چڑھایا اور اوس سیدانیوں کو لوث خیمہ میں در آ کر کہ جنگی کا
 جنازہ شکو اوٹھا تھا اور او کو گہر میں ملک الموت ہی اجازت لیکر آیا تھا وَیَذْخُونُ الْمَلَاحِفَ عَنْ
 نُحُورِهِمْ اور چادرین تک اور صاحبان تطہیر کی چین لین وَخَرُّوا اِذَا اَتَانَا الْحُسَيْنَ
 وَاللَّهُمَّ نَسِئِلْ عَلٰی اَحَدٍ وَّ دِرْهَمٍ وَهُمْ يَبْكُونَ لِلْخَوْفِ اور زخمی کو کان یتیمان حسین کے اور خون او کو
 چہرہ پر بہتا تھا اور وہ خوف و اہل جفا کو رو تو تہر زبا کو یار انہیں کہ ظلم و جفا اور اشتیاق کا بیان کر
 ثُمَّ صَفَّدَ وَاِذَا حَدِيدٌ فَوْقَ اَفْتَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهُمْ حُرَّ الْحَاكِجَاتِ جب لوٹ چکر
 تو جگر او انہیں زہر آہن میں کہ گلوین طوق اور پاؤں میں زنجیر اور سوار کیا شتر ماویہ کیجا وہ وعاری
 کہ دوپہر کی دھوپ او کو موہو کو جلائی دیتی تھی اَیْدِیْکُمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلٰی الْاَعْنَاقِ وَیُکَافُّهُمْ فِی
 الْاَسْوَاقِ ہاتھ اور بیکسو کو رسیوں سے اوٹکی گردنوں میں بند ہوا اور بازاروں میں او انہیں اس
 شکل سے پراتی تو سید ابن طاووس نے با سند و خبر جناب امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ جناب امام
 محمد باقر فرمایا سَأَلْتُ اَبِي عَلٰی ابْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ حَلِّ تَزِيْدٍ لَهُ فَقَالَ بُوْجَاهِیْنِیْ اَبَا اِمَامِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
 کہ آپ کو کس طرح مجلس زید میں لگتی تھی پس حضرت نے فرمایا ایفرزند کیا بیان کروں مصیبت اپنی حکمتی علی
 بَعِیْرٍ بَغِیْرٍ وَاِلَّا وَرَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلٰی عِلْمٍ وَنَسُوْنَا خَلْفِیْ عَلٰی بَغَالٍ وَحَوْنَا الْوَسَّاحُ ایفرزند
 سوار کیا تھا مجھ کو ایک شتر پہنہ پراور سر میری بابا سظوم شہید حسین میں دنگی پیاسی کا نیزی پر میری ساغر
 لیے جاتی تھی اور سب پہو پیمان اور بنین میری لمبوی عام میں بے مقنعہ و چادر شتر ماویہ پہنہ پراور سر
 پہو پیو تہیں اور گرد و ہمارے نیزہ دار تھے وَ اِنْ دَسَعَتْ مِنْ اَحَدٍ نَّا عَيْنٌ فَوْعَ دَاسَةٍ یَا لَوْ فُجَّ حَتّٰی
 دَخَلْنَا دَسَقًا اور اگر ہم میں کو سیکو سہر اقدس دیکھ کر رونا آتا تھا تو وہ لعین نیزی سر پہرارتی تھو اس
 ذلت سے ہمیں داخل شام کیا فصَّاحٌ یَصْلُحُ یَا اَهْلَ السَّکَامِ هُوَ لَا عَسْبَیَاکُمْ اَهْلِیَّتِ پس ایک

لعین پکارا اہل شام دیکھو یہ اہلیت تمہاری شہر میں اس ذلت کو قید ہو کر آؤ ہیں پس اہل شام
 اس قدر شاد و خرم تھو کہ گویا کوئی عید اور نیکو نزدیک اوس روز ہو بہتر نہ تھی اور نیریدہ فی مجلس شراب ہوتا
 کی تھی اور سات سو کرسی نشین اوسکی مجلس میں حاضر تھو جب دس شقی فی اہلیت حسین کو مجلس
 شوم میں طلب کیا تم وضع راس الحسین یکن یک یو فی لحسن من ذہب و اجلس
 لیساء الحسین فی مجلسیہ مکشفات الوجوہ بین الاعداء پھر سرقدس جناب امام مظلوم
 طشت طلا میں سامنے رکھوایا اور دختران فاطمہ زہرا کو نامحرمین پر مقنعہ و چادر سنہ کھلوایا کیا حاکم
 ہوا ہو گا روح رسول خدا کا جب نے اسیان اون کی اس صیبت میں گرفتار ہو گئی جناب سکینہ بیچیم
 فرماتی ہیں ہم اس حال سے دوبار نیریدہ میں کھڑی ہوئے کہ منہ ہماری محرمین کھلوایا ہو چکا کہ ریان گرد
 عبا سوار ہوئی دق لکنا اول شئی و الطفنا تو نیریدہ فی ہماری حال پر نشان پر رو دیا اور لطف ہوا
 کیا تم ان رجلاً من اہل الشام احمر قام الیہ فقال ہر ایک شخص اہل شام سے سرخ رنگ رو برو
 تخت نیریدہ کھڑا ہو کر یون عرض کر کے لگایا امیر المؤمنین ہب لی ہذا الجارية یعنی امیر یہ
 لڑکری مجھ کو قال کہ میں اسو اپنی لونڈی بناؤں اور اشارہ کیا اوس لعین فی میر لطف و کنت
 جارية فرغت و رھبت و لحنت انہ یفعل ذلک اور میں کم سن تھی وہی میں اور گمان
 مجھے کہ ایسا نونیریدہ مجھ کو دے گا اور یہ شامی مجھ کو لونڈی بناؤ جاؤ نامل ہر کہ کیا سال ہوا ہو گا سکینہ کا
 بابا کی شہادت سے تودل ٹکری تھا اب ہو بیوں سے ہی چھٹیکا سامان ہر حضرات کیا غصہ ہے کہ اولاً
 جناب فاطمہ کو یہ فلک فی ذلیل کیا کہ لوگ کثیر ہیں طلب کر کے لوگوں میں جناب سکینہ فرماتی ہیں کہ میں تھی ہوں
 دوڑ کر ماری خوف کو اپنی بڑی بہن سے لپٹ گئی اور دامن اونکا پکڑ لیا کہ وہ سن میں اور عقل و شعور
 مجھے زیادہ تھیں فقالت لہ کذب و اللہ ما ذلک و لالہ سیری بہن فی مجھ گھیسے لگا کر دلاسا
 اور کہا اوس شقی سے دروغ گو ہو تو والد تیری کیا مجال ہو کہ سکینہ کو سیری لونڈی بناؤ تو اور کیا
 مجال نیریدہ کی کہ پوئی کو فاطمہ زہرا کی کثیر ہیں و نیریدہ غصہ ہو کر بولا تو ہوتی ہوا نیریدہ حسین ابھی بچہ
 تو تیری بہن سکینہ کو اس سے دو والون کثیر ہیں قالت لا واللہ ما جعل اللہ ذلک لک الا ان

سوسریا
 رکھتی تھی
 س جناب
 احمر قام
 ہت عن
 حسین
 ت اونکو
 یان کر
 ش چکر
 ہ و عاری
 ہم فی
 لاس
 امام
 لعین
 بی علی
 الفرن
 و سا
 سیر
 حتی
 اس
 ایک

تَخْرُجُ مِنْ سِلَاسِ نَافُوتِي فِي جَنْدَرِ كَرَارِكِي فَرَايَا اِي زِيْدُ تُو فِي سَبْ ظَلَمٍ وَ سَتَمٍ كِي وَ اَسَدُ مَكْرِ يَتِيْرِي مَجَالِ مِيْرِي
 كِه مِيْرِي اِيْ كِي پِيَارِي سَكِيْنَه كُو تُو لُو نَدِيْ كِرِيْمِيْن دِي مَكْرِ اِسْلَامِ ظَاهِرِي سِيْ هِيْ كِنَارَه كِرِيْ پِيْسِ غَضِيْ هُو اِيْ زِيْدُ
 اُو رُو لَا اِيْسِيْ بَا تُو نَسِيْ مَجْهَسِيْ مَقَابَلَه كِرْتِي هُو اِيْمَا كُخُوجُ مِنْ الدِّيْنِ الْبُوكِ وَ اَخُوْكَ دِيْنِ اِسْلَامِ سِ
 نِيْنِ نَخْلَا مَكْرِبَابِ تِيْرَا اُو رِهْمَانِيْ تِيْرَا فَكَا كَتِ يَدِيْنِ اللّٰهِ وَ دِيْنِ اِيْنِيْ وَ اَخِيْ وَ جَدِّيْ فِيْ اِهْتِدَايْتِ
 اَنْتَ وَ جَدُّكَ وَ اَبُوْكَ وَ خَرَامِمْ حَسِيْنِ فِيْ فَرَايَا دِيْنِ خُدا اُو رِيْنِ پِدُو رُو رُو اُو رِيْ جَدِيْ هَارِيْ تُو
 اُو رِيْ تِيْرُو بَابِ دَاوُدِ فِيْ هِدَايْتِ پَانِيْ قَالْ كَذِيْبَتِ يَاعَدُوْةَ اللّٰهِ وَ هُو اَعِيْنِ غَضِيْ سِيْ بُو لَا جَهُوْتِيْ هُو تُو اُو
 دُشْمَنِ خُدا اِيْمُو تِيْرُو مَكْرُ كِرْبَاعِثِ نِيْنِ هِدَايْتِ پَانِيْ جَبِ دِيْ كِيْمَا اُو سِ مْظَلُوْمَه فِيْ اَتَشِ غَضَبِ سِ
 نَارِيْ كِيْ هَرَبَارِ زِيَادَه شَعْلَه وَ رِهُوْتِيْ جَاتِيْ هُو تُو نَا چَار هُو كِرِيْ سَخْنِ فَرَايَا كِه جَكْرِ جِسِ سِيْ مَكْرِيْ هُو اَوَا جَانَا هُو
 وَ هِيْ هُو اَلَا مِيْزُو كِيْ شَتْمِ ظَلَمًا وَ يَفْتُوْ سُلْطَانَه اِيْمُو اُو سِ تِيْمِ فِيْ اِيْمَا اِيْ زِيْدُ تُو بَا دُشَاهِ هُو اُو رِيْ اِيْنِيْ
 سُلْطَنَتِ پَرِغُورِ هُو جُو چَاهِ سَمِ بُو اَلِيْ اُو رِيْ بُو اَرِ تُو نُو كِه لُو كُوْنِ هِمَارِيْ حَمَايَتِ كِرِيْ بُو اَلَا هُو قَا كَتِ نَحْكَا كَتَه
 اِسْتَحْيِيْ وَ سَلَكَتِ حَضْرَتِ سَكِيْنَه فَرَاتِيْ بِيْنِ اُو سُو قَتِ زِيْدِ شَرِ مَكُو چِيْ كَا هُو كِيَا فَا عَا دَا الشَّامِيْ لَعْنَه
 اللّٰهِ ذَا لِكَ اَلْقَوْلِ بِيْنِ اُو شَامِيْ فِيْ پِرِ عَرَضِ كِيْ كِه اِيْ زِيْدُ عَرَضِ مِيْرِيْ قَبُوْلِ هُوْتِيْ اُو رِيْ لُو كِيْ لُو نَدِيْ
 بِنَا فُو كُو مَجْهُو دِيْ پِيْسِ زِيْدُ بُو لَا اُعْزُوْبُ وَ هَبِ اللّٰهُ لَكَ حَقًّا قَا ضِيًّا دُو رِهُو اُو رِيْ دُخْتِ مِيْرِيْ مَحْلِسِ
 خُدا اِيْمُو مَوْتِ دِيْ اَنِيْنِ تُو مَاتِدِ بِنْدِيَانِ تَرْكِ وَ رُوْمِ كُو سَمِجَا هُو جُو كِنِيْرِ بِيْنِ مَانَكْتَا هُو يِه نِيْنِ جَانَا كِه فِيْ
 شَجَا عَانِ عَرَبِ اَهْلِ بَيْتِ بِيْنِ اُو رِ رَسُوْلِ خُدا كِيْ نُو اَسِيَانِ بِيْنِ كِيَا بِيْجِيَا تَهَا وَ هَشَقِيْ كِه سَبِ جَانَا تَهَا
 اُو رِيْ پَرَا وَ نِيْنِ اُو اَعَامِ بِيْنِ كِه اَرَا كِه تَهَا پَرِ هِيْ نِيْمُوْرَا اُو رِ قِيْدِ كِيَا اِيْسِيْ قِيْدِ خَانَه بِيْنِ كِه ذَكُو دِ هُو بِيْنِ
 جَلْمِ تُو اُو رَا تُو اُو سِ بِيْ كِيْ تُو حَقِّيْ اَقْشَعْرُوْتِ وَ جُوْهَهُمْ مَّا اَنَكِه پُو سْتِ اُو نَكِرِ چِرُو نَكُو اُو تَرْكُو تُو
 رُو اِيْتِ شَخْصَتِ وَ يَكِيْمِ اُو اَجْنَابِ حَسْبِيْنِ كِرِيْ دُو وَ سَبْرُ نُو رِ قِيَا سْتِ كُو اُو رِ جَانَا اَمَامِ
 حَسْبِيْنِ كَا خَانَه يَهُودِيْ بِيْنِ اُو رَا اِسْلَامِ لَانَا اُو سَا پَرِ دَا خِلَا اِيْ اَلْحَرَمِ وَ رِ بَارِ زِيْدِيْنِ
 پَرِ حَكْمِ قَتْلِ اِمَامِ زِيْنِ الْعَابِدِيْنِ پَرِ اِنْتِقَالِ وَ خَرَامِمْ كَا قِيْدِ خَانُو بِيْنِ فِيْ
 اَلْمَا كِيْ عَنَ نَافِيْعِ ابْنِ عُمُرٍ قَالْ قَالْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ زِيْنِ عَرَسِ

الْحُسَيْنِ بِكُلِّ رِيَّةٍ كِتَابِ اَمَامِي مِّنْ اَبْنِ اَبُو يَحْيٰى فَرَمَا فَعِنْ عَمْرٍو رَوَايَتِ كِي هُوَ كِهْ جَنَابِ رَسُولِ خُدَا
 فَرَمَا يَجِبِ رَوْزِ قِيَامَتِ هُوَ كَا زِينَتِ كِيَا جَانِيكَ عَرْشِ پَروردگار ساتھ ہر زینت کو تُم یُوَقِی بِمَنْزِلِ
 مِّنْ تُوْرِ طُوْلَمَا مَانَّةٌ بَيْنِلِ پَروردگار نور کو آئینِ گو کہ طوْل او کا سوسیل کا ہو گا پس ایک منبر جانبِ
 راسِ عَرْشِ رکھا جائیگا اور ایک جانبِ چپِ عَرْشِ تُم یُوَقِی بِالْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ فَيَقُومُ الْحُسَيْنُ عَلٰی
 اَحَدِهِمَا وَالْحُسَيْنُ عَلٰی الْاُخْرٰی پَر آوینِ گو حسین علیہما السلام پس جنابِ امام حسن ایک منبر
 تشریف لیا نیلگو اور دوسری منبر پر امام حسین فَيُؤَيِّنُ الرَّبُّ تَعَالٰی لَهَا عَرْشَةً لِّمَا يُؤَيِّنُ الْمَرْءَةَ
 يَقُوْلُ طَيِّبًا پس پَروردگار عالم اونِ و نونِ در بہاوی بجر امانت سے اپنی عَرْشِ کو یونِ زینت کر گایا
 عورتِ گوشوارونِ سو آپ کو مزین و آراستہ کرتی ہے حیف ہے اس فلک کو بجز قمار پر کہ اسخاوندِ گوشوارا
 آتی ہے کیسی روگردانی کی کہ حسن کو ظالمونِ فزودہ زہر دیا کہ جگر اقدس کو تتر تگر سے ہوی ہر ایک ملعونہ
 اونکی نالائی قہقہہ کیا تو دنیا اور تیر جناب سے پر لگاؤ کہ کسی تیر جسم مبارک پر لگو اور حسینِ مظلوم کو تین دن
 پانی نہ دیا اور ریگ گرم پر شل کو سفند بیا سانجھ کیا اور نعش مبارک کو چند روز دفن بھی میسر نہ آوے
 اِنَّ شَرَّ اَشْوَابٍ عَنِ الْحُسَيْنِ اَبْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ اَبْنِ شَرِّ شَوْبٍ جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنِ
 رَوَايَتِ كِي هُوَ كِهْ حَضْرَتِ فَرَمَا يَصَحَّ عِنْدِي قَوْلُ النَّبِيِّ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اِذْ حَالَ
 السُّوْرَةِ فِي قَلْبِ الْمُتَوَكِّلِ بِمَا كَانَتْ اَتَمُّ فَيَذَلُّ مِّنْ فِرَاقِ جَدِّ رُوَايَتِ كِي هُوَ كِهْ اَفْضَلُ اَعْمَالِ بَعْدَ نَازِ
 دَاخِلِ کرنا ہے ہر کار کا قلبِ ہوسنِ مینِ گروہِ سرورِ تضرعِ معصیتِ خدا کا نہو فَاِنِّي رَأَيْتُ غُلَامًا
 يُؤْتِي كُلَّ كَلْبًا بِسِمْوَلٍ غُلَامٌ كُو دیکھا کہ ایک کتہ کو اپنی ساتھ کھلاتا ہے فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ مِثْرَ اَنْ
 پوچھا سب اس کتہ کو ساتھ کھلاتا ہے فَقَالَ يَا بَنَ رَسُولِ اللّٰهِ اِنِّي مَعْمُومٌ اَلْطَبِّ سُرُورًا
 بِسُرُورٍ پس عرض کی اور بایں رسولِ امدد مینِ مغموم ہوں چاہتا ہوں کہ اسے خوش کروں شاید اسکی
 خوشی سے خدا مجھ کو خوش کرے اور میرے غم کو دفع کرے لَا تَصْحَابِي يَكُونُ مَعِي اِنْ يَدَّ اَنْ اَفَارِقَهُ وَ غَمِ
 یہ ہے کہ مالکِ ایودھی ہے چاہتا ہوں کہ خدا اسکی غلامی سے مجھ کو نجات دے فَاِنِّي الْحُسَيْنِ بِصَلَاتِهِ
 بِمَا فَعَلْتُ دِينًا مِّنَّا اَلَا ہ پس جنابِ امام حسین فوجیہہ حال سنا حاضر ہو اوس کو حالِ دُعا دیا اور دُعا

اہلیت سو کہ ہمیں مجلس میں لیگو گردنہیں ہماری طوق پڑی تو اور ہاتھ ہمارے سیون سے بند ہو تو پس
جب اس شکل سے سانسو یزید کو ہمیں لیگو تو کہا میں نے قسم دیتا ہوں تجھ کو خدا کی اے یزید اگر ہمیں اس حال سے
رسول خدا دیکھو تو تجھ کو کیا کہی فَاَخْبَرْتَهُ بِالْحَبَالِ فَقَطَّحَتْ پیر یزید نے یہ سنکر حکم کیا کہ رسیان انگوگون
اور بارزون سے کات ڈالو پس رسیان بازو ہاتھ اہلیت سے کاتی کٹیں ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَ الْحُسَيْنِ بَيْنَ
یَدَيْهِ پھر سر اقدس امام حسین کا سانسو اپنا اوس شقی نے رکھ دیا آہ جب بیمار کر بلا نے سر مبارک پر بزرگوار کو
دیکھا ایک آہ کا نعرہ مارا فلم یَاكُفِ الْوُثْمَنُ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا اور تمام عمر کلمہ گو سفند نکھایا گراوی کشا
کہ جب اوس سر کو جناب زینب عاشق برادر نے دیکھا کہ خاک و خونیں بہا طشت میں رکھا ہو بیساختہ گریبان
پہاڑ ڈالا اور اوس آواز سے کہیں کر کر روتی تھیں کہ دل سے والو تو لکڑی ہو تو تو اور یہ فرماتی تھیں یَا حُسَيْنُ
يَا حَبِيبَ رَسُولِ اللَّهِ يَا سُرَّ قَلْبِ الْوَهَّاءِ يَا بَنَ عَلِيٍّ الْكَوْتَضَى ہاے حسین بھائی میری ہاے بیمار
رسول خدا کو ہاے سرور سینہ فاطمہ زہرا ہاے فرزند علی رضی قربان ہو یہ زینب تیری سر پر ہاے بھائی
مظلوم میری بالائے سر تَضَعُ أُخِي فَاِلِمَّةُ الْوَهَّاءِ رَأْسَكَ عَلَى صَدْرِيهَا وَهِيَ مَهْدُكَ
جَابِرٌ يَثْلُ وَيُنَاغِيكَ فِي مَهْدِكَ يَشْكَا يَثْلُ كُلِّي بَاتِ ہاے بھائی کہ اماں میری فاطمہ اس سر کو
سینے پر رکھتی تھیں اور جیر بیل جھولا جھولا تو اور سکا بیل لوریان دیتی تو وَالْيَوْمَ وَضِعَ حَقِيرًا
بَيْنَ يَدَيْ يَزِيدَ اور آج وہی سر تمہارا اس ذلت سے سانسو یزید کو رکھا ہو بِنَفْسِي شَفَاكَ ذَا بِلَدٍ
بَيْنَ السَّمَاءِ وَلَمْ تَلْخُظْ بَيْنَ سَائِ الْفُرَاتِ يَقْطُرُ قِرْبَانِ ہوزینب ان سو کہی ہو تھو نہ تمہاری جو بیابان
مرجھائی ہو تو میں اور ایک قطرہ آب فرات سے تر ہو تو راوی کشا ہو کہ سب اہل مجلس یزید و زنگی اور وہیں
چپ تھا پھر ایک زن ہاشمیہ خانہ یزید میں تھی وہ بواختیار حال حضرت پر روتی تھی اور کہتی تھی ہاے حبیب
میرے ہاے بزرگ اہلیت ہاے فرزند رسول خدا یَا ذَرِيعَ الْآدَامِ وَالْيَتَامَى يَا قَتِيلَ الْوَلَدِ الْآخِرِ
ہاے خیر بنی و الریون و بنو کنانہ ہاے کشتہ اولاد زنا کاران راوی کشا ہو دوبارہ خروش مجلس یزید میں
بلند ہوا اور جسو سنی وہ آواز وہ روئی لگا آہ کس زبان سے کون کہ اوس شقی نے پھر ایک چوب خیزانی طلب کی
فَجَعَلَ يَلْكُ بِهِنَّ يَا الْحُسَيْنِ ہس وہ شقی وہ لکڑی دندان مبارک پر لگاتا تھا ابو بزرہ اسلمی نے جو ظلم

دیکھا بولوا ای تجھ پر ای یزید کہ تو لکھری لکنا ہو دانتوں پر حسین کو مین گواہی دیتا ہوں کہ مین نے دیکھا ہے
رسول خدا کو کہ ان دانتوں کو اور اسکی بہانی کر دانتوں کو چوستی تھا اور فرماتی تھی کہ تم دونوں سردار ہواہل جنت کو
خدا قتل کرے قاتل کو تمہاری اور لعنت کرے اوسپر اور مہیا کرے اوسکو جہنم اور بری ہو باز گشت اوسکی قفس
یَزِيدُ وَاقْرَبُ خَوَاجَه فَاُخْرِجْ بِسْ غَصِي هُوَ يَزِيدُ اور کہا نکال دو اسی پس اونہیں نکال دیا اور سر اقدس
حکم کیا کہ دروازہ شہر پر لٹکایا جائے پھر جناب امام زین العابدین سے مخاطب ہوا اور بولایا علی ابن حسین
باپ نے تیرے قطع رحم کیا میرا اور میرے حق کو بھلایا اور دعوی خلافت کیا دیکھا تمہو کہ خدا نے کیا سلوک کیا
حضرت بولایا سپر معاویہ وہند ہمیشہ نبوت و امامت ہماری آبار طاہرین کو یہ تھی قبل اسکو کہ تو پیدا ہوا
اور جدا مجید میرے جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام رسول خدا تھو روز بدر واحد و احزاب اور باپ و دادا
تیرا حامل لواؤ لشکر کفار تھا وای تجھ پر ای یزید اگر جان تو کہ کیا کیا برائی کی تو نے میرے بابا سے اور انکو اہلبیت سے
اِذَا طَهَرْتَنِي فِي الْحَبَالِ وَاقْتَرَسْتَنِي الْوَبَادَ وَدَعَوْتَ بِالْكَوْبِلِ وَاللَّيْثِ وَاسْوَقْتَ لِكُلِّ جَائِعٍ بِهَارٍ
اور فرش خاک اختیار کرے اور صدائے وادیا واثبور بلند کرے آیا تجھو شرم نہیں آتی کہ سر میرے بابا سے
فرزند فاطمہ زہرا کا شہر کو دروازی پر لٹکایا ہو اور وہ امانت رسول خدا تھی تم لوگو مین کیا جواب دو کر رسول خدا کو
جب وہ جناب پوچھیں گے کہ کیا سلوک کیا تمہو میرے اہل بیت سے بعد میرے قاتل کا غناظ یَزِيدُ وَقَالَ الْجَوَادُ
اَدْخِلْهُ فِي هَذَا الْبَسْتَانِ وَاقْتُلْهُ وَادْفَنْهُ فِيهِ پس غصی ہوا یزید وادیا ایک جلا دے بولایا اسی غم
یجا کو قتل کر اور وہین دفن کر دی آہ جو نہیں یہ حکم جناب زینبؓ فرسنا کہ میرا ہتھیابی مارا جاتا ہو روکے
حضرت پست گئیں اور بولیں ای یزید ہمارے عزیز و مکی خونریزی تجھو کافی نہوئی واسدین اس سے جدا نہوگی
اگر اسے قتل کر لگا تو مجھو ہی قتل کر فقال عَلِيٌّ يَا عَمَّتَا دَعَيْتِي الطُّرُقِي اِلَى اَثَارِ قُلْدَرٍ تَوَلَّى اللَّهُ
جناب امام زین العابدینؓ فرمایا ای پوچھو یہ کیوں اتنی یتیمی کرتے ہو چوڑ و مجبور اور دیکھو تماشا قدرت
خدا کا کیا مجال کہ مجھو یہ ظالم قتل کر سکے یہ سنو جناب زینبؓ جدا ہو مین اور وہ لعین حضرت کا ہاتھ پکڑ کر
لے لے لیا وَجَعَلَ يَحْفَرُ وَالسَّجَّادُ يَصَلِّي اور وہ ستمگار قبر کو دفن لگا اور عابد بیمار نماز پڑھو لگا پس جب
خبر وہ کوہو چکا تو تلوار حضرت کو شہید کر نیو اوٹھائی اور حضرت نے ماتہ اپنے پر بزرگوار کر گردن زیر تیغ ہکا

فَلَمَّا هَمَّ بِقَتْلِهِ صَرَخَتْ يَدَا بَنِي الْأَمْوَاءِ فَخَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَدَهَشَتْ بِسِجَانِهَا أَوْسَ شَقِيًّا فَمَا كُنْزُهَا
 حضرت پر لگائی ناگاہ ہوا میں ایک ہاتھ پیدا ہوا اور ایسا ایک طمانچہ مارا اوس لعین کو کہ ایک بیج مار
 منہ کو بھل زمین پر گر پڑا اور اصل جہنم ہوا خالد پسر یزید فر دیکھا جا کر یزیدی بیان کیا یزید فر کہا کہ
 کہ اوس یساول کو اوسی قبر میں دفن کرو دو اور سجاد کو چوڑ دو اور المیت حسین کو ایسی مکان خراب
 قید کرو جہاں دن کو جلین دھوپ میں اور رات کو اوس میں بسکین فلما اذْخَلَوْهُمْ الدَّارَ كَانُوا شُعُورًا
 یا قاتلۃ العزائم پس جب وہ مصیبت رسیدہ اوس مکان میں قید ہوئی تو ماتم امام میں مشغول ہو
 وَإِنَّهُ كَانَ لَمَلِكًا الْحُسَيْنِ يَنْتُ عَمْرُهَا ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ رَاوَى كَسَاهُ كَرَاوَنَ اسیر و نہیں ایک
 دھڑ خباب امام حسین تھی کہ سن اوس صاحبزادی کا تین برس کا تھا وَبِئْسَ الْيَوْمُ الَّذِي قُتِلَ أَبُوكَ
 تَبَّتْ لَعُونَتُهُ أَوْ جَسَنَ رُوزِی امام غریب شہید ہوئی تو اوس روز سیر وہ لڑکی روتی تھی اور بیانی کرتی
 وَكُلَّمَا طَلَبَتْ أَبَاهَا يَقُولُونَ غَدَا يَا بُنْتَانِي وَمَعَهُمَا تَطْلِيلُیْنِ اور جب اہل بیت سی ایو باکو
 طلب کرتی تھی زینب خاتون اور اہل حرم بھلا کر کہتی تھو کہ ای بیٹی میری نہ کہ کل بابائتہا رے تین گر
 اور جو چیزیں مانگتی ہو وہ بھی لائیگی تاکہ ایک شب اوسی قید خانہ میں روز روز سو گئی خواب میں خباب
 امام مظلوم کو دیکھا فلما انْتَبَهَتْ صَاخَتْ وَبَكَتْ پس چونکی تو میساختہ ایک بیج مار کر روز لگی
 پس سب دلاسا دی تو اور بھلائی تو اور کہتی تھو کہ ای بیٹی کیوں روتی ہو قَالَتْ اُقُوْنِي بِاللَّيْلِ وَفِي
 عَلَنِي وَهَرُو كُنتِی تَہی کہ ابی بابا سیر و پاس کھڑی تھو کہاں گئی جلد بولا دو نہیں میں روز کو جان دوں
 فَضَبُّوا بِأَبْكَاءٍ وَالْعَوِيلُ وَجَعْدٌ وَالْأَحْزَانُ وَلَطْمٌ وَالْخُذُودُ وَنَشْرٌ وَالشُّعُورُ وَفَاقَمَ
 الصَّيْحَاخِ اوس تیم کی باتوں سے شور و نیکا المیت میں بلند ہوا اور سب الحرم ہال کو لگوئے طمانچہ
 لگائی گویں آواز گریہ یزید فر منی بولایہ کیا ما جہاں قاتل اِنَّ بَنْتَ الْحُسَيْنِ الصَّغِيْرَةَ رَأَتْ أَبَاهَا
 يَوْمَئِذٍ وَهِيَ تَطْلُبُهُ لَوْ كُنَ فَمَا كُنَ اِيكُمُیْ حُسَيْنٌ كِي تَمِنَ بِرُسْكِیْ ہوا اوس حسین کو خواب میں دیکھا
 وہ دھونڈتی ہو اور طلب کرتی ہو اوسکو حال پر سب روز یزید بولا لیجا کہ مرا اوس کو باپ کا دھو
 دیکھا دو تا دلو اوسکو تسکین ہو پس سراقہ اس حضرت کا ایک طشت میں رکھ کر اور رومال دیا

۴
نکر
فصل
برق
میں
کیا
پیدا
بردا
یست
بیاد
امین
جو
لوا
بن
وکی
نگی
۵
ت
ر
کافی

و ہاتھ کو سانپوں سے تیم کو لاکر کہا اور مال کو اوپر سے اٹھایا جب وہ سر پر خون اور سوز دیکھا
 فَقَالَتْ مَا هَذَا الرَّأْسُ بُولِي بِهِ سِرْكِي سَاهِي فَقَالُوا دَارِ اسْ اَيْدِيكَ لَوْ بُولِي اسْمُ لَرَكِي يَه سِرْتِي رِيَابِ كَا
 قَوْفَعَتُهُ مِنْ الطَّسْبَتِ وَهِيَ تَقُولُ وَتَبْكِي پس یہ سنکر اس نے تیم کو سر اقدس اٹھالیا اور رو کر
 کہتی تھی يَا اَبْنَاؤُ مَنْ ذَا الَّذِي خَضَبَكَ بِدَسَائِكَ مَا عَمِيَ بَابِ سِرْ كَسِ شَمَكُ فَرِيشِ مَبَارَكِ تَهَارِ
 خون سے خضاب کی يَا اَبْنَاؤُ مَنْ ذَا الَّذِي قَطَعَ رَاسَكَ وَوَرِيْدَكَ يَا عَمِيَ مَظْلُومِ بَابِ سِرْ
 کسے تمہارا سر اقدس بدن سے جدا کیا اور کسے تمہاری گردن کی رگین کاٹیں يَا اَبْنَاؤُ مَنْ ذَا الَّذِي
 اَيْمَنِي عَلَى صُغُرِي سَيِّئِي مَا عَمِيَ بَابِ سِرْ كَسِ سِرْ حَمُ فَرِيشِ جَوْنِ مِيْنِ تَمِيْمِ كِيَا اور کون ہو بعد تمہارے
 جسکی ہم امید رکھیں يَا اَبْنَاؤُ مَنْ لِلنِّسَاءِ الْحَاكِمَاتِ وَمَنْ لِلدَّارِ اَمِلِ الْمُسِيْبَاتِ اے بابا کون
 ان زمان بیوہ بوسرو پاک کا خاطر کر نیوالا يَا اَبْنَاؤُ لَيْسَتِي كُنْتُ قَبْلَ هَذِهِ الْيَوْمِ عُمِيَا كَا شَكُوْمِيْنِ
 اندھی ہوتی اور تمہارا سر نہ کہتی کاش میں پیوند زمین ہوتی اور تمہاری ریش مبارک خون سے خضاب
 نہ کہتی پھر سنہ اپنا وہن مبارک حضرت پر کہا وَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا اَحْتَى غَشِيَتْ عَلَيْهَا اور
 اس بیٹابی رونی کہ آخر بیہوش ہو گئی پس لوگوں نے چاہا کہ سر مبارک پر سوا دھاوین اور جدا کر دین
 فَلَمَّ حَوَّكُوْهَا فَاِذَا قَدْ قَارَقَتْ رُؤُوسُهَا اَللّٰهُ تَبَارَكَ اَلْحَرَمُ فَرَاوَسِ حَرَكَتِ دِي دِي كِيَا کہ روح
 اقدس اوسکی گلشن جنت کو پرواز کر گئی اور امام مظلوم کی خدمت میں پہنچی پس یہ حال دیکھنا تمام
 اہل بیت نے رونام شروع کیا اور اس بیٹابی سے روئے ہو کہ تمام اہل شہر اوفکر و سوز و غم و تہور و ایت
 شصت و دوم فضائل امام زین العابدین اور نکلنا موت کا شکم ماہی
 سے پھر داخل الحرم کا شام میں اور توبہ کرنا شامی کا اپنی افعال سے پھر
 جانا دربار لعین میں حال خراب سے اور قید ہونا اوس مکان میں کہ
 جہان سانپ اور بچھو بہری ہوئی تھی کتاب خراج میں منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین
 علیہ السلام حج میں مشغول تھے اور اسی سال ہشام بن عبد الملک بن مروان کہ خلیفہ وقت تھا
 وہ ظالم بھی حج کو آیا فَارْدَحَمَ النَّاسُ عَلَى عَلِيٍّ ابْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

پس لوگوں نے ازدحام کیا جناب امام زین العابدین علیہ السلام پر اور یہ حال تھا کہ جب ہشام حجر الاسود کا ارادہ کرتا تھا کثرت مردم سے جگہ نہ پاتا تھا اور جب حضرت ارادہ کرتے تو سب جدا ہو جاتے اور حضرت نجبی حجر الاسود کا بوسہ لیتے تو دُعا کو لے لیتے تھے ہُوَ هَذَا فَقَامَ هِشَامُ فِي يَوْمِهَا هِشَامُ
یہ کون شخص ہیں جنکی یہ پاسداری لوگ کرتے ہیں فَقَالَ هِشَامُ لَا أَعْرِفُهُ لَيْلًا يَرُغِبُ هِشَامُ بُولَا
بین انہیں نہیں پہچانتا لوگ حضرت کی طرف رعبت نکرتے فَقَالَ قَرَزْدُقُ أَنَا وَاللَّهِ أَعْرِفُهُ يَوْمَ فَرَزَقَ
شاعر تھا اور رفیق ہشام کو تو بولو قسم جو خدا کی کہ انہیں میں جانتا ہوں اور قصیدہ انشا کر کر پڑھتا تھا
قصیدہ هَذَا الَّذِي تَعْرِفُهُ الْبَطْحَاءُ وَلَمْ تَهْمُ وَالَّذِي تَعْرِفُهُ الْبَيْتُ وَالْحِلُّ وَالْحَوْمُ یعنی یہ
وہ برگزیدہ خدا میں جنہیں پہچانتا ہی بطحا و تلمہ اور خانہ کعبہ اور خوب شناسا ہر حل و حرم انکی قدر و قیمت کا
اور اس طرح قصیدہ تا آخر پڑھا فَأَخَذَ هِشَامٌ وَحَبَسَهُ وَمَحَا اسْمَهُ مِنَ الدِّيَّانِ پس ہشام فرزند
بسبب تعریف امام علیہ السلام نہایت ناخوش ہوا اور انہیں قید کیا اور نام او نکالنے پر ملازموں سے
موقوف کیا فَبَعَثَ إِلَيْهِ عَلَى ابْنِ الْحُسَيْنِ يَدًا يَدُ قَرَزْدُقَ هَا وَقَالَ مَا قُلْتُ إِلَّا دِيَانَةً پس
جناب امام علیہ السلام نے کچھ دینار بھیجے پس فرزدق نے پیر دینار عرض کر بھیجا کہ میں نے دنیا کی واسطے
نہیں کہا مگر ثواب آخرت کے لیے فَبَعَثَ إِلَيْهِ أَيْضًا فَقَالَ قَدْ شَكَرَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ أَنَا أَهْلُ بَيْتِ
لَا نَأْخُذُ مَا أَعْطَيْنَا فَقَبَّلَهَا قَرَزْدُقُ حضرت نے پیر بھیجے وہ دینار اور ارشاد کر بھیجا کہ حق تعالیٰ اجر
اسکا تجھ کو دے گا اور اے فرزدق ہم اہل بیت مثل ابر کرم کو ہیں جو دینی ہیں وہ پیر نہیں لیتے پس فرزدق نے
لِيلِي فَلَمَّا كَلَّمَ الْحَبْسُ عَلَيْهِ وَكَانَ قَدْ وَعَدَهُ بِالْقَتْلِ فَشَكَرَ إِلَى إِلَهِكُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَدْ عَالَاهُ فَخَلَّصَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ پس جب قید کو طول ہوا اور ہشام نے کہا کہ میں اسے قتل کروں گا تو
فرزدق نے عرض کر بھیجی کہ یا حضرت دعا کیجی پس حضرت نے دعا کی پروردگار عالم نے قید تم سے فرزدق کو
نجات دی فَجَاءَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّهُ تَحْيَى لِسَمِيِّ مِنَ الدِّيَّانِ پس فرزدق نے
عرض کی یا بن رسول اللہ ہشام نے مجھے برطرف کر دیا فَقَالَ لَهُ كَمْ كَانَ عَطَاؤُكَ قَالَ كَذَلِكَ كُنْتُ
أَعْطَاؤُهُ رَأْيَيْنِ سَنَةٍ پس حضرت نے ارشاد کیا فرزدق سو کس قدر دیتا تھا وہ تجھ فرزدق نے بیان کیا

باب کا
روایت
تھا
یہ
الذی
ار
لوں
زین
خضاب
تھا اور
اکثرین
روح
مکمل
روایت
ماہی
کا
پیر
میں
زین
العابدین
تھا
لما

حضرت فرادسی حساب سے چالیس برس کا خرچ عطا فرمایا و قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْنِي لَكَ نَجَاحٌ
إِلَى الْآخِرِينَ هَذَا لَا أُحْطِيكَ اور ارشاد کیا اگر جانتا میں اس سے زیادہ کی تجھ کو احتیاج ہو تو اس
زیادہ دیتا میں قِمَاتِ فِرْدَوْسِ كَمَا أَتَهْتِ اتَّبِعُونَ سَنَةً راوی کہتا ہے کہ پس جب چالیس
برس تمام ہو کر فرزدق فراتقال کیا اور اسی کتاب میں منقول ہے کہ جب حجاج بن یوسف فرخانہ
کعبہ کو خراب کیا مقلد عبد اللہ بن زبیر میں ثُمَّ عَمَرُوْهَا وَارَادَ أَنْ يَنْصِبُوا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ
پہر طیار کی کا حکم دیا اور لوگ بنی زلکو خانہ کعبہ کو اور ارادہ کیا کہ حجر الاسود کو نصب کریں فَكُلُّهُ نَصَبٌ
عَلَيْهِمْ مِنْ عِلْمِهِمْ أَوْ قَاضٍ مِنْ قَضَائِهِمْ أَوْ ذَاهِدٌ مِنْ زُهَادِهِمْ يَتَرُكُزَلُّ وَيَضْطَرِبُ
وَلَا يَسْتَقِرُّ الْحَجَرُ فِي مَكَانِهِ پس جب نصب کرتا کوئی عالم علماء کو یا قاضی او کو قاضیوں
یا زہاد او کو زاہدون کو تو حجر الاسود کا پتا تھا اور مضطرب ہو کر گریز پتا تھا اور نہ تھمتا تھا اپنی مقام پر
فَجَاءَ الْأَمَامُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَخَذَهُ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَسَمَّى اللَّهَ ثُمَّ نَصَبَهُ
فَأَسْتَقَرَّ فِي مَكَانِهِ وَكَثُرَ النَّاسُ بِسِجْنَابِ امَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ تَشْرِيفَ لَائِحِ اور او کو باہر سے
لو لیا اور بسم اللہ کر نصب کیا سنگ اسود کو گویا کہ وہ راہ دیکھتا تھا امام کی پس نہ کانپا اور نہ مضطرب
ہوا اور اپنی مقام پر جم گیا یہ معجزہ دیکھ کر سب آدمیوں نے صدیوں بعد اسد اکبر بلند کی اور اسی کتاب میں
روایت کی ہوائِ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَشَكَرَ إِلَيْهِ الْفُقَرَاءُ يَكِدْنَ أَيْكُفَ
آیا خدمت امام زین العابدین علیہ السلام میں اور عرض کیا او نے سر حال فقرا پنا فبکی عَلَيْهِ السَّلَامُ
پس وہ حضرت احوال نصیبت اپنی غلام کا سنکر روزی لگو فَمَا حَجَّ الْقَوْمُ وَكَانَ فِيهِمْ مُخَالَفٌ
فَقَالَ پس جب مجلس برخاست ہوئی اور لوگ باہر آئے تو اون میں ایک مخالف حضرت عدویہ بیت
عصمت تہی و ہون غلامان خاندان نبوت سے ازراہ استہزا گویا ہوا اَنْتُمْ تَدْعُونَ اَنْ اَنَا مَعَكُمْ
سُتَجَابَ الدَّعَوَاتِ وَقَدْ بَكِيَ الْعَجُوزُ ثُمَّ لَوَّكَ لَمَانَ كَرْتِہُ کہ امام تمہارا استجاب الدعوات ہو اور
حال انکہ عاجز ہو کر روزی لگو اور کچھ نہ کر سکا فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ كَلَامُكُمْ
الْمُخَالَفِ أَشَدُّ عَلَىَّ مِنْ فَقْرِي پس وہ مومن کلام اوس شقی کا سنکر رنجیدہ ہوا اور خدمت حضرت

پہرایا اور کلام اوس بیدین کا بیان کر کر عرض کر نیکایا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی قہر زیادہ
 برآمد ہوا فقال لہ علیہ السلام لیسئل اللہ علیک پس حضرت فریہ شکر ارشاد کیا کہ حق تعالیٰ
 تیری شکل کو آسان کیا تم نادہی الی جا ریہ فقال ہاکی قطور پھر حضرت فریہ کو پکارا اور فرمایا
 لا کما ناہا رافانت یقرصین بین الشیعیر علیہما اللہ الخ لہ پس لانی خادمہ دو بیٹیاں جو کہ بہوسی
 او سپر لگی تھی یعنی آرد جو مثل جناب علی ابن ابیطالب بر چہنا کہا تو تھو وقال خذہما قال فآخذہما
 فحوجت اور حضرت ارشاد کیا لاسو پس وہ دونوں بیٹیاں ولین اور باہر آیا میں فقلت اشتد حبی
 بکما حتی وصلت الی محلتی پھر میں جانب راست چپ دیکھتا تھا مگر کوئی چیز نظر نہ آتی تھی کہ وہ ان روئے
 عوض میں لو نہیں تا انکہ اپنی محل میں پہنچا میں وہاں دو دوکان تھیں کہ دروازے پر اوپر سائے میں دو
 شخص بیٹھے تھے فظنرت فاذا فی باب حاتوت احلیہما سمکت قد لفتن پس میں دوکان
 دیکھا تو ایک مچلی رکھی جو کہ بو کر گئی ہو پس میں کہا اوسکو مالک سو کہ میری بیٹی ٹی ہو اسکی عوض میں چاہتا ہوں اس بیٹی
 لون سو کہ صبح الفحش وخذ ما کشتہ رکھ دوئی اور جو چاہو لوین تو کہنا کہ بی بی ہتا ہوں بولا دوسری ٹی کہہ دو
 جو چاہو لوین لیکے چلا میں اپنی اور غفلت الباب واشتغلت باصلاح السک من دروازہ بند کر دیا اور
 صاف کر نہیں شغل ہوا فاذا فی جوفہ جو ہوئے اکبر ما یکنون پس ناگاہ اوسکو شکم جو ایک گھر
 بزرگ نکلا کہ مثل اوسکو نہیں ہوتا پس ناگاہ کہ سینہ دروازہ کی زنجیر لانی جب میں لکھو لا تو وہ دونوں
 شخص روٹیاں لیو ہوئے اور بولوا انت اخونا قد صار حالک ہکذا حتی ناکل منک هذا
 افسوس تو بہانی ہمارا جو اور تیرا یہ حال جو کہ تو یہ روٹیاں کھاتا ہوا اور ہم تجھ سے یہ لیکو کہ میں یہ بھی تجھی
 دین افسوس وہ جانتی تھو کہ وہ روٹیاں اوس شخص کو کھائیگی نہیں یہ جانتی تھو کہ یہ امام زمان مالک زمین
 و آسمان کو کھائیگی میں تم جو جہا غرض وہ روٹیاں دی کر چلو گونا گاہ خادمہ فر جناب سید الساجدین کے
 دروازہ کی زنجیر لانی فقال ان علی ابن الحسن علیہما السلام یقول لک اور کہا اوسکو حضرت
 فرمایا جو جسے ان اللہ قد یثو افرک فاصد اللہ ان شخص خدا فریہ شکل کو آسان کیا پس شکر
 خدا کر اور وہ روٹیاں ہماری ہمیں بھیج دی کہ ای بہائی وہ روٹیاں سو آل رسول کو کبھی کھائی جائیگی

افسوس مقام سریشی کا اور خاک اور نیکار ہو کہ ایسی زبرد خلق اور مجرما کو کیسی کیسی بچ و آزار فرقہ اثر فریڈ
 اور کس کس ذلت سے شہر برہنہ پر اوس جناب کو سوار کیا ہا تو نگواں جناب کو رسی سے باندھ لیو جائی تو تیرا
 ابن زیاد فر حکم کیا تھا کہ راہ شام میں ہی انہیں آب و طعام سے ترسانا یہ حال اہلبیت رسول خدا کا ہونچا
 کہ لوگ اونہیں دیکھ کر خوش ہوئی تو اور اونہیں براکتی تھی چنانچہ سید ابن طاووس فر روایت کی ہے کہ عتبت
 محبوب رسول خدا اس شکل سے داخل شام ہوئے قَاتِلُہُمْ شَيْخٌ مِنْ اَہْلِ الشَّامِ فَقَالَ لَہُمْ الْحَمْدُ
 لِلّٰہِ الَّذِی قَتَلَہُمْ وَ اَہْلَکَہُمْ پس ایک مرد ضعیف اہل شام تماشا دیکھ کر قیدیوں کا آیا پس دیکھ کر کہنے لگا
 الْحَمْدُ لِلّٰہِ خَدَاؤِ تَمِیْنِ قَتَلَہُمْ اَوْرَثَہُمْ اِہْلَکَہُمْ قَاتِلُہُمْ قَوْنِ الْعُقْبَةِ عَنِ الْاِسْلَامِ اور تھما رہا ہے
 بیخ فتنہ و فساد مسلمانوں سے مستاصل ہوئی و لَمْ یَبَالِ عَنْ شَیْءٍ اِیَّہُمْ اور اسی طرح اہلبیت کو برا کہتے ہیں
 اوس کو تا ہی نکی جب وہ ساکت ہوا تو امام مظلوم پیار کر بلا فر اوس سے فرمایا الشیخ آیا تو فر قرآن پڑھا ہے
 یا نہیں قَالَ نَعَمْ وہ بولا ہاں پڑھا ہے حضرت فر فرمایا آیا تو فر یہ آیت پڑھی ہو قرآن میں قُلْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ
 اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول خدا اپنی امت سے کہ نہیں سوال کرتا میں
 تبلیغ رسالت پر کسی مزدوری اور اجر مگر محبت اپنی اہل بیت کی قَالَ بَلٰی وہ بولا ہاں پڑھی ہو یہ آیت
 مینو قرآن میں قَالَ فَتَحٰی اُولٰٓئِکَ جَنَابِ اِمَامِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ فر و کر فرمایا اے شیخ ہم وہی اقربا کر
 رسول خدا اور اہل بیت محبوب خدا ہیں جو بیوہ میں بند ہو اور نمونہ سوار ہیں ہماری ہی محبت خدا
 واجب کی ہے پھر فرمایا یہ آیت تو فر پڑھی ہو کہ خدا فرماتا ہے وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ قَالَ بَلٰی اے
 رسول خدا و اقربا کو حق اور کا وہ بولا ہاں پڑھی ہو قَالَ فَتَحٰی اُولٰٓئِکَ حضرت فر فرمایا اے شیخ وہ اقربا
 رسول خدا ہیں ہین جو اس خرابی سے آوارہ وطن کر کو پہنچائی جائیں ہین پھر حضرت فر فرمایا آیا تو فر یہ
 ہی آیت قرآن میں پڑھی ہو اِنَّمَا یُؤِیْدُ اللّٰہُ لِبَیْئَتِہِمْ اَہْلَ الْبَیْتِ وَ یُخْرِجُہُمْ
 قَطِیْعًا قَالَ بَلٰی کہ پروردگار عالم فرماتا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے رجب و برائی کو اور
 اہل بیت رسول اور پاک و طاہر کرے تمہیں ہر برائی سے وہ بولا ہاں اے جوان یہہ ہی آیت میں نے
 قرآن میں پڑھی ہو قَالَ فَتَحٰی اُولٰٓئِکَ حضرت فر و کر فرمایا اے شیخ وہ اہلبیت رسول کیلئے وہ مالک حار

تکلیف

بجای

ظہیر حسین بن کر نہ سر پر ہاری عمامہ ہونے دوش پر دہا یہی اوسی رسول کی نواسیان چادر کو محتاج
ہیں فقی الشیخ نادر سائلنا و بکی و رحمی عما کنتہ علی الارض ہیں وہ ضعیف مذمت سر
چپ کھڑا تھا پر روکر عمامہ اپنا زمین پر پھینک دیا اور سر سو آسمان اوٹھا کر کہنے لگا اللہم انی ابوء
الیک ثلاث موات تین بار یہ کہما خداوند امین توبہ کرتا ہوں تیری درگاہ میں پہر بولا اللہم انی ابوء
الیک بن عبد وال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و من قتلہ اهل بیتیہ خداوند امین دشمنی اور
بیزاری دہوتد تا ہوں دشمنان آل رسول سوا و زہون فرقت کیا اہل بیت رسول کو پر عرض کر دیا
ایمولا یہ آیات میں قرآن میں پڑھیں تین مگر تین سمجھا تھا آج تک کہ یہ آیات آپ کی شان میں نازل ہوئی ہیں
هل لی منی توبۃ ای مولا گناہ عظیم صادر ہوا اس غلام سحاب میری توبہ ہی قبول ہوگی فقال
کہ نعم ان ثبتت تاب اللہ علیک پس وہ جناب مثل دریا رحمت آسمی جوش میں آ کر یہ کلام
محبت اوس سر سنکر فرمایا ای شیخ اگر توبہ تو کر گیا تو توبہ تیری قبول ہوگی و انت معنا اور تودوست
ہمارا ہوا اور تو ہمارے ساتھ ہوگا صحرا و حشر اور باغ جنت میں پس یہ خبر یزید ملعون فرسنی فاکر
یقیناً فقیل رحمۃ اللہ حکم کیا اوس شقی ذکر اوس جلد قتل کر دیں شہید ہوا وہ بزرگ اور شہد امین
مثل حشر شامل ہوا اور الہیبت محبوب خدا دروازہ یزید بچا پر پہونچ قال علی ابن الحسین لما امر
یزید یاد حکالنا علیہ جناب امام زین العابدین فر تو ہیں کہ جب ہمیں طوق اور زنجیر میں گرفتار کر
دروازہ یزید پر پہونچا تو اوس شقی فر حکم کیا کہ اہل بیت حسین کو میری دربار میں لاؤ اور وہ ملعون ہمیں
لینو آئی تو دختران فاطمہ کرباؤں دربار یزید کی طرف بڑھتی تھیں کہ وہ ان سوا اور لوگوں کو سات سو کرسی نشین
میں تھو اقبلونا بحسب حال فار بقونا مثل الاعنکم وہ شقی رسیان لاخو اور باندہا ہمیں مثل بکر یونکو
و کانت الحبل و یقنی و یکتف عتقی و فی زندام کلثوم و عتقی سکینہ و کتف رقیہ و کتف
کہ ایک سر رسی کا تودہ مجرما فرماتا ہے کہ میری گلوئی مجروح طوق دار میں بند ہا تھا اور بازو اور ہاتھ زنجیر
ام کلثوم دختران فاطمہ کا جکڑا ہوا تھا اور گلا میری بہن سکینہ یتیم بڑکا اور بازو رقیہ کا بند ہا تھا اور
باقی سب رائیں اور بچہ بند ہوتی تھیں و کلاً قصرتنا من المشی دقوا علی رؤسنا یعد ان

یزید
خوار
چکا
ت
مد
بگا
باہ
وین
۴
بہ
من
بات
ایک
نہ
ای
فرما
یہ
کم
وای
نے
اور

الوہماج اور جو چلو میں قصور کرتا تھا اور چل نہ سکتا تھا تو وہ شقی سروں پر نیزہ مار تو تھا انکے زیر
 یزید دربار عام میں کٹر کیا فحش کہ ماکھنک رسول اللہ کو یونان کھلا الحاکم یکن یدیک
 پس میں نے کہا ایزید کیا گمان ہے تجھ کو اگر دیکھتو رسول خدا میں تیرے سانسو اس حال سے سید اظہر علی کر بلائی
 کتاب زاد العاقبت میں جناب امام محمد نقی سے روایت کی ہے کہ اس وقت اشعث ملعون فریاد سے عرض کی
 امیر اطفال حسین اور اہل بیت رسول الثقلین کو ایسی مکان میں قید کر کہ جہان خار و خنصر پڑا ہو اور
 سانپ اور بچھو سے وہ مکان ہر اہو تا خوف سے اور کویہ مرجانین یزید بولا کہ میں تو بادشاہ وقت تھا جو
 چاہا میں نے کیا تجھ کو کیا ہے جو انکی حقین یہ کہتا ہے وہ ملعون بولا محض تیری خوشی کو کہ تو شاید خوش ہو
 سیرت بات سے قال اخبرک فی هذا الامر فاجبتہم فی مثل هذا المكان وکان الماء ايضا
 منہا کعیداً وہ شقی بولا کہ میں نے تجھ کو اختیار دیا کہ ایسی ہی مکان میں تلاش کر کہ اس میں قید کر کہ جہان خار و
 ہو اور سانپ و بچھو ہوں اور پانی بھی وہاں سے دور ہو کیا عداوت تھی الہیت سے پس وہ شقی تلاش کرنے لگا
 فوجد داراً عند حصن الشام پس پایا اس شقی نے ایک مکان قریب شہر پناہ شام کو کہ اس میں
 سانپ اور بچھو بہت تھے اور وہ مکان سات سو برس سے خراب پڑا تھا پس اس مکان میں الہیت کو قید کیا
 اذا جمع العقارب والحیات عند عجلی ابن الحسین فانکبوا علی اقدامہ یقیلونها
 ویبکون ناکاہ وہ سب سانپ اور بچھو جمع ہو کر آؤ خدمت بیمار کر بلا میں اور گر کر پاؤں پر بوسے دیتے تھے اور
 جو ستی تھے اور انکے میں ملے تھے اور بڑا اختیار رو تو جناب زینب و ام کلثوم نے فرمایا ای جان عمہ کام انکا
 کاٹنا اور ٹنک مارنا ہو مگر ہم دیکھتی ہیں کہ یہ تمہاری پاؤں پر ستی رو تو ہیں قال یا عمتہ سلی عن العقارب
 والحیات لم تبکون فسلت عن بکائہم جناب امام زین العابدین نے عرض کی ای بھوپتی آپ ہی
 اس سوال کیجئے کہ کیا سبب ہے تمہاری روٹیکا جناب زینب نے فرمایا ای سانپ اور بچھو تمہارا نو کام کاٹنا
 اور ٹنک مارنا ہو تم کیوں رو تو ہو وہ سب بقدرت خدا گویا ہو تو اور عرض کی یا بنت رسول اللہ
 نحن یقیمون فی هذا الدار من سبع مائتہ عام ای دفتر رسول خدا ہم سات سو برس سے
 یہاں مقیم ہیں اور جناب عیسیٰ نے ہمیں پیام پروردگار پہنچایا تھا کہ ای سانپ اور بچھو ایک وقت ایسا

عَلَى خَدَّيْهِ وَاحْتَدَاهُمَا وَصَمَّهُمَا إِلَى عُنُقِهِ جَبْ نَظَرُ مَجْبُوبٍ خَدَّيْهِ أَوْ كُنْزِ جَمَالٍ عَدِيمِ الْمَثَالِ بِرُوحِي
 حضرت بیساتہ روئی لگو اور آنسو زخارہ نور پر روان ہو جاوے اور دو نو جگر گوشت کو گلہ سر لگایا قَتْلُ
 قَمِّ الْحَسَنِ وَلَحْرُ الْحُسَيْنِ بَیْسِ دِهْنِ اَقْدَسِ اِمَامِ حَسَنِ کَا چو ما اور گلہ سر امام حسین کو قَضَى الْحُسَيْنِ
 اِلَى اُمِّهِ بَلَاکِیَا فَلَمَّا دَرَاتْ فَاطِمَةُ بَلَکَتْ وَصَمَّتْهُ اِلَى عُنُقِهَا وَقَالَتْ سَايَبُکَ یَا حُسَيْنُ بَیْسِ
 یہ بات محبوب خدا کی حبیب رسول خدا کو ناگوار ہوئی اور وہاں روئی ہوئی ہوئی اور خوش کردار فاطمہ زہرا
 پائے آنحضرت فاطمہ انہیں روتا دیکھ کر بے قرار ہو گئیں اور گلہ سر لگا کر بولیں اے جان مادر کیون روئی ہو
 قَالَ کَیْفَ لَا اَبْکِیْ اِنْ جَدًّا قَبْلَ قَمِّ اَخِي وَقَبْلَ لَحْرِ اُمِّی شَيْءٌ فِیْ فِئْتِی کَرِهَ اِلَیْہِ جَدِّیْ حَضْرَتِ زَکَرِیَّا
 کیونکہ نہ روئے اے امان کہ نانا زہر ہائیکانہ چو ما اور میرا گلہ جو ما میری منہ میں کیا تھا جس سے نانا زہر ہائیکانہ
 جناب شیدہ فاطمہ زہرا چادر عصمت سر پر اوڑھی اور ہاتھ امام حسین کا پکڑ کر خدمت رسول خدا میں چلین
 کہ جلدی رفتار سے قدم مبارک کا پیٹو تو تاکہ خدمت رسول خدا میں آئیں جناب رسالت مآب یہ حال
 اضطراب جناب فاطمہ دیکھ کر روئی لگو وَاَقَالَ سَايَبُکَ یَا فَاطِمَةُ اور فرمایا اے پارہ جگر میری تو کیون
 روئی ہو جناب شیدہ فاطمہ نے عرض کی کہ یہ اور ماجرا امام حسین کا اور کہا اے بابا میں اپنے حسین کو غمگین
 ہوئی ہوئی ہوں حضرت فاطمہ زہرا سے کہیں ہکا لیا اور سوئی زمین دیکھ دیکھ کر روئی تو تم دفع رسائے
 وَقَالَ یَا بَنِيَّةُ قَبْلَتْ قَمِّ الْحَسَنِ لَا تَلْهَیْکِ السَّهْمُ وَتُخْرِجِکِ مِنَ الدُّنْيَا سَمُومًا وَهَذَا
 حُسَيْنٌ یَذْنُجُ قَبْلَتْ لَحْرَہُ پھر حضرت فاطمہ زہرا اور فرمایا اے نور دیدہ میری فاطمہ میں
 حسن کا منہ اس لیے جو ما کہ اسو خالم زہر دینگر اور زہر شہید ہوگا اور ایفا فاطمہ حسین تیرا فوج ہوگا
 تیج ابد اسو اس لیے جو ما کہ اس کا پس یہ سنکر جناب معصومہ صدیقہ وَاَوَّلَاؤُ وَاحْشَوْکَا وَا
 اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ کی بلند کی اور عرض کی اے رسول خدا آیا یہ واقعہ تہار عزمان میں ہوگا اور تہار عزمان
 حسن کو زہر دینگر اور حسین کو فوج کرینگے حضرت فاطمہ زہرا نے یہ سب بعد میری ہوگا جناب فاطمہ زہرا
 میں جیتی ہوں گی اور سوقت جو دیکھو گی فوج ہونا حسین کا اور اسکا خون منہ پر ملو گی اور خدا سے
 شکایت کرو گی حضرت فاطمہ زہرا تو بھی ہوگی ایفا فاطمہ جناب امام حسین روئی لگو جناب رسول خدا فاطمہ

فرمایا کہ امیر زند و سوت کوئی تیرامہ دگاریا ورنہ گواہی حسینؑ اور تیری اہل بیت کو پانی ندین گئیہ واقعہ ماہ محرم میں
 شیعہ ہمارے ہر ماہ محرم میں مصیبت تیری تازہ کریں گے اور روئے کو مصیبت تیری تازہ قیامت قال الحسینؑ یا جَدَّہ
 سَکَجَاءُہُمْ جَنَابُ اِمَامِ حُسَيْنٍ عِزُّکِی اَوْ حَبْرُ کُوکُبِہَا اَوْ یَرِی اَمَّہُ وَاَنْتَ کُلِّی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنَا اَخَذْتُ بِاَیْدِیْہِمُ
 وَاَدْخَلْتُمُ الْجَنَّةَ فَفَرَّیَا اِمَامِ حُسَيْنٍ مِّنْ لَّہَا اَمَّہُ بِکَرُوْکَا اَوْ دَاخِلِ بَشْتِ کَرُوْکَا قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا
 اُسْقِیْہُمْ مِّنْ اَلْکُوْثَرِ جَنَابِ اِمَامِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَرَمَیَا مِّنْ نِّصْبِہُمْ کَوْشَرِی سِرَابِ کَرُوْکَا جَنَابِ نَاطِقِہُ فَرَمَیَا
 مِّنْ کَثْرِی رِہونِ گِی جَبْتِکِ کہ حق تعالیٰ میری شفاعت گریہ کنندگان حسینؑ کو حق میں قبول کرے
 اور روئیو لو کو اور زائر و نکو حسینؑ کو داخل بہشت کرے جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ فَرَمَیَا کہ جَبْتِکِ میرے
 روئیو لہ اور زائر اور تغریہ وار بہشت میں نہ جاوین گویں قدم بہشت میں نہ رکھوں گا پس سبکے
 روئیو لہ اور بلند ہوئی پس جاوے مائل ہو کہ جَنَابِ سَیْدَہُ کَوْسَلِہُ صَدْمَہُ ہوا و سوت کیسا سال ہوا
 جَنَابِ سَیْدَہُ کَا جَبْ زَیْرِ خَجَرِ دِکْمَتِیْنَ بِاِیْدِیْہِیْنَ سِرِّیْنَ کَا جَبْ اَوْ سِرِّیْنَ پَرِی رِکْمِ شَہْرِ پَرِی اَوْ تَوْرِ
 اور دِکْمَتِیْنَ پَرِی نِکُو اَبِی جَبْ بَا زَارِ و نِیْنِ پَرِی جَاتِی تَہِیْنِ اوروہ فریاد کرتی تہین دُوی لَمَّا دَوْدَ
 حَرَمِ الْحُسَيْنِ فِی دَسْتِیْ کَا نَ دَصْفُ اللَّیْلِ چنانچہ منقول ہے کہ جب عترت امام حسینؑ شہر
 دمشق میں پہونچی تو نصف شب گزری تھی وَهْنٌ عَلٰی نِیْوَقِیْ هٰذَا لِیَغَیْرِ وِلَکَاۃِ مُسْتَقْقَاۃِ
 الْجَبُوۃِ لَا حِلَّ اِلَّا اَلْخُدُوۃُ فِی بَکَاۃِ وَلِجَبِّ اوروہ بی میان شہر ان لاغر برہنہ پر سوار گریا
 پہنچے ہوئے طمانچہ نہ پرمائی تہین اور اس بیقراری و سوز و غم میں کہ ساتھ کو لوگ بعضے روئے تو اور بعضے
 خوش ہوئے تو اور ہنستے تو و مِّنْ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی عَلٰی اَبِیْہِیْ غَیْرِ وِلَکَاۃِ اور پھر الحرم کر علی ابن حسینؑ
 ہی ایک شہر لاغر برہنہ پر سوار نہایت علیل و بیمار تو و فِیْہَا اَلْجَشَبُ دَمًا مَّا اَصَابَہُ مِّنْ
 الضَّرْبِ وَفِی عَقْہَا لَحُوۡقُ حَلِیْدٍ یَدِیْہِ سَعْلُوۡلِ اَیْدِیْہِیْنَ بِاَکِ الْعِیْنَتِیْنِ اور ساق پاؤں
 جنا کے زخمی ہوئے اور خون جاری تھا مہر افراہ سوار گلو مبارک میں طوق آہنی تھا
 و نون ہاتھ گردن پر تھو اور بیاضہ روئے تو و اَلْمَکَّسُ فِی صَیْحَہِ فَوَہِہُمْ سَیْئَلِیْ وَ مَنَہِہُمْ
 مِّنْ هُوَسْوَ دُورِ غل اور شور و رون کا بلند تھا بعضے حال اہل بیت پر روئے تو اور بعضے شہر

پری
 اہل بیت
 ہر ماہ
 محرم
 میں
 مصیبت
 تیری
 تازہ
 کریں
 گے
 اور
 روئے
 کو
 مصیبت
 تیری
 تازہ
 قیامت
 قال
 الحسینؑ
 یا
 جَدَّہ
 سَکَجَاءُ
 ہُمْ
 جَنَابِ
 اِمَامِ
 حُسَيْنٍ
 عِزُّکِی
 اَوْ
 حَبْرُ
 کُوکُبِہَا
 اَوْ
 یَرِی
 اَمَّہُ
 وَاَنْتَ
 کُلِّی
 قَالَ
 رَسُوْلُ
 اللّٰہِ
 اَنَا
 اَخَذْتُ
 بِاَیْدِیْہِمُ
 وَاَدْخَلْتُ
 مُ الْجَنَّةَ
 فَفَرَّیَا
 اِمَامِ
 حُسَيْنٍ
 مِّنْ
 لَّہَا
 اَمَّہُ
 بِکَرُوْکَا
 اَوْ
 دَاخِلِ
 بَشْتِ
 کَرُوْکَا
 قَالَ
 اَمِیْرُ
 الْمُؤْمِنِیْنَ
 اَنَا
 اُسْقِیْہُمْ
 مِّنْ
 اَلْکُوْثَرِ
 جَنَابِ
 اِمَامِ
 الْمُؤْمِنِیْنَ
 عَلَیْہِ
 السَّلَامُ
 فَرَمَیَا
 مِّنْ
 نِّصْبِہُمْ
 کَوْشَرِی
 سِرَابِ
 کَرُوْکَا
 جَنَابِ
 نَاطِقِہُ
 فَرَمَیَا
 مِّنْ
 کَثْرِی
 رِہونِ
 گِی
 جَبْتِکِ
 کہ
 حق
 تعالیٰ
 میری
 شفاعت
 گریہ
 کنندگان
 حسینؑ
 کو
 حق
 میں
 قبول
 کرے
 اور
 روئیو
 لو
 کو
 اور
 زائر
 و
 نکو
 حسینؑ
 کو
 داخل
 بہشت
 کرے
 جَنَابِ
 اِمَامِ
 حُسَيْنٍ
 فَرَمَیَا
 کہ
 جَبْتِکِ
 میرے
 روئیو
 لہ
 اور
 زائر
 اور
 تغریہ
 وار
 بہشت
 میں
 نہ
 جاوین
 گویں
 قدم
 بہشت
 میں
 نہ
 رکھوں
 گا
 پس
 سبکے
 روئیو
 لہ
 اور
 بلند
 ہوئی
 پس
 جاوے
 مائل
 ہو
 کہ
 جَنَابِ
 سَیْدَہُ
 کَوْسَلِہُ
 صَدْمَہُ
 ہوا
 و
 سوت
 کیسا
 سال
 ہوا
 جَنَابِ
 سَیْدَہُ
 کَا
 جَبْ
 زَیْرِ
 خَجَرِ
 دِکْمَتِیْنَ
 بِاِیْدِیْہِیْنَ
 سِرِّیْنَ
 کَا
 جَبْ
 اَوْ
 سِرِّیْنَ
 پَرِی
 رِکْمِ
 شَہْرِ
 پَرِی
 اَوْ
 تَوْرِ
 اور
 دِکْمَتِیْنَ
 پَرِی
 نِکُو
 اَبِی
 جَبْ
 بَا
 زَارِ
 و
 نِیْنِ
 پَرِی
 جَاتِی
 تَہِیْنِ
 اوروہ
 فریاد
 کرتی
 تہین
 دُوی
 لَمَّا
 دَوْدَ
 حَرَمِ
 الْحُسَيْنِ
 فِی
 دَسْتِیْ
 کَا
 نَ
 دَصْفُ
 اللَّیْلِ
 چنانچہ
 منقول
 ہے
 کہ
 جب
 عترت
 امام
 حسینؑ
 شہر
 دمشق
 میں
 پہونچی
 تو
 نصف
 شب
 گزری
 تھی
 وَهْنٌ
 عَلٰی
 نِیْوَقِیْ
 هٰذَا
 لِیَغَیْرِ
 وِلَکَاۃِ
 مُسْتَقْقَاۃِ
 الْجَبُوۃِ
 لَا
 حِلَّ
 اِلَّا
 اَلْخُدُوۃُ
 فِی
 بَکَاۃِ
 وَلِجَبِّ
 اوروہ
 بی
 میان
 شہر
 ان
 لاغر
 برہنہ
 پر
 سوار
 گریا
 پہنچے
 ہوئے
 طمانچہ
 نہ
 پرمائی
 تہین
 اور
 اس
 بیقراری
 و
 سوز
 و
 غم
 میں
 کہ
 ساتھ
 کو
 لوگ
 بعضے
 روئے
 تو
 اور
 بعضے
 خوش
 ہوئے
 تو
 اور
 ہنستے
 تو
 و
 مِّنْ
 خَلِیْفَتِیْ
 عَلٰی
 عَلٰی
 اَبِیْہِیْ
 غَیْرِ
 وِلَکَاۃِ
 اور
 پھر
 الحرم
 کر
 علی
 ابن
 حسینؑ
 ہی
 ایک
 شہر
 لاغر
 برہنہ
 پر
 سوار
 نہایت
 علیل
 و
 بیمار
 تو
 و
 فِیْہَا
 اَلْجَشَبُ
 دَمًا
 مَّا
 اَصَابَہُ
 مِّنْ
 الضَّرْبِ
 وَفِی
 عَقْہَا
 لَحُوۡقُ
 حَلِیْدٍ
 یَدِیْہِ
 سَعْلُوۡلِ
 اَیْدِیْہِیْنَ
 بِاَکِ
 الْعِیْنَتِیْنِ
 اور
 ساق
 پاؤں
 جنا
 کے
 زخمی
 ہوئے
 اور
 خون
 جاری
 تھا
 مہر
 افراہ
 سوار
 گلو
 مبارک
 میں
 طوق
 آہنی
 تھا
 و
 نون
 ہاتھ
 گردن
 پر
 تھو
 اور
 بیاضہ
 روئے
 تو
 و
 اَلْمَکَّسُ
 فِی
 صَیْحَہِ
 فَوَہِہُمْ
 سَیْئَلِیْ
 وَ
 مَنَہِہُمْ
 مِّنْ
 هُوَسْوَ
 دُورِ
 غل
 اور
 شور
 و
 رون
 کا
 بلند
 تھا
 بعضے
 حال
 اہل
 بیت
 پر
 روئے
 تو
 اور
 بعضے
 شہر

پس جب سراقس امام غریب کا وہ سرچے رسول خدا سنی پر رکھی تو قریب اوس حرام زادی کے
 پہونچا عداوت جناب سیدہ اور جناب امیر سوس بجیا فراتہ ایک پھر کھڑے بڑایا اور پھر اوٹھایا فحشہ
 حتی واس الحسین حتی صارت الجواحه فی راسہ الشریف پس اوس بجیا فراتس نفوس پھر سراقس
 ہمارا کہ سر مبارک مجروح ہو گیا اور اعجاز سر خون بنو لگا فوجد ذلک بکسب النساء بکاء شدید
 ولطمین الوؤس یہ حال دیکھ کر سب اہل حرم رونکا شور مچایا اور بیٹنا شروع کیا اور جناب زینب
 بکارین ابن جلدی محمد بن المصطفیٰ لینی ما فعلت ہذہ الملعونۃ ثمان ہن ناما رسول خدا
 کہ دیکھو یہ زادی سراقس سو میری بہانی کو اس ملعونہ کو کی تم قالے یا امناؤ ہذا الواس الی
 قل وضعت علی صدرک ہر بولین امان فاطمہ زہرا یہ وہ سر جو کہ جسو اپنی سنی پر رکھی تھیں
 آج اس کا یہ حال ہو کہ میری پر کہا ہو اور او سپر اس ملعونہ نے یہ ظلم کیا کہ بہر مارا تم ان سکینہ لطمت
 راسہا و قالے یا امناؤ کف حاکت سکینہ خاتون فرسریٹ لیا اور کہا کہ ہاؤی بابا غریب
 میری بہن کیا حال ہوا کہ اب بھی ظالم تیرے رحم نہیں کیا تو اوی کشاؤ ہم اس ماجرو سو شکر تیرا
 سقط العرش من اعلاؤ فملکت العجوزۃ ومن کان خوفک موت السورۃ کہ ناگاہ وہ لٹھا
 گرہا پس وہ بڑیا اور چارون عورتیں واصل جہنم ہون روایت شخصت و چارم
 ثواب بجا اور ورو و عجل مجلس جناب امام رضا علیہ السلام میں اور شہ
 پرمنا پیش امام اور داخلہ اہل حرم مجلس زیدین اور بانگنا شامی کا کینہی
 میں سکینہ کو اور بدو عاکرنا جناب ام کلثوم کا اوس شقی کو بے عفت
 الصادق لکل شیء ثواب الا اللہ معہ فینا جناب صادق علیہ السلام فرمایا کہ ہر شو کو
 پروردگار نے ثواب عین کیا ہو مگر ونا ہم اہل بیت کی مصیبت پر کہ اسکو خدا کی کچھ حد نہیں ہے
 یعنی سجد خدا نے ثواب اسکو یو مقرر کیا ہو چکی عن عجل الخواجن انہ قال بعضے کتب معتبرین
 و عجل خراعی سو منقول ہو کہ کہا اوسو دخلت علی سیدی و مولای علی ابن موسی الرضا
 فی مثل ہذا الا یاکم کہ حاضر ہوا میں خدمت جناب رضامین شل ان ایام کو یعنی ایام عاشورا

دیکھا میں نے حضرت نہایت مخزون ملول شہرین فلما دانی ثقلاً قال لی موحیاً یا دعیل
 پس جب مجھ کو آکر دیکھا فرمایا مرحبا ای دعیل کہ تو مرثیہ گوہر ہم المیت کا اور خوشحال او کا جو ہم المیت
 کا دوست ہو یا ہماری شاکر ہو اور مرحبا اوسو جو ہماری نصرت کر رہا تھے سو باز بان سرتیغ اذہ وشیع
 لی فی تجلیہ واجلسنی الی جانیہ پر حضرت فرجیہ دی مجھ کو اپنی مجلس میں اور اپنی قریب
 مجھے بہایا تم قال لی أحب ان تلتد فی الحسین علیہ السلام شعراً پر مجھے سحر مخاطب ہو
 فرمایا ای دعیل میں چاہتا ہوں کہ تو مرثیہ میری جد مظلوم امام حسین کا پڑھ فان ھذہ الایام کانت
 ایام حزن علینا اھل البیت ای دعیل یہ ایام عاشورا وہ ایام ہیں کہ اہل بیت رسول خدا
 بتول ان دنوں کمال مصیبت میں تھی وکانت ایام سووید علی اعدائنا خصوصاً بنی امیہ
 اور ای دعیل یہ دن سرور شادی کو ہیں ہماری دشمنوں کو لہو خصوصاً بنی امیہ کہ وہ نہایت شاد و
 مسرور تھو ان دنوں یا دعیل توبیخ کی آواز اٹھی علی مصائبنا وکو واحداً کان اجرہ علی
 اللہ ای دعیل جو شخص رومیار و لاوی اگرچہ ایک شخص کو بھی رولاوی ہماری مصیبت بیان کر کر
 اجر و ثواب او کا خدا پر ہر یکا دعیل من درقت عیناً علی مصائبنا حشرہ اللہ معنا ای دعیل
 جسکے آنسو ہماری مصیبت میں ہیں خدا اوسو ہماری ساتھ محسوس کر گیا یا دعیل من بکا علی مصیبت
 جدی الحسین خفف اللہ ذوبہ البتہ ای دعیل جو رومی مصیبت پر میری جد مظلوم امام حسین
 تو البتہ خداوند عالم تمام گناہ او کو بخشے گا پر حضرت او تھو اور ایک پردہ والا اور پس پردہ حرم محرم کو
 بہایا تم التقت الی و قال لی اذ فی الحسین فانت ناکھونک و ساد حنا فلا تقصر پر
 مجھے مخاطب ہو کر فرمایا ای دعیل اب مرثیہ امام مظلوم حسین غریب کا پڑھ کہ تو ناصر و مداح ہمارا ہے
 آزدگی نصرت و مدح سحر ہمارے ہاتھ نہ اٹھانا قال دعیل فاستعبرت و سالت غیرتی
 و التشدت دعیل کہہ ہیں کہ حضرت کلام میں روز لگا اور آنسو بہنے لگو اور مرثیہ پڑھنا میں نے
 شروع کیا حضرات بغیر سنی اس مرثیہ کو کہ یہ وہ مرثیہ ہے کہ امام کی حجت میں پڑ گیا ہو اور جناب امام
 رضا اسپر رو میں مرثیہ افاطم کو خلت الحسین محمد اکو قد سات عطشاً

بسط فواتی بنواری فاطمہ اگر تم زندہ ہو تین اور دیکھ تین حال اپنا پارہ جگر حسین کا جب صحرا کو کر بلا
 میں کنارہ فرات پر پیاسی قح کی گھوڑا اور نقش مجروح اونکی ریگ گرم پر پڑی تھی حضرات مقام
 روئینکا ہو کہ جناب فاطمہ حسن حسین کو ہوا گرم میں نہ نکھڑتی تھیں وہ حسین برہنہ نکھڑ نکھڑ ہو
 ہاتھ کھڑیک گرم پر دھوپ میں پڑتا افسوس جو فاطمہ فرسینو سجد اٹکیا او سکا پھونا خاک گرم
 کرنا ہو شوق ہو کہ ایکار جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ کہیں تشریف لیکو تھی جناب امام حسین
 کبھی ہر عری باہر چل گئی تھی اور وقت نماز عصر گھر میں نہ آئی جناب سیدہ کا عجب حال ہوا تھا کہ روتی
 اور کبھی روتی ہوئی گھر سے مسجد کو جاتی تھیں اور کبھی مسجد سے دولت سر امین آتی تھیں تاکہ شہر بار
 مسجد میں گئیں اور آئیں پس کیا حال ہوا اوس وقت کہ نقش اوسی حسین کی زمین گرم پر رہتا
 اور ایسے ظالم گھوڑے دوڑایا جاتے تھے شہر اذالطمت الخد فاطمہ عندہ واجوبت جمع
 العین فی الوجات وعل کتھرتین یقین ہو کہ یہ حال حسین دیکھو بیاختہ ایفاطمہ تم اپر منہ پر
 طمانچہ مارتیں اور اشک خونیں اپنی آنکھوں سے نقش مظلوم پر بہا تیں شعر افاطمہ قومی یا بنۃ الخیر
 واندی بی نجوم ستموت یا دض فلات ایفاطمہ ای وخریر البشر قبر شریف سو اوٹھو اور نوحہ
 وزاری کرو اپنی ذریت کو حال پر کہ نقش پارہ پارہ اونکی زمین گرم کر بلا پر پڑی ہو شعر قبور ھلکم
 یطعن النھر من جنب کو بلا و معر سہم فیھا کبسط فوات بعضی تمہاری اولاد کی قبر کنارہ
 علقہ کہے زمین کر بلا میں اور منزل واقاست اور سکن اونکا کنار فرات ہوا اس سے مراد نقش عباس
 و قبر عباس ہو کیا وفا کی جناب عباس فر جناب امام حسین سے کہ آخر اولاد جناب سیدہ میں شمار
 کیے گئے حضرات ایسا ہی با وفا تھا وہ جناب چنانچہ بیادین سے فر گھوڑا نہر میں مشک بہر نیکو ڈالا
 فاغترف من الماء غوفة واداد ان یشریب از بسکہ تین دنس اوس جناب فونہی پانی نہ پیا تھا
 چلو میں پانی اوٹھا کو چاہا کہ میں ناگاہ تشنگی حسین اور فرزندوں حسین یاد آئی پہنک دیا پانی ہاتھ سے
 اور فرمایا شعر ھذا حسین ظالم فی الحین وکثر بن بادر المعین افسوس ایسے نفس
 عباس پر حسین فرزند جناب فاطمہ زہرا صلوة اللہ علیہا تو پیاسا ہوا اور تو پانی فریہ کام دینا رو

یغیر
 ہم البیت
 وشیع

قریب
 لبیک
 یام محمد
 ان نورنا
 بی اسبۃ

شادو
 علی
 ن کر

ایمل
 صحاب
 امام
 قمر کو

بر

تی
 میں

بام

نہیں ہو کہ بڑا قاکو بانی پلائی آپنی لو تو تو فرزند جید کراری یہ کہو مشک اوٹھا کو نہری پیاسی لگا اور بال
 تشہ جان دی دریا پر شہر قیامین آلیکنہم وجودی بعثتہ + فَقَدْ اَنَّ لِلشَّكَاكِ وَالْمُفْلَاتِ
 پس ای چشم مصیبت پر البیت کی رو اور اشک خونین برسا کہ وقت رونیکا اور آنسو بھانیکا یہ جو وہ کیا
 حال رونیکا جو شہر دیکھ دیکھ رسول اللہ اَصْبَحَ بَلْعَاءً + وَالْزِيَادُ تَسْكُنُ فِي الْحِجْرَاتِ کہ خانہ آباد
 رسول خدا تو یوں دیران و برباد ہو جاوی اور آل نہاد حجراوی نفیس و پاکیزہ مین آرام کرین شعر بتات
 زیا دہ فی القصورِ مَصُونَةً + قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَهْتَكُ آه آہ احر زمانہ غدار و خزان ابن
 زیا دہ تو عمارت ہاوی بلند اور محلو مین پردہ نشین ہون اور مینیان رسول خدا کی کہ جسکے پیر مین و آسان خلق
 ہو کر یوں بر مقنعہ و چادر ہون جس طرح کنیز و ن کو قید کر توین شعر و آل زیا دہ فی حُصُونٍ مَبْعُوعَةٍ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْفُلُكَاثِ اَفْسُوسَ اِفْلَاکِ سفلہ پر و اولاد ہن زیا دہ ناکار کو تو قلعہ ہاوی بلند و
 استوار رہن کو ملین اور دھقران رسول خدا کو تو یوں شتران برہنہ بر سر بہنہ بیابان مین بہر او کہ نہ
 اونکی حرارت خورشید سی جلتی تہ اور پست چہرہ کی اور تگر تو شعر و آل رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسْبِيْحُ حَمِيمٌ قَالَ
 زِيَادُ اَيُّهَا الشَّرِيكَ اَفْسُوسَ کہ فدیت رسول خدا اور عترت ہون عذر تو زنجیر و طوق مین سسل ہون
 اور اولاد ابن زیا دہ ملعون خاطر جمعی سی پو کہ نہن آرام کرین شعر و آل رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسْبِيْحُ حَمِيمٌ
 قَالَ زِيَادُ غَلَطُ الْقَصَوَاتِ اَفْسُوسَ کہ فرزندان رسول خدا کی تو نعشیں زمین کر بلا پڑی رہین کہ
 دنگو دہوپ مین جلین اور رات کو اوپر شبنم پڑی اور اولاد زنا کار شب و روز بے یافت اوقات اپنی
 محلو مین بسر کرین شعر و آل رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسْبِيْحُ حَمِيمٌ + وَالْزِيَادُ دِيْلَةُ الْحِجَلَاتِ ہزار
 کہ فرزندان رسول خدا کو حلقوم سو تو خون بہتا ہو اور رگما سو گردن اونکی خشک کافی جائین اور آل
 زیا دہ حلقوم آب سرد و سرخنک و سرد ہون پس مقام خاک اوڑانیکا ہو کہ سر سیاہم ششیں کو نیز و نیز
 قطرات خون چکتے ہون اور جسم اقدس رگ گرم پر پڑا ہو اور آل معاویہ اور آل زیا دہ گھر و زمین شاد
 و خورم ہون اور بستر نفیس پر سوئی ہون اور دھقران شکشا اور عترت شیر خدا یعنی وہ جناب نبیت
 و ام کلثوم کہ جنگی مانکا جنازہ شب کہ اوٹا تا شتران برہنہ سوار شدہ اونکی رسیان ستم سی بند ہو سنیہ

بتلا ہوا یہ حال بھی دیکھا مگر نیرید ملعون فراونین رہا نہ کیا بلکہ حکم کیا کہ انہیں ایسی قید خانہ میں قید کرو
 جہاں کھود ہو پین جلیں اور رات کو اوس میں بیگیں مگر خدا فرمایا صبر دیتا ہوں صاحب ادویہ کو
 کہ انہوں نے یہ ظلم سہو مگر دعا فرمادوں لعینوں کو کہ نہ کی ورنہ سب وہ لعین غارت ہو جائے روایت
 شصت و پنج فضائل اور عجبات جناب امام زین العابدین اور احوال شام
 جائیکا اور خانہ طلب کرنا زہیر کا کینری میں جناب ام کلثوم صلوٰۃ اللہ علیہا
 عَنْ الصَّادِقِ أَنَّهُ قَالَ مَن ذَكَرَنَا عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ دَمْعٌ وَلَوْ شِئْنَا جَنَاحَ
 الْبَعُوضَةِ جَنَابِ إِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقٍ فِي فَرَايَا كَيْسَ سَامِيٍّ ذَكَرَ مَصَابِيَهُمَا هُوَ وَأَوَّلُهُمْ سَوَا سَكَنِي
 أَنُو نَظَرْتُ أَلَا أَرَىٰ بِرَأْسِ كَيْسَ كَيْسَ هُوَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ رَبْدِ الْبَحْرِ تَوَخَّاهُ
 غَفَارَ تَامِ كَنَاهِ أَوْسٍ كَرِجْ شَاهِرٍ أَلَا أَرَىٰ كَيْسَ كَرِجْ شَاهِرٍ أَلَا أَرَىٰ كَيْسَ كَرِجْ شَاهِرٍ أَلَا أَرَىٰ كَيْسَ كَرِجْ شَاهِرٍ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْ بَنِي عَلِيٍّ مَصَابِيَ الْحُسَيْنِ أَوْ تَذَكَّرُوا وَحَلَسَ فِي مَجْلِسٍ أَوْ خَدَمَ أَهْلَ
 الْغَوَاكِ كَانَتْ زَارَتِي عَلَى الْعَوْشِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْ
 جَنَابِ رَسُولِ خُدَا فِي فَرَايَا جَوْشَنُ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ كَسْ
 أَوْ سَكَنِي بِمَجْلِسٍ تَامِ مِينَ سَكَنِي بِمَجْلِسٍ تَامِ مِينَ سَكَنِي بِمَجْلِسٍ تَامِ مِينَ سَكَنِي بِمَجْلِسٍ تَامِ مِينَ
 سَامِيٍّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرِجْ شَاهِرٍ مَرْتَبَةً دَوِيَّ أَنْ تُؤْمِنَا مِينَ أَكَا بَرِ الْبَلْخِ بِمَا تِي بَلَّتِ اللَّهُ الْحَوَامَ
 وَيَذُورُ قَبْرِ النَّبِيِّ فِي سَاكِنِ الْأَعْوَالِ حَدِيثِ مِينَ وَارِدِ هُوَ كَرِجْ كَرِجْ كَرِجْ كَرِجْ كَرِجْ كَرِجْ كَرِجْ كَرِجْ
 جِجْ خَانَةِ كَعْبَةِ أَوْ زِيَارَتِ رَسُولِ خُدَا كَوَاتَا تَامَا بَعْدَا سَكَنِي خُدَمَتِ مَوْلَانَا كُونِ جَنَابِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
 مِينَ حَاضِرِ هُوَاتَا أَوْ كَبْهَةِ تَحْفَاجَاتِ اِبْنِ شَهْرٍ كَوَاتَا تَامَا بَعْدَا سَكَنِي خُدَمَتِ مَوْلَانَا كُونِ جَنَابِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ
 لَهُ دَوَجَّتُهُ إِذَاكَ تَهْدِي لِحُكْمَا كَبِيرَةٍ وَلَا أَرَا لِحُكْمَا دِيكَ عِنْفًا دِيكَ إِكْبَارًا أَوْ سَكَنِي زَوْجِي
 كَمَا اِبْنِ شَخْصِ مِينَ
 وَهَ شَخْصِ تَبْهَو عَوْضِ مِينَ أَوْ سَكَنِي كَبْهَةِ مَوْلَا اِبْنِ عَوْرَتِ نَاقِصِ الْعَقْلِ جِسْكَو تَوْتَهْدِيدِ كَرْتِي هُوَ دَهَادِشَا
 دِنَا وَآخِرَتِ هُوَ اِبْنِ عَوْرَتِ كَبْهَةِ كَبْهَةِ خَلْقِ خُدَا مِينَ هُوَ سَبِ اِبْنِ مَلَكَ مِينَ هُوَ اِبْنِ مَلَكَ مِينَ هُوَ اِبْنِ مَلَكَ مِينَ
 هُوَ اِبْنِ مَلَكَ مِينَ هُوَ اِبْنِ مَلَكَ مِينَ هُوَ اِبْنِ مَلَكَ مِينَ هُوَ اِبْنِ مَلَكَ مِينَ هُوَ اِبْنِ مَلَكَ مِينَ هُوَ اِبْنِ مَلَكَ مِينَ

۱۱

بندگان خدا پروردگار و امام اور فرزند امام اور مقتدا ہمارا ہو اور فرزند رسول خدا کا ہو قلنا سمعنا
 ذلک منہ انما سکت عن سلا متابع جب اوسنی اپنی شوہر سے سنا تو وہ جب ہو گئی غرض دوسرے
 سال بعد ادا حج آیا خدمت امام علیہ السلام میں اور بعد حصول اجازت خدمت حضرت میں داخل ہوا
 اور سلام کر کر دست و پا چومو اور اوسوقت وہ حضرت طعام نوش فرما تو ارشاد کیا تو بھی کہا حکم
 بقدر خواہش اوسنی بھی کہا کیا شتم اُنّی یطست و ابریق فقام الرجل و اخذ الی برفیق
 لیصب الماء علی یدی الامام بعد از ان خادم طشت و آفتابہ لایا یہ شخص اوٹھا اور آفتابہ لیکر
 دست مبارک دہلا کر پرستید ہوا حضرت فرارشا دیکھا یا شیخ انت ضیفنا فلیف تصب الماء
 علی یدی اے شیخ تو ہمارا مہمان ہو چاہی ہم حق ممانداری بجا لادیں نہ کہ تو ہمارے مہمان نہ دہلا دے
 فقال الرجل احب ذلک اوسنی عرض کی سیرابی جی چاہتا ہو کہ حضرت کو ہاتھ دہلاؤں فقال
 الامام ان احببت ذلک فواللہ لا ریک سا حبت و ترضی و تقر بہ عینک یہ سنکر امام
 عالی مقام فرمایا اگر تو اس محبت سے ہاتھ ہمارے دہلا نا ہو تو قسم ہر خدا کی میں بھی وہ پیر تجھ کو کہنا ہوں
 کہ جس کو دیکھو تو راضی ہو اور انگلیں تیری خنک اور روشن ہوں یہ فرما کر ہاتھ دہلا کر آگے ٹٹٹ
 پانی سے بہا تو حضرت فرامو فرمایا سا ہذا فقال ماء الشیخ طشت میں کیا ہو اوسنی عرض کی پانی
 فقال بل ہو یا قوت احمر حضرت فرمایا پانی نہیں ہر بلکہ یا قوت سرخ ہیں مجھ کو فرمایا جو دیکھا
 اوس تو ٹٹٹ طشت میں یا قوت سرخ بہی ہیں پھر فرمایا پانی ڈال تا آگہ دو ٹٹٹ طشت پانی سے بہا
 فقال الامام سا ہذا فقال ماء فقال بل ہو زمرہ اخضر حضرت فرمایا اب کیا ہے
 عرض کی اوسنی پانی ہو حضرت فرمایا پانی نہیں بلکہ زمرہ دسبہ ہیں مجھ کو ارشاد کر دیکھا اوس تو قدرت
 خدا سے وہ پانی زمرہ دسبہ تھا پھر ارشاد ہوا پانی ڈال جب تمام طشت پانی سے بہ گیا تو فرمایا اب کیا ہو
 عرض کی اوسنی پانی ہو فقال ہو دہ آبیح حضرت فرمایا پانی نہیں ہر دیکھ یہ موتی سفید ہیں
 جب دیکھا اوسنی تو وہ پانی گوہر سفید تھو پس وہ متعجب ہو کر پاؤں پر گر کر باہر مبارک چوسنے لگا حضرت
 فرمایا یا شیخ کم یکن عندنا شیء نکافیت وہ اے شیخ ہمارے پاس کچھ مال دنیا سے نہ تھما کہ ہم

نہیں مہر کر
 بنادو بکنو
 روایت
 شام
 سید علی کا
 لجنہ
 حواسکی
 بخود تو خدا
 لہو صلی
 مہم اہل
 کم اور
 موصاف
 خدا پر
 الحوائج
 بلجی ہمیشہ
 سین
 ما فاکت
 زوہ
 ون کہ
 بادشا
 ت احمد

تجھے دے تو فخذ هذه الجواهر فاعوض بها عن عيوبها وادع
 ہر یونکا جو تو ہمارے لیے لایا کرتا تھا و اعتد ربتا عند زوجاتك لانها عتبت علينا وشرح عذرنا
 ہمارے طرف سے اپنی زوجہ سے کہ اوس نے ہم پر اکی بار عتاب کیا تھا پس اوس مرد مومن نے سر خجالت سے
 چکا لیا اور عرض کی کہ سیر میری زوجہ کو کلام سے اگوا گاہ کیا فلا شک انک من اهل بيت النبوة
 پس بیشک آپ اہل بیت نبوت ہیں غرض یہ وہ جواہرات لیکو حضرت سے رخصت ہوا اور زوجہ سے اپنی
 جا کو تمام قصہ بیان کیا وہ بولی کہ سیرا وین میں میری کلام سے اگاہ کیا وہ شخص بولا میں نے نہ کہا تھا کہ
 وہ جناب اہل بیت نبوت اور صاحب علم و معجزات ہیں فبجدت الله شاکوہ و اقصمت علی اعلیٰ
 ان یتعلما الی زیارتہ یہ سنو سچہ شکر کیا اوس رت نے اور قسم دی اپنی شوہر کو کہ اکی مرتبہ اوکی زیارت کو
 مجھے بھی لیجنا چاہیے دوسرے سال ارادہ حج کا کیا اوس نے تو زوجہ کو اپنی ساتھیہ لیا فصارا راہ میں عورت بیمار ہوئی اور
 جب یہ نہ سوزہ پہنچی تو گر گئی فجاء الرجل الی الامام بکلیا خزیئا و اخبروہ بموت زوجتہ پس شخص
 گریان نالان خدمت امام میں آیا اور عرض کی کہ یا حضرت وجہ میری مشتاق زیارت حضرت ہو کر آئی تھی مگر راہ میں
 بیمار ہوئی اور قریب ہو کر پہنچ کر اوس نے انتقال کیا فقام علیہ السلام و صلی رکعتین و دعا الله یدعوہ
 یہ سنو حضرت اوس اور دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی اور بعد فراغ دعا کو اوس سے مخاطب ہو کر فرمایا قم و ارجع الی
 زوجتک فان الله قد احياها بقدرتہ ایشخص و نہ اور جا کہ خدا نے اپنی قدرت کا نام سے
 تیری زوجہ کو زندہ کیا ہے یہ سنو اور نہا وہ شخص اور جلد چلا تا آنکہ داخل خیمہ ہوا قواھا جاکسہ فی
 حالہ الصحتہ پس دیکھا اوس کو وہ صحیح و سالم بیٹھی ہوئی ہے یہ نہایت شاد ہوا فقال لها کیف
 احیاک الله اور پوچھا اوس سے کہ بیان کر مجھے کہ خدا نے تجھ کو کیونکر زندہ کیا فقالت جاتی سلت الموت
 و قبض دوحی و هم ان یضعہا بیان کیا اوس عورت نے کہ آیا ملک الموت اور قبض روح
 کی سیری اور چاہا کہ پرواز کرے و اذا برجل صفتہ کذا و کذا و جعلت تعدا و صافہ الشریفہ
 کہ ناگاہ ایک بزرگوار ایسی شکل و شمائل کو تشریف لائے اور اوصاف حضرت کو بیان کی تھی اور شوہر اوس کا
 کہنا تھا سچ کتنی ہے و اسد میری شکل و شمائل میری مولا علی بن الحسین کی ہر قات فلما راہ سلت الموت

تو ایک شہر برہنہ پر سوار کیا تھا اور سر اقدس میری پدر بزرگوار کا ایک نیزہ پر تھا اور میری ہوپہ بیان
 اور بنین سب شہران برہنہ پر سوار پہنچے میری تہین اور گرد ہار نیزہ دار تھی وَاِنْ دَمَعَتْ مِنْ اَحَدِكَا
 عَيْنٍ فَرَأَسُهُ بِاللَّحْجِ حَتَّى دَخَلْنَا فِي مَشَقٍّ اور اگر کسی کا آنسو آنکھ سے اس مصیبت کو دیکھ کر
 نکلتا تھا تو اس کے سر پر نیزہ مار دیتا تھا اور زنی سے منع کرتا تھا اور روایات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب وہ جنا
 داخل دمشق ہوئی تو ایک شہر برہنہ پر تھی گلوں مبارک میں طوق آہنی تھا کہ اس کو صدیوں گما کر
 سے خون جاری تھا اور سو جہوی پاؤں زنجیریں اور وہ دست حق پرست کے جسکے وشتی بوسے لیتی تھی
 بغزوہ رسی کلیمین بندھی ہوئی تھی اور رو کر وہ جناب اپنی مصیبت میں یہ شعر پڑھتی تھی شَعْرُ اَقَادِدُ لَيْلًا
 فِي مَشَقٍّ كَأَنِّي مِنْ الرَّجْعِ عَبْدٌ عَابِدٌ عَنَّا كَصَيْرُ آه مَجْهُوسٍ ذَلَّتْ فِي شَهْرِ دَمَشَقٍ مِثْلَ لَاحِنِ
 جِسْمِ غَلَامٍ حَبَشٍ اور زنگبار کو لاؤ میں اور غلام ہی وہ غلام کہ جس کا آقام گیا ہوا اور کوئی اس کا مددگار نہ
 جَلَّ فِي رَسُولِ اللَّهِ فِي كُلِّ مَشْرِئٍ وَشَيْخٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَمِيرُؤُهُ حَالِ اَنكَبَ يَهِي جَانِي هِي
 لوگ کہ جد بزرگوار میری تو رسول خدا ہیں اور داد امیر امیر المؤمنین علی رضی بن فیکت کلم الخ
 دَمَشَقًا وَلَمْ اَكُنْ بِدَارِي بِرَيْدَةٍ فِي يَدِ اَيَّاسِيؤُهُ اَوْ كَاشَ كَهْجُو سَوْتِ آتِي اور میں اس شکل سے
 داخل دمشق ہوا کہ میری مجھ اس صورت سے قید سامنے اپنی دیکھتا پس اس شکل سے اوں جانکویں جاؤ تو
 تا داخل شہر ہوئی تو ماری خوشی کو نشان کھول ہوئی تو اوں تکبیرین کہتے جاؤ تو کہ ناگاہ ایک ہاتھ کی آواز
 آئی کہ وہ یہ شعر پڑھتا تھا شَعْرُ جَاوِدٍ اَوَّاسِيَا يَابَنَ بَلَّتْ مُحَمَّدٌ مُنْزَلًا يَدِ سَائِيَةٍ تَرْمِيْلًا فَوَّ
 ایفزندہ خیر رسول خدا کہ تیری سر کو یہ ظالم اس ذلت سے لاتی ہیں کہ خاک و خونین بہا ہوا ہے دیکھو
 اِذَا قُتِلَتْ وَانَّمَا قَتَلُوا بِلَتِ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ اور اوں سپر بہیدین قتل کر کے تکبیرین کہتے ہیں
 انہوں نے زمین قتل کیا مگر تکبیر اور تہلیل کو قتل نہ کرنا چاہتے تھے اِلَى قَصْرِ فَيْهَ عَجُوزَةٌ مَلْعُونَةٌ يُقَالُ لَهَا
 اُمُّ هَجَامٍ وَمَعَهَا كَوَارِجُهَا پس جب ہو غزوہ لعین سر اقدس لے ہوئی قریب ایک قصر کو کہ اوں میں
 ایک بڑھیا تھی نام اوس لعینہ کا ام ہجام تھا اور ساتھ اس کو کنیرین اس کی تہین قتل کر دیا
 الْحُسَيْنِ عَلَى قَنَاتٍ لِحَوِيلٍ وَسَيْبَتُهُ الْمُخْضُوْبَاتُ اَللّٰمُ جب اوس بھیا نے سر اقدس کو دیکھا کہ نیزہ

اور ریش اقدس خون و خضاب کی ہو بولی یہ سر کس کا ہو جو اگر ہو اور یہ بھیجے سر کس کو بہن فقہا کو
 لَمَّا هَذَا رَأَى الْحُسَيْنَ وَهَذِهِ الرَّؤُوسُ رُؤُوسُ أَصْحَابِهِ فَقَرَحَتْ قَرَحًا عَظِيمًا لَوْ كُنَ
 كما یہ سر حسین کا ہو اور باقی سر انکو اصحاب کو بہن یہ سنو وہ بھیجا نہایت خوش ہوئی وَ قَالَتْ لَجَوَارِ لَهَا
 نَا وَلَنْتَنِي حَجَّوَالَا ضَرْبَ بِهِ وَجْهَ الْحُسَيْنِ لَأَنِّي أَبَاكَ قَتَلَ إِنِّي وَلَعَلِّي خُوش ہو کر کہنے لگی
 کہنے لگی کہ مجھ کو ایک پتھر اٹھا دو کہ وہ بھیجا حسین کو منہ پر مار دو اور اپنی جیکو شاہد کر دو کہ اس کو باپ فر
 اوس لعینہ کو مایکوا اور شوہر کو قتل کیا ہو فَنَاوَلَتْهَا بَعْضُ الْجَوَارِي حَجَّوَالَا فَضَرَبَتْ بِهِ وَجْهَ الْحُسَيْنِ
 فَعَادَدَتْهُ وَسَالَتْ عَلَى شَيْبَتَيْهِ پس ایک کہنے لگی پتھر اٹھا دیا اے اوس بھیجا تو مارے عداوت کو
 رخ انور پر حضرت کو اس زور سے پتھر مارا کہ روی مبارک کو زخمون سے پر خون جاری ہوا اور خون کل
 ریش مقدس پر بہنے لگا فَلَمَّا نَظَرَتْ إِلَيْهَا أُمُّ كُلثُومٍ وَبَاقي السَّاعَةِ وَالْأَلْفَالُ وَاللَّهْمُ يَسْئَلُ
 یہ حال جو جناب ام کلثوم اور سب الہرم فر اور لڑکوں فر دیکھا کہ حضرت کو منہ پر خون بہتا ہے
 لَطْمُوا وَجُوهَهُمْ وَشَقَقُوا أَجْيُوهَهُمْ سب منہ پر طمانچہ مار فر لگو اور گریبان سب عورتوں فر پارہ
 کر ڈالو قَالَتْ زَيْنَبُ سَمَّ فَعَلَ هَذَا بِوَجْهِ أَخِي وَتَوَرَّعْتُ عَنْ زَيْنَبُ رُو كُو بُولِين امو لگو
 یہ ظلم میری بہائی میری روشنی چشم کو منہ پر کسے کیا پس کسے کہ کیا کہ اید خضر فاطمہ زہرا تمہاری بہائیکے
 منہ پر ایک بڑھیا فر پتھر مارا حضرت فر پوچھا کہ نام اوس لعینہ کا کیا ہو کہا لگو کون فر کہ ام ہجام اوس
 کہتے ہیں پس اوسوقت دختر علی ابن ابیطالب فر درگاہ قاضی الحاجات میں دعا کی اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْ
 عَلِيمًا قَصْرَهَا وَآخِرُهَا بِنَا الدُّنْيَا قَبْلَ نَارِ الْآخِرَةِ خداوند تیرے حسین پر اوس بھیجا فر
 شتم کیا ہو خداوند اگر دوسرا سپر اسکو مکا لگو اور جلا اس ملعونہ کو آتش دنیا میں قبل آتش جہنم کے
 فَمَا اسْتَمَّ كَلَامُهَا اَلَا وَقَدْ هَجَمَ عَلَيْهَا قَصْرُهَا وَآخِرَتِ فِيهَا النَّارُ فَمَا تَوَّأ وَآخِرُهَا
 فِي سَاعَتِهِمْ ابھی کلام جناب زینب تمام ہوا تھا کہ وہ مکان او سپر گرا اور قدرت خدا سوا میں
 آگ لگ اوتھی وہ اور جو اوس کو گرد و پیش تو سب مگنوا اور جل گنوا در داخل جہنم ہوئی پس جناب زینب
 شکر خدا بجا لائیں اور پھر اپنی بہائیکے جو روی مبارک پر خیال کیا اور انکی مصیبتوں کو یاد کیا بہت گند

روین ناگاہ وہ قافلہ دروازہ یزید تک پہنچا قال الراوی کنت ذات یوم فی مجلس یزید ابن
معاویہ اذ سمعت صیحات وذهقات راوی کہتا ہو کہ مجلس میں میں بیٹھا تھا کہ ناگاہ آواز شیون
و فوجہ کی میری کانیں آئی کہ دل میرا ہل گیا اور آنسو میری جاری ہوئی قرايت عشرين نسوة کسبنی اللؤلؤ
والتُرک قد غیبت وجوههن من اثر الشمس والحرق وخذوهن من اثر اللطم اللؤلؤ
تسبل پس دیکھا میں نے کہ میں عورتوں کو مثل بندیان ترک دروم کو اسکی مجلس میں لایا کہ سنہ وکر
حرارت آفتاب سے تغیر ہو گئی تھو اور رخسار اون کو طابخون سے نیلا تھو اور آنسو سنہ پر جاری تھو اس طور پر
زیر تخت یزید اونہیں کہہ کیا پس ایک ایک کا وہ شقی نام بتاؤ تھو کہ ناگاہ نظر یزید کی سلکینہ پر پڑی تو
یہ لڑکی کون ہو فقالت له وایک یا یزید انا من لا یخفی حسبه ولا یجمل کسبه جناب سلکینہ
کہا وای ہو تجھ پر یزید میرا سب و نسب کسی پر چھپا ہو میں ہوں بیٹی اوس حسین کی جیسے تیری فوج
تین دن کا پیاسا مثل گوسفند قربانی بیچ کیا یزید نے کہا ایسلکینہ باب فی تیرے حق کو بہلا دیا اور نزاع کی
سیری سلطنت میں فقالت له ولجک یا یزید انفس یقتل انی سلکینہ رو کر بولیں وای ہو تجھ پر
یزید میری باکو قتل سے تو خوش ہوتا ہو قال فجاء رجل یقال له دھیرہ فقال ایھا الایم یوہب لی
هذه المروءة واکاد الی ام کلثوم ائت الحسن راوی کہتا ہو کہ آیا ایک شخص مجلس یزید میں نہرا
اور یزید سے دست بستہ ہو کر بولا وای امیران قیدیوں میں سے ایک لونڈی میری خدمت کو لے دو اور
اشارہ کیا جناب ام کلثوم کی طرف کہ اسی میری کنیز کی لے دو اور ہاتھ بڑھایا خواہر امام کی طرف اور چاہا
کہ چادر سر سے لے لو پس جناب ام کلثوم اسکی یہ ہادی دیکھ کر بولیں قطع الله یدک یا عبد الله
خدا تیرے ہاتھ کو کاڑھیں خدا کہ تو مجھ کو کنیز بنا گیا کہ زہیرہ کو گمان تھا کہ یہ عورتیں ترک دروم سے قید ہو کر
آئیں ہیں پس جناب امام زین العابدین کو تاب نہ رہی اور رو کر بولی یا دھیرہ ہذا یدت یدت رسول
الله از زہیرہ جو لونڈی بنائیکو مانگتا ہو یہ بیٹی فاطمہ زہرا دختر رسول خدا کی ہو اور سب عورتیں
جو اس حال سے کہیں ہیں یہ سب بیٹیاں رسول خدا کی ہیں اور میں بیٹا ہوں فرزند دختر رسول خدا
زہیرہ یہ سن کر روتا ہوا باہر گیا اور دھنا ہاتھ کاٹ کر بائیں ہاتھ میں لے کر پیش جناب ام کلثوم آیا

اور رور و کر عرض کر فرما کہ برای خدا ای و تر رسول خدا مجموع بخشو کہ میز تمہیں نہ پہچانا تمہاری عرض کو
 باہر نکل گیا پھر اوس کیسے نہ کیا روایت شصت و ششم کہ اہت جناب فاطمہ تولد جناب امام حسین سے
 اور پہنچا اہل حم کا پیار پڑا و احوال ہر اقدیر کی جانور کو گلاب پہن کر کا اور اختلاف سر
 و فن ہونیکا خاتمہ سر کو بہشت میں جانو پر روی ابن بابویہ عین الصادق اٹھ قال روایت کی
 ابن بابویہ ز جناب صادق سر کہ انحضرت نے فرمایا ان جبریل نزل الی النبی فقال یا محمد ان اللہ یقرئک
 السلام و یبشیرک بمولود یولد لہ من ابنتک قال کلمۃ کہ ایک دن جبریل جانب جلیل سے جناب سالتاب کو خبر دین
 حاضر ہوئی اور عرض کی رسول اللہ خداوند عالم فرخندہ درود بعد بشارت دینی تمہیں ایک فرزند کی تمہاری خرنیکا خرقہ
 کیمان پیدا ہوگا و یقرئک السلام من بعدک اور بعد بشارت کو یہ بھی ہوا کہ اوس فرزند کو بعد تمہاری ہی قتل کی قال یح
 جبریل قل لونی لا حاجۃ لی فی مولود یولد من فاطمہ و یقرئک السلام من بعدی حضرت نے فرمایا عرض کر و بشارت
 خداوند عالم سے مجھ کو حاجت نہیں ایسے فرزند کی کہ فاطمہ کیمان پیدا ہو اور اوس سیر ہی است قتل
 کرے بعد سیر ہو پس گو جبریل اور ایک آن میں پھر ای و قال یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ان
 ذلک یقرئک السلام و یبشیرک انہ جائع ل فی ذریئہ الیمامۃ و الوصایۃ اور عرض کی
 جبریل فرما کہ ای رسول خدا پروردگار عالم بعد سلام کو یہ بشارت دیتا ہو کہ گردانی کا ذریعہ حسین
 امامت اور وصیت کو فقال النبی رضیت بذلک حضرت نے فرمایا میں راضی ہوں رضی خیر
 پھر کلاما ہیجا جناب سیدہ سر کہ ایفاطمہ تمہاری کیمان ایک فرزند پیدا ہوگا اور اوس سیر ہی است
 قتل کرے بعد سیر ہو فجوعت فاطمہ و ارسلت الیہ تقول لا حاجۃ لی فی مولود یولد
 منی و یقرئک السلام من بعدک نا جناب سیدہ یہ سنو بہت روئین اور کلاما ہیجا کہ ای پروردگار
 مجھے حاجت ایسے فرزند کی نہیں ہو کہ میری کیمان پیدا ہو اور تمہاری است اوس قتل کرے پس رسول خدا
 کلاما ہیجا ان اللہ جائع ل فی ذریئہ الیمامۃ ایفاطمہ خدایر فرزند کی اولاد میں امامت قرار
 جب یہ سنا جناب فاطمہ نے تو عرض کر ہیجا کہ اگر میرے فرزند کا یہ رتبہ ہوگا تو میں ہی راضی ہوں پس
 یہی مراد ہو فطمہ امہ کو کہا و وضعہ کو کہا سیر ہو حالہ ہوئین جناب فاطمہ ساتھ کر اہت کو

مُحَصَّنَةً بِاللَّحْمِ سِرَاقِدِس تَجَرُّدِ بَاگیا نیز ہو پر اور ریش مبارک خون سے خناب تھی اور ایک ظلم
 اوان لعینوں کا یہ تھا کہ جو راہ میں پوچھتا تھا ملے یہاں لَوْ اَمْسَى بِعِزِّهِ سِرَس کا ہو کہ جسو تم اس طرح
 سے خوشی خوشی یو جاتی ہو تو مارو عداوت کو حسین نہ کہتو تو بَلْ قَالُوا اُخْرِجْ عَلٰی الْاَسْبَابِ خَارِجًا
 فَحَا رَبَّنَا وَهَلْ اَرَا سَهْ بَلْ كِه وَه لعین اوس شخص کو کہ جس کا نام خدا فر حسین رکھا تھا خارجی
 بنا تو تھو اور کہتو تھو کہ خروج کیا تھا ہمارے امیر پر ایک خارجی فر ہم اوس سے لڑ کر یہ سہرا و سکا لا تو بین
 کیا بیان ہو کہ کیا ظلم و ستم اوس سِرَاقِدِس پر کُرو اوان ملعونوں فر اور کیا کیا معجزات اوس سِرَاقِدِس
 دیکھو مگر باز نہ آئی ظلم سے اپنی اور اکثر سنہ لون میں لوگوں فر جناب رسول خدا کو اور علی مرتضیٰ اور فاطمہؑ کو
 سِرَاقِدِس پر آکر روٹی ہوئی دیکھا اور رحم کھایا اور یہ اول سہر تھا اہل اسلام میں کہ نیز سے پر چڑھا یا گیا اور
 وہ سِرَاقِدِس اوس حال میں بھی تلاوت قرآن میں مصروف تھا زید ابن ارقم کہتے ہیں کہ میں اپنی غنیمین
 بیٹھا تھا کہ ناگاہ سِرَاقِدِس امام حسینؑ نیرہ پر قریب سے میری نکلا کہ حجرہ میرا روشن ہو گیا تو سنائیں
 کہ وہ سِرَاقِدِس یہاں پر تھا تھا اَمَّ حَسِبْتَ اَنَّ اصْحَابَ الْكُفْرِ وَالْوَقِيمِ كَانُوا مِنْ اَيَاتِنَا
 عَجَبًا اَيَا كَمَا كَيْفَا تُوْذِي اَصْحَابَ كُفْرٍ وَرَقِيمٍ تَوَاتَات هَامِي عَجَبٌ فَقَفَّتْ شُعْرِي عَلَيَّ وَكَادَيْتُ
 يَابُنَ رَسُولِ اللّٰهِ فَصْنَتَكَ اَعْجَبُ سِرَاقِدِس پر یال بد پر کھڑی ہو گئی اور میں پکارا ای فرزند رسول خدا
 قصہ تمہارا عجیب تر ہو قصہ اصحاب کف و رقیم سے یہ کہ کو میں حال حضرت پر بہت رویا اور سنہ پر
 اپنی طمانچہ مارو قال ثُمَّ عَلِقَ الْوَأَسُ الشَّرِيفُ عَلَى شَجَرٍ فِي الْكُوفَةِ وَهُوَ يَقُوْعُ رَاوِي كَتَاہُ کہ
 پہر جب سب محلات کوفہ میں پہر اچک تو سِرَاقِدِس کو ایک درخت میں لٹکا یا جب یہ ظلم کیا تو اوس سِرَاقِدِس
 یہ آیت پڑھی وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَنِّي مُنْقَلِبٌ يُنْقَلِبُونَ یعنی قریب ہو کہ جانیکو یہ ظلم کہ باؤ
 او کی کمان ہوتی ہو فَاجْتَمَعَتِ الطُّيُورُ حَوْلَهُ وَهُمْ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ اَيْسَ كَرَدَاوِس سِرَاقِدِس کو جانو
 جمع ہوئی وہ روٹی تھو اور رو رو کو یہ کہتو تھو وَيْلٌ لَّامَّةٍ قَتَلُوا ابْنَ بَنَاتٍ بَنِيهِمْ عَذَابُہَا اوان
 ظالموں پر جنہوں فر قتل کیا اپنی پیغمبر کو فرزند کو جب بھی وہ لعین سنبہ ہوئی اوسی طرح سے اوس
 سِرَاقِدِس پر چڑھا کر راہی شہر شام ہوئی اور حکم کیا ابن زیاد فر کہ انہیں راہ غیر شہر لیجانا اور ابطلان

بہت تر سنانا اور پانسو سوار ہمراہ کی وہ شقی الہیت عصمت کو شل لوتی اور غلاموں کو ذلت
 و خواری کی لہجہ جاتی تھی اور پانی اور کھانے کی ترسائی تو قبلی الا کھفالی فی ججوراً تمھارے فہم و
 ویقولون العطش العطش پس ماری پیاس کر کر کر ماؤنگی گو دین روز تو اور العطش العطش
 کر تو تو اس وقت بہار منت وہ میر جم اتنا پانی دیتو تو کہ پیاس بھی نہ بھیتی تھی حتی عبوروا علی
 جبل فیہ محلہ الوصاص فقام کلہ سبایا الحسین وکانت ذوجۃ الحسین
 حاکمۃ اس حال پریشان سے وہ گندرو ایک پہاڑ پر کہ وہاں کان فلکی تھی اور اکثر سوداگر
 وہاں سے نفع مند ہوتے تھے راوی کہتا ہے کہ قیدیوں میں ایک زوجہ جناب امام حسین کی محلہ
 تھیں جب پیاس نے سہون پر غلبہ کیا تو اون غریبوں نے وہاں کو رہنے والوں سے پانی مانگا اور کہا کہ
 ہم آل رسول ہیں اور پیاس سے مر تو ہیں ہمیں توڑ پانی دو اون بیدینوں نے دنیا اور اہل بیت حسین
 ماری پیاس کو تر تو تھی بیان تک کہ وہ بی بی امام مظلوم کی تر تو تر تو بیہوش ہو گئی اور لٹو لگی اور گڑ گڑ
 صد مومن سے وہ فرزند جو شکم میں تہا شہید ہوا اس صد مری آل بیت بہت غمگین ہوئے پس اس
 روز سحر قلعی وہاں سے غائب ہو گئی غرض اس پر بھی وہ لعین متنبہ نہ ہوئے اور رحم نہ کیا اور سر اقدس کو
 دلوں اوسی بڑا دبی کی لہجہ اور راہ میں عجائب سر اقدس سے دیکھ کر جاتی تو تاکہ داخل شام ہو
 جب اس اقدس کو آنیکی خبر یزید لعین نے سنی نہایت خوش ہوا اور حکم دیا کہ تمام سامان جشن میا ہوں
 پس سب مکان آراستہ ہوا اور کرسیاں طلائی اور نقرئی جانب میں ویسا رکھیں گئیں اور ان
 شراب خواری بھی میا ہوا اور انواع و اقسام کی چیزیں حاضر تھیں چنانچہ منقول ہے کہ ایک جانور
 کو ملا زمان یزید نے سکھایا تھا کہ روز جشن اس سے بھی سامنہ تخت کو حاضر کر تو تو اور ایک طشت میں
 گلاب اور ایک طشت میں مشک وغیرہ رکھو تو جب یزید آواز دیتا تھا تو وہ جانور اپنے مقام سے
 اڑ کر گلاب میں غوطہ مار کر مشک وغیرہ میں لٹکتا تھا پھر آواز دیتا تھا تو وہ جانور سر یزید پر گرا کرتا تھا
 اور گلاب و مشک چہرے کرتا تھا تو وہ لعین کہتا تھا کہ دیکھو میں ایسا امام ہوں کہ جانور تک میری اطاعت
 کر تو میں پس معمول سے اس جانور کو بھی اس جشن میں لاؤ کہ جو سر امام حسین کو آنیکی خوشی میں ہوتا

۴
 اس غلام کی حالت
 اس کا منہ اور سینہ
 اس کی ہڈیوں میں
 اس کی ہڈیوں میں
 اس کی ہڈیوں میں
 اس کی ہڈیوں میں
 اس کی ہڈیوں میں
 اس کی ہڈیوں میں

اوسکی مصیبت میں زمین و آسمان اور دریا راوی کتا ہو کہ یہ سنگی نرید لعین فرما رہی عداوت کو
حکم کیا کہ اس سر کو دروازہ مسجد دمشق پر لٹکا دو فَلَاحٌ عَلٰی اَبْکَابِ مَسْجِدِ دِمَشْقِ پس حکم سواوسکو
وہ سراقس دروازہ مسجد دمشق پر لٹکا دیا گیا جہاں پانچونے قتل کی نماز ہوتی تھی اور اذان ہوتی تھی
حضرت بتایا کہ وہ بھی کس منہ سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہتے ہوئے
حال آنگہ سر اون کو فرزند کا اوسی مسجد کو دروازی پر لٹکاتا تھا پس ایک اون حضرت کی یہ مصیبت
کہ اوس سراقس کا حال مفصل معلوم ہوا کہ وہ کمان دفن ہوا چنانچہ ایک روایت میں ہے
کہ جب بادشاہت عباسیہ کو ہوئی تو منصور فرزند نرید میں ایک طرف سرخ پایا غلام سواوس سے
حفاظت سواوس کہہ کہ گنج ہو گنجما ہی بنی امیہ سواجب اوس وقت فرصت کو لا تو دیکھا اوسین سر
ببارک امام حسینؑ ہو اور اثر خضاب نمایان تھا پس اوس کیر زمین پیٹ کر قریب دروازہ قواہ
مصل تیسری برج کو دفن کیا اور ایک روایت میں ہے کہ سلیمان بن عبد الملک فر اوس سہ کو
طلب کیا خزانہ سے تو دیکھا کہ استخوان سفید رہ گیا ہو اوس خوشبو کر کو دفن کیا اور ایک روایت میں ہے
کہ اوس کینے لیجا کر مصر میں دفن کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اوس نرید فر مدینہ میں ہیجا اور وہ قویہ
قبر جناب فاطمہ کو دفن ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ بیا کر بلا کر بلا میں مکتون اقدس سواوس کو
دفن کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اوس رسول خدا بہشت میں شام سے ایک چنانچہ روایت کی
ایک لعین فر اوان لمغنونین سے کہ جو موکل سراقس کو تو شام میں کہ نرید فر سراقس کو ایک جہن
رکھوایا جو مقابل اوس برج کو تھا کہ جبیں وہ شقی شراب پیتا تھا وہ شقی کتا ہو کہ چالیس لعین
اوس پر مقرر ہو گھبانی کو لوی میری نظر میں جو معرکہ کر لاتا تھا مجھ پر نہ آئی جب شب تاریک ہوئی تو سناؤ
کہ کوئی پکارتا ہو اے آدم ایو سبی اور اسی عیسیٰ آپس میں نون بزرگوار آئی مگر وہ ملاکہ پہر آواز آئی کہ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب رسول خدا روئے ہو تشریف لائے ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ
الْقُبَّةَ وَاَخَذَ الرَّاسَ مِنْهَا بِرَسُولِ خَدَارُو تھی ہوئی اوس برج میں گئی اور پانچ فرزند کو سواوس کا
سینہ سے لگایا اور بیقراری کرتی ہوئی حضرت آدمؑ پاس لائی اور کہا کہ اے حضرت آدمؑ دیکھا آپ نے

کہ میری امت فرزند حسینؑ کی کیا کیا ہیں حضرت جبرئیل حضرت کور و فرس و غمناک ہو کر عرض
 کر ڈیو گویا رسول خدا میں صاحب زلزله ہوں اگر حکم کرو تو میں زمین کو بلادون کہ یہ سب لعین اصل
 جہنم ہوں حضرت فرمایا مجھ پر یہ منظور نہیں ہے بلکہ اس خون ناحق کا انتقام خسر پر رکھائیں فرمایا
 جبرئیل کہ اگر حکم ہو تو ان چالیس کا فرو کو تو جہنم کو پہنچون حضرت راضی ہو کر پھر جبرئیل
 جسکے منہ پر ہونکتی تھی وہ جہنم داخل ہوا تھا جب نوبت میری پہنچی تو بیٹے فریاد کی کہ اے اللہ یا رسول
 حضرت فرمایا چور دو اسے خدا سے نہ بخشو اور سر اقدس اپنے فرزند کا لیکر جنت کو تشریف لے گئے اور
 وہ سر معلوم نہوار وایت شصت و ہفتہ فضائل جناب امیر و حال و فن ریاح شہی
 پھر قید اہل حرم اور خواب ہند اور آنا جناب شیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا کا قیامت
 میں رو بروئے خدا عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 لعلی علیہ السلام ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا فرمایا جناب امیر المومنین علی بن
 ابیطالب سے فرمایا یا علیؑ ان شیعتک ہم الفارزون یوم القیامۃ اے علیؑ تیرے شیعہ روز قیامت
 رشکار ہیں فمن اھان واحد منهم فقد اھانک ومن اھانک فقد اھانتی ومن
 اھانتی اذ خلّٰہ اللہ نار جہنم خالدۃ فیہا وبئس المصیٰر پس اعلیٰ جس شخص نے امانت کی ایک
 شیعہ کی تمہاری شیعوں سے اور سنی اعلیٰ تمہاری امانت کی اور جس نے تمہاری امانت کی اوس نے میری
 امانت کی اور مجھ کو ذلیل بنا دیا اور جس نے میری امانت کی اوس کو داخل کر گیا خدا تعالیٰ آتش جہنم میں
 کہ ہمیشہ رہے گا وہ اوس میں اور میری ہو وہ باز گشت یا علیؑ انت نبیؐ وانا سیدک روحک میں
 روحی و طینتک میں طینتی و شیعتک خلقوا میں فضل طینتک اے علیؑ تم مجھ سے ہوا میں
 تم سے ہوں روح تمہاری میری روح سے ہوا اور طینت تمہاری میری طینت سے ہوا اور شیعہ تمہارے
 خلق سے ہیں اوس طینت سے جو پہنچی تھی ہماری طینت سے فمن احبہم فقد احبنا ومن
 البعضم فقد ابغضنا ومن عادا ہم فقد عادانا ومن ودّہم فقد ودّنا پس اے علیؑ
 جس نے دوست رکھا تمہاری شیعوں کو اوس نے دوست رکھا ہمیں اور جس نے غضبناک کیا انہیں اوس

غضب ناک کیا ہیں اور جس زعداوت کی تمہاری شیون سراسر زعداوت کی ہوتی ہے اور جس نے
 محبت کی اور سراسر زحمت کی ہم سربا علیٰ اَنْ مِّنْعَكَ نَعْفُو لَهُمْ عَلَى مَا كَانَتْ فِيهِمْ
 مِنْ ذُنُوبٍ وَخُيُوبٍ اے علیٰ شیعہ تمہاری جتنی جاہلین ہوں گے گناہوں سراسر عیوب
 یا علیٰ اَنَا الشَّفِيعُ لَشِيعَتِكَ عَدَا اِذَا اَقَمْتُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ فَبَشِّرْهُمْ بِذَلِكَ اے علیٰ شفاعت
 کرو گناہ تمہاری شیون کی فردا کی قیامت جب کہ تم لوگ مقام محمود پر پس اے علیٰ بشارت دو ان شیون کو
 اس بات کی یا علیٰ شِيعَتِكَ سِيمَةُ اللَّهِ وَالنَّصَارُكَ اَنْصَارُ اللَّهِ وَاَوْلِيَائُكَ اَوْلِيَاءُ اللَّهِ
 وَحُزْبُكَ حِزْبُ اللَّهِ اے علیٰ شیعہ تمہاری تو شیعہ خدا کو ہیں اور انصار تمہاری انصار خدا ہیں اور دوست
 تمہاری دوست خدا کو ہیں اور لشکر تمہارا لشکر خدا ہے یا علیٰ سَعِدَ مَنْ لَوْكَ وَشَقِيَ مَنْ عَادَاكَ
 اے علیٰ نیک و سعید ہر وہ شخص جنہو دوست رکھا تمہیں اور شقی و بد بخت ہر وہ شخص جنہو دشمن
 رکھا تمہیں یا علیٰ لَكَ كُنُزٌ فِي الْجَنَّةِ وَاَنْتَ ذُو قُرْبَاهَا اے علیٰ تمہاری ہر وہ خزانہ جنت میں اور تم
 صاحب اختیار ہو اور صاحب تصرف ہو اور سکو و عین الصادق بیکار رسول اللہ فی ملائمت
 اصحابہ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک جناب رسول خدا باگروہ صحابہ
 تشریف رکھتے تھے وَاِذَا اَلَا سَوْدٌ يَخْلُوْنَ اَرْبَعَةً مِنَ التَّوَجِّ سَلَفُوْنَا فِي كِسَاءٍ يَمْضُونَ بِه
 اِلَى قَبْرِهٖ ناگاہ ایک حبشی مردہ کو چار حبشی اوٹھائے ہوئے ایک چادر میں لپیٹے ہوئے قبر کی طرف لے جاتے تھے
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيٌّ يَا لَآ سَوْدٍ قَوْضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ پس حضرت فرمادے
 کیا کہ اس حبشی کو میرے پاس لاؤ پس لا کر کہہ دو کہ میں نے اس کو حضرت کو حضرت فرماتے اور سکا کہو لاؤم
 قَالَ عَلِيٌّ يَا عَلِيُّ هَذَا رِيَاحٌ غَلَامُ الْبَنَاتِ اَنْصَارُ اللَّهِ اَنْصَارُ اللَّهِ اَنْصَارُ اللَّهِ اَنْصَارُ اللَّهِ اَنْصَارُ اللَّهِ
 اے علیٰ یہ تو ریاہ غلام انسان بنجار ہے فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللَّهِ سَا دَانِي قَطُّ اِلَّا وَجَّهٌ فِي قُبُورِهِ وَقَالَ
 يَا عَلِيُّ اِنِّي اُحِبُّكَ پس جناب تیرے عرض کی یا حضرت یہ غلام مجھ نہایت دوست رکھتا تھا واللہ
 یا حضرت جب مجھ پر دیکھتا تھا تو میرے ہون اور زنجیر و زین یہ میری تعظیم کو کہتا تھا اور عجز و اکسار
 کرتا تھا اور کہتا تھا اے علیٰ ابن ابیطالب میں نہیں بل سراسر دوست رکھتا ہوں پس یہ مراتب غلامی اور

محبت جناب امیر کو جب یہ سنا حضرت رسول خداؐ فرمایا کہ یہ علی ابن ابیطالبؑ کو دوست رکھنا تمہارا کام
 رَسُولُ اللَّهِ يُعْطَاهُ وَكَفَّتُهُ فِي ثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِهِ حَكَمَ كَيْفَ جَنَابِ رَسُولِ خُذَا ذَكَرَ اسْمُ غَسَلٍ وَادْرَكَ فَنَافَا اَوْ
 حضرت فرمایا کہ چون سے ایک کپڑا پہن و صَلَّی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَاسْتَبَعَتْہُ وَاسْتَبَعَتْہُ اِلٰی قَبْرِہٖ پھر حضرت فر
 نما پر ہی اوس حبشی پر پھر شایعت کی جنازہ کی حضرت فرما اور سلیمان بن اوس کی قبر کی طرف حصرا
 مقام افسوس ہو کہ ایک غلام کا تو دوستی جناب امیرؑ رسول خداؐ یہ پاس کرین اور اونکی فرزند کو ات
 اونکی بکھن و گو زمین گرم پر چھوڑ دین کہ سایہ آسمان تھا اور فرش زمین غسل اونکا خون تھا اور کفن
 ریک صحرا جانور اونکی مصیبت پر و تو غرض جب نعش حبشی کو حضرت لیجلی فسمیح النَّاسِ دَوِیْکَا
 شَدَّ يَدَاہِ فِی السَّمَاءِ پِسَ لَوْکَ سَمِعُوْا اَوَازَہٗ فَرَدَّیْ شَدَّ سَہْمَہٗ جَنَابِ آسْمَانِ سَوَاتِی تَمَّی فَقَالَ رَسُولُ
 اللّٰہِ اِنَّہٗ قَدْ شَیْعَتْہُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَبِیْلَہٗ مِنَ الْمَلَائِکَہِ پِسَ حضرت فرما گو نکلو اوس آواز سے حیران ہو کر
 فرمایا تحقیق کہ شایعت کو اسکو جنازہ کی آواز میں تشریف رقبیلہ ملا کہ کُفِّی کُلِّ قَبِیْلَۃٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
 مَلٰئِکَہٗ ہر قبیلہ میں تشریف رقبیلہ سے تشریف و اللّٰہُ سَا نَاکَ ذٰلِکَ اِلَّا لِحُجَّتِکَ یَا عَلِیُّ پھر جناب امیرؑ مخاطب
 ہو کر فرمایا قسم جو خدا کی اے علی یہ حبشی نہیں ہو چکا اس مرتبہ کو مگر فقط تیری محبت سے قال نَزَلَ رَسُولُ
 اللّٰہِ فِی الْحَدِیْمِ ثُمَّ اَعْوَضَ عَنْہُ ثُمَّ سَوَّیْ عَلَیْہِہُ اللّٰہُ دِکْبَہٗ غَلَامِ پُروری حضرت کی جناب صادقؑ
 فرما تو میں کہ پھر خدا و ترے رسول امیرؑ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبر میں اوسکی اور جب قبر میں اوتا رہا چکے تو نہ
 اپنا اوسکی طرف سے پھر لیا اور پھر انہیں چن فرما فقال لَہٗ اَصْحَابُہٗ یَا رَسُولَ اللّٰہِ دَانَاکَ فَکَ
 اَعْوَضَتْ عَنِ الْاَسْوَدِ سَاعَۃً ثُمَّ سَوَّیَتْ عَلَیْہِہُ اللّٰہُ فَقَالَ نَعَمْ جَبِ دَفْنِ سَوَافِغِ ہُوَ عَوَّضَ
 نے عرض کی یا حضرت دیکھا آہن آب کو کہ آپ فرقت دفن اوس حبشی کی طرف سے نہ پھر لیا تا
 پھر انہیں جنین حضرت فرمایا یونہی ہی سبب اسکا یہ ہوا وَلِی اللّٰہُ اَخْرَجَہٗ مِنَ الدُّنْیَا عَطَشًا
 رِیَاحِ حَبَشِی دُوسْتِ خَدَاجِ دُنْیَا سَوَّیَتْہَا فَبَاكَ دَنَتْ اِلَیْہِہٗ اَزْوَاجُہٗ مِنَ الْحَوَارِیِّیْنَ
 لِشَرَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَوَلِی اللّٰہُ کَانَ غَیْوَ دَانَا پِسَ اَمِیْنِ اَوْ سَیْطَرَفِ اَزْوَاجِ اَوْ سَیْطَرَفِ اَمِیْنِ اَوْ سَیْطَرَفِ اَمِیْنِ
 لیکر اور رِیَاحِ وَلِی خَدَانَا بِغَیْرَتِہٖ اَرْتَمَا فَاَکْرَهَتْ اَنَّ اَخْرَجَتْہُ بِالْظُّوْرِ اِلٰی اَزْوَاجِہٖ فَاَعْوَضَتْ عَنْہُ

پوست او کو چہرہ و کمر او تر گشتی بعض کتب معجزہ بین ہند زوجہ یزید سر روایت کی کہ جو کہ او سو کہا گشت
 اخذت صحیحی قوائیت بآئین السماء قد فتح ایلدن اونہیں ایمین کہ جب اہلبیت حسین شام
 میں قیامت میں سوتی تھی کہ دیکھا میں کہ ایک دروازہ آسمان کھل گیا و الملائکۃ یزولون کتاب لکھا گیا
 راس الحسین و ہم یقولون اور فوج فوج ملائکہ قریب مرقدس جناب امام حسین آفرین اور رورہ
 کہتے ہیں السلام علیک یا ابا عبد اللہ السلام علیک یا بن رسول اللہ یعنی سلام ہو تمہارے
 ابا یا عبد اللہ شہید راہ خدا سلام ہو تمہاری فرزند رسول خدا پر دیکھا کہ آسمان سے ایک ابر سفید نازل ہوا
 اور اس سے بہت سے شخص باہر آئے و فیہم رجل ذری اللون قمری الوجہ فاقبل یسعی حتی
 انکب علی ثنائیا الحسین یقبلہما اور اونہیں ایک شخص ہے کہ چہرہ منور او سکا مثل ماہ شب چارہ کرتا
 دیکھتی ہی سر حسین دور ایمان تک کہ او سو آگیا اون دندان مبارک پر کہ جیسے ظالم نے چٹری رکھی تھی گرا دیا
 اور اون دانتوں کو بار بار بوسہ لیتا تھا اور روتا تھا اور کہتا تھا حضرات وہ کون تھو وہ جناب رسول خدا
 کہ اون دانتوں کو مثل شیرینی کرچو سو تھو یا دلادی یا قوۃ عینی قتلوک و ما عرفوک و میں شرب
 الماء متعوک ہاں ایفرزند میرے ہاں ای روشنی چشم میرے ہاں جو قتل کیا اور تیرے مرنے کو نہ پہچانا اور تیرے
 دم ہی تجھ کو پانی نہ پایا دلادی یا جہدک رسول اللہ و ہذا ابوک علی بن المرقضی ای حسین یون
 نام تیرا رسول خدا یہ بابا تمہاری علی مرقضی ہیں اور مان تمہاری فاطمہ ہیں اس طرح سے ایک ایک عزیز کا
 نام لیتے تھو اور روتے تھو ناگاہ آنکھ میری دھست سے کھل گئی و اذا بنود قد انکسر علی راس الحسین
 ہیں دیکھا میں سر جناب امام حسین کو تو مثل خورشید نور سے طالع تھا پس چلی میں تلاش یزید میں کہ اس
 یہ خواب بیان کروں ناگاہ دیکھا میں نے کہ وہ شقی ایک خانہ تاریک میں منہ جانب دیوار کئی بھارتا ہوا
 اور کہتا ہوا مائی و قتل الحسین کیا چیز باعث ہوئی مجھ کو میں حسین ابن علی کو ناحق قتل کیا پس میں نے
 خواب اس سے بیان کیا وہ شقی سر جھکا کر ہو کر تھا فلما اصبیح استند علی حجر رسول اللہ جب صبح
 ہوئی تو یزید نے اہلبیت رسول خدا کو اپنی مجلس شوم میں طلب کیا فقال لھن ایما احب الیکن
 المقام عندی او الرجوع الی المدینۃ اور اہل بیت سے بولا کیا چیز تمہیں پسند ہے رہنا شام کا نہ

و حسرت یا جانامیزو کا فقالت اُم کلثوم اَوَلَا حُبَّ اَنْ تُلْحٰی اَنَا ذَاكَ النَّوْحَ فَنَحٰی عَلٰی الْحُسَيْنِ وَ
 نَقِمَ فَنَحٰی عَزَّوَجَلَّ حضرت ام کلثوم بولیں اور زیادہ ہی تین کچھ خوش نہیں آنا مگر یہ کہ خالی کروادو و اسطر
 ہمارے ایک مکان تا پہلے ہم اوسمین اپنویز اور غریب ستم رسیدہ ہیں و نگو پاس کو رولین اور ماتم داری کلین
 کہ جیسو وہ جناب شہید ہو ہیں تیری فوج زمین روزنیا اِنھَا النَّاسُ سَخِرْنَا بِکَ اِذَا کُنَّا اِکْرَامًا
 حضرت ویکے رواتما تو وہ شقی نیز و نسو مار تو قال الْعَيْنُ افْعَلُوا مَا بَدَّ لَکُمْ فَاَمْسَ بِاِخْلَادٍ طَائِفَةٍ
 وَ سَبَّحَ لَکُمْ یَزِیدُ بُولَا جُوچا ہو کرو اور ایک مکان وسیع اون کو دیو خالی کر دیا قَلَمٌ تَبَقَ الْیَوْمَ هَاتِفَةً
 وَلَا قَوْشِيَّةً اِلَّا وَاجْتَمَعَتْ عَلَیْهَا اَوْرَبُ زَنَانٍ بِاشْمِیَہ و قرشیہ جمع ہوئیں اوسمین ماتم پر سولہا
 کرو لَیْسَ السَّوَادُ وَاقْفَنَ الْعَوَاذَ اور سہو سیاہ کپڑے پہنے اور جناب زینب و ام کلثوم و سکیئہ
 اور باقی المیت نے بھی سیاہ کپڑے پہنے اور ماتم و شیون فرزند فاطمہ زہرا میں مشغول ہوئیں وَ قَبِلَتْ
 یَحْنُ مَدَّةً لَا سَبْعَةَ اَيَّامٍ اَسِطْرَحَ سَاتِ شَبَابَہ روز ماتم جناب امام حسین میں مشغول رہیں
 قَلَمًا کَانَ الْیَوْمَ النَّاسُ وَ انْقَضَتِ الْعَوْنَةُ دَعَا هُنَّ الْیَزِیدَ وَ عَوَضَ عَلَیْھُنَّ الْمَقَامَ
 جب انھوں دن ہوا تو یزید نے المیت کو بلا کر پھر ہنوی تکلیف دی فَاَبَوُا عَنْ ذٰلِكَ اَنْھُنَّ زَالِکَ
 کیا فَاَحْمَرَّ بِاِحْضَا الْعَمَلِ وَ زَیْنُهَا بِالْاَنْطَاعِ وَ صَبَّ عَلَیْھَا الْاَمْوَالَ پس اوس شقی نے
 چند ہوج اور کجا دی شگوائی اور پوشش اونکی ابرشیم سیاہ سوکی اور اوسپر کچھ مال بار کیا و قَالَ
 یَا اُمَّ کُلثُومُ خُذِي هَٰذَا الْمَالَ عِوَضَ مَا اَصَابَکُمْ اور وہ بھی بولا اے ام کلثوم لو یہ مال کہ عین
 تمہاری مصیبتوں کا اور یہ خون بہا میری حسین کو کس قدر وہ شقی خون حسین کو آسان سمجھا تھا فَبَلَکَتْ
 اُمَّ کُلثُومُ وَ قَالَتْ پس جناب ام کلثوم نے اختیار روز کلین اور بولیں یَا یَزِیدُ مَا اَقْلَ حَیَاتِی لَکَ
 سَوْدًا لِّلّٰہِ وَ حَمَّاکَ قَتَلَ اَهْلَ بَیْتِی وَ نَطَعَنَی عِوَضَھُمْ اے یزید کس قدر بھیجا ہو تو خدا تیرے منہ کو
 سیاہ کرے قتل کیا تو نے المیت کو ہمارے جو فرزندان فاطمہ اور پارہ جگر رسول خدا تھا اور مجھ کو ان کا خون
 دینا جو خدا کہ دو جہان ایک تار سے حسین کا خون بہا نہیں ہو سکتا اور مجھ کو کیا دینا جو خون بہا حسین کا
 دینا قیامت میں فاطمہ زہرا کو جب پایہ عرش آئی کپڑے کو عرض کریں گی یَا عَدْلُ یَا حَکِیْمُ اَحْکُمْ

بَنِي وَبَيْنَ قَاتِلٍ وَآلِیِّ الْعَادِلِ اِمْرُ حَكِيمٍ حُكْمٌ رَجَبِہِ مِیْنِ اور او مِیْنِ کہ جنون فُتُلِ کیا ہو میری فرزند حسین کو
 راوی کہتا ہے کہ جب جناب فاطمہ زہرا عرصہ قیامت میں تشریف لائیں گی تو ایک سنادی پکارے گی کیا
 اَهْلَ هَذَا الْمَوْقِفِ عَضُوا ابْصَارَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَالْحِمَّةُ الرَّهْأُ عَدْنَتْ رَسُولُ اللَّهِ اِی اہل محشر بندہ کو
 انگلیں اپنی تاکہ زبانیں فاطمہ دختر رسول خدا راوی فرمے صوم سو پوچھا کیا حضرت صوفت جناب سیدہ
 عرصہ قیامت میں تشریف لائیں گی تو انگلیں بند کرنا مردوں کا بجائے مگر عورتوں کی انگلیں بند کر نیکی کیا وجہ
 کہ یہ تو آپس میں محرم ہیں آہ آہ حضرت فرمایا کہ امی شخص وہ مطلوبہ اس شکل سے انگلی کہ کسی کتاب دیکھو
 نہوگی ایک ہاتھ پر تو دردندان شکستہ رسول خدا ہونگا اور دوش راست پر یہاں زہرا آلودا امام حسن اور
 دوش چپ پر جامہ چاک چاک و خون آلودا امام حسین پر عامہ پر خون علی مرتضیٰ گودین بغش محسن ہوگی
 اس صورت سے جب زیر عرش پہنچیں گی تو ناقہ سے اُلگو کر ادنیگی اور عرض کریں گی اِی عَادِلِ اِی حَكِيمٍ حُكْمٌ کر
 مجھے مِیْنِ اور میری فرزند کو قاتلوں میں پس حکم الہی ہوگا اِی فاطمہ داخل جنت ہو قَقُولُ لَا اَدْخُلُ حَتَّى
 اَعْلَمَ مَا صَنَعَ بِوَلَدِی الْحُسَيْنِ جناب فاطمہ عرض کریں گی میں داخل جنت نہوگی جب تک دیکھ نہوگی
 کہ میری حسین کو کیا سلوک کیا پس حکم ہوگا دیکھ اِی فاطمہ میان صحرای محشر قَنَّطَرُ مِیْنَا وَشِئَا لَکُمْ وَجَعَصُوا
 راست و چپ دیکھیں گی قَتَرِی الْحُسَيْنِ وَلَکِنَّ عَلَیْہِ رَاسُی پس ناگاہ او مِیْنِ جناب امام حسین پر
 نظر آئیں گے کہ بدن تمام تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے سینہ تیرہ دن سے چھنا ہوا خون میں ڈوب رہا ہو قَقْصُ خَصْرُ خَافَ
 عَالِیَہٗ وَتَصْرُخُ الْمَلَا فَلَکَ مَہْمَا وَتَقُولُ پس یہ حال حسین دیکھ کر جناب فاطمہ ایک چیخ ماریں گی کہ
 ملائکہ چیخ مار کر روا نہیں گوار جناب فاطمہ فرما دیں گی وَاَوَّلَادُہَا وَآخِرُہَا فَوَادَاہَا اِی فرزند میرے
 ہا اِی بیوہ دل میری روایت شصت و ہشت فضائل جناب فاطمہ اور حال نکاح اور
 خاتمہ احوال و دفن جناب امام حسین علیہ السلام اور باقی شہدائے اہل بیت و آلِ اَبِی تَالِبٍ
 فَالْحِمَّةُ سَمِیَتْ بِفَالْحِمَّةِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَطَعَ شِیْعَہَا وَمَوَالِیْہَا مِیْنِ نَاکِرِ الْجَحِیْمِ منقول ہے
 کہ جناب فاطمہ کا نام فاطمہ اس لیے رکھا گیا کہ پروردگار نے قطع کیا ہے شیعوں کو اس کو آتش جہنم سے اہل بیت
 پسند ہے جناب امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہ فرمایا کہ کوئی کفار جہنم پر کھڑی ہوگی اور

ہر شخص سے کہنا کہ ہذا اُمّوین و ہذا کافرو کہ یہ مومن ہو اور یہ کافر ہو
 ناگاہ ایک شخص کو لاوین گریں پروردگار از بسکہ نامہ عمل او سکا گناہوں سے برا ہوگا حکم کر لکھا
 عالم کہ اے ملائکہ لیجاؤ اسی سوئے جہنم اور داخل کرو اسو آتش جہنم میں پس ملائکہ اسی سوئے جہنم پہنچ گے
 جب قریب جناب فاطمہؑ کو پہنچ گاہ وہ اور نظر اوس معصومہ کی اوسکی کتابت پیشانی پر پڑ گئی اوس پر
 لکھا پائین کی ہذا اُمّوین یعنی یہ مومن ہو فتادئی فالحمہ یاربنا ویا سیدنا وسمیعتی
 فالحمہ و وعدتی یعقی شیعتی من النار وَاَنْ وَعَدَكَ الْحَقُّ وَلَا خُلْفُ لِلْمِعَادِ
 پس جناب فاطمہؑ جو نہیں اپنی غلام کو اس حال سے دیکھیں گی کہ فرشتے سوئے جہنم پر جاؤ ہیں بیتاب
 ہو کر پکاریں گی بار خدایا اے سید میری تو فرما رکھا میرا فاطمہؑ اور وعدہ کیا تو نے کہ میرے شیعوں کو نجات دے گا
 آتش جہنم سے اور وعدہ تیرا حق ہو اور خلف وعدہ نہیں ہے تو اے پروردگار یہ میرا شیعہ سوئے جہنم جاتا
 پس خدا ہر عظیم فرمایا گدھ قَتَّ یَا فَاطِمَةُ اَنَا سَمِعْتُكَ فَالْحَمْدُ لِحَقِّهِ کہتی ہو ایفا فاطمہؑ میں نے نام رکھا
 تیرا فاطمہؑ اور قطع کیا تیرے شیعوں کو آتش جہنم سے اور وعدہ میرا حق ہو اوس میں خلاف نہیں ہے
 لَئِنْ اَمَرْتُہٗ اِلَى النَّارِ لَاسْتَفْعٰی لَہٗ وَاَقْبَلُ شَفَاعَتَکَ وَیَطْمِئِنُّ عَلٰی سَلَامَتِیْ وَابْنِیَّائِیْ
 وَرُسُلِیْ قَدْ رَزَّکَ وَسَاوَرْتُکَ عِنْدَیْ مَگر ایفا فاطمہؑ اس پر حکم کیا میں اس شیعہ کو تیرے دوزخ کا
 کہ تا تو اوسکی شفاعت کرو اور میں شفاعت قبول کروں اور تیری قدر و منزلت جو میرے نزدیک
 وہ ظاہر ہو وہ ملائکہ اور انبیاء پر کیا رتبہ ہو جناب سیدہ کا خیال کیجئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
 بھی اوس جناب کو نہایت دوست رکھتے تھے کہ جب جناب فاطمہؑ حاضر ہوتی تھیں خدمت رسول خداؐ
 تو حضرت عظیم کو جناب فاطمہؑ کی کھڑی ہو جاتے تھے اور برابر اپنی ہٹاؤ تھے اور نہ پرستے رکھتے تھے اور بوسہ
 ایک دن عائشہؓ نے کہا اے رسول خدا یہ نہیں چاہیو کہ باپ بیٹی کی تعظیم کرو اور اسقدر پیار کرو فرمایا
 حضرت نے کہ ایسا شیعہ نہیں جانتی تو کہ بڑی قدر ہو اسکی خدا کا اور مجھ اس سے بڑی بہشت آتی ہو اور
 احوال شادی جناب سیدہ میں یوں لکھا ہو کہ جب وہ معصومہ بلوغ کو پہنچیں تو اکثر مہاجرین و
 انصار فرستد عائشہؓ کی کی حضرت نے فرمایا مگر فاطمہؑ میں اختیار خداوند عالم کو ہے جس سے حکم

تزوج کا ہوگا اور سکو ساتھ فاطمہ کا عقد کرونگا اکثر لوگوں نے کہا جناب امیر سو کہ آپ بھی اسد عباس
 امر کی کچھ حضرت نے فرمایا مجھ کو شرم آتی ہو حضرت سے عرض کرتے ہو عرض الیکار کہاں شرم دیا آئے
 جناب امیر خدمت رسول خدا میں اور بیٹہ کر شرم سے عرض کرتے ہو کہ جناب رسول خدا نے فرمایا اے علی
 تم خواستگاری فاطمہ کو آئی ہو حضرت نے شرم سے سر جھکا لیا اور عرض مطلب کیا فرمایا رسول خدا نے پیش
 از آنکہ تم میری پس او نازل ہو جبریل اور اے ایک حریر سفید بشت سے اور کہا مجھے کہ آج سب ملائکہ آئے
 چہارم پر جمع ہیں اور جو رونکو حکم زینت کا ہوگا اور پھر مجھ کو حکم ہوا کہ کاح فاطمہ زہرا حبیبہ حبیب خدا کا
 ساتھ دوست خدا علی ابن ابیطالب کر پڑھ پڑھ فرمایا خدا نے مین فاطمہ کو علی سے تزویج کیا اور او سپر فرشتوں کو
 گواہ کیا اور انکی گواہی اس حریر میں لکھی ہو پھر حکم ہوا کہ تمہارا سامنی پڑھوں اور پھر اس پر شکستہ ٹھکر کر
 رضوان خزینہ دار بہشت کو سونپوں اور اے رسول خدا حکم ہوا درخت طویز کو کہ جو کچھ چلی ہوں اور یورو
 گرا دی اور شمار کر علی و فاطمہ پر سیس اوس تصدق کو علی اور فاطمہ کو لوٹا فرشتوں نے اور جو رن تو ہیں
 حورین تاروز قیامت ہدیہ بھیجیں گی ایک دوسرے کو لیا اور فرخ کر نیکی کہ ہم نے یہ تصدق علی و فاطمہ کا پایا ہوتا
 پس جناب رسول خدا نے حکم کیا تاسب مسجد میں جمع ہو کر سب سامنی طاہرین بھی نکاح پڑھا اور پانچ
 درہم کا مہر مقرر کیا اور ایک دینار تین سو کہ جب جناب سیدہ نے سنا حال مہر تو عرض کی اے پر بزرگوار کیون
 آج مہر میرا مال دنیا سے مقرر کیا فرمایا رسول خدا نے پھر کیا منظور ہو تجھ کو اے بارہ جگر میری عرض کی جنت
 سیدہ نے کہ میں تو چاہتی ہوں کہ عرض میں اسکو نجات شیعوں کی مقرر ہو روز قیامت کو پس یہ سنکر جناب
 رسول خدا چپ ہو کر ناگاہ جبریل نازل ہو کر ایک قطعہ حریر بشت سے لے کر ہوا اور دو سطریں بخط بنی
 لکھیں تھیں او سپر بعد تحفہ سلام کے کہ امی حبیبہ میری اگر مرضی نہ ہے اسی پر ہو تو ہم بھی اسی پر راضی ہیں
 پس تو منہم نو کہ خداوند عالم نے یہی مہر تیرا قبول کیا اور روز قیامت کو سب شیعہ تیرے شریک ہیں
 رسول خدا بہت خوش ہو کر جناب سیدہ نے سنے سجدہ شکر کیا اور اوس نوشتہ کو آنکھوں سے لگایا اور
 اسی پر سجدہ کیا اور وصیت میں فرمایا کہ اسی میری کفن میں رکھ دینا انا اس سند سے اپنی غلاموں کو بخشاؤں
 اور روایت نام محمد باقر علیہ السلام مہر جناب سیدہ خمس دینا لٹ بہشت چار دینا ثابت ہوتا ہوا درکت

اہل سنت میں یہ حدیث مرقوم ہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ اِنَّ اللہَ دَوَّجَ عَلَیْکَ
 یَفَاحِمَہُ وَجَعَلَ صَدَاقَہَا الْاَرْضَ یعنی رسول خدا فرمایا تحقیق کہ خدا تو تزیج کیا علی کو ساتھ
 فاطمہ و نضر رسول خدا کو اور گردانا منہ فاطمہ کا تمام روی زمین کفن منشی علیہا وَاغْضَبَہَا فِی
 شَیْءٍ کَانَ مَشِیْئَہُ حَوَامَا پس جو شخص چل زمین پر اور غضبناک کرے فاطمہ کو کسی چیز میں حرام ہے
 اوسو چلنا تک زمین پر پس حضرات اب جاب غور اور مقام سریشیو کا ہو کہ جسکے نہر میں تمام روی زمین
 اوسکو پاس ایک باغ کو بھی لعین دیکھ نہ سکو اور اسپر اوسو غضبناک کرے اور اوسکو فرزند حسن کو رخصت
 رسول خدا میں دفن کر خوف سو ایک ملعونہ فرزند یا اور جنازی پر اوس جناب کو تیر لگوئی کہ سات تیر جسم
 اقدس سو اوس معصوم کو لگا لگو اور وہ حسین فرزند فاطمہ زہرا جو زبان رسول جو سکی ملا تھا تین دن
 اوس وریا پر کہ جو جناب فاطمہ کو مہر میں تھا پیاسا رہا اور تمام روی زمین تو جناب فاطمہ کو مہر میں ہو
 اور افسوس جناب امام حسین کو ایک کو موافق زمین دفن کونہ ملے ہزاروں کافروں کو عمر سعد شمشیر
 دفن کیا اور چھوڑا سیکور و کفن بالک زمین و آسمان کو کہ اوسکی غریبی پر جانوران صحرا و قزو اور جنات
 نوحہ کرے تو شیر تصدق ہو تو اور پچھارین کہا تو اور دیا کی طرف دیکھتی تھی اور رو تو کہ اسی دریا پر
 امام پیاسا شہید ہوا اور کچھہ پرندی سایہ کرے تو اور کچھہ پرندی شل جانور فوج کر زمین پر ترے تو
 اس مصیبت سو نقش اقدس ریگ گرم پر پڑی رہی کہ خون میں ڈوبی ہوئی تھی اور ریگ صحرا
 اور اور کر پڑتی تھی اور اکثر روایات سو معلوم ہوتا ہے کہ تیسرے دفن مہربانی اسد فرحم کہا کہ اوس جناب کو
 دفن کیا اور بعضی روایت سو یوں ثابت ہوتا ہے کہ جب جناب امام زین العابدین علیہ السلام
 شام سو سر اقدس کو لیکر تشریف لائے تو نقش اقدس کو اوسیطرح سو خاک و خون میں غلطان میں
 کر بلا پر پڑا دیکھا چنانچہ منقول ہو کہ جب یزید لعین اپنی افعال ناشائستہ پر نادام اور پشیمان ہوا تو طلب کیا
 بیمار کر بلا حامل ریخ و بلا کو قید خانے سو اور کہا کہ یا بن رسول اللہ جو کچھہ اسباب سفاک ہو چاہی ہو فرمایا
 یہ سنکے حضرت فرمایا ای یزید ہمیں کچھہ درکار نہیں ہو مگر ان تین حاجتوں کو میری بر لا ایک تو یہ ہے
 کہ اگر تجھ کو میری قتل کا ارادہ ہو تو میں موجود ہوں اور اگر میرا قتل منظور نہیں ہو تو میری بہو بیوں و بہنو کو سزا

ساتھ کر مدینہ میں پہنچا اور یہ کہ سوا میری ان کا کوئی محرم نہیں ہوا اور دوسری سر میری باپ کا مجموعی
 اور تیسری اسباب ہمارا جو تیر می فوج لوٹ کر لائی ہو سنگوادی نیزینہ حکم کیا کہ اسباب انکا لاؤ پس وہ
 شقی اسباب لائی لگے جب اوس میں علم جناب عباس علیہ السلام کا نظر آیا تو جناب زینب رضی اللہ عنہا اور
 بولیں آہ یہی علم روز عاشورا میری بہائی عباس کو کاندھ پر تھا کہ ناگاہ ایک لعین دست بقیچہ لایا اور
 پیش نیزینہ ملعون لاکر کھولا اور کہا کہ اے میری جانہ حسین ہو کہ بعد قتل اوس جناب کو میں جسم سے اوتار لیا
 اور بدن کو اوٹ کر زمین گرم کر بلا پر برہنہ چھوڑ دیا تھا نیزینہ لعین نے جب اسے دیکھا تو وہ جامہ ٹکڑی ٹکڑی تھا نیزینہ بولا
 خطاب کر کہ حضاری تعجب ہو کہ حسین دعوی امامت کرتا تھا اور ایسا جامہ پوشیدہ پہنتا تھا پس لوگوں نے
 کہا اے میری جامہ پوشیدہ نہ تھا بلکہ یہ سب تلواروں سے ٹکڑی اور تیروں سے غریب ہوا ہے یہ سب نیزینہ نے
 سر اقدس امام کا امام کو دیا اور بشیر کو ہمراہ کیا پھر پیار کر ملا کر لیا اے نیزینہ میں عماریان سیاہ طیار کر واد
 کہ ہم ماتم دار فرزند رسول خدا میں پس نیزینہ سیاہ عماریان سنگوائیں اور اہل بیت سوار ہو کر لگے جب بیت
 سواری جناب زینب خاتون خواہر امام مظلوم کی پہنچی تو اوس بنی زفریاد و احسیناہ و اسطلو ماہ کی
 ہنڈ کی اور پکاریں اے عباس کہاں ہوا می قاسم کہاں ہوا علی اکبر تم کیوں میری آنکھوں سے نہان ہو کہ
 عمار میں تو تم مجھے ماتہ پکڑ کر سوار کیا کہ تو عرض جناب زینب وئی ہوں سوار ہوئیں تو پھر تمام اہل بیت
 عمار یونین رو کر ہوئے سوار ہوئے اگر تو جناب زین العابدین گھوڑیہ سوار اور پیچھو سب اہل بیت گریان و
 نالان چلنا تاکہ کر ملا پہنچو تو دماغ خوشبو سے معطر ہو گئی بشیر کہتا ہے کہ میں اس وقت گھوڑیہ سوار تھا کہ لگا
 گھوڑا سیرا چلنے سے رک گیا اور دیکھا میں کہ زندہ ہا می شہار اور آہو اور شیر و گرگ جا بجا بیٹھیں ہیں پھر اگر بڑا تو
 دیکھا کہ بہت سے بڑے جمع ہیں اور شور مچا تو میں پس شیر کی بو کو ڈا سیرا اگر نہ ہڑا اور قریب تھا کہ میں
 شیر و نگو خوف سے ہا گون کہ امام زین العابدین نے پکارا کہ اے بشیر کیوں دڑتا ہو کوئی انہیں سے تجھو اذیت
 نہ لگا کہ یہ سب ماتم دار میری پر مظلوم کہ ہیں اور اہل بیت کو پکاری کہ اب اوترو اور متوجہ ہو کہ ہم قتل شدہ
 پہنچو یہ سنگو سب اہلیت اوتری اور امام کو یہ فرما کر تاب ضبط نہ رہی عامہ سے اوتار ڈالا اور گریان کو
 چاک کیا اور با برہنہ ہو کر قتل کی طرف رو کر ہوئے چلے اور اس قدر رو کر بیہوش ہو گئی بشیر کہتا ہے کہ میں

اور قریب جا کر عرض کی مینو اے مولا اگر آپ اپنی یہ شکل بنائیں گے تو اہلیت کو کون سنبھالو گا یہ سن کر حضرت
غش سوا نگہیں کہول دین اور پھر روئی ہوئی چلے جب قریب اون طائر کو پہنچ کر تو وہ طائر نے اختیار
شور مچا کر لگے اور آہواور شیر قدم اقدس پر گر کر اون پاؤں پر کہ جن میں ظالمون نے بیڑیاں اور زنجیریں
پننائیں تھیں انکھیں ملنے لگی اور بڑا اختیار روئی تو اور معلوم ہوتا تھا کہ اونہیں پر سادہ تر بہن شہید کر بلا کا
پس وہ جناب بیتابی اون بڑا نونکی دیکھ کر روئی تو اور اونکو حق میں دعا خیر کرئی تو اور ہمسرا جناب
ہو کر فرمایا کہ اے بشیر طیاری کہ کہ میں نعشما ع شہدا کو دفن کروں عرض کی مینو اے مولا نعشیں شہدا کی گمان
ہیں حضرت نے فرمایا اے بشیر یہ آہواور یہ گرگ اور شیر جو تو دیکھتا ہے یہ سب چالیس روز میرے در شہید
روئی ہیں اور اوس جناب کو نعش کی چوکی دیکھو ہیں اور یہ پرندے اوس جناب پر روئی ہیں اور اوس
جناب کی نعش اقدس کو اپنی پروں سے چپا کر ہیں کہ جسم اقدس پر نور چشم ہو کر دھوپ نہ پڑے پادشہ کے آگاہ
صدای و احسیناہ و والماہ کی دوطرف سے آئی لگی عرض کی مینو اے مولا یہ آواز روئی کی کسکی آتی ہے
حضرت نے ارشاد فرمایا اے بشیر جو آواز کہ داہنی طرف سے آتی ہے یہ آواز جنات کی ہے کہ میرے در عالمقادر
کو ماتم ہیں شب و روز روئی ہیں اور جو آواز جناب چپ سے آتی ہے یہ انبیا اور حورین جناب رسول خدا
اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کو ساتھ روئی ہیں یہ فرما کر نعش اقدس امام پر تشریف لیگے اور عجیب
حال سے دیکھا اوس نور چشم رسول خدا کو کہ خاک و خون میں غلطان زمین پر پڑی ہیں دست اقدس
بدن سے جدا ایک سمت پڑی ہیں حضرت اس شکل سے نعش اقدس دیکھ کر بہت روئی پھر دیکھ سنبھال
قبر کو دفن میں مشغول ہوئی تین کلنگ زمین پر ماری تھو کہ ایک قبر ظاہر ہوئی اور اوس میں ایک لوح
تھی کہ اوس میں بخط جلی یہ لکھا تھا ہذا آقبو حُسَینِ ابنِ عَلِیِّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ یعنی یہ قبر حسین
پسر علی ابن ابی طالب کی ہے اور جب بیمار کر بلائی جا ہا کہ اوس نور خدا کو قبر میں اوتار میں دیکھا کہ دو
ہاتھ سناہ بدستہاں جناب فاطمہ عتر نمودار ہوئی اور آواز آئی کہ اے نور دیدہ حسین کے لامیرے نور دیدہ اور
زینت آغوش کو کہ ما اوسی آغوش قبر میں سولاؤں پس اوس آفتاب امامت کو نیز زمین پیمان کر کر
قبر کو طیار کیا تو خوب روئی اور سب اہلیت رو کر جان کہوئی لگو جناب زینت فرماں سر کر کہول

اور جناب ام کلثوم قبر سویشی تھیں اور اس دل پر دروس و روتی تھیں کہ سیکو ماب سب کی نہ تھی پس جناب
امام زین العابدینؑ فرمود صبر کر کر سکو دلاسا دیا اور باقی شہدا کو دفن میں مشغول ہوئی جناب علی اکبرؑ
پائنتی پدر بزرگوار کو دفن کیا اور سب شہدا کو جہان جہان نشان تھو وہاں دفن کیا تجلش جناب
عباسؑ میں سو فرات گئی دیکھا کہ نعش جناب عباسؑ دست بریدہ کنارہ فرات پر پڑی ہو خوب روجی
اور وہیں اوس جناب کو دفن کیا پھر وہو نہا نعش حضرت عکرم کو تو پایا اوس دور وہاں سوا اور سب کایا
کہ ایک روایت میں مذکور ہے کہ بعد شہادت جناب امام حسینؑ آئی مادر خراور لعلی نعش اقدس عکرم اور
کستی تھی کہ اسی فرزند ناحق تو ز اپنی جان دی حسینؑ کے ساتھ کہ ناگاہ وہ نعش بکراست امام حسینؑ اونٹ
بیٹھی اور اوس ملعونہ کو اس بات کو جواب میں ایک پتھر اونٹ مارا کہ وہ بیجا جہنم واصل ہوئی پس
حضرت عکرم کو امام زین العابدینؑ دفن کیا اور قبر اونکی مانگی بھی قریب ہو جو مشرف زیارت ہو حضرت حرکی
ہوتا ہی پہلو اوس ملعونہ کی قبر پر پتھر مارتا ہی پھر تشریف لائے امام قبر جناب امام حسینؑ پر اور خیمہ برپا کر
اوسمین ماتم امام علیہ السلام برپا کیا جناب زینبؑ قبر سویشی شبانہ روز پلٹی رویا کین اور قبر سو جدا
نہوئیں جب ہوشیں آئیں تو خیال جناب سیدہ میں پکاریں اے امان تمنی ہم غریبون کی کچھ خبر ملی آہ
اس امت جفا کار فریقین دان پانی تمہاری فرزند کو نہ دیا اور پیاسا شہید کیا پس جناب امام زین العابدینؑ
علیہ السلام فرما کر ہو پھی کی خدمت میں عرض کی کہ اے عمہ شہادت پدر بزرگوار فر تو شادی دنیا کو
ہم سے چھڑایا اور میرا جی کب چاہتا ہو کہ اس قبر کو چھوڑ کر جاؤں مگر وصیت اوس جناب کی ہے کہ جو نہ
رسول خدا پر جاؤں اور خبر شہادت سناؤں اور میری بابا فیہ وصیت کی ہے کہ دوستوں کو میری میرا
سلام کہنا اور کہیو کہ میں تمہاری پیو خشک گلا کٹوایا ہے جب آب سرد پیو تو میری پیاس کو یاد کرنا حضرت
یہ وصیت آخری امام کی کچھ اونہیں دوستوں کو لیونہیں ہے بلکہ یہ وصیت سب دوستوں کو لیے ہے
کہ تم سبکی شفاعت کر لیو تین دن کی پیاس میں گلا کٹایا ہو غرض جناب زینبؑ فرما کہ ایفرزند ہمیں
وطن جانا مبارک ہو مجھ تو ہمیں رہنور و حضرت فر عرض کی کہ اے عمہ بابا کی بھی یہی وصیت ہے اور
میں بھی تو امام واجب الاطاعت ہوں جناب زینبؑ ناچار اونہیں اور قافلہ راہی مدینہ ہوا روایت

شصت و نهم ثواب گریہ اور ربانی الہیت کی زندان سحر و انا کر بلا میں اور داخلہ
 مدینہ کا پھر گریہ امام زین العابدین قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ ذَكَرَنَا عِنْدَهُ
 فَقَاضَى مِنْ عَيْنَيْهِ وَكَوْنُ مِثْلِ دَاسٍ الذَّبَابُ جَنَابٌ صَادِقٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَّاهُ بِسْمِ سَانِ
 ذِکْرِ صَائِبِ ہمارا ہو وی اور ہمارا غم و الم کو دور دے ویں اگر اوسکی آنکھوں سے بقدر سرکس آنسو ہمارا
 خفوا للہ دُوبُہُ وَلَوْ کَانَ مِثْلَ دَبْدَبٍ الْجُودُ خُذُوا مِنْ غَفَارِ مَا کُنْتُمْ تَکْفُرُونَ اوسکو بخشا ہو اگرچہ کثرت ہو
 گناہوں کی مانند کف دریا کو ہو وی و عَنَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ بَکَى اَوْ اَبْکَى ثَلَاثَ لَیْلٍ فَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ
 دوسری حدیث میں ہے کہ جناب صادق علیہ السلام فرمایا کہ جو شخص ذکر صائب ہمارا کر کر و رو
 یار دلا وی نہیں آویس کو خدا اوس پر بہشت واجب کرتا ہے و مَنْ بَکَى اَوْ اَبْکَى عَشْرَ لَیْلٍ فَلَهُ الْجَنَّةُ بلکہ جو
 رو وی یار دلا وی دس آویس کو خدا اوس پر ہی بہشت کو واجب کرتا ہے و مَنْ بَکَى اَوْ اَبْکَى وَاحِدَ لَیْلٍ
 بلکہ جو رو وی یار دلا وی ایک شخص کو خدا اوس پر ہی بہشت کو واجب کرتا ہے و مَنْ بَکَى اَوْ اَبْکَى فَلَهُ الْجَنَّةُ
 بلکہ جسے رونانہ آوی اور وہ صورت رو ذوالونکی بنا وی خدا اوس پر ہی بہشت کو واجب کرتا ہے
 فَإِنْ مَنْ لَمْ یَحْزَنْ عَلٰی مُصَابِنَا فَلَيْسَ مِنَّا اورو جو شخص ہماری مصیبت سزا ور دل ہی اوسکا
 مخزون نہ ہو تو وہ شخص ہماری شیعوں سے نہیں ہے فَإِنَّهَا الْاِخْوَانُ اَیُّکُمْ یَذْکُرُ عِنْدَهُ مُصَابِیَ
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا یَحْزَنُ قَلْبُهُ وَلَا یَسْئَلُ دَمْعُهُ یَسْ فِي الْحَقِیْقَةِ اسی برا دلا یا فی
 کون ہے تم میں سے کہ بیان ہوں اوس کو اگر مصیبتیں جناب امام حسین علیہ السلام کی اور اوسکا
 دل نہ جلا اور در دین نہ آوے اور اوسکی آنکھوں آنسو جاری نہوں لَانَّهُ وَقَعَ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ
 اَلَّتِیْ اِنْ وَقَعَتْ عَلٰی الْجِبَالِ صَادَتْ کَالرَّیْمِ وَاِنْ وَقَعَتْ عَلٰی الْاَیَّامِ صَادَتْ لَیَالِیِ
 اسواسطے کہ وہ مصیبتیں اوس جناب پر پڑی ہیں کہ اگر وہ مصیبتیں پیار و پیڑ پڑتیں تو پیار ٹکڑے
 ہو کو خاکستر ہو جا تو اور دنوں پر پڑتیں وہ مصیبتیں تو وہ شل شب تاریک کو ہو جا تو اور وہ پتھر
 پڑتیں تہا رے آفا پر کوئی شمار نہیں کہ سکتا و مِنْهَا اِنَّهُ قُتِلَ بَیْنَ يَدَيْهِ اَصْحَابُهُ وَاقْرَبًا وَهَوَّ حَتَّى
 دَخَلَ فِي جُحْرٍ لَحْفَلُهُ اَلْوَحْيُ عَطَشًا اَوْ نَصِيبُهُ مِنْ سَوَائِكِ بِمَصِیْبَتِ ہر کہ قتل ہو

سانو اوس جناب کو سب بہائی اور ہتھیچ اور فرزند یہاں تک کہ گود میں اوس جناب کی تین دنکا پیاسا
 بچہ شہید ہوا کہ یہ ظلم ابتدا خلق سے کسی پر نہیں ہوا وہو علیہ السلام تاکہ لا ینوح علیہم و
 تاکہ لا یفکرو علی ما یقع علی اہل بیتہ اور اوس جناب کا یہ حال تھا کہ نزعہ اشقیاء میں گھر و گھر
 کہی تو رو تو نوحش اور باپ اور کہی فکر کر تو تو اور خیال کر تو تو اور بیستون کا کہ جو بعد اؤ کو جناب نے
 ام کلثوم و سکینہ اور امام زین العابدین پر پڑ تو والی تین حتیٰ ذیج عطشا ناگما ذیج الکبش تا آنکہ
 اوس جناب پر ہی کسی فرحم نہ کیا اور تین دنکا ہو کا پیاسا شل گوسفند قربانی کو بیچ کر ڈالا و جسمہ
 علی الارض و داسہ علی السنان یھدی جسم اقدس تو اوس جناب کا رگ گرم پر پڑا اور
 سر اقدس اور لکنا نیر پر چڑھا اور نیر شراب خوار کو پوہیہ گیا و قد بکت السماء علی عتبہ اربعین
 صبا حکا یا الہم اور آسمان روحو اوس جناب کی غربت پر چالیس صبح خون کو آنسو و سوان
 الارض بکت اربعین صبا حکا یا السواد اور زمین روئی اوس جناب پر چالیس صبح بیا
 اور آفتاب کو چالیس روز گن لگا رہا اور پہاڑ ٹکڑ ٹکڑے ہوئے اور دریا جوش میں آئے و الملائکہ
 بکت اربعین صبا حکا علی الحسین اور فرشتے روحو اوس امام مظلوم تشنہ لب چالیس صبح
 اور جناب امام زین العابدین تمام عمر رویا کئے اور جب نام پدر بزرگوار کا لیتے تو ایسا رو تو تو کہ ریشہ پاک
 آنسو و شہو جاتی تھی جابر ابن حارث سے منقول ہے کہ گیا میں خدمت امام زین العابدین علیہ السلام
 میں اور جا کو سلام کیا میں نے اور حضرت نے جواب سلام دیا و دایتہ ینا و دایہ من الایم و یکما میں
 کہ حضرت آہ کہ نہ میں عرض کی میں ذرا مولایہ کیا حال ہے آپ کا گھر گھر میں رخسار و اور رنگ افس
 زرد ہو اور اپکا دل تنگ ہو قال نعم یا جابر یوما نزل بنا اهل البیت لکننا من التریک والکیم
 والجویش ما فعل بنا من قتل رجائنا و سبی نسائنا و ایتلم احفالنکو و تھبنا و الینا و
 هتک حرمینا حضرت نے فرمایا ہاں اے جابر جو بلا میں ہم اہل بیت پر پڑیں اگر ہم ترک و دلیلم یا اہل
 جس سے ہو تو تو ہی اس امت کو یہ لازم نہ تھا کہ ہمارے ساتھ یہ سلوک کرے کہ ہمارے عزیزوں کو قتل
 کیا اوسپر اکتفا کی ہمارے عورتوں کو اسیر کیا اور لڑکوں کو ہمارے پیچھے کیا فواللہ لو لم نکن من حقو

الْوَسْوَءِ وَاهْلَيْتِ الْبُؤْسَ وَمَعْدِنِ الرَّسَالَةِ اَوْ كُنَّا صَيِّعَةً اَلْاِسْلَامَ مَا فَعَلُوا بِهَا
 هَذَا الْفِعَالِ قَسَمُ هُوَ خَدَاكِي اِي جابر اگر ہم اولاد رسول اور اہل بیت بنی نوح اور سلام کو بھی ضایع
 کیا ہوتا تو ہی ظالموں کو یہ لازم نہ تھا کہ اس قدر ہم پر ظلم و ستم کرتے یہ فرماؤ انھوں نے اس وجہ سے کہ اور اولاد
 گریہ گلو گریہ ہوئی اور کچھ کلام کیا کہ میری سمجھ میں نہ آیا عرض کی میں نے رسول اللہ کیا فرمایا تو
 کہ میں نے سمجھا حضرت نے فرمایا کیا سبب ہے کہ تو نے سمجھا اے جابر واللہ کو کلمہ تیسرا کہ فی الیاء العزیزۃ
 یزید فی دارہ ولا فی حرم جدہ ولا فی مکہ ولا فی غیرہا قَسَمُ هُوَ خَدَاکِي اگر میرے بابا
 سفر غربت کو نہ اختیار کرتا اور سو عراق نہ آتا تو ہی یزید اور منین مدینہ میں چین نہ دیتا اور نہ کو میں
 رہنے دیتا بلکہ وہ جناب کہیں آرام نہ پاؤ چنانچہ میں نے بلکوش خود سنا ہوں کہ حضرت نے ارشاد کیا وقت
 وداع اہل وطن کہ اگر میں سورخ سورجہ و مارین پہنوں تو ہی یزید مجھ پر شہید کیو آرام نہ لیںو دیگر
 یہ عداوتیں اون منافقوں کو دلون میں روز احد و بدر سے تھیں کہ دل اونکر مثل آب دیگ کو جوش
 مار تو تھیں حضرات فی الحقیقت ایسے ہی صدمات جان گزرا جناب امام زین العابدینؑ فرادہا مائے
 کہ اونکا بیان نہیں ہو سکتا ازان جملہ سب سے زیادہ اوس جناب پر مصیبت شام کی تھی چنانچہ
 کسینو پوچھا جناب امام زین العابدینؑ کہ آپ پر سب سے زیادہ مصیبت کہاں پڑی تھی قَالَ
 الشَّامُ الشَّامُ الشَّامُ حضرت فرمیں بار فرمایا شام میں شام میں شام میں چنانچہ فاطمہ دختر
 جناب امیرؑ منقول ہو کہ انھوں نے فرمایا تَمَّ یَزِیدُ اَمْرَ بَنِیْ اَلْحُسَیْنِ فَحَسْبُ مَعَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ
 فِی مَحْبَسٍ لَا یُکَلِّفُهُمْ مِنْ حَرْوٍ وَلَا قَرْحٍ اِشْعَرَتْ وَجُوهُهُمْ یعنی جب ہمیں شام میں پیش
 یزید لیکر تواوس شقی فرما دیا قید کا پس سب دختران جناب فاطمہ و جناب امیرؑ جناب امام زین
 کے ایسے قید خانہ میں قید ہوئیں کہ جس میں دنگو دھوپ میں جلتی تھیں اور شب کو اوس میں بگیتی تھیں
 کہ اوس کو صد موی چہرہ دن کو پوست و ترگو تھا اور صورتیں تغیر ہو گئی تھیں قَالَ ابُو جَحْفَہُ مَا مَضَى
 عَلٰی بَنِیْ اَلْحُسَیْنِ وَذَرٰ اَیَّاهُ فِی السَّجْنِ سِتْنَةَ اَشْهُرٍ وَصَاقَتْ صُدُورُهُمْ دَعَاہُمْ
 یَزِیدُ یَوْمَئِذٍ وَهَوَّنَ عَلَیْہُمْ الْمَقَامُ بِیَدِ مَشْرِقِ ابُو عَجْفَہُ کَیْثًا ہُوَ کہ جب فریت امام حسینؑ کو

چہ مہینہ قید میں گذری اور سینے اوپر زحمت قید سرتنگ ہوئی تو نیریز بلا کو انہیں دمشق پہنچا کی
تکلیف دی اور انہوں نے انکار کیا اور کہا ہمیں مدینہ بھیج دیجیسا نیریز نے نعمان بشیر کو طیاری سفر کا
حکم دیا پھر جناب امام زین العابدین کو بلا کو ازراہ مکاری کو یوں کہی لگا خدا برا کرے ابن مرجانہ کا کہ او
حسین سے یہ سلوک کیا واسد اگر میں ہوتا تو جو حسین بن علی مانگتا وہ میں دیتا اور ان سے اس بلا کو رفع
کرتا اگرچہ موجب میری ہلاک بعض فرزند کا ہی ہوتا مگر جو شیت خدا میں تھا وہ ہوا پس جو حوائج ضروری
ہوں وہ مجھ کو بھیجنا میں اوسے براؤں فقال قاضی حوائجی وجميع المخلوقات رتب
العالیین حضرت فرمایا قاضی حوائج میرا اور سب مخلوقات کا تو خدا ہو و لکن ان کنت
مصوراً علی ذلک فالأول ان تریته وجہ سیدی ووالدی فأرد منہ وادعہ
اور اگر منہر ہو تو کہ میں تجھ سے کچھ کہوں تو پہلی حاجت میری ہی کہ میری پدر غریب سید بسکین امام حسین کا
سبب و کما دیکھ میں اوسکی زیارت کر لون اور اوسے وداع کر لون اور دوسری حاجت یہ ہو کہ ہمارا جو
اسباب لٹ گیا ہے وہ ننگا د اور تیسری حاجت یہ کہ اگر سیر قتل کا ارادہ ہو تو میری پھوپھیوں اور بہنوں کو سنا
کسی مرد معتبر کو کہ رسول خدا کی روضہ تک انہیں پہنچا دیجیسا نیریز نے بلا کو قتل کو تمہاری بین نے
سحاف کیا انا وجہ آیتك فلن تری الا مکر ابواب کا سہ تو اب کہی نہ کیو گوار نہ کیا یا اوس لعین نے
سرافس امام غریب امام زین العابدین کو پس ہمراہ بشیر قافلہ الحرم کو لیکر روانہ مدینہ ہوئی جب
عراق میں پہنچے تو اہلبیت کو کہا ہمیں کربلا سے لیجیل تا ہم اپنی سید اور آقا کی زیارت کر لیں پس بشیر موجب
ارشاد کر سوی کربلا چلا تا انکہ موافق بعض روایت کر بیسویں تاریخ صفر کو داخل کربلا ہوئی فوجہ و
هناک جابر ابن عبد اللہ الانصاری وجماعة من بنی ہاشم پس وہاں جابر کو اجازت
بنی ہاشم پایا پس عجب طرح کا شور و نوحہ برپا کیا اور اونکی آواز گریہ سنگی عورت گرد و نوح کی جمع ہو
اور نوحہ و شیون میں شریک ہوئیں جناب کلبی سے منقول ہے ہنر پوچھا وہاں کچھ کارون سے کہ کون و تاتھا
قبر امام غریب پر انہوں نے نقل کی کہ جب ہم قتل امام کی طرف سے نکلتے تھو رات کو فلتسمع الحجت
یہود و یحون و یقولون پس سنتی تھو آواز گریہ جنات کہ وہ روئے تھو اور یہ مرثیہ امام مظلوم پر پڑھتے تھے

شِعْرَ رَسُولٍ جَبِينَهُ ۖ فَلَهُ بَرَقَتْ فِي الْخُلْدِ وَدِيعَةُ رَسُولٍ خَدَّاسِثِينَ كِي بِشَانِي كُو بِسَارِ
 س کر تو اور بوسو لیتی تو اس سے نور رخساروں پر حسین کی ہویدا ہو اور وہ ایسی امام تو شعر ابو آؤ
 مِنْ أَعْلَى الْقَوْلَانِ ۖ وَجَدْتُ خَيْلُ الْجَلْدِ وَدِ كِه پدرو مار حسین بزرگان قریش سے جو جدا و کفر
 کائنات تو اور ظالموں و ایسی بزرگ کوشل گو سفند قربانی کر پس گردن سے بچ کیا غرض کہ جب تین
 شبانہ روز ماتم قبر حسین پر بر بار کہا پھر وہاں سے قافلہ فرسوی مدینہ کوچ کیا پس جب قریب مدینہ کے
 پہنچے تو ایک جاخیمہ نصب کر کے اہلبیت کو اوسمیں اتارا اور بشیر سوار شاد کیا کہ اے بشیر خدا رحم کر
 تیرے باپ کو کہ وہ شاعر تھا آیا تو بوی کچھ پیشہ پد سے بہرہ رکھتا ہو قلت علی یا بن رسول اللہ ایتی
 لشاعر عرض کی میں ذمہ بلو میں ہی شاعر ہوں جو حکم ہو وہ بجا لاؤں فرمایا حضرت نے کہ جا کر اہل مدینہ
 میری آؤ کی خبر کر دی میں نے عرض کی کشیم اور اوٹھامیں اور گھوڑی پر سوار ہو کر داخل مدینہ ہوا جب
 مسجد رسول خدا کی دکھائی دی تو زمانہ رسول خدا کا اور رہنا امام حسین علیہ السلام کا جھکویا دیا طاعت
 ضبط کی نہ ہی اور بیاختہ میں فرودنا شروع کیا اور پیشہ میں فرور و کر پڑھنا شروع کیا مرثیہ
 يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مَقَامَ لَكُمْ هَاهَا ۖ قَتَلَ الْحُسَيْنِ قَاذُ بُعِي يَدَا دَا اِیْ اِہْلِ مدینہ کیا
 آرام سو گھروں میں اپنی پیشہ ہو مدینہ ویران ہوا اور قابل نہی کو نہیں رہا کہ وارث مدینہ فرزند رسول خدا
 جگر گوشہ بتول کو ظالموں نے تین دن کا پیاسا بچ کیا اور قیصر قتل کیا اوس مصیبت کو خیال سے
 اُسو سیر جاری ہر شجر جنم الحسین بکرو بکلا مَضْرُوحٌ ۖ وَالْوَأْسُ سِنَةٌ عَلَى الْقَتَا يَدَارُ وہ مصیبت
 پڑی اوس جناب پر کہ جسکو بیان سے دل نگر ہو تا ہو کہ وہ جسم حسین جو آغوش میں نہ ہر گی پلا اور
 زبان رسول خدا سے نشوونما ہوا جلتی ریت پر کر بلا کی خاک و غون میں غلطان پڑا ہوا اور سر اقدس
 اوس جناب کا نیزہ پر رکھ کر شہر بشہر پرایا گیا اور پھر کہا میں نے کہ علی ابن الحسین علیہ السلام اپنی
 پہو پیوں اور بہنوں کو لیکے آئے ہیں اور فلانی جا اور تمہیں قال فَاَقْبَسَتْ فِي الْمَدِينَةِ مُحَمَّدٌ رَکْ
 وَلَا مَحْجَةَ إِلَّا وَبَرَزَنَ مِنْ خُدُورِهِمْ مَكْشُوفَةً سَعُودُهُمْ نَحْشَةً وَجُوهُهُمْ صَارِيَةً
 خُدُودُهُمْ يَذْعُونَ يَا لَوَيْلِ السُّبُورِ جو ہیں یہ آواز میری اہل مدینہ نے سنیں سب عورت برزہ

بیتاب ہو کر گمرون و باہر نکل آئیں اس شکل سے کہ بال سر وں کو کھلے ہوئے ہو چہرہ و نوجہ تہیں اور زیارت
 طابخواری تہیں اور بڑا اختیار و قوت تہیں کہ کسی کو میں فرماں اوس روز کر دے تا نین ویکھا اور سب مجھ
 چہرہ کر دین میں پس میں نے گھوڑے کو کھڑا کیا کہ تاجا کر اسی قبل خیمہ تک پہنچوں مگر مارے ہیڑ کر راہ پنا
 تا کہ گھوڑے اور ترکہ و خیمہ تک پہنچا اور جناب امام زین العابدینؑ خیمہ میں تھے فخرج و معہ خروفا
 یسبح و یحمد و معہ اے حضرت تشریف باہر لائے اور ہاتھ میں رومال تھا اوس سے اسی طرح ہوئی پس
 خادم نے کرسی بچانی حضرت پیش کر حضرت کو روئے و خرافہ نہ تھا اور آدمی مدینہ کو پر سادہ ہوئے
 اور مدینہ کی عورتیں اور مرد بڑا اختیار و قوت تھے اور صدای ہمارے بلند تھی پس حضرت نے اشارہ کیا کہ چپ ہو
 سب خاموش ہوئے بعد ازاں حضرت حمد و ثناء و الہی بجالائے اور پھر فرمایا الحمد لله على عظيمكم الامور و فجاج
 الله هور و الم الفجاج و مضاجعة الوداع و جليل الذعر حمد کر تے ہوں میں خدا کو کار ہا عظیم
 اور مصیبت ہمارے زانبر اور سخت درد آورندہ اور ماتم ہمارے صبر شکن پر ایھا الناس ان الله و له
 الحمد ابتلانا بمصائب جلیلة و ثلثة في الاسلام عظیمۃ ایگر وہ مردم حمد و اسطر
 کہ مبتلا کیا ہمیں مصیبتوں جلیلہ میں دین اسلام میں رخصت عظیمہ پڑا قتل ابو عبد الله الحسین و
 حنوتہ و سببی نساؤ و دآر و اباسہ فی البلدان ایگر اہل مدینہ وہ مصیبتیں ہیں کہ شیعہ
 میرے پیر بزرگوار ابو عبد الله الحسین اور عمرت اوکلی اور قید ہوئیں عورتیں اوکلی اور سہر و نکا شہر شہر ہر ایک
 اور یہ وہ مصیبت عظیمہ کہ اپنا شل نہیں رکھتی ایھا الناس فامی رجال منکم لیرون بعد
 قتلہ ایہا الناس کون بشرہ ایسا تم میں سے کہ وہ سرور ہوگا بعد قتل ہوئے جناب امام حسین کے
 ایہ عاتین منکم تحس دمعہا اور کون چشم ہو کہ سیلاب اشک کو ضبط کر لی اور آنسو بہاؤں میں نخل
 کر لی فرزند رسول خدا پر فلقد بکت السبع الشداد لقتلہ و بکت البحار باموجھا و السموات
 باد کا فجا تحقیق کہ وہ مصیبت ہو کہ روح اس مصیبت پر ساتون آسمان اور روح امام شہد لب
 کی پیاس پر دریا اور آسمان اور روح اوس امام مظلوم پر سب مخلوقات خدا و الا شجار باغصا کھا
 و الحیتان فی لجة البحار اور درخت و روح اوس جناب پر شاخون سے یعنی درختوں کی شاخون

مناقب
 امام حسین
 ص ۱۶

خون جاری ہوا اور ملاکہ مقرب اور اہل آسمان سب روئے الیہا الناس آتی قلب لا یصدع
لِقَتْلِهِ ایہا الناس کون سادل ہو کہ مصیبت جناب سید الشہداء میں شگفتہ نہوا ہوا ام آتی فواج
لا یجی کہ اور کون سا سینہ ہو کہ ماتم میں امام غریب و مظلوم کو مجروح نہو و ام آتی سجع یتسمع ہذا
الثقلۃ فی الاسلام اور کونسا گوش ہو کہ ایسی مصیبت کو سنو کہ رخنہ دین اسلام میں پڑا ہو نہ رو
ایہا الناس اصبحنا مطرودین شایعین عن الابصار کائناتنا اولاد التورک و کابل میں
غیر جویم اجتر مناکہ ایہا الناس ہمیں خبر ہو کہ ہمیں کیا کیا دولتیں پہنچی ہیں امت رسول خدا
ہاتھ ہو کہ گویا ہم اولاد ترک اور کابل سے ہو اور ہوا دین دین اور ہوا قید کیا فراسکو کہ ہو کوئی جرم
و قصور کیا ہو و کائناتہ فی الاسلام کائناتہ اور نہ کوئی ہنودین اسلام میں رخنہ ڈالنا کہ جسکی
عوض میں ہمیں یہ سلوک کیا والد اگر بغیر خدا از نہیں ہماری ایذا دینو دین و صیبت کر تو توبی وہ لوگ
ہمیں اس سے زیادہ آزار نہ سکتے ہیں ایسی مصیبتیں جناب امام زین العابدین فراموش ہیں کہ تمام عمر
رویا کیا اور اس بیانی سے رو تو کہ جو دیکھتا تھا حضرت کو وہ بھی روئے گئے تھے و اما اکل لحم ران
ضائن ابدا اور تمام عمر کھ گوسفند کھا یا جب سے سرافند امام حسین کو زیر تخت برید دیکھا اور جب
خادم پانی سامنے لاتا تھا اس قدر رو تو کہ وہ پانی سب آنسوؤں سے مخلوط ہو جاتا تھا تاکہ ایک روز
کینے عرض کیا کہ یا مولائب تک رو گو قال یا قوم ان یعقوب النبی فقد سیطائین اولادہ
الذین عسوفکی علیہ حتی ابیضت عینا من الحزن و هو حتی فی دار الدنیا حضرت فر
فرمایا القوم مجبور رو فی شمع کر تو ہوا تو قوم یعقوب پیغمبر کو بارہ بیٹوں میں سے ایک پیدا ہوا تھا و پھر انارو
کہ انکمن سفید ہو گئیں حال انکہ وہ جانتے تھے کہ بوسف زندہ ہو اور میں تو توابی انکمن سے دیکھا
اشارہ عزیز و نکو کہ اولکا نظیر نہ تھارو و زمین پر تین فکر ہو کر پیا سو ایک ساعت میں قتل ہو و و اسد
اولکا غم میری دل سے بجایگا اور اون کی نعشہا و خون آلودہ گلو بریدہ ہوئے ہولین گی پھر فرماتے تھے
و اکوباکہ یکرک یا ابتاکہ و اسفا کہ یصلک یا ابتاکہ افسوس تمہاری صیبتوں پر اے یا افسوس
تمہاری ہو کر پیا سو شہید ہوئی پر اے یا افسوس تمہاری سیکسی پر یہ فرما کر بہت روئے اور فرمایا قتل

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَطَشْنَا وَاَنَا اَكْلُ الْاَرَاكِ وَاشْرَبْتُ الْمَاءَ اَفَسَوْسَ شَيْدِمْهُوَ اَفَرَزْدَرْسُوْلُ خُدَايَا
 اور میں کہا کہ آگیا ہوں اور پانی پیتا ہوں پر تمہارے تو کہہ کریش مبارک آنسو دیکھ کر وہ جاتی تھی تو
 کہا تو تو اور شکر خدا بہت بجالا تو اور عبادت خدا میں مشغول ہو تو اور چالیس حج حضرت فرمائی
 اونٹ کو کوزانہ مارا منتقل ہو کہ ایک روز جناب امام زین العابدین فرمایا اونٹ کو مار نیکی ہو اور کہہ
 خیال کر کہ کوڑکیو ہاتھ سے نہیں ک دیا اور فرمایا لَوْلَا الْفَصَاحُ لَخَرَّتْ عَنْهُ اَہْ کیا ماروں اس پر زبان کو
 کہ مجھ قصاص کا خوف ہو افسوس سیورجیم و خدائیس کو ظالموں فرارہ شام میں تازیانہ بازی روایت
 ہفتاد م فضائل الہیت اور نصف حسات بخشنا الہیت کا شیعوں کو اور
 انا معصومون کا وقت مرگ پھر گریہ رسول خدا اہل بیت کو دیکھ کر اور بیان
 مصیبت اور حال قب جناب امام حسین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَعْرِفَةُ اِلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَرَاءَةٌ مِنَ الشَّارِ وَحُبُّ اِلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
 الْعَدَابُ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا بچا نہ حق اہل بیت رسول خدا کا باعث برائے
 آتش جہنم ہو اور دوستی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی امان ہو عذاب آخرت سے دامن نہات علی حب
 اِلِ مُحَمَّدٍ سَنَاتٌ شَہِیْدَہٗ اور جو میری محبت الہیت رسول خدا پر وہ شہید رہا ہو اگرچہ اپنی بستر خواب
 میری اور کتاب بشائر المصطفیٰ میں مذکور ہو کہ ایک روز جناب رسول خدا خانہ جناب اثیر بن شادان
 وغر حان داخل ہوئی اور فرمایا السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبْنِ اَبِی طَالِبٍ جناب اثیر و جناب فاطمہ اور
 حسین اوئمہ کھڑی ہوئی اور آداب سلام بجالائی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بیٹھے اور اون سب بزرگواروں کو ہنس کے فرمایا کہ تم ہی بیٹھو بموجب فرمان واجب الادمان سب
 برگزیدہ گان خدا بیٹھے کہو قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا دَرِیْتُکَ اَقْبَلْتُ
 عَلَیَّ بِشَیْءٍ لِّهَذَا الْیَوْمِ جناب اثیر نے عرض کی یا رسول اللہ میری آپ کو ایسا شاد و خرم ہو یا پس تشریف لائے
 نہیں دیکھا جیسا آپ کو آج شاد دیکھتا ہوں حضرت نے فرمایا اے علی کیا چاہتی ہو تم جس خوشخبری نے مجھ کو شاد کیا
 اوس تمہیں بھی آگاہ کروں قَالَ نَعَمْ دُوسری فَاِنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

عرض کی جناب امیر فیضان کچھ اوس بشارت کو اور رسول خدا جان میری قربان ہو آپ پر سے فرمایا
 حضرت نے کہ آج جبریل اور کما مجھ سے جانب پروردگار سے بعد تحفہ سلام کر کہ بشارت دو غلی کو اس بات کی
 کہ حتیٰ شیعہ تمہاری بہن خواہ صالح خواہ فاسق سب داخل بہشت ہوں گے یہ خبر فرحت اثر سکے جناب
 ماری خوشی کے سجدہ شکر میں گئے اور بعد سجدہ کر دو نون اتمہ سو آسمان اوٹھا کر و قال اِنِّیْ اُشْهِدُ
 اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَنِّیْ قُلْتُ وَهَبْتُ لِشِیْعَتِیْ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ اور عرض کی یا رسول اللہ میں خدا کو
 اور آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے نصف حسنات اپنی اپنی شیعوں کو بخش کر دیا کہ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْہَا
 السَّلَامُ جب جناب فاطمہؑ نے یہ کلام سنا تو بولیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی
 آپ کو شاہد کرتی ہوں کہ میں نے بھی نصف حسنات ابوالحسنؑ کے شیعوں کو بخشے جناب امام حسنؑ عرض کی
 اے نانا میں بھی آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بھی اپنی نصف حسنات اپنی پر بزرگوار کو شیعوں کو بخشے جناب
 امام حسینؑ فرمایا اے جد عالی وقار میں بھی آپ کو شاہد کرتا ہوں کہ میں نے بھی نصف حسنات اپنی اپنی
 پر نام دار کو شیعیان گنہ گار کو بخش کر قال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَا اَہْلَیْبَیْتِی
 مَا اَنْتُمْ بِاَکْثَرِیِّیْ جب رسول خدا نے یہ سخاوت اپنے اہل بیت کی ملاحظہ کی فرمایا کہ اے
 اہل بیت میرے تم مجھ سے کیم تر نہیں ہو جب تمہیں یہ احسان شیعوں پر کیا سنو میں بھی اپنی خدا کو
 گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بھی اپنی نصف حسنات شیعیان علیؑ ابن ابیطالبؑ کو بخش کر ناگاہ صدائے
 خداوند غفار جانب آسمان سے یون آئی یَا اَہْلَ الْبَیْتِ مَا اَنْتُمْ بِاَکْثَرِیِّیْ اے اہل بیت تم مجھ سے
 زیادہ کریم نہیں ہو جب تمہیں شیعیان علیؑ پر یہ احسان کیا تو سنو میرا احسان شیعیان علیؑ ابن
 ابیطالبؑ پر اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِشِیْعَةِ عَلِیٍّ وَتُحْبِبُّوْہِمْ ذُوْجُہُمْ جَمِیْعًا تحقیق کہ میں بھی علیؑ کے
 شیعوں کو اور دوستوں کو سب گناہ بخشو حضرات اقامتہارے تمہارے نہایت نہر ان بہن چنانچہ جناب
 رسول خدا نے فرمایا جِبِّیْ وَحُبِّ اَہْلَیْبَیْتِیْ مَا فَعَلَیَّیْ سَمِعَ مَوَاطِنَ دوستی میری اور میری اہل بیت
 نفع بخشی ہو ساتھ جابر ایک تو وقت مرگ اور دوسرے قبر میں اور تیسری وقت نشور اور چوتھی وقت
 نامہ عمل کو اور پانچویں وقت حساب اور چھٹی پیش میزان اور ساتویں نزدیک صراط کو چنانچہ جناب

صا و حق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جب وقت مرگ ہمارے شیعہ کا قریب آتا ہے تو ملک الموت اسے اشارہ کرتا ہے اُنْظُرْ اِلٰی یَمِیْنِکَ کہ اسے مومن دیکھو تو داہنی طرف فَوَاضِلُ دَسْوَلِ اللّٰہِ وَعِلَّتْکَا وَفَاطِمَہُ وَالْحَسَنِینِ جب داہنی طرف دیکھتا ہے تو ہاتھ اُسے رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ اور حسن مجتبیٰ اور حسین شہید کربلا کو کہ پاس اس کے موجود ہیں اور جناب امیر فرماتی ہیں اے ملک الموت اس کے قبضہ میں آسانی کرنا کہ یہ ہمارا دوست ہے اور جب قبر میں اسے دفن کرتی ہیں تو وہاں ہی جناب امیر سعی کو فرماتی ہیں اور اسے خوف سے بچاتی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ نیکرین سونگھتی ہیں سینہ مومن کا قبرین اور کتہا ہے ایک دوسرے سے کہ نہ بچیں کہ اس مومن کو کہ اس کے سینے سے بوسے محبت اہلبیت رسول خدا آتی ہے اور خداوند عالم محبت جناب امیر سے قبر کو شیعہ کی مانند ایک کیاری بہشت کی کر دیتا ہے اور روز قیامت کو تاج بادشاہی رکھ کر آئیگا اور منہ اور کا مثل چودہویں راگلو چاند کو ہوگا اور کتاب خراج میں قوم ہے کہ ہر شیعہ کو راتہ میں فرشتے ایک ایک برگ طوبی دیں گے کہ وہ پھر روز عقد جناب فاطمہ جمع کئے گئے ہیں اور اوپر نور سے برکت آتش و فرخ لکھی ہوگی فی الْاَحْکَامِی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللّٰہِ کَانَ جَاکِیْسَا ذَاتَ یَوْمٍ اِذَا قُبِلَ الْحَسَنُ اور کتاب امالی میں ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا تشریف لائے تھے کہ جناب امام حسن تشریف لائے جو ہیں امام حسن کو جناب رسول خدا نے آؤ دیکھا روز و نو گوئم قَالَ اِلٰی اِلٰی یَا بُنَّی اور روز کو فرمایا اے فرزند میرے اور انہیں اپنے زانو سے راست پر بٹھایا پھر تشریف لائے امام حسین انہیں بھی دیکھ کر حضرت ردی اور بلا کو زانو سے چپ پر بٹھایا اُنْظُرْ اِلٰی فَاطِمَہُ فَلَمَّا رَاَهَا کَلَّمَی ثُمَّ قَالَ اِلٰی اِلٰی یَا بُنَّی پھر تشریف لائے جناب فاطمہ انہیں بھی دیکھ کر رسول خدا نے فرمایا اور بلا کو سانپ بٹھایا پھر تشریف لائے جناب امیر علیہ السلام حضرت انہیں بھی دیکھ کر فرمایا اور بلا کو سانپ بٹھایا داہنی طرف اپنے اصحاب و غرض کی یاد رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم و صلواتہم و علیہم اٰلہٖ و آلہٖ و سلم اٰلِکَیْمِ اَوْ مَافِیْہُمْ مِّنْ شَیْءٍ یُّؤْتِیْہِہَا رسول خدا آپ سب کو دیکھ کر ردی آیا آپ کو اہلبیت میں ایسا نہیں کوئی کہ اگر باعث سرور کا ہو و حضرت فرمایا قسم مجھ سے جس شخص کی جس سے مجھ سے بیعت کیا برسالت اور برگزیدہ کیا مجھ سے اِنِّیْ دَاۤ اِیَّاکُمْ لَا تُکْرِمُ الْخَلْقَ عَلٰی اللّٰہِ کہ میں اور یہ اہلبیت میری ہر آئینہ بزرگترین خلق میں نزدیک ہے

میں رویا ہوں انکی مصیبتوں پر جو اپنے ہر فرد والی ہیں پس یہ بھائی میرا علی ابن ابیطالب صاحب نشان
 میرا دنیا و آخرت میں اور وصی و خلیفہ جو میرا بعد میری اور سانس میری اور صاحب حوض کوثر اور
 مالک شفاعت اور صاحب تصرف ہر مسلمان کا ہے اور امام ہر مومن کا ہے دوست اسکا میرا دوست
 اور دشمن اسکا میرا دشمن ہے اس کی دوستی کو باعث امت میری رحم کی جائیگی اور اسکی دشمنی
 نصرت کی جائیگی یعنی رحمت خدا سے دور ہوگی اِنِّیْ بِکَکَیْثٍ حَیْثُ اَقْبَلَ لَا یَقِیْ
 ذَکُورُثٌ غَدْرًا اَلَا مَقْبُوبٌ بَعْدَیْیْ مِیْنِ رُویا سے آئے دیکھ کے کہ مجھے یاد کیا
 غدر و عداوت امت کا ساتھ اس کے بعد میرے مانا لگے اوٹھا دین گوار اور محروم رکھیں گے
 اسکی جگہ سے اسے یہ رنج و مصائب میں رہے گا تا آنکہ ایک شقی ماہ رمضان میں اس کے
 سر پر تلوار مارو گا اور شہید کر لیا اور بی بی میری فاطمہ سیدۃ النساء اولین و آخرین ہو اور یہ ہزار
 جگر اور روشنی چشم اور سیوہ دل میری ہو اور جب یہ محراب عبادت میں کھڑی ہوئی ہے سانس خدا
 تو نور اس کا فرشتوں پر یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے اہل زمین پر نور ستاروں کا ظاہر ہوتا ہے خداوند عالم فرماتا
 اِیْمُلَا لَکُم مِیْرًا اَنْظُرُوْا اِلَیَّ اِنِّیْ فَاکْهَمْتُہُ دِیْکُمُوْکُنِیْزِ خَاصِ مِیْرِیْ فَاکْهَمْتُہُ کُوْکُ سیدہ ہر میری کینہ فوکی
 کہ کہیسی رجوع قلب سے عبادت میں میری حاضر ہو اور خوف سے میری اعضا اس کے کانپتے ہیں اَشْیَاکُم
 اِنِّیْ قَدْ اَسْنَتُ شَیْئَہُمْ کَا یَمُوْنُ اَلْمَکَارِ گواہ کرتا ہوں تمہیں کہ میں زمانہ دی شیعوں کو فاطمہ کو کشت
 جہنم سے میں رویا اس دیکھ کر کہ مجھ پر یاد آئے وہ مصائب اس کو جو بعد میری اسپر ہو گا کتنی بھاری و قَدْ حَقُّوْا
 فِیْ بَیْتِہَا گویا میں اس کے ساتھ ہوں جو قتل اس کو کہہ میں عین گس آؤں گوار اور بہتک حرمت کریں گے
 اور اسکے حق کو غصب کریں گوار اس میراث سے منع کریں گوار و کُفِیْ جَنَّتْہَا وَاَسْقَطَ جَنَّتْہَا اور
 ایک شقی مجروح کر لیا اس کو پہلو کو کہ ساقط ہو جاوے گا حل اس کا وہی تَنَادَیْ یَا اَبْنَاؤُ فَلَاحِیَابُ
 وَتَسْقِیْتُ وَلَا تُفَاثُ اور وہ فریاد و اہتاء کرتی ہوگی اور کوئی اوس کو جواب نہ دے گا اور وہ فریاد
 کرتی ہوگی اور کوئی اوسکی فریاد کو نہیں پہنچے گا اور جب دیکھا میں نے حنین کو تو رویا اس لیے کہ یہ
 تو سید جوانان اہل جنت ہیں اور حکم ان کا حکم میرا ہے اور قول انکا قول میرا ہے اے میرا جان کو اس

ظلم و ستم و شہید کرین گو یعنی حسن کو تو زہر ستم پلا کر شہید کر نیو کہ اسپر ملا کہ زمین و آسمان روئینگر و جہنم
 میری قبر سو چہرائیگر اور مدینہ سو نکالین گو فاضلہ فی سائرہ فی صدد ری پس میں او سو خواہین
 چہاتی سو لگا و لگا اور حکم کروں گا او سو مدینہ سو جانیکا اور یہ جانیکا اپنی مقتل کی طرف گائی انظر الیہ
 وَقَدْ رَجَعِي لِيَسْتَمِمْ فَخَرَّ عَنْ قَوْسِيهِ صَرِيْعًا كَوِيَا مَيِّنَ اَبْرَاطِهِ جَلَّو دَكِيْمَتَا هَوْنٍ كَهْ اَيْكٍ تِيْرَا لِيَا لَگَا اَو سُو
 صد سو زمین پر گر کر لوٹا ہو تو مَیْدَلُجُ لَمَّا يَدُ لُجُ الْكَلْبِشُ اور اسی حال میں فوج کیا جانیکا یہ شہل گرفتار
 ثُمَّ بَسَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَبَكَى مِنْ حَوَالِهِ وَارْتَفَعَتْ اَصْوَالُهُمْ بِالْبَحْبَحِیْہِ فَمَا كَرَسُوْلُ خُدا خوب
 روئو اور سب اصحاب روئو لگتا لگتا آواز نوحہ و شیون بلند ہوئی اور حضرت فاما تو خداوند امین تمہو
 شکایت کرتا ہوں اون جو رستم کی جو میر و الہیت پر ہوں کہ حضرات فی الحقیقت وہ مصیبت پڑی
 اہل بیت پر کہ اونکی مصیبت پر چرند اور پرند روئو و مین مصائب ہم کانت قُبُوْرُھُمْ سَتِّیْ اور ایک
 مصیبتوں و اہل بیت کی یہ مصیبت ہو کہ ظلم اعداسو قبرین اونکی پر لگندہ ہوئی مین بعضہما فی
 الْعَوَاقِ وَبَعْضُھَا فِی الْحَقْفِ وَبَعْضُھَا بِالطَّيْفَةِ پس بعضی قبر تو نجف مین ہوئی اور بعضی اق
 مین اور بعضی سنی مین فَا دَا دُ وَا عَلٰی اَذِلَاتِ سَحَابٍ مِّنْ اَسْفَلِیْنَ طَالُمُوْنَ فِیْ جَاہِ الْقَبْرِ وَنَ کَوِی
 شادین گما و رَدَّ فِی الْحَدِیْثِ اِنَّ الْمُتَوَكِّلَ لَعِنَهُ اللّٰهُ عَلَیْہِ اَمْرُ الْحَا رِثِیْنَ لِحَوِّثِ عَلٰی
 قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَاَنْ یَّجُوْا عَلَیْہِ الْمَاءَ لِحَدِیْثِ لَا یَبْقٰی اِلَّا تَرْجُحَانِجَہِ رَوَا یَت مین وارد ہوا کہ
 کہ مشکل لعین فرعون و حکم کیا زراعت کرنی و الولو کہ زراعت کرین قبر حسین پر اور لائین آب
 نہر تا بالکل اثر قبر حسین بر طرف ہو جائی و قد هَذَا مُوَابَّیْنَا نَہِ پس گراوی لعینوں فرعون و اوسکی
 اور لای جانور و فکوز زراعت کو لو پس جانور اوس قبر شریف پر نہ گراور و قوت ہو و کَلَّا اَجُوْا عَلَیْہِ
 الْمَاءَ غَارَ وَحَارَ وَاَسْتَدَارَ یَقْدَرُ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ وَاَلَمْ یَصِلْ قَطْرَةٌ وَاحِدَةً اِلٰی قَابْرِ
 الْحُسَيْنِ اور ہر چند بانیو قبر شریف پر لا تو پانی حیران ہو کہ نہر جاتا تھا اور گرد تصدق ہوتا تھا
 وَكَانَ الْعَبْدُ الشَّرِیْفُ اِذَا جَاءَ الْمَاءَ یَرْتَفِعُ اَرْضُھُ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور جب پانی آتا تھا تو زمین
 قبر کی بلند ہو جاتی تھی قدرت خدا سو چین یہ دیکھا لعینوں فرعون حکم کیا کہ کوئی زیارت کو قبر شریف کی

اُترنے پاؤں گراؤس سے کچھ روپیہ لیا کر واپس ایک ضعیفہ مومنہ تھی کہ وہ قصد زیارت میں چرخہ زنی کرتی تھی
 تاخیر راہ مہیا کر دی جب یہ حکم سنا اوسنو تورات کو بھی محنت میں مشغول ہو کر لگی تا آنکہ مشقت سواہی
 خرچ راہ اور خرچ محصول جمع کیا اور زیارت روضہ مقدس جناب سید الشہداء سے مشرف ہوئی جب
 یہ خبر حاکم شفیق فرسنی تو بولا کہ یہ لوگ یوں انا قبر حسین پر موقوف نکرینگے اب جو آخر زیارت قبر حسین کو
 اوسکا ایک ہاتھ کاٹ لو پس جو محب خالص امام حسین علیہ السلام زیارت کو آتا تھا تو ملازمان غلیظہ
 عذار دست راست اوس دیندار کا کاٹ لیتے تھے پس ناگاہ ایک محب صادق غلام با وفای زیارت کو
 تشریف لائے پس اون غلامان عذار فرما تھے اوس زائر با وفار کا کاٹ لیا اور جاناکہ اب یہ زیارت
 نہ آئیکا گروہ محب صادق جان نثار ایسی تھے کہ دوسری سال پھر تشریف لائے ملازمان حاکم بدین
 دوسرا ہاتھ بھی کاٹ لیا جب تیسرا سال ہوا تو وہ بزرگوار پھر آخر تو ملازمان حاکم فرما گئے کہ تیسری
 حکم سے دوسرے میں دونوں ہاتھ ایک زائر کاٹ کر ڈھین پھر ہی اوسو محبت حسین سے ہاتھ نہ اٹھایا
 اور اب پھر زیارت کو آیا اب جیسا حکم ہو بجا لائیں حاکم لعین فر عداوت سے جناب امام حسین کی حکم
 کیا کہ اب کوئی اور عضو کاٹ لو پس ایک پاؤں اوس ثابت قدم راہ محبت کا کاٹ لیا پھر ہی اوس
 دیندار فرما اوس قبلہ ایمان سے منہ نہ پھرایا اور پھر آیا حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام فرما اوس کاٹ کر
 دوسرا پاؤں بھی کاٹ ڈالا پھر سال دیگر بزرگوار بی زیارت کو آیا تو اوس بار لوگوں کو خوف اوسکی
 جانکا ہوا کہ ابکی مرتبہ یہ عاشق امام شہید کیا جائیگا ناگاہ قدرت خدا سے امام علی نقی تشریف لے کر
 زیارت جد بزرگوار کو راہ میں لوگوں فرما اوس جناب سے احوال زائر بیان کیا کہ یا مولا عشق امام حسین
 ایک مومن فرما اعضاء تار کیوں ہیں اب کو خوف اوسکی جان کا ہو کہ ابکی سال پھر وہ زیارت کو جناب
 امام حسین کی جاتا ہے جب یہ بات جناب امام علی نقی فرسنی تو قریب اوسکو گھوڑا اور اسکا حال کمال
 شفقت پوچھا اور اوسکو حال پر بہت رنج اور اوسو پاپس اپنا منٹ پر بٹھالیا جب قبر شریف پر پہنچے
 اور وہ زیارت سے مشرف ہوا تو خوب رویا پس دوست خالص ایسی ہوئی تو فرما گئے کہ بتاؤں
 وَكَيْفَ يَجْلُوْنَ دُعَاؤَكُمْ عَلَى الدِّيْحِ الْعَطْشَانِ پس کیوں نہیں روز تم ایسے مین اور کیوں نہیں

قصور کر تو ہوا وس مظلوم پر جو نبی کیا گیا پیا شعر و شجاعت املاک السماء و تبارک و تعالیٰ و الفلا
 والوحوش والجن اجتمع اور صحبت پر روی آسمان اور پرند و چرند اور جن تمام شعر و حدیث اکملت
 النبوی حوا سید و لم یبق الا شق و وقع یا ذکر و ادس وقت کو جب دختران جناب فاطمہ بالباس
 پارہ پارہ بخش جناب امام حسین پر آمین و قبیل جسم ابن النبوی سکینہ و شمر لکھا بالسوط
 صوبہ مانع افسوس کہ سکینہ تو بمسجور ہو کر چوتھی تھی اور شمر تازیانہ سے ڈراتا تھا اور سب کرتا تھا شعر
 و قیام صوبہ السیاط قتلتی بدھماکین حیث بالصبوب توجع ان دونوں مصرعوں کی ترجمہ کار با کوبارہ
 نہیں کر گیا بیان کر رہا اشارہ روئیکو کفایت کرتا ہے کہ تیس لیلیا جا تو تھا اور اپنی بیوی سوسنتین کی تو
 کہ چہرچا و شعر و نقول یا شمر و یحک حاکم اذا کانت بالثقیل ترضی و تفتح جناب زینب امیوس کہ
 شمر سوسنتین کہ وای ہو بچہ پر شمر چہرہ و دھاس بیدار کو کہ اسے تو اسی کفالتی تھی نقش پاک و بیستی تھی
 روایت مفتاد و یکم روایت زرارہ پر گریہ امام زین العابدین ابن قولویہ نے بسند
 معتبر زرارہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا یا زکاء ان السماء قاتکت
 علی الحسین اربعین صباحا بالدم اس زرارہ تحقیق کہ آسمان روی جناب امام حسین پر چالیس
 بنون قرآن الا وض بکت اربعین صباحا بالسواد اور زمین روی اوس جناب کو ماتم میں چار
 صباح سیاہی قرآن الشمس بکت اربعین صباحا بالکسوف والحر و اور آفتاب روی اوس
 مظلوم پر چالیس صباح بسرخی کسوف قرآن الجبال تقطعت و ان البحار تجفوت اور ماتم جناب
 امام حسین میں بہار کثری کثری ہو گیا اور دریا جوش و خروش میں آو قرآن الملائکۃ بکت اربعین
 صباحا علی الحسین اور تحقیق کہ فرشتگان آسمان ہی اوس جناب پر چالیس صباح روی و
 ما احضبت اموات ولا اکتلت حتی اتانا راس عیسیٰ بن زید اور کسی عورت نے
 زنان بنی ہاشم سے خطاب کیا میں تیرا لاکھنی نہ کی جب تک کہ ابن زیاد کا خرس کاٹ کر ہار کر
 ملا و اور ہم ہمیشہ رو تو تھا و اوس جناب کی مصیبت پر اور ای زرارہ کوئی چشم محبوب تر نہیں ہوا اور کوئی
 روز ناپسندیدہ تر نہیں ہوا و اوس چشم سو کہ جوا سین پر روی و متن لکلی علی الحسین فکانت

اَحْسَنَ بِالْنَبِيِّ وَقَاطِمَةً اَوْ جَوْرًا مَحْسِنًا پراس فریگی کی جناب فاطمہ سوار احسان
 کیا جناب رسول خدا پر اور حق ہم اہلبیت کا ادا کیا کل عین بکلیہ یَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عَيْنَ بَكَّتْ
 عَلَى الْحُسَيْنِ فَانْخَاضَ حَاكِمُهُ مُسْتَبْشِرًا نَبْعِيمَ الْجَنَّةِ اَمْرًا رَازِہِ رُزْ قِیَامَتِ کو تمام خلافت
 کی انہمیں ہول قیامت سگریان ہونگی مگر وہ آنکھ جو حسین پر روئی ہو وہ آنکھ خوش و خرم ہوگی
 اور بشارت دی جائیگی ساتھ نعیم خبت کو اور ہم ہمیشہ رہیں اوس جناب کی مصیبت پر اور جد
 بزرگوار میر علی ابن الحسین جیانی پر بزرگوار کو یاد کر تو اسقدر رو تو کہ ریش مبارک آنسو کو لگ
 تر ہو جاتی تھی وَكُلُّ مَنْ رَأَى بِحَدِّ الْحَالِ قِيَتَكَ لَبَّكَ اے اور جوان حضرت کو اس پیواری سے
 رو تو دیکھتا تھا وہ بھی بڑا اختیار رو تو لگتا تھا حضرات جا تو مائل ہو رسم دینا تو یہ ہو کہ جکا غریز
 ترا ہو اوسو دلاسا اور تشفی دیتی ہیں افسوس احوال امام زین العابدین علیہ السلام پر کہ خود احوال
 راہ شام میں امام باقر سے فرماؤ تھے کہ جب ہیں نقش میر جناب امام حسین جدا کیا تو بھی ایک شتر
 بیکیا وہ پر سوار کیا تھا وَرَأَى الْحُسَيْنِ عَلَى عِلْمٍ وَلَيْسَتْ نَا خَلْقِي عَلَى بَعَالٍ وَخَوْلَانَا لَوْنَا
 اور سر میری بابا حسین کا نیزہ پر سامنے میری کو جا تو تھا اور مان بنین ہو بیان سب میری پیواری پر
 اوٹو نہ سوار اور گرد ہار و نیزہ دار تو وَاِنْ دَمَعَتْ مِنْ أَحَدِنَا عَيْنٌ فَوَيْحَ رَأْسِهِ بِأَكْرِ نَجْحِ اَوْ
 اگر کوئی ہم میں سو حال حضرت پر روتا تھا تو لعین اوسکو سر پر نیزہ مار تو تھا اور منع کر تو حضرت
 کہیں رو نہ کی یہ تغیر سنی ہو کہ غریز و نگو فرج کرین اور او نہیں رو تو نہ لعین عوض دلا سو کر مارین اور نیزہ
 دکھائیں وَدَدْنِي فِي الْحَدِيثِ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ الْحُسَيْنِ بَكَى عَلَى آيَةِ اَرْبَعِينَ سَنَةً اَوْ حَتَّى مَيَّنَ
 وارو ہوا ہو کہ جناب امام زین العابدین اپنی پر بزرگوار پر چالیس برس رو تو وَمَا أَكَلْ دَاسَ الصَّكَّانِ
 أَبَدًا سَنَةً عُمُرًا اور تمام عمر حضرت نو کھ گوسفند نہ کھایا وَقِيلَ إِنَّهُ قِيلَ لِإِلْحِي ابْنِ الْحُسَيْنِ
 اِلَى مَتَى هَذِهِ الْبَكَاءُ يَا مَوْلَانَا اور منقول ہو کہ کہیں جناب امام زین العابدین سو ہو چہ یا مولا کھانا
 رو تو کہ قَالِ يَا قَوْمَ اِنَّ يَعْقُوبَ النَّبِيَّ فَقَدْ سَبَطَا مِنْ اَوْلَادِهِ اِلَا نَبِيَّ عَشْرَ حَضَرَتْ فِي
 فرمایا الشَّيْخُ يَعْقُوبَ بِغَيْرِ كَوَارِهِ يَمُوتُ سَوَاءً يَكُمُ هَوَاتِمَا قَبْلِي عَلَيْهِ وَحَتَّى اَبْيَضَتْ عَيْنَاكَ

مِنَ الْخَوْنِ بِسْ يَعْقُوبُ يَوْسُفُ بِرَاسِ قَدَرِ رُوِيَ كَمَا كُنْهِنَ سَفِيدَ بُوْكَمِينَ وَهُوَ حَيٌّ فِي دَارِ الدُّنْيَا
 حَالِ أَمَكُ يَوْسُفُ زَرْدَ تَمَرِ وَأَنَا قَدْ نَظَرْتُ بِعَيْنِي إِنَّ سَبْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَهْلِيَّتِي لَيْسَ لَهُمْ
 سَبِيحَةٌ فِي الْأَرْضِ قَتَلُوا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْرَاسِيخُ مِنْ تَوَابِي أَمَكُونِ سَوْدِي كَمَا سَتَرَهُ
 اِبْلِ بَيْتِ كَوَكُمُ شَبِيهِ وَنَظِيرُ نَزَكَتِهِ تَوَكُّسَاتِ مِنْ شَلْ كُوَسْفَدُ قَرَابَانِ نَجِ هُوَ كُوَ اَوْرَسَرِ اَوْنِزِ وَنِزِ خَرَابِ
 اَوْرَشَ شَرِ بِشَرِ اَوْرَسَرِ كُوَ قَوْلَ اللَّهِ لَا يَذْهَبُ خَوْفُهُمْ عَنْ قَلْبِي وَلَا يَنْتَصِفُهُمْ عَنْ عَيْنِي وَلَا ذِكْرُهُمْ
 عَنْ لِسَانِي حَتَّى يَخْفِيَ اللَّهُ بِهِمْ قَسَمُ هُوَ خَدَاكِي كَغَمِ اَوْنِكَ دَلِ سَوِيرِ دَوْرِ نَوْكَ اَوْرَاوْنِكَ لَاشْمَاوْ
 خَاكِ وَخُونِ اَوْرَدَ كَلَوَ بَرِيدِهِ مِيرِ نَظَرِ غَابِ نَوْكَ اَوْرُذَكَ اَوْنِكَ مِيرِ زَبَانِ سَوِ مَوْتُفِ نَوْكَ كَبِ
 كَهْ خَدَا جَهْوَانِ سَوَلَاوْ وَمَا وَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامُ إِلَّا وَبَكِي بَكَاءَ شَدِيدًا حَتَّى بَلَ الطَّعَامُ
 مِنَ الدُّنْيَا اَوْرَسَرِ خَوَانِ طَعَامِ اَوْرَسَرِ جَبَا كُوَ كَمَا كَلِمَا اَمَرِ كِهْ اَسْ شَدَتْ سَوْرُوتِ تَمَرِ كِهْ طَعَامِ اَسْ
 رُجُو جَانَا تَمَرِ حَتَّى قَالَ مَوْلَى لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِنِّي اَخْشَى عَلَيْكَ اَنْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ
 يَهَانِ تَمَرِ اَيَكْدَنِ اَبِكِ غَلَامِ فَرَعُضِ كِي كِهْ فِدَا هَوْنِ تَمَرِ سَوَا مَوَلَا خَوْفِ هُوَ مَجْمُوعِ اَبِ رُوْزِ رُوْزِ اَمَانِ
 فَوَا يَا حَضْرَتِ نَسُو اَسْ كَرِ نَسِيحِ شَكَايَتِ اَبِ غَمِ اَلَمِ كِي مَرُ خَدَا سَوَاوْرِ مِينَ اَوْنِ جِزِ وَنَوْكَ جَانَا هَوْنِ
 كِهْ تَمِ اَوْرَسَرِ نَسِيحِ جَانُوْ وَاللَّهُ اِنِّي لَمْ اَذْكُرْ مَصْرُوحِ بَنِي قَالِحْمَا إِلَّا خَفَقَتْنِي الْعَبْرَةُ اَلِشْخَصِ
 وَالدَّجِبِ مِنْ مَقْبَلِ فَرْزِدِ فَاظْمَةً كَايَا دَكْرَا هَوْنِ وَهَرْقَتِ كَلَوَ كِيرِ هَوْنِ كِي هُوَ ضَبْطِ اَوْرَسَرِ مِينَ نَسِيحِ سَكَا
 بِهَرْ رُوْزِ كِي شَعْرِ بِهَرْ تَمَرِ شَعْرِ اَلْتِ تَخَوُّفًا فَهَالِكَ تَوَقُّدُ هَلْ لَا بَكِيَتْ مِنْ بَكَاءِ مُحَمَّدٍ
 اَكْرُوْ تَوَعْمُ كِينَ بِسْ كَايَا هُوَ وَسَطِ تَمَرِ كِهْ تَوَسُّوْ هُوَ اَيَا نَزْوُونِ مِينَ وَسَطِ اَوْرَسَرِ نَظْلُومِ كِهْ جِسْمِ رُوْزِ
 رُوْزِ شَعْرِ قَلْبُ بَكْتَهُ فِي السَّمَاءِ سَلَا يَكُ لَهْمُ كُوْ اَمَ دَكُونِ سُبْحًا اَوْ تَحْقِيقِ رُوْزِ اَوْرَسَرِ
 بَجِ اَسْمَاوْزِ شَرِ پَاكِ سَفِيدِ رُوْزِ بَرْكَ رُكُوعِ دَسْجُودِ مِينَ شَعْرِ وَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ الْمُنِيرُ كِلَا هَهُمَا حَوْلَ النُّجُومِ
 نَبَا كِيَاوْ اَلْفَرْقُ اَوْرَشَمِشِ وَنَمَرُ رُوْشَنِ كِرُوْ سَارِ فِكْرِ رُوْزِ مِينَ اَوْرَسَرِ فَرَقْدِينَ اَحْوَالِ حَضْرَتِ بِرْ كَرِيَانِ
 شَعْرًا كَسِيَتْ قَتْلِ الْمَصْطَفِيِّ بِكَوْ بَلَا حَوْلِ الْحُسَيْنِ ذَبَا بِحَالِ تَلْحَدُ اَمْرِ شَخْصِ تَابِلِ
 جَانِ قَتْلِ اَوْلَادِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَامِيَجِ زَمِينِ كِرْبَلَا كِهْ كِرْدِيرِ عَوَا بِاَصْحَابِ عَلَيْهِ السَّلَامِ

مثل گو سفند قدس بانی کے ریک گرم کر بلا پر فرج کئے پرستے بے گور و کفن
 انَسَبْتُ إِذْ سَارَتْ إِلَيْهِ رَكَايَا فِيهَا ابْنُ سَعْدٍ وَالطُّفَاتُ جَمَادُ
 آیا بھول جاؤں اس وقت کہ میری باپ پر سوار ہوئی چڑائی ہوئی تھی وہ عین سہارا و بہت غنی تھی مقل حسین کو شکر کرتے
 فَتَقَوُّهُ مِنْ جُمُوعِ الْخُتُوفِ بِمَشْهَدِ كَثَرِ الْعَدُوِّ بِهِ وَقَلَ الْمُسْعِدُ
 ہیں بلایاؤں میں حسین کا سہارا و ناخوشی گل و کثرت دشمنوں کی حسین پر ہمدردی کی تھی کوئی دوسٹ نظر نہ تھا
 ثُمَّ اسْتَبَا حَوَالِ الْحَاسِرَاتِ يَصْنُوهَا فَأَشْمَلَّ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ مَبْدَدُ
 پھر اون عینوں نے سب احسان و بارہنہ کر لیا ہل م کو اور دشمنوں نے ہر اکیر کو لیا چاہتے تھے حسین کے گھونٹ
 كَيْفَ اسْلُوْا فِي السَّبَا يَا زَيْنَبُ تَدْعُو الْجَوْقَةَ قَلْبَهَا يَا أَحْمَدُ
 کیونکر تسلی ہو مجھ و در حالیکہ بچ قیدیوں کو پہنچ رہی تھی زینب و دختران فاطمہ زہرا بیعت و چار
 قید ہوں اور فریاد کرتی تھیں سوز جگر سو کہ اور رسول خدا ہم اس فلت سوشل لوٹدے غلاموں کو قیدین
 يَا جَدُّ مِنْ حَوْلِي يَسْكَا مِائِ اخَوْتِي يَا لَذَلِّ قَدْ سَلَبُوا الْفَتَاغَ وَجَرَدُ
 اچھو بزرگوار گردید و یتیمان حسین بنین میری اس فلت میں کہ مقتعد و کو طامون چین کے سر پہن کر
 يَا جَدُّ قَدْ سَمِعَ الْفَرَاتُ وَقَتَلُوا عَطَشًا فَلَيْسَ لَكُمْ هُنَاكَ مَوْرِدُ
 اچھو بزرگوار کوئی نہار و نیوالا ہماری طول مصیبت پر اور تھا کہ دیکھو ہکوا اور ہیں تسلی فرماؤ خاطر واری کر
 يَا جَدُّ مَنْ تَكَلَّى وَلُحُولُ مُصِيبَتِي لَمَّا أَعَايَنَتْهُ أَقْوَمَ وَأَقْعَدُ
 اچھو بزرگوار کوئی نہار و نیوالا ہماری طول مصیبت پر اور تھا کہ دیکھو ہکوا اور ہیں تسلی فرماؤ خاطر واری کر
 يَا جَدُّ لَوْ أَبْصَرْتُ نِي وَدَائِي لَنَنِي يَا جَدُّ تَا حَرَا الْحُسَيْنِ مَوْرِدُ
 اچھو بزرگوار کوئی نہار و نیوالا ہماری طول مصیبت پر اور تھا کہ دیکھو ہکوا اور ہیں تسلی فرماؤ خاطر واری کر
 يَا جَدُّ ذَا صَدْرِ الْحُسَيْنِ مُرَضِّضُ وَالْخَيْلُ تَرْكُضُ مِنْ أَعْلَاهُ وَتَصْعَدُ
 اچھو بزرگوار کوئی نہار و نیوالا ہماری طول مصیبت پر اور تھا کہ دیکھو ہکوا اور ہیں تسلی فرماؤ خاطر واری کر
 يَا جَدُّ ذَا ابْنِ الْحُسَيْنِ مُعَلِّلُ وَمُعَلِّلٌ فِي قَيْدِهِ وَمُصَفِّدُ

ایجد بزرگوار یہ فرزند حسین کا تہارا بیمار طوق اس کو گلین ہوا اور بیرون مین لوہی جلا ہے
 یُوْتٰی لَوَالِدَہٗ وَیَنْظُرُ حَالَہٗ وَبَوَّأَ الْمَیْمَۃَ فِی الْعَمَآئِمِ یَقْتَدُ
 کہ شہید بزرگوار این شعر پڑھا اور حال نبی پاک دیکھتا کہ سر و رخ کیا نیر خراب ہوا غما ہا ہا تو حال ہوا و زنی عیش اور آسائش
 یَا جَدَّ نَا شَہِیْدُ وُمْ یَقْتَدُ ذَلَجَ الْحُسَیْنِ فَا تٰی عَیْنَ تَرْقٰہُ
 ایجد بزرگوار ہمارے شہیدین کبر و تفاخر نہ دیکھتا قتل حسین اور فوج کیا حسین کو شکل کو نفی لگائی جو جو قتل ہو گیا
 لَبَّوْا رَجَا حَزَنَہٗ اللَّعِیْنِ عَلَیْہِ لَعَنَ الْمُہْصِیْنَ مَسَا یَہٗ یَتَهَضَّدُ
 قتل کیا اوس شقی و حسین کو واسطے انعام نہ دیکھتا فوج کیا حسین کو جائزہ و العین اور اوس کو لعنت خدا کی جیسا کہ کیا
 حَتّٰی اِذَا اَهْوٰی عَلَیْہِ سَیْفَہٗ فَاِذَا ہِیَا ضَلَّ صَوْتِہٖ یَا وَاحِدُ
 یہاں تک جا رہا کہ کیا فوج حسین کا اوس وقت کا راہ غلام یا آواز بلند اچھا خداوند تو میری صیبتوں کو دیکھتا ہو
 یَا خَالِقِ اَنْتَ الرَّقِیْبُ عَلَیْہِمُ فِی فَعْلِہِمُ ظُلْمًا وَاَنْتَ الشَّہَادُ
 ای خالق میرے تو نگہبان ہوا اور گواہ ہوا فعل ان کو کا اور جو ظلم کہ تیرے نبی کو اوس پر کرتا تو ہی اس کا شاہد ہے
 وَیَسْجُدُ لِحُودِہٖ یَا لَسْبٰی وَاِلَہِ وَیَقُولُ مَا جَسَدًا اِلَّا یَا اَحْمَدُ
 اور آواز بلند ہو چکا ہوا بنو ناسو خدا اصل اللہ علیہ السلام کو اور کہتی تھی ہوا نا ائمہ چاہا کہ ہوا ہمارا کیا تمہاری
 یَا وَلَدِی السَّاقِی عَلَی الْمَوْتِ نَضَلُ مَا لَ الْعَدُوِّ یَا مَا قَدْ مَهَّدُ
 اے بیابا میری ساقی کو شہر علی رضی پہنچو جو وہ آزار دست دشمنوں سے تحقیق کہ ممکن نہیں دفع اونکا
 یَا اَمِّی الرَّهْمٰۃُ قُوْرٌ مِّنْ عَدُوِّ وَجَمِیْعُ اَمْلَاکِ السَّمَآءِ الشَّہَادُ
 اے امان فاطمہ زہرا اٹھو قبر سے اور شمار کرو صیبتیں میری اور سب الملوک آسمان اس صیبت کو گواہ مین
 ہَذَا حَبِیْبُکَ بِالْحَدِیْدِ مُقَطَّعٌ مِّنْخَصَبٍ یَّدِ مَسَا یَہٗ مَسْمَدُ
 یہ حبیب پارہ جگر تمہارا ایفا طمہ شمشیر و تیر و خنجر سو لکڑی کیا گیا ہوا بنو ناسو نہایا شہید کیا گیا ہے
 وَالطَّیْبُونَ بَنُوکِ قَتْلَی حَوْلَہٗ فَوْقَ الصَّعِیْدِ مُضَرَّجٌ وَیَجْرُدُ
 اور اولاد پاک و پاکیزہ تمہاری فوج کی ہونی گرد حسین کے پڑی ہوا و بزرگین تقیدہ کو لکڑی لکڑی برہنہ کھینچ

هَذَا مَصَابِتُ مَا صَلَبَ بِمِثْلِهِ بَشَرٌ مِنَ الْمَخْلُوقِ إِلَا وَاحِدٌ
یہ وہ مصیبتیں ہیں کہ ایسی مصیبتیں کسی بشر پر مخلوقات خدا سے نہیں پڑیں مگر ایک شخص یعنی
صلیب ابن علی پر کہ سوا او کو کسی پر یہ مصیبتیں نہیں پڑیں اور اکثر حضرت یہ کمر و قوس تھے
وَكَرْبًا لِّكَرْبِكَ يَا أَبَتَا ۖ وَاسْقَاؤُ يَفْتَلِكُ يَا أَبَتَا ۖ واسند وہ تمہاری مصیبت
برای بیا ہزار افسوس تمہاری ہو کر پیاس فوج ہوئی برای با قتل ابْنِ يَسْرٍ رَسُولِ اللَّهِ عَطَشًا
وَأَنَا أَكُلُ النَّادِ وَأَشْرَبُ الْمَاءِ ہزار حیف فرزند فاطمہ زہرا دختر رسول خدا تو پیاس
فوج کیا جاتی اور میں پانی پیتا ہوں اور کمانا کمانا ہوں ہرگز یہ کمانا گوارا نہوگا پس تھوڑا سا کمانا
اور رات کو عبادت میں مشغول رہتی تھی اور دن کو روزہ رکھتی تھی یونہی چالیس برس گزری اور اگر
کسی جانور کو فوج ہوئی دیکھتے تو اس قدر روئی تھے کہ بیہوش ہو جاتے تھے چنانچہ ایک دن وہ جناب کین
جاتی تھی پس ایک قصاب کو دیکھا کہ بقصد فوج ایک گوسفند کو باندھ رہا ہے حضرت کفری ہو گئی اور فرمایا
ای شخص کیا کرتا ہے وہ بولا کہ یا حضرت حکم خدا و رسول جاری کرتا ہوں یہ سن کر حضرت فرمایا آیا
تو اس بزبان کو آب و دانہ بھی دیا ہے یا نہیں اوس نے عرض کی یا مولایہ دستور ہے ہم قصابوں کا کہ
قبل فوج جانور کو آب و دانہ سے سیر کر لیتے ہیں اور بھوکا پیاسا فوج نہیں کرتے پس یہ سن کر حضرت میں
تاب ضبط نہ رہی بڑا اختیار ایک آہ کا نعرہ مارا اور فرمایا ایہا الناس دیکھو تم کہ قصاب بھی بزبان و دانہ
جانور کو فوج نہیں کرتے و احوال لعینوں پر کہ جنہوں نے میری بابا کو کہ وہ فرزند رسول اور جگر گوشہ
بتول تھو مع عزیز و اقربائیں دنگا بھوکا پیاسا فوج کر ڈالا اور اتنا بھی نہ جانا کہ ہم کیا کرتے ہیں اور کس
قتل کرتے ہیں یہ فرما کر اس شدت سے روئے کہ بیہوش ہو گئی اور لوگ بدشواری وہاں سے لائے
روایت ہفتاد و دوم فضائل مجلس اور حال رحم جناب امیر علیہ السلام تہمید
اور پھر احوال شہادت فرزند ان حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ لَاجِمَعُوا بِمَجْلِسٍ يَتَلَوْنَ فَضْلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ
إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ جناب رسول خدا نے فرمایا جس مجلس میں ہم اہلبیت کو فضائل یا مصائب

بیان ہوں اور آدمی اونکو سنی کو جمع ہوں تو ملائکہ اونکو احاطہ کر رہیں وَغَشَّيْنَهُمُ الرَّحْمَةُ مِنْ
 اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اور جبکہ ہاوس مجلس میں بیٹھ رہے ہوں رحمت خدا اونکو شامل حال رہتی ہو وَاسْتَغْفَرَتْ
 لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ اِلٰی اَنْ يَّتَفَرَّقُوْا اور فرشتے اونکو یہی طلب مغفرت خدا سے کیا کر رہیں جب تک ہ
 مجلس تمامی کو پہنچو وَبَکَاھِیْ بِھُمْ اللّٰهُ فِی الْمَلَائِکَۃِ الْاَعْلٰی اور خدا اعلیٰ میں اونکو اس افعال
 پسندیدہ پر سبابت کرتا ہو ابن ابی الحدید نے حکایت کی ہے کہ ایک رات جناب علی ابن ابیطالب
 کہیں سے دولت خانہ کو تشریف لائے تو ایک گھر پر پہنچو دیکھا کہ ایک عورت بیوہ چوہی پر پانی گرم
 کر رہی ہے اور کئی بچے اونکو شدت گرم سے زمین پر روٹی رہیں سَسَلَتْ عَنْهَا لَمَّا یَبْکُوْنَ وَبَاکَصْنَعِیْنَ
 جناب امیر ٹھہر گئے اور پوچھا اوس عورت سے کہ بچہ تیرے کیوں رو رہے ہیں اور تو کیا کرتی ہے اوس نے کہا میں
 میں ایک زن بیوہ و بیوارث ہوں اور یہ بچے میرے یتیم ہیں آج مجھ کو کچھ میسر نہوا کہ انہیں کھلائی تو
 ان بچوں کا ہوک سے برا حال ہے اور رو رہے ہیں ناچار انکو بھلاؤ کو خالی دیکھو میں پانی چوہی پر پڑھا دیا
 کہ تابیہ جانیں کہ کچھ کھانا پکھا ہے اس امید میں سو جائیں حضرت احوال اوس عورت کا سنکر بہت
 غمگین و ملول گھر میں تشریف لائے جو کاکا جو قوت حضرت کا تھا سب کا سب لگتا اور اوس سے فرمایا کہ ایوت
 جلد اسے گوندہ کر خمیر کر اور آپ اوس آب گرم میں آتش بکافو لگو لیکن یہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہو کہ نا
 تیار می طعام بچہ رو رو کر سو جائیں باین لحاظ او دہر آتش کی خبر لیتے تھے اور دہن مقدس سے چولہا بھونکے
 اووا دہر بچوں کو ساتھ طفلانہ کہیلے جاتی تھی دونوں دست مبارک اور دونوں گھٹنے زمین پر رکھکر
 اونکو ساتھ دوڑتے تھے اور ہنس مہنسر خوش فعلیاں کرتے تھے بیان ہمک کہ وہ بچہ رو نا بھول گئے جب کھانا
 تیار ہوا تو حضرت فرات یتیموں کو ساتھ اونکی ماں کو آپ بیٹھ کر کھلایا بعد ازاں دست مبارک آسمان
 کی طرف اٹھا کر یوں دعا کی کہ خداوند ان بچوں کو کہی بہو کا نہ کرنا کہ یہ یتیم و بیکس پدر مرده ہیں اوس
 عورت نے ہر چند نام و نسب پوچھا حضرت نے نہ بتایا اور رخصت ہو کر چلے آئے آپ فاقہ سوز رہے جب
 صبح ہوئی تو عورت نے رحم دلی اور یتیم پروری مردمان ہمسایہ سے بیان کی اونیوں نے شکل و صورت
 پوچھی جب اوس نے بیان کی تو اونیوں نے کہا کہ آہ وہ امیر المؤمنین تھے یہ عادتیں اور جسم کس نے پایا

اور جو گانا بھی مخصوص قوت او نہیں کا ہو وہ عورت بہت ساروں کی کہ افسوس میں اپنی بڑائی
 اپنی کہ کام لیا ہزار حیف حال جناب امیر تو یہ ہوا اور ان کو تیمونہ کہنے رحم نہ کیا چنانچہ مالی
 میں شیخ صدوق فر لکھا ہو کہ جب نواسہ دونوں جناب امیر کو یعنی بیٹے حضرت مسلم کو گرفتار ہو سکے
 کہ بلا سو کو فہم میں پیش ابن زیاد کو عرض جسم کو اس میدان فرزند ان بان کو بلایا اور کہا قید کر
 دونوں لڑکوں کو قید شدید دین لَحِيبُ الْحَكَمِ فَلَا تُطْعِمُهُمَا وَمِنْ بَارِدِ الْمَاءِ فَلَا تُشْقِرُهُمَا
 اور ہرگز اچھا کھانا انہیں نہ کھلانا اور آب سرد نہ پلانا کیا عداوت تھی لعین کو فُكَاكَ الْعَلَامَانِ
 يَصُومَانِ النَّهَارَ فَإِذَا جَعَلَ اللَّيْلُ اُتِيَ بِقَوْصَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ وَكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ وَهَيْمٌ دَنَ كُوْ
 بَعَادَتِ بزرگان روزہ رکھتی تو شام کو دو قرص نان جو اور ایک کوزہ پانی کا زندان بان لاکو دیتا تھا
 اسی مصیبت میں سال ہر گزرا پس چھوڑی بہائی فریڑی بہائی سو کھایا اخی قَدْ لَحَالَ بِنَا مَلَكُشَا
 وَيُؤْشِكُ أَنْ تُفْنِيَ أَعْمَارُنَا وَيُبْلَى أَبَدَانُنَا اِی بہائی ہلکو بہت مدت اس قید خانہ میں ہوئی یہ
 کہ ہم اس قید میں مرجائیں اور بدن ہمارے کھل جائیں پس آج زندان بان سے قریب رسول خداؐ پہنچے
 بیان کرو پس جب رات ہوئی اَقْبَلَ الشَّيْخُ بِقَوْصَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ وَكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ اِی زندان بان نے
 عداوت کر دو روٹیاں جو کی اور ایک کوزہ پانی کا لیکر پس چھوڑی بہائی فریڑی بہائی تو محمد مصطفیٰ صلی
 علیہ وآلہ کو پہنچا تا ہو وہ دین دار بولا وَكَيْفَ لَا اَعْرِفُهُ وَهُوَ نَبِيٌّ وَشَفِيعُ النَّاسِ کیون
 نہیں جانتا کہ وہ پیغمبر خدا و شفیع روز جزا ہیں پر صاحبزادی کو کہا اَتَعْرِفُ جَعْفَرًا اِی تو جعفر کو
 جانتا ہو کہا اوس کیون نہ جانو نہیں کہ او نہیں خدا فر دے پر دین کہ فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتے ہیں
 جنت میں پر کہا الشَّيْخُ اَتَعْرِفُ عَلِيَّ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ اِی تو واقف ہو علی ابن ابیطالبؑ سے قال
 وَكَيْفَ لَا اَعْرِفُ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ النَّبِيِّ وَامَا حَيُّ اَوْسُوْ كَمَا كَبُوْا نَجْوَ نُونٍ کہ وہ حضرت ابن
 عم رسول اور امام ہیں پس کہا صاحبزادی فریڑی بہائی تو مسلم بن عقیل کو بھی جانتا ہو کہا اِی
 کیون نہیں جانتا میں وہ بھی پسر عم رسول ہیں اوس وقت دونوں فریڑی بہائی ہو کر کہا اِی شیخ اَتَعْرِفُ
 مِنْ عَمْرٍو وَكَيْفَ تَعْرِفُ مِنْ وَلَدِ مُسْلِمِ ابْنِ عَقِيلٍ ہم تیرے پیغمبر کی عمرت سے ہیں اور ہم مسلم

ابن عقیل کو یتیم بن فلا صَبَقَتْ عَلَيْنَا سِجْنًا مَا لَكَ لَا تَرْحَمُ خُفْرَسَيْنَا بِحَقِّكَ تَنَكُّ كَمَا تَوَفَّرُ
 قید کو ہماری پس کیا ہو تجھ کو ہم پر رحم نہیں کرتا پس جو میں یہ کلام سنا اور سنی کی بُکاء شدیداً
 وَأَنْكَبْتُ عَلَى الْقَدَامَيْنِ فَقَبَّلْتُهَا كَمَا بَسْتِ شِدَّتِ سُرُوبًا أَوْ دَوْرًا وَرَأَوْنِي بِرُكْرِ بُوْسُونِ لَيْسَا تَمَا
 اور کھٹا تھا فدا ہون نہ ہو سہو واللہ کہ اَرِيدُ أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ خَصْمِي
 فِي يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالسَّيِّئِينَ چاہتا ہوں میں کہ رسول خدا روز قیامت کو مجھے دشمنی کریں پس اس
 صاحب زادو حاکم جو چاہی مجھ کو کری یہ دروازہ قید خانہ کا کھلا ہو جہم چاہو چلو جاؤ یا حَبِيبِي سَيِّئًا
 اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اِسْمُ دُوسْتُو سِرِّ رَاكُو چلنا اور دنگو چپ رہنا غرض اس طرح چل رہا وہ دونوں صلیب خانہ
 رات بہر پر و جب صبح ہوئی تو ایک باغ میں جا کر درخت بلند پر چڑھ گئے اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاِذَا
 بِجَارِيَةٍ قَدْ رَأَتْهُمَا جَابِ رُوزِ بلند ہوا ایک کینہ اوس باغ میں آئی اور دیکھا انہیں تو پوچھنے لگی
 احوال اوں کا جب انہوں نے بیان کی سرگذشت اپنی بککت لِحَاظِ لَهَا رُوْنِی حال پر اوں کو ہر دلاسا دیا اور
 کہا کہ میری ساتھ چلو تم کہ بی بی میری دوست ہو تمہاری غرض ساتھ لیکر آئی اور اپنی بی بی کو
 خبر کی وہ زن نیک بخت سنتی ہی سنگو پاؤں دوری وَقَالَتْ لَهَا اذْخُلَا عَلَيَّ يَا لَوْحِبِ وَالشَّعْلَةِ
 اور بولی ای صاحب زادو گھر میں تشریف لیچلو خوشا حال لونڈی کا کہ فرزند رسول خدا میری مہمان ہوں
 یہ کہلو لیجا کو ایک مکان میں کہ حسین کوئی بچا تھا اوں کو رہنے کو خالی کیا اور فریش پاکیزہ اوس میں بچایا
 ثُمَّ أَتَتْهُمَا بِطَعَامٍ فَكَلَا وَشَرِبَا بَعْدَ اِذْ اَنْ طَعَامُ جَوْ كَچھ حاضر تھا لا کر کہا یتیمانِ مُسْلِمٍ فَرَاہِ اَو
 آب سرد پیا اور فریش پر لٹری چوڑی ہائی فریڑی ہائی سو کہا یا اَخِي قَدْ آتَيْنَاكِ لَيْلَتَنَا هَذِهِ اَوْ بَنَاتِي
 بِحَقِّكَ اَجَلِكِ شَبَدِ ہنواسن بلایا فَتَحَالَ حَتَّى اَعْلَقَكَ قَبْلَ أَنْ يُقَرَّقَ الْمَوْتُ يَتْنًا پُرِ قَرِيبِ
 اوں کہ میں تمہاری گل گون بیش از انکہ موت ہماری اور تمہاری درمیان میں جدائی دالو فَاَعْتَقَا
 ناکتا پس ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر سو رہی تھو رسی رات گزری تھی اَقْبَلَ حَتَّى الْعَجُوزِ
 وَقَرَعَ الْبَابَ كَمَا دَاوَا اَوْسَ پیرزن کا اور زنجیر ہلائی اَوْسِ مومنہ نے کہا تو کون ہو بولا کہ صاحب خانہ
 قَالَتْ لَيْسَ لَكَ هَذَا بَوَقْتِ وہ بولی یہ وقت تیرا نہیں آج کیوں آیا وہ بولا کہ جلد دروازہ

کہول کہ ہوش و حواس میری منتشر ہیں ایک حادثہ عظیم اوس لعین پر واقع ہوتا تھا کہ وہ بولی کیا
 وہ حادثہ تھا قال هَوَّبَ الْفَلَائِكُ مِنَ السَّحَابِ فَنَادَى الْأَمِيرُ فِي عَسْكَرِهِ مَنْ جَاءَ
 بِرَأْسِ هَذَا فَلَهُ الْفَادَةُ لَهُمْ بولالہ دو لڑکے قید خانہ سے بہا کر ہیں ابن زیاد نے سادی کی ہر کہ جو سہ لڑکے
 لاوی اور دو ہزار درہم دو لگانے کی پکوا اور گورے کو ہلاک کیا لیکن نشان اونکا نڈا غرض آیا لعین
 گھر میں اور کہا نا کہا کر سوئے کو لیتا ہنوز غافل نہواتا کہ صدائے تنفس اندرون خانہ سے اسی آتی ہے
 اپنی زوجہ سے پوچھا کہ یہ آواز کیسی آتی ہے اوس نیکخت نے کچھ جواب نہ دیا وَاِذَا يَا حَذِي الْقَوْلِ
 قَدْ اُتْبِئَتْ نَاكَاہ ایک صاحب زادہ چونکا فقال لَا خِيَةَ اِجْلِسْ فَإِنَّ هَلَاكَنَا قَدْ قَرُبَ
 پس دوسری بہائی کو جگا کر بولا ای بہائی کیا سوئے ہوا ہو کہ مرگ ہماری عنقریب آتی ہے پس کہا اوس
 صاحب نے دی فی چہ نک کر ای بہائی کیا دیکھا تمہو قال بَيْنَمَا اَنَا نَاكَاہُ وَاِذَا بَايَ وَاقِفَتْ عِنْدِي
 کہا میں سوتا تھا کہ دیکھا بابا میری پاس کھڑی ہیں وَاِذَا بِاللَّيْلِ وَعَلِيَّ وَفَالْحَمَّةُ وَالْحَسَنُ وَ
 الْحُسَيْنُ کہ یکایک میری بابا کر پاس رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا اور حسن و حسین
 تشریف لائے اور میری بابا سے فرمایا تَزِينِ سَاكَاكَ تَرَكْتَ اَوْلَادَكَ بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ اے مہلک کوئی
 تمہیں صبر آیا کہ ان دونوں لڑکوں کو دشمنوں میں چھوڑ آیا ہو فقال اَبُونَا هُمْ بَايَ ثَرِي قَارِي
 بابا نے عرض کی کہ آج کی شب عنقریب میری پاس آؤ ہیں یہ سنکر دوسری بہائی نے کہا ای بہائی یہی
 مینے ہی خواب دیکھا ہے فَاَعْتَقَا وَبَكَا پس دونوں گھر کو خوب روئے جب اوس لعین نے یہ سنا تو اوبہ
 دیوار پکڑنا ہوا اوس مکان میں آیا حَتَّى وَقَعَتْ يَدُهُ عَلَى الْجَنْبِ الْفَلَاحِ الصَّغِيرِ بِيَانِ
 کہ دست نجس اوسکا چھوئے بہائی پر پڑا فقال مَنْ اَنْتَ پس وہ صاحب زادہ ڈر کر بولا کہ تو کون ہے
 وہ لعین بولا وہ شقی تو صاحب خانہ ہے فَقَسَّ اَنْتُمْ كُونْ ہودہ دونوں بول کر ایشیج اگر ہم کچھ کہیں
 تو ہمیں امان دیگا قال نَعَمْ كُنْ لَكَ اَمَانٌ دَوْلَا مِیْنِ دَوْلَا مِیْنِ بُولَا مِیْنِ بُولَا مِیْنِ عِثْرَتِ
 نَبِيِّكَ هَوَّبَتْكَ مِنَ السَّحَابِ اے شیخ ہم تیری نبی کی عزت سے ہیں قید خانہ سے بہا کر جان کر خوف
 تیری گھر میں چھوڑ ہیں وہ بیدین بولا مِیْنِ الْمَوْتِ هَمَّ بَنَّا وَلِی الْمَوْتِ وَقَعْنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی

اَخْفَوْنِي بِكُمْ مَا جَانُكَ خَوْفٌ بَهَا كُوْا خُرْمُوْتُ كِي پندیرین اگر ہینے شکر خدا کا کہ تم میری ہاتھ لگو
 ثُمَّ اِنَّهُ لَطَمَ الْاَكْبَرَ كَلِمَةً اَللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهِ الْاَذْنٰی پھر اوس پیمان شکن لعین فریڑی بہائی کو ایک
 طمانچہ مارا اس زور سے کہ منہ کو بہل زمین پر گر پڑا اِنَّهُ لَكَفَا وَثِيقًا پھر زور سے اس کا فرنی
 رسی سے شکنیں باندھ لیں وَجَا تَمَّ اِلٰی الْاٰخِرِ فَضْرَبَهُ صَرْبَةً اَشَدَّ مِنْهُ حَتّٰی حَوَّ عَلٰی وَجْهِهِ
 پھر چھوڑ بہائی کو اوس سے زیادہ زور سے طمانچہ مارا وہ بھی منہ کو بہل گر اُٹھا اِنَّهُ لَكَفَا وَثِيقًا
 پھر اوسکی بھی شکنیں باندھ لیں پس دونوں روکو کنو لگو کہ ایشیخ تیری زوجہ تو ہمیں مہمان کیا
 اور تو نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا اَمَّا لَخَفَ اللّٰهُ اَیَا تُوْخَا کا خوف نہیں کرتا اَمَّا تَوَاعٰی قُرْبَانِ
 رَسُوْلِ اللّٰهِ اَیَا تُوْرَعَایَتِ ہمارے باب میں قرابت رسول خدا کی بھی نہیں کرتا اوس لعین نے کچھ خیال
 نہ کیا اور کہینچتا ہوا حجر سے باہر لگیا وَفَیْئَا سَلَفَتْنِ اِلٰی الْفِجْرِ وَهَمَّا یَبْکِیَانِ رات بھر وہ یتیم شلم
 شکنیں بند ہو کر مری ویا کہ جب صبح ہوئی تو وہ بیدین قتل کرنے فرات پر چلائے زوجہ اوسکی اور بیٹا
 اور غلام اوس خوف خدا ولا ز تو وہ لعین کہہ نہ سنتا تھا جب فرات پر پہونچا تو تلوار کہینچی قَتَلَتْهُ
 زَوْجَتُهُ فَرَزَقَ عَلَیْهَا حَتّٰی لَحَا رَحَقْلَهَا پس زوجہ اوسکی مانع ہوئی اوس لعین نے ایک تلوار اپنی
 زوجہ کو ماری کہ بیوش ہو گئی پھر غلام کو تلوار دی کہ جا کر ان دونوں کو قتل کر جب وہ قریب آیا ایک
 صاحبزادہ بولا یَا اَسْوَدُ مَا اَشْبَهَ سَوَادَکَ یَسْوَادٌ بِلَالٍ اے اسود رنگ تیرا کس قدر مشابہ ہے بولال
 سے وہ بولا کہ ایصاحب ادو تم کون ہو وہ یتیم شلم بولو کہ یَا اَسْوَدُ لَحْنٌ مِنْ عَثْرَةِ نَبِیِّکَ اے اسود ہم
 عثرت تیری جی کی ہیں جو ہیں یہ سنا غلام نے تو وہ غلام پاؤں پر گر پڑا اور قدم چوم کر بولا واسد میں نہیں
 چاہتا کہ رسول خدا میری دشمن ہوں یہ کہو فرات کو پار چلا گیا وہ لعین پکارا کہ اے غلام تو نے میرے
 نافرمانی کی وہ بولا کہ میں نے خدا کی اطاعت کی اگرچہ تیری نافرمانی کی پھر بیٹو سے بولا تو جا کو قتل کر ان دونوں کو
 جب وہ قریب پہونچا تو دونوں صاحبزادے بولے یَا شَا بُ اَمَّا تَرَحُّمٌ عَلٰی اَشْبَا یَاکَ هَذَا لَمِنْ نَادِ
 جَهَنَّمَ اے جوان تو رحم نہیں کرتا اپنی جوانی پر کہ باین رعنائی داخل جہنم ہو وہ بولا تم کون ہو قالا
 لَحْنٌ مِنْ عَثْرَةِ نَبِیِّکَ دونوں فرمایا ہم عثرت تیری جی کی ہیں تیری باپ نے ناحق ہمارے قتل کا ارادہ

کابل سے کہہ اسنو بلایا مجھ محمد ابن حنفیہ نے بعد شہادت جناب امام حسین کے جب جناب امام زین العابدین
مدینہ میں شام سو آئے اور ہم مکہ میں تھے فقال رسولی علی ابن الحسین وقل له انا کبرؤد
امیر المؤمنین بعد اخوی الحسن والحسین ہیں کہا محمد ابن حنفیہ نے کہ جاتو علی ابن الحسین کے
پس اور کہہ میری طرف سے کہ میں بڑا بیٹا ہوں جناب امیر المؤمنین کا بعد اپنی بہائون حسن اور حسین کے
وانا آحق لیعهد الا مؤمنک اور میں محق اور سزاوار ہوں ساتھ عہد امت کو تم سے فیستجی
ان فسله الی وکن شدت فاختار حکما نلتا کم الیہ پس سزاوار ہو تمہیں کہ تسلیم امر امت
میری جانب کرو اور اگر چاہو کوئی حکم اختیار کرو تا حکم کروائیں ہم اسو اور مجاہدہ کرین طرف اسو
پس گیا میں اور کہا میں پیغام محمد کا فقال ارجع وقل له پس حضرت نے منکر فرمایا پھر جاتو اور کہہ
اون سو میرے بجانب سے یا عجم اتق الله ولا تدع ماکم یجعل الله لک ایچا درو خدا سو اور نہ طلب کرو
وہ چیز کہ خدا فرمے تمہاری واسطے مقرر نہیں کی فان ابیت فبیئنی وبینک الحجۃ الاسود پس
اگر تم انکار کرو تو تمہیں اور تم میں حج الاسود حکم ہو فان تن لیسد لک الحجۃ الاسود فمحو الیمام
پس جسکو واسطے حج الاسود گواہی دے پس وہ امام ہو پس پھر امین یہ جواب لیکو اور عرض کی خدا حسین
محمد کا فقال قل له اقلک پس محمد ابن حنفیہ نے کہہ اون سے کہ ملاقات کرو نگاہ میں تم سے راوی
کستا ہو حسین امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائے اور جلد خانہ کعبہ کو چلو دونوں صاحب تو
میں ہی ساتھ تھانہ انکہ پونچر قریب حج الاسود کا فقال علی ابن الحسین تقدّم یا عجم فانک
ابیت فاستله الشہادۃ لک پس جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ایچا تم بزرگ ہو
تم گواہی حج الاسود سے طلب کرو اپنی واسطے فقدّم محمد فصلی رکعتین ودعا لیدعو ات
ثم سأل الحجۃ بالشہادۃ لک انک انت الامام لک فلم یجبہ بشیء پس محمد نے درو رکعت
نار پڑھی اور دعا کی پھر سوال کیا حج الاسود سے کہ اگر میں امام حق ہوں تو ای حج الاسود تو گواہی دے
او پر امت کو پس حج الاسود سے کہہ آواز نہ آئی ثم قام علی ابن الحسین علیہما السلام
فصلی رکعتین ثم قال ایہا الحجۃ الذی جعلک الله تعالیٰ شاہدا لمن یؤانی

بَيِّنَةُ الْحَوَامِ مِنْ وَفْدِ عِبَادِهِ بِرَأْفَةِ امَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا ایچ
ایسا حجر کہ دانا ہو خدا فرمے جو اس شخص کے جو نام ہو خانہ کعبہ میں نازل ہو یا یہاں ان کنت تعلم انی
صاحب الامر وانی الایام الْمُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ عَلَى جَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ فَاشْهَدْ لِي لِعَلَّيْ عَمِّي اللَّهُ لَا
أَهْ فِي الْأَسْمَاءِ امِ حَجْرُ الْأَسْوَدِ اِذَا تَوَجَّاهُ كَمَا تَوَجَّاهُ امَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَاجِبُ الطَّاعَةِ مِنْ
سَبِّ بَنَدِ الْكَانِ خَدَّائِمْ كَوَاهِي دُورِ سِيرَتِي جَانِبِينَ جِيَامِيرِ كَمَا نَبِيْنِ هَرَقِ اَوْنِ كَامَتِ مِنْ فَاطِمَةَ
اللَّهُ الْحَجْرُ بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ فَقَالَ بَسْ كَوَاهِي كَمَا خَدَّاهُ امَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَاجِبُ الطَّاعَةِ مِنْ
كَمَا حَجْرُ الْأَسْوَدِ فِي يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ سَلَّمَ اِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْأَمْرَ امَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَاجِبُ الطَّاعَةِ مِنْ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَمَا تَوَجَّاهُ امَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَاجِبُ الطَّاعَةِ مِنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَمَا تَوَجَّاهُ امَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ
دُونَكَ وَدُونَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ بَسْ تَحْقِيقُ كَمَا حَجْرُ الْأَسْوَدِ اِذَا تَوَجَّاهُ كَمَا تَوَجَّاهُ امَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَاجِبُ الطَّاعَةِ مِنْ
تَبَرُّرِ سَبِّ بَنَدِ الْكَانِ خَدَّائِمْ كَوَاهِي دُورِ سِيرَتِي جَانِبِينَ جِيَامِيرِ كَمَا نَبِيْنِ هَرَقِ اَوْنِ كَامَتِ مِنْ فَاطِمَةَ
حَضْرَتِ كَوَاهِي دُورِ سِيرَتِي جَانِبِينَ جِيَامِيرِ كَمَا نَبِيْنِ هَرَقِ اَوْنِ كَامَتِ مِنْ فَاطِمَةَ
يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى جَمِيعٍ مِّنْ فِي الْأَرْضِ وَمَنْ
فِي السَّمَاءِ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ فَاسْمَعْ لَهُ وَأَطِيعْ امَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَاجِبُ الطَّاعَةِ مِنْ
خَدَّائِمْ تَبَرُّرِ سَبِّ بَنَدِ الْكَانِ خَدَّائِمْ كَوَاهِي دُورِ سِيرَتِي جَانِبِينَ جِيَامِيرِ كَمَا نَبِيْنِ هَرَقِ اَوْنِ كَامَتِ مِنْ فَاطِمَةَ
وَلَطَاعَةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَسَمَاعَتِهِ بَسْ تَحْقِيقُ كَمَا حَجْرُ الْأَسْوَدِ اِذَا تَوَجَّاهُ كَمَا تَوَجَّاهُ امَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَاجِبُ الطَّاعَةِ مِنْ
اِجْتِبَاءِ خَدَّائِمْ كَوَاهِي دُورِ سِيرَتِي جَانِبِينَ جِيَامِيرِ كَمَا نَبِيْنِ هَرَقِ اَوْنِ كَامَتِ مِنْ فَاطِمَةَ
ذَلِكَ اَوْ بَعْضُونَ كَوَاهِي دُورِ سِيرَتِي جَانِبِينَ جِيَامِيرِ كَمَا نَبِيْنِ هَرَقِ اَوْنِ كَامَتِ مِنْ فَاطِمَةَ
بَاقِي نَزْهِ اَوْرَاسِي كِتَابِ مِنْ جَنَابِ امَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُوَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ مَرْوَانَ يَخُوفُ بِالْبَيْتِ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَخُوفُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا
يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ الْمَلِكِ يَخُوفُهُ فَوَجَّاهُ امَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ وَاجِبُ الطَّاعَةِ مِنْ
بَنِ مَرْوَانَ طَوَانِ خَدَّائِمْ كَوَاهِي دُورِ سِيرَتِي جَانِبِينَ جِيَامِيرِ كَمَا نَبِيْنِ هَرَقِ اَوْنِ كَامَتِ مِنْ فَاطِمَةَ

مشغول تھو اور عبد الملک کی طرف التفات نہ کرتا تھو اور عبد الملک حضور کو نہ پہچانتا تھا پس عبد الملک
 بولایہ کون ہو کہ سامنے میری پہچان ہو اور التفات میری طرف نہیں کرتا فقال لہُ ہذا علی ابن الحسین
 پس کہنے کو کہ یہ علی ابن الحسین ہیں مجلس سے کھانہ و قال ردوہ الی فردوہ پس میں نے
 اور کہا کہ پیہر لاؤ انہیں میری طرف پس پیہر لاؤ حضرت کو عبد الملک کو پائے فقال لہُ یا علی ابن
 الحسین انی لست قاتل آیتک فما یمنعک من المصیر الیّ پس عبد الملک حضرت سے بولا
 اے علی ابن الحسین میں تمہاری بدد بزرگوار کا قاتل نہیں ہوں کیا باعث ہے کہ آپ میری پاس نہیں آتے
 فقال علیہ السلام ان قاتل ابي افسد بیا فعلہ دنیا علیہ و افسد ابي علیہ اغو
 فان اجبت ان تكون مثله فکون پس حضرت نے فرمایا تحقیق کہ قاتل نے میری بدد بزرگوار کو
 فاسد کیا قتل سے اور کو دنیا کو اوں پر اور فاسد کیا شہادت بدد بزرگوار نے میری قاتل کی آخرت کو پس
 اگر دوست رکھتا ہو تو کہ ہوشل اوں کو قاتل کو تو ہو فقال کلا و لکن حوالینا لکننا من ذنبا
 پس عبد الملک بولا کہ معاذ اللہ کہ میں شل آپ کو بدد بزرگوار کو قاتل کہ ہوں لیکن مراد میری یہ ہے
 کہ آؤ ہمارے پاس تاکہ ہماری دولت سے آپ کو فائدہ پہنچو اور ہم آپ سے کچھ سلوک کریں فجلس
 زین العابدین و لبسط رداءه و رمی فیہ کفایین حصات المسجید و قال بین کلام
 عبد الملک سے سن کر جناب امام زین العابدین علیہ السلام بیٹھ گئے اور بار مبارک کو پسپا دیا اور سنکر
 مسجد کو اوسین ڈال دیا اور یہ درگاہ الہی میں عرض کی اللهم ارحمہ و ارحم اولیائک عندک
 خداوند کہ ما تو اس حرمت و عزت پر دو ستون جو تیرے نزدیک ہے فادارہ اداء مملوہ دوا
 یگا شعاعہا یخطف الابصار پس ناگاہ روئے مبارک سے بیٹھ گئے ایسی موتی کہ اوں کی
 شعاع اور چمک سے آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی تھیں فقال لہُ من ذنوبک ہذا و حرمہ عندک
 ربہ یحتاج الی ذنباک پس فرمایا اے عبد الملک جسکی یہ حرمت و عزت ہو پیش خدا وہ محتاج
 ہوگا تیرے دینا کا تم قال اللهم خذها فکنا فی فیہا حاجۃ بہر درگاہ باری میں عرض کی
 خداوند! اے کہ تیرے بندے علی ابن الحسین کو اسکی کچھ احتیاج نہیں آہ آہ ایسے بزرگوار اور بزرگوار

خدا کو اہل کوفہ و شام نے شہر بہنہ پر سوار کیا تھا گردن شریف میں ایسا بہاری طوق ڈالا تھا کہ کلور
سبارک سو خون جاری تھا اور اس کنارہ کشی پر بھی ایک دن چین نہ لیں و یا چنانچہ بعض ثقہ و معتبرین
نقل کی ہو کہ ہم تجارت کو شام کی طرف جاتے تھے اور پھر ایک مقام پر کہ وہاں شام نوزخ تھا
قَرَأْتُ فِي النَّحْوِ شَجَرَةً مِنْ طِينٍ فِيهَا قَبْرَانِ مُقَدَّمَا وَمُؤَخَّرَا بَيْنَ دِيكَمَا اَوْسَ صَحَابِيْنَ
ایک کچا حجرہ بنا ہو کہ اوسین دو قبرین تھیں ایک اگر تھی اور ایک بچھوٹی اور ایک شخص قبر مقدم پر
و ان پڑھتا تھا پس ہم سو سلام کر کے کہا کہ اے شخص ہم سو ان قبروں کا حال بیان کر بکلی الرجل
یہ سن کر وہ شخص رونے لگا و قَالَ هَذَا الْقَبْرُ الْمَقْدَّمُ قَبْرُ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ وَالْمُؤَخَّرُ قَبْرُ
فَضَّةَ جَارِيَةِ الزَّهْرَاءِ اور بولوا اے شخص قبر جو مقدم ہے یہ قبر زینب خاتون دختر علی ابن ابیطالب
کی ہے اور دوسری قبر فضہ کنیز جناب فاطمہ زہرا کی ہے کہا اودنوں نے کہ ابھر دیر ہین کہ یہ دفن
کیونکر ہو میں یہاں کہ یہ مقام کہاں اور دختر جناب فاطمہ کہاں بَغَى الرَّجُلُ و قَالَ اور
زیادہ رونے لگا وہ شخص اور بولوا لَمَّا مَضَتْ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَتَانِ فَصَلَّاهُ
جب کہ گذری بعد قتل جناب امام حسین دو برس یا زیادہ اور یزید زندہ تھا اور عبد الملک بن مروان
اوسکی طرف سے حاکم تھا یہی عبد الملک کہ جسے حجرہ حضرت کا دیکھا تھا فَكَتَبَ لِيَزِيدَ سَعْدَ
عَدَاوَةِ الْحُسَيْنِ پس لکھا یزید کو عبد الملک لعین نے عداوت امام حسین عراق علی ابن ابی
عزوم الخروج بَطْلَبَ دَمَ اَبْنَاءِ الْحُسَيْنِ کہ امیر یزید علی ابن الحسین نے ارادہ خروج کا کیا ہے
واسطے طلب خون حسین کہ یَجْمَعُ النَّاسَ خُفْيَا وَجَهِيًّا الْجُنُودَ وَالْعَسَاكِرَ لِحَرْبِكَ يَا اَبْنَاءَ الْمُؤْمِنِينَ
جمع کرتا ہے لوگوں کو مخفی اور مہیا کرتا ہے فوج و لشکر تیرے لڑنے کو امیر المؤمنین پس خصوصاً یزید اور
لکھا اوسکو اِحْسِنَةُ نَفْسِهِ دُونَ الْحَرَمِ وَالْاَحْفَالِ کہ قید کرو سو فقط سوار حرم و اطفال کو اور
جلد و شق میں بیچ دو فَقِيدَ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ مُرْوَانَ وَاَرْسَلَهُ مِنْ الْمَدِينَةِ اِلَى الشَّامِ
پس قید کیا عبد الملک بن مروان لعین نے اور روانہ کیا حضرت کو مدینہ شام کو فَاثْقَلَهُ حَدِيدُ
يَا ثَقُلْ وَالسَّلَاسِلُ فِي يَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ پس اوس شقی نے جناب امام زین العابدین کو گلہاں

اب میں دوا کرتی ہوں تمہیں خدا جو تمہیں محفوظ رکھے تمہیں لشکر شیطان سے قہر علی ابن الحسین
 علی غریبہا بکاء کاذب فرق روحہ عن بدنہ پس حضرت غریب جناب زینب پر اس قدر
 روع کہ قریب تہا روح اقدس بدن شریف سے جدا ہو جاوے و قال یا عمتی واللہ فواقا لی
 لی اعظم المصائب اور فرمایا اے بیوی واسد جدائی تمہاری بڑی مصیبت ہے مگر یہ خاطر جمع
 رکھو کہ بعد تمہاری دفن کر یہ لعین مجھے شام تک نہ لیجا سکیں گے مین مدینہ میں روضہ رسول خدا
 میں سے جلا جاوے گا پس جناب زینب روع فوضہ سے بولیں یا فوضہ ائی ذکرت فی ہذا الشجر
 شجر اسمی بالتقرہوا حبیب الاشجار ایفوضہ یا وکیا میں نے کہ اس جنگل میں ایک درخت ہے
 کہ نام اوس کا ہے اور خوشبو ہو مثل صندل اور اگر کوئی قتلوا آخی الحسین و نصبوا راسہ
 علی الفناء و قیدونا بالظلم والعناء جب شہید کیا تھا عینون فرمیں عہد ہائی حسین کو اور
 سر کو اون کے نیزہ پر رکھا تھا اور ہمیں قید کیا تھا اور شام کو لیجاوے تو فذل عسکرہم فی ہذا النقا
 پس لشکر اون کا اس جاوے اور اذ رایت حاکم السنان کان علی سنانہ راس الحسین
 او سوقت دیکھا میں نے ایک نیزہ دار کو جس کے نیزہ پر سر میری بہائی مظلوم کا تھا وصل الرشح
 بالشجر القبر اوس نیزہ دار نے نوک نیزہ ملا دی اوس درخت سے فخیلید کان راس الحسین
 علی غصن من اغصانہ پس او سوقت تھا سر حسین کا ایک شاخ پر اوس درخت کی شاخ
 تجری الدم عن حلقہ وتلی القرآن او سوقت میری بہائی کو حلق سے خون بہتا تھا اور وہ وا
 برستے تو فاحلبی ہذا الشجر لانی لان اودعہ وہوذا ایفوضہ او سر درخت کو کہ میں اوس کو
 رخصت کر لوں غرض فوضہ نے بعد تلاش کر پایا اوس درخت کو اور عرض کی پس حضرت زینب
 او نہیں بکمال ضعف و نفاہت فخرجت عن القسطاط واتت تحت الشجر و جادت
 یاہ اور ہمیسے نکل کر آئیں زیر درخت اور بہت گئیں اوس سے و بکلی قائمہ یا علی صوتہا
 اور وہ مخدومہ کثری روتی تھیں بلند آواز سے اور کس بیابانی سے کہتی تھیں و آخاہ و امطلو مکاہ
 و اذیحاکہ و احسیناکہ یا عہد ہائی میری بہائی مظلوم تشنہ لب یا عہد ہائی برب یا عہد ہائی

فَإِنَّكَ أَخَذْتَ هَذِهِ قَبْرَانِ هُوَ تَمِيمُ بْنُ مِهْرَبِیْ فَجَعَلَتْ تَلْكَ هَذَا الْقَوْلُ بِسِوَا بَابِ رِیْیِیْ كَمَا كُنْ
 رَوَى تَمِيمٌ وَكَانَ فِي قُرْبٍ مِنَ الشَّجَرِ بُسْتَانًا لِمَعَاوِيَةَ أَوْ رَأْسِ وَرْتِ سِوَا قُرْبٍ أَيْ بَاغِ
 تَمَامِ عَاوِيَةَ مَعْرُوكًا وَاسْتَعْلِمَ الْبُسْتَانَ كَانَ زُبَيْرُ بْنُ الْعِثْمِ الْمَلْعُونُ أَوْ مُطْعَمُ أَوْ كَمَا يَعْنِي بَاغِ
 أَوْ سَمِينُ زُبَيْرِ بْنِ تَمِيمٍ مَعْرُوكًا تَمَامًا سَمِعَ بَكَاءَهَا حَجَّ عَنِ الْبُسْتَانِ وَجَاءَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
 وَكَانَ بَيْدًا أَوْ ذَارًا مَعَ الْحَدِيدِ لَا يَنْطَلِمُ أَرْضِ الْبُسْتَانِ بِسِوَا شَقِیْ فَرَاوَزِ كَرِیْمِ
 سَنَى تَوْبَاغِ سِوَا بَاهِرِ نَكْلًا أَوْ دَانِ آيَا أَوْ رَأْسِ كُرْمَاتِهِ مِیْنِ أَوْ زَارِ آهِنِ زَمِیْنِ دَرَسَتْ كُرْمَاتُهَا شَلِ
 بِلَیْجِ كُرْبِیْ اِدَسْ شَقِیْ كُو مَعْلُومٌ هُوَا كَهْ بِهْ زَبِیْبُ خَزَرِ نَهْرِ آخُوَاهِ اِمَامِ حُسَيْنِ هُوَا فَضْرَبَ الْمَلْعُونُ
 عَلَى ظَهْرِهَا أَوْ سِوَا مَعْرُوكًا فِي عِدَاوَتِ سِوَا كِبِیْ بِلَیْجِ اِسْ زُورِ سِوَا پُشْتِ سَبَاكِ زَبِیْبِ خَمْدِیْدَهْ سُو كَوَارِ
 بَرَادِرِ پَرَا كِهْ آسْمَانِ اِهْلِ كُو فُخْرَتْ وَوَجِیْهًا مَغْشِيَةً عَلَى الْاَرْضِ بِسِوَا جَنَابِ زَبِیْبِ اَوْ سِوَا صَدْرِ
 سَنَهْ كُو بَهْلِ زَمِیْنِ پَرِ كَرِیْمِ دَمَاكَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ شَبِیْهَةً اَوْ رُوحِ اَقْدَسِ اَوَّلِیْ اَوْ سِوَا
 كُو تَلُجَّتْ عِدْ كُو پَرَاوَزِ كَرِیْمِ جَنَابِ اِمَامِ زَمِیْنِ الْعَابِدِیْنِ كَا عَجَبِ حَالِ هُوَا اَوْ رَا عَجَازِ سِوَا حَضْرَتِ
 هَاتَمِ اَوْ رِپَاوَنِ زَنْجِیْرُونِ سِوَا نَكْلًا اَوْ رُفْعِ زَبِیْبِ كُو خَمِیْمِیْنِ لَبِیْ كُو پَسِ غَسْلِ وَكُفْنِ وَكُو نَا زِیْرِیْ اَوْ
 وَكُفْنِ كِیَا اَوْ رِیْدِیْ كُو قَشْرِیْفِ لُكُو اَوْ رُفْعِ زَبِیْبِ سِوَا مَفَارِقَتِ كُیْ حَتَّى مَاتَتْ بَعْدَ هَا فِي
 بَعْضِ الْمَسْنُونِ اَلَا كِهْ بَعْدَ اَوَّلِ كُیْ بَرَسِیْنِ كَزِ اَنْتَقَالَ كِیَا اَوْ رِپَاوَنِ پَادِ وَكُفْنِ كُیْ اِسْ حَجْرَهْ خَامِیْنِ
 كِهْ بِنَا كِیَا پُشْتِ سِوَا اِلِیْخُصْ حَقْرِیْمِیْنِ مِیْنِ رَهْمَا هُوَنِ مِیَانِ سِوَا بَتِ تَزَوِیْ كِهْ بِهْ سَبَ مَا جَرَا اَلَكُو كَا
 وَكِیَا هُوَا مِیْرِیْ بَزْزُكُونِ فِی مِیَانِ كِیَا هِیْ چَا نَجِیْبِ وَهْ نَالَهْ وَافْعَانِ اِمَامِ مَظْلُومِ پَرِ زَبِیْبِ مَعْرُومِ كَلِیَانِ
 كَزُو تُو كُوسِیْنِ تَابِ سِوَا كِیْ نَزِیْمِیْ هِیْ رَوَایْتُ هَفْتَا دُو چِهَارِ مِ سُویدِ اِبْنِ غُفْلَهْ
 وَبَدِیْ جَنَابِ اِثِیْرِیْنِ اَوْ رِسَا تَمَهْ هُوَا نِیْلِیْ كَا اَوْ رِیْخَانَا قَبْرِیْ شَالِ كَا پَرِ
 حَالِ مَحْشَرِ اَوْ رِآنَا جَنَابِ سَیْدَهْ النِّسَا فَا طَمَئِنَّا زَهْرَا كَا مِیْدَانِ حَشْرِیْنِ
 عَنْ سُویدِ اِبْنِ غُفْلَهْ قَالَ دَخَلْتُ عَلَیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنِ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا عَلَی بِلَیْجِ
 لَمْ اَجِدْ فِی الدَّارِ غَیْرَهُ سُویدِ اِبْنِ غُفْلَهْ سِوَا مَقُولِ هُوَا كِهْ اَبِیْ دُنِ مِیْنِ دَوْلَتِ سِوَا جَنَابِ اِثِیْرِیْنِ

داخل ہوا دیکھا حضرت کو کہ ایک بوری پر بیٹھیں سو او سکی کچھ اور فرش گہرین نہیں ہو فقلت
 اَلَيْسَ الْمُؤْمِنِينَ مَكَارِي فِي الدَّارِ حَيْثُ هَذِهِ السَّالِكَةِ وَبَيْدَكَ الْخِلَافَةَ مِينَ عَرْضِ كِي
 یا امیر المؤمنین میں اس گہرین سو اس بوری پر کچھ نہیں دیکھتا حال آنکہ آپ پادشاہ زمان اور خلیفہ
 وقت ہیں حضرت فرمایا ایسویہم کچھ مہیا نہیں کرتے اس دار فناء کیوں ولکن اَدْرَقَد
 حَلَمْنَا إِلَيْهَا حَيْثُ لَمَّا كَانَتْ مُنْقَلَبُونَ إِلَيْهَا أَوْ سَوِيْدَ هَارِي وَاسْطِ اِيك گہر ہو کہ بہترین شیع
 او سکی ہو مہیا کی ہو اور قریب ہو کہ منتقل او سکی طرف ہو جائیں فی الْحَدِيثِ عَنِ الْبَاءِ قَوْلُهُ
 السَّلَامُ اِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ اَرْبَعِينَ سَنَةً نَادَى مِنْ السَّمَاءِ ذِي الرَّجُلِ حَدِيثِ مِ
 وارد ہو جناب امام محمد باقر فرما کہ جب آدمی کا چالیس برس کا سن ہو تاہو تو منادی آسمان سے ندا
 کرتا ہو کہ وقت کوچ کا قریب ہو بخانا درازہ درست کریں جناب امیر ایک مقام میں فرماتا ہیں فَكَا
 اَلَيْسَ فَقَدْ اَزَادَ وَلُحُولِ الطَّرِيقِ وَوَحْشَتِهَا بِسَافِسُ افسوس افسوس او پر نمودار اور دراز
 سفر کہ جناب امیر صاحب شخص یہ فرماتے تو دایہ ہمارے غفلت پر کہ ہنر کو نسا زاد سفر مہیا کیا ہو
 جو غافل نہیں ہیں اَلَيْسَ النَّاسُ قَدْ كُوُوا اَقْرَانُكُمْ الَّذِيْنَ مَضَوْا اَقْبَلَكُمْ بِاَيِّ عَادَةٍ اَيُّهَا النَّاسُ
 یاد کرو اپنی عزیزوں اور ہم نشینوں کو کہ کیسے خالی ہاتھ اگر تمہاری چلو گئی اور زیر زمین نہان ہو گئی و کیف
 تحي التَّوَابِ حَسَنَ صُورَتِهِمْ اَوْ كَيْسِي سَادِيْنَ خَاكٍ فَوْصُورَتِيْنِ اَوْ كَيْفَ اَكَلَ الدُّوْدُ
 اَلَسِنَّتُهُمْ اَوْ رُوْهُ زَبَانِيْنَ كَيْسِي النَّوَاعِ اَلْوَلَعِ كَلَامِ كَرْتِيْ كَيْسَا اَوْ كَيْ زَبَانُوْكَ كَيْزُوْنَ فَا كَمَا لِيَا
 ضَيَعَتْ اَمْوَالُهُمْ وَخَلَّتْ مِنْهُمْ نَجَاتُهُمْ ضَالَعٍ وَبَرَادٍ هُوَ مَالٍ اَوْ كَيْ جَوْشَقُوْنَ سَرِجِيْ كَرْتِيْ
 اور تصرف ہو تو ان سوال پر وہ لوگ جنکا تصرف اونہیں نہایت ناگوار تھا اور خالی ہو گئی مگر
 اَوْ كَيْ وَحَلُّوْا يَدَا اِلَّا يَتَرَاوُدُّ بَلِيْغُهُمْ اَوْ اَلَيْسَ مَكَانِ مِيْنِ سَاكِنٍ هُوَ كَمْ نَهْ وَهْ كَيْ كُوْ دِيْكَوْ اَسْكُوْ مِيْنِ
 اور لگوئی اونہیں دیکھو جاسکتا ہو اور سب اَوْ كَيْ دِيْكَوْ كُوْ مِيْنِ كُوْ وَكَا مُوْلِيْهِمْ اِلَّا الْحَسْرَةُ وَ
 التَّائِبَةُ اَبْ كُوْ اَوْ نَحَا مَوْسٍ وَهَمْ مِيْنِ سَوَايِ عَصْرَتِ وَنَدَامَتِ كُوْ جَنَابِ اَمَامِ جَعْفَرِ صَادِقِ
 علیہ السلام فرماتے ہیں سب روایت کی ہو لَوْ اَنَّ الْمُسْلِمَ تَلَا فَا اَخْلَا عِيْزُ مَرْدِ سَلْمَانِ كُوْ

تین دوست ہیں فحلیل یقول انا معک حتی موت و هو ماله فاذا مات صابر للوثة
 پس ایک دوست تو کہتا ہے کہ میں تیری ساتھ ہوں جب تک تو زندہ ہو اور جب تو مر گیا تو میں بھی
 جدا ہو جاؤں گا وہ دوست تو مال اور سکا ہو و فحلیل یقول انا معک الی باب قبرک و هو
 و لڈ اور ایک دوست کہتا ہے میں ساتھ تیری ہوں تیری قبر تک اور وہ اولاد و اسکی ہو و فحلیل
 یقول انا معک حیاً و میتاً و هو علیہ اور ایک دوست کہتا ہے کہ میں تیری ساتھ ہوں تیری
 زندگی میں اور بعد موت وہ دوست عمل اور سکا ہو اور ابو الفضل نے جناب صادق سے روایت کی
 اذ بعث الله المؤمنین بن قبرهم فخرج معه مثال کب جب خدا قبر سے مومن کو اٹھا دیکھا نکلی
 ایک شکل مجسم ساتھ اسکو قبر سے اور اگر اگر اسکو چل گئی اور عرصہ محشر میں جہان جہان اوسو ہر ایک
 وہ شکل کہو گی لا تخزن ولا تفوح غلین نہوا اور کچھ خوف نکما اور بشارت دے گی اوسو سرور و
 کرامت کی خدا کی طرف سے حتی یقف بین یدی اللہ جل جلالہ تاکہ ہر ایک وہ مومن حضور
 خداوند عالم میں قیام سببہ حبیباً یسیراً و یا مزیلاً الی الجنة و المثال امامتہ پس خدا تعالیٰ
 حساب آسان اوس سے لیکر حکم کریگا واسطے اسکو دخول جنت کا اور وہ مثال اگر اگر اسکو چل گئی وہ
 مومن کہو گا رحمت اللہ فیم الخارج خو جت معنی میں قبری خدا رحمت کرے جو کچھ کیا خوب
 نکلے والا ہو تو کہ نکلا تو قبر سے میری اور اوس وقت سے بھی بشارتیں دیتا ہوتا تاکہ یہ روئے نعمت
 دیکھا میں یعنی داخل جنت ہوا میں فمن انت یہ تو تھا کہ تو کون ہو فقیول لہ المثال انا السور
 الذی کنت ادخلتہ علی اخیک المؤمنین فی الدنیا پس وہ مثال کہیں میں وہ سرور
 و خوشی میں جس تو نے داخل کیا تھا دل مومن میں دار دنیا میں خلقتی اللہ منہ لا شک خلق
 کیا اوس سرور سے بھی خدا نے آج میں تجھ شاد و مسرور کر دیا پس رؤ و حضرات مصیبت جناب
 مظلوم کر بلا میں اور شاد و کر و جناب فاطمہ اور جناب رسول خدا کو کہ وہ جناب ہمیں اپنی سخت
 جگر کی مصیبت پر روتا دیکھ کر نہایت شاد ہو تو میں چنانچہ روایت میں وارد ہے کہ جس جا مجلس
 ماتم اوس شہید ظلم و جفا کی برپا ہوتی ہو تو جناب شہیدہ مع حضرت خدیجہ و آسیہ و مریم تشریف

لَا تَنْهَى بَيْنِي وَبَيْنَ هَذِهِ خَوْفًا ثُمَّ تَسْتَعِجُّ بِهَا دُمُوعَ الْبَلَائِينَ وَتَقُولُ دِكْهُنْ شَفَعَتْ اَوْسَ جَنَابِ كِي
 کہ ہاتھ میں اوس معصومہ کو ایک رومال ہوتا ہوا دس سو آنسو روئی والو کو شفتت ہو چو کہ فرماتی ہیں
 طُوبَى لَكُمْ يَا أَجْبَانِي تَكُونُونَ وَتَقْرَأُونَ عَلَى وَلَدِي الْغُرَيْبِ الَّذِي لَهُ أَبَوَا لَا فِي الدُّنْيَا خَوْشَا
 حال تمہارا ایدو ستو میری کہ روتی ہو ایسی مصیبت زدہ آوارہ وطن پر کہ جس کو روٹیکو دنیا میں نہ مان آ
 نہ باپ ہو آنا شریک سحکم فی العزاء وَاشْفَعْ لَمْ فِي الْقِيَامَةِ ایدو ستو میری تم گمراہانہ میں فی قاطمہ
 تمہارے ساتھ روزی میں شریک ہوں اور روز قیامت کو تمہیں بخشواؤنگی پروردگار عالم کی پس خوشی
 جناب شیدہ کی خوشی رسول خدا کی ہو اور خوشی اوکلی یقینی اور مومنوں کی خوشی ہو بہتر ہو اور وہ مجسم
 ہو کر کیا عجب ہو کہ زیادہ تر اوس سے شاد کرے کہ روز قیامت کو کوئی وسیلہ اور کوئی زاد ایسا پاس
 نہیں کہ اوس کو سبب ہو بچاؤ ہو گا سوائے محبت انہیں پرگزیدگان خدا کو کہ وہ روز عجب ہولناک ہو گا
 کہ کوئی کیس کو کام نہ آسکے گا کہ انبیاء نفسی نفسی پکارتی ہو گئی یعنی خدا یا اپنی بخشش کا امیدوار ہیں اور
 کیس کو اپنی فرزند کا بھی خیال ہو گا مگر نبی ہمارے شفیق امت کہ جیسے انہوں نے فرما دیا ہے فدا کیو وہ وقت
 ہی امتی امتی فرماتی ہو گئی یعنی بار آگیا میری امت کو بخش دے میری امت کو بخش دے عرض خلق خدا
 او سو وقت پریشان ہو کر دوڑیں کہ طرف حضرت آدم کو اور کہیں گرا بنی آدم وہ ہو کہ خدا فرستے
 پہلے پر وہ دنیا پر نہیں بھیجی یعنی پیدا کیا اور پھر ہو چارے ہیں ہماری آج شفاعت کر وہ بولیں گے
 اے زندگان خدا میں خود اپنی شفاعت کا امیدوار ہوں او چاہتا ہوں کہ خدا مجھ کو بخش دے یہ مایوس
 ہو کر بہرین گرا اور جاوینگو اور بنیو تو اس مگر اس طرح مایوس پھر نہ گرجب کوئی انکی دستگیری نہ کرے گا تو
 عجب طرح کا ہر اس اپنے طاری ہو گا آئینہ خدمت رسول خدا شفیع روز جزا میں اور عرض کریں گے
 اے محبوب خدا آج کوئی ہم مددگار اپنا نہیں پاؤ اور کوئی شفاعت خواہ ہمارا نہیں ہو تا آپ ہمارے
 شفاعت کیجیو جناب رسول خدا فرماین گوا اے زندگان خدا میں تمہاری شفاعت کو موجود ہوں
 یہ فرما کر وہ حضرت بادندان شکستہ عرصہ محشر میں آئین گرا اور ایک سہر نور پر تشریف لیجائیں گے
 کہ آگاہ ایک آواز بلند ہوگی يَا أَهْلَ الْمَوْقِفِ غُضُّوا أَصْوَارَكُمْ حَتَّى تَبْجُزَ قَالِمَةُ الزُّهْرَاءِ مَبْنِيَّتُ

رَسُوْلِ اللّٰهِ اِی اہل محشر بند کرنا کہیں اپنی تاکذری فاطمہ زہرا و خیر رسول خدا ایک شخص نے معصوم سے
 پوچھا کہ جو وقت جناب یدہ عرصہ قیامت میں تشریف لائیں گی تو ان کہیں بند کرنا مہ دو نجا تو بجا ہو مگر عورتوں
 ان کہیں بند کرنا کی کیا وجہ کہ یہ تو آپسین مجسم ہیں آہ آہ فرمایا حضرت نے کہ وہ مظلومہ اس شکل سے آئیں گی
 کہ یک کتاب دیکھنے کی ہوگی ایک ہاتھ پر دندان شکستہ رسول خدا اور دوش راست پر پیرا ہنہ آلودہ
 حسن اور دوش چپ پر جامہ چاک چاک خون آلودہ امام حسین سر پر عمامہ پر خون علی مرتضیٰ گو دین
 نعش محسن شہید ہوگی پس اس صورت سے متوجہ جانب عرش آتی ہوگی اور اس قدر نالہ و زاری اور خروش
 و بیقراری کرنیگی کہ سب ملائکہ نالہ و فغان کرنی لگیں گے اور انبیاء مرسل گر گر پر نیلے جناب فاطمہ عرض
 کریں گی یا عدل یا حکیم اُحْکَمْ بَيْنِي وَ بَيْنَ قَاتِلِي وَاَدْرِیْ اَیْ عَدْلٌ اَوْ حُکْمٌ کا حکم کر
 در میان میرے اور قاتلان حسین کے اور عرض کریں گی کہ خداوند اسیرے پدر بزرگوار کے ظالموں نے
 دندان مبارک شہید کو اور اسی رب العالمین میری گہر میں دروازہ توڑ کر گس آئے میرے پہلو کو بھرج
 کیا یہاں تک کہ محسن میری شکم میں مر گیا اسی خدا بن عم رسول کو سر پر تلوار ماری میری حسن کو زہر ملا کر
 ملد والا اور حسین کو تین دن کا بھوکا پیاسا کر دیا تو کھڑکی کر کو مانند گوسفند کو ذبح کیا ایک شور گریہ اہل محشر
 اور ملائکہ سے بلند ہوگا اور دریاؤں غضب آتی جوش میں آئیں گے جبریل آوین گو خدمت جناب رسول خدا
 اور عرض کریں گے یا رسول اللہ فاطمہ اس حال سے زیر عرش آئیں ہیں جناب رسول خدا بیتاب ہو کر بہرے
 او ترین گواہ جناب فاطمہ سے کہیں گے اے بیٹی میری اے پارہ جگر میری ایفاطمہ یہ فریاد ہی کا وقت
 ہے نہ فریاد کرنیکا یہ دعا کا وقت ہے نہ قہر آتی کو جو دشمن لائیکا جناب فاطمہ رو کر کہیں کی اے بابا کیونکر
 بھول مجھ و زانو جو سینہ حسین پر رکھا گیا اور کیونکر بھول مجھ و تیغ جو گلوں خوشک حسین پر چلی پڑا
 عادل فرمایا لگا ایفاطمہ ٹھہرین حسین کے آئینکی راہ دیکھتا ہوں کہ ناگاہ جناب امام حسین مع شہداء
 کر بلا تشریف لائیں گردن تمام ٹکڑے ٹکڑے عباس شائے لٹا و ایک سمت علی اکبر سنان شہدائے
 ایک طرف اور سب شہداء وسیطرح خاک و خون میں نہاں اور حضرت گو دین نعش اٹھو لیو ہوئے
 عرض کریں گے اَشْفَعْنِيْ فِيْ مَنْ بَكِيَ عَلٰی مُصِیْبَتِيْ یعنی خدا یا شفاعت میری قبول کر اور

اگر گوئی حق مین جو میری مصیبت پر رو می بین چپ بیه حال جناب فاطمه و یکمین گویا یک جج مار کر توئی
که تمام ملائکه جناب میگرد و روزی فریاد و فغان بلند کرینگے پس دشمن اہل بیت کو داخل نار ہونگو اور
شیعہ جناب امیر کو داخل بہشت ہونگو **اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ شِيعَةِ الْحَدِّ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا عَلٰی خَتَمِ**
الْكِتَابِ وَنُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الْاَتْحَادِ الْاَطْيَابِ وَنَدْعُوْهُ اِلٰہًا عَامًّا الْمُسْتَجَابِ
رَبَّنَا عَفِّرْ لِيْ وَلِوَالِدَیْ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

الکتاب

بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ فِي سَنَةِ الثَّلَاثَةِ وَالسِّعِينَ بَعْدَ الْأَلْفِ وَالْمِائَتَيْنِ مِنْ
هَجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

تقریظ کتاب خلاصۃ المصائب

از نظر باری محاسب مدرار طبع روان غواص محیط علوم
عقلی و نقلی مولوی سید تصدق حسین صاحب
رضوے کے گوہر الماشق بہ سلسلہ توسلان مطبع منسلک

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ شَهَادَةَ الْحُسَيْنِ وَسَيِّدَةِ لَيْعَاتِ الْمُذْنِبِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ
عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْبَعِيَّاتِ عَلَى وَصِيِّهِ وَابْنِ عَمِّهِ
وَحَلِيفَتِهِ عَلِيِّ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَعَلَى فَاحِشَةِ الرَّهْوَاءِ الَّتِي فَضَلَتْ عَلَى نِسَاءِ
الْعَالَمِينَ وَعَلَى الْأَيَّمَةِ الْهَدَاةِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

ابوہر و اگر ان فضائل آل عبا و باکیان مصائب سید الشہداء علیہ الوفاء التحیۃ و النسا کو مژدہ ہو کہ جو شہید
سے ارباب دینی اور اصحاب علم و یقین کتاب الاجواب صحیفہ نایاب مستغنی عن الفضائل و المناقب
خلاصۃ المصائب کو طالب و خواستگار رہو آئندہ کمالات و مرات اکثر مطابع مین ہزاروں
جلدین چھپیں اور اندک زمانہ مین بوفور شوق خریداران فروخت ہو کر مطبوع و لما ہوئیں چنانچہ مطبع
فیض مجمع ترقیخواہ علم دین و قدر شناس علماء کاملین مخزن جو دو کرم معدن خلق و ہم مشہور نزدیک

و دور جناب منشی نول کشور لا ذال بالفرج والسرفورین ہی و مرتبہ یہ کتاب چھی اور پسند نام
 ہوئی لیکن بوجہ دستیاب نہونی نسخہ صحیحہ منقول عنہ کہ بعض جا عبارات عربیہ مشکوک رہ گئی تھی پس بنویلا
 سبب کیاب ہو جائی کتاب مذکور اور نزدیک ہونی ماہ محرم کہ پھر شائقین فی مطبع کو تکلیف طبع فرمائی اور
 درخواست خریداری کتاب موصوف اکثر خریداران دیار اور تاجران امصار کو پاس سے ہی آئی او سوقت
 کار پر وازان مطبع فرمایا کہ ابکی مرتبہ اس کتاب لاجواب کو طبع میں ایسا اہتمام ہو خصوصاً صحت میں طبع
 سر انجام ہو کہ یادگار زمانہ ہو اور ملکون ملکون اسکی صحت کا افسانہ ہو لہذا بخجالات چند یہ مشورہ قرار
 پایا کہ اسکا کاتب اور مصحح اور مصلح سنگ اور چھاپنے والے یہ سب کو سب اثنا عشری مذہب ہوں
 تاکہ ایک نقطہ کی بھی تحریف و تصحیف نہونی باقی چنانچہ واسطے صحت کو اس ذاکر مصائب آل عبا علیہ
 التحیۃ والثناء کو خاص کر کہ مورد الطاف فرمایا از آنجا کہ یہ کمترین عرصہ سر و البستہ دامن دولت جناب
 مدوح ہو اور اکثر سوامی و وظیفہ سقرہ کہ بنظر قدردانی و عزت افزائی اس ہیچمان کو ساتھ بذل و حسن
 بھی فرمائی بین اسیطرح اس کتاب کی صحت کو واسطے بھی از کثیر بطور انعام کر مرحمت کیا اور اطمینان
 صحت کو واسطے بنسبت و قات مخلی بالطبع فرمایا اور نیز نسخہ منقول عنہ کیواسطے یہ تجویز ہوئی کہ کہین
 سے وہ نسخہ دستیاب ہو کہ جو ۱۰۰۰ اجری زمانہ شاہی میں چھپا تھا جسکی لوح پر وہ نقشہ کر بلا علی اثر
 جو حاجی محمد علی صاحب کر بلائی کو ہاتھ کا کھنچا ہوا ہے اور جسکی آخرین یہ قطعہ لکھا ہے
 شتاق خلاصۃ المصاب بہ مجلس میں مین ساری اہل ماتم بہ اہل ذمنا جو ای تشفی ہا بولا کہ یہ صحیفہ غم
 کیونکہ اسکی صحت کا نہایت شہرہ و اعتبار ہے اور مولوی محمد بادی علی صاحب مرحوم و مغفور صنف
 کتاب موصوف فر خود بہ نفس نفیس اس نسخہ کی صحت فرمائی تھی لیکن تہدایام کو سبب سبب وہ نسخہ
 نایاب ہو اور شاید اگر کسی کو پاس بھی ہو اور اس شخص کو پیرامون حال صحت و افلاس بھی ہو تو وہ
 بہزار منت و سماجت خریدار اس کتاب کو ہدیہ کرتا ہو اور آٹھ دس روپیہ قیمت لیتا ہو پس ظاہر ہے کہ ۲۳
 جزئی کتاب کی استقدر قیمت فقط اسکو اعتبار صحت سے ہو ورنہ اسکو کاغذ و خط میں کوئی عمدگی نہیں ہے
 خلاصہ یہ کہ کار پر وازان مطبع فرمائی نسخہ مسہوق الوصف کو بہزار کوشش و جستجو ہم پہونچایا اور اس

ہیچان کو سپرد فرمایا اب واضح ہو کہ بروقت صحت جو میں فراموش نسخہ کو دیکھا تو اس میں بھی سہو کا بت
 وغیرہ کی اکثر جاہلات عربیہ کو مشکوک پایا حتیٰ کہ گیارہ سو اعلیٰ تمام کتاب میں منتخب کو سوا سی اس نسخہ کو اور
 جس طبع کو مطبوعہ نسخہ کو دیکھا سب کو ایک رنگ پر پایا آخر میں فرمایا کہ کتاب بڑا کی صحت میں باوصف ہلکتی کسی نسخہ صحیحہ کو شش کرنا شروع
 کیا اور بغیر الانعت اس کتاب کو صحیح کیا اور اس صحت نامہ کو بھی طبع کتاب ہذا کر دیا لیکن بہ لحاظ طوالت کے
 منجمہ ابون گیارہ سو اعلیٰ کو جو غلطیاں کہ میں حیث الاعراب الالفاظ مکررتیں اور کمون کمال والا اس نقشہ
 متحدہ سو ناظر اگر مقول غلطیوں سے ناگاہی قائلہ کریں کہ تو تصدیق اسکی ہو سکتی ہے اب یہ مکتبہ نہایت برادران
 ایمانی میں پر عرض رسا ہو کہ جب اس کتاب کو آپ لوگ ملاحظہ کریں اور جہان کیں اس کو لغت وغیرہ میں
 شبہ ہو تو اول قاموس اور صراح اور منتخب اور غیث اللغات وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں اگر سیر جی ب
 مدعا نکلیں تو کترین کو بدعا و خیر یاد فرمائیں اور دعا فقط یہی ہو کہ انجام خیر ہو اور زندگی میں زیارت عتبات
 عالیات عرش درجات نصیب ہو اور اگر شائد دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ جب اصل منقول عنہ اس درجہ
 غلط ہوتی ہو تو کچھ بس نہیں چلتا ہو دوسری یہ کہ بشریت کا خاصہ یہی ہو کہ سہو و نسیان لامحالہ ہو ہی
 جاتا ہو کیونکہ الانسان مرکب من الخطا والنسیان مشہور ہو پس اگر کیں غلطی رہ گئی ہو تو ذیل عنایت
 والطف سے پوشیدہ کریں اور کترین کی بقیہ محنت اور جانفشانی پر خیال فرمائیں تا خدا مدد ماجور اور عنان
 مشکور ہوں پس الحمد للہ والمثبتہ کہ یہ کتاب مستطاب بحر غم والم قلم ماتم جمع المناقب اعنی خلاصۃ المصاب
 کہ جبکہ حرفت متداران خامس آل عبا کو واسطہ نشر و گد دل ہو اور جبکہ پڑھنا عاصیان امت کی بخشش ہو یا
 وسیلہ کامل ہو بیچ زمان جمید اور آوان حیدر کی صحت تمام اور طرز تنیک فرجام کو باہ نو مبر ۱۱۰۰ مطابقی
 شہر شوال المکرم ۱۲۹۳ ہجری بیچ مطبع فیض مرجع مشہور نزدیک و دور جناب عیسیٰ نول کشور
 لازال بالفوج والسرور واقع شہر لکنو محلہ حضرت گنج کر مطبوع ہو کہ تحفہ عجائب نوی

قطعة تاریخ طبع از تالیف انکار سیار علوم علوی مولوی سید تصدق حسین صاحب رضوی صاحب کتاب
 شد طبع چو این کتاب ناوردہ تقطیع و خطش چہ پر بہار است تاریخ خلاصۃ المصاب از قلب صاحب انتصا
 تسمیہ شیخ فداسین ابن شیخ محمد باقر خوشنویس ملازم طبع

صحت نامه متعلقه خلاصه المصاب

مفصله ذیل الفاظ کی تصحیح مصحح کتاب مذکور فی منقول عنہ مطبوعہ مطبع شاہی کے مقابلہ فرمود کی تر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۵	عَاشِيَةً	عَاشِيَةً	۳۰	۶	دَلَمَ يَرَى	وَلَمْ يَرِ	۵۱	۵	قَدَمَ	قَدَمَ
۱۵	۱۵	ذَلِكَ	ذَلِكَ	۳۱	۲۱	اِمْتَمُوا	اِمْتَمُوا	۱۶	۱۶	عَشْرَةً	عَشْرَةً
۱۹	۱۹	كَلَامَهَا	كَلَامَهَا	۳۲	۳۲	سَالِدِينَ	سَالِدِينَ	۲۰	۲۰	اَلْقُرْطَانِ	اَلْقُرْطَانِ
۱۵	۹	فَاشْفَعُ	فَاشْفَعُ	۳۳	۳۳	فَاجَابُونَا	فَاجَابُونَا	۲۱	۲۱	وَوَضَعَهَا	وَوَضَعَهَا
۱۵	۱۵	اهْلُ	اهْلُ	۳۴	۱۲	مَا اَمَرَ	مَا اَمَرَ	۵۲	۱	يَفْعَلُ	يَفْعَلُ
۱۶	۱۶	قَائِمَتَيْنِ	قَائِمَتَيْنِ	۳۵	۱۴	اَلْاَكْبَرُ	اَلْاَكْبَرُ	۵۳	۵	يَمَّا لَكَ	يَمَّا لَكَ
۱۷	۱۷	مَنْظَرَانِ	مَنْظَرَانِ	۳۶	۳	سَيَلَهَا	سَيَلَهَا	۵۴	۱	تَمَرْنَهَا	تَمَرْنَهَا
۱۷	۱۷	سَكِينَةً	سَكِينَةً	۳۷	۲۰	اَصِفْ	اَصِفْ	۵۵	۱۱	واشْرَقَتْ	واشْرَقَتْ
۱۹	۳	جَوَارِكِ	جَوَارِكِ	۳۸	۱۶	اَنَارِقُ	اَنَارِقُ	۵۶	۲۰	اَحَدُهُمَا	اَحَدُهُمَا
۲۰	۳	الطِّفْلِ	الطِّفْلِ	۳۹	۲۰	الطَّغَاةُ	الطَّغَاةُ	۵۷	۱۷	اَلْاَقْوَمُ	اَلْاَقْوَمُ
۲۱	۱۳	اَلشَّرِيفِ	اَلشَّرِيفِ	۴۰	۱۰	ذَكَرْنَا	ذَكَرْنَا	۵۸	۲۰	يَا بَنِي	يَا بَنِي
۲۲	۱۶	خَمْسُونَ	خَمْسُونَ	۴۱	۱۳	مِثْلُ	مِثْلُ	۵۹	۳	سَرَّوَلُ	سَرَّوَلُ
۲۳	۳	صَارَتْ	صَارَتْ	۴۲	۱۳	لَتَجِبُ	لَتَجِبُ	۶۰	۱۱	تَقُلُ	تَقُلُ
۲۴	۱۶	هَآئَانِ	هَآئَانِ	۴۳	۱۴	لَا حِجْبَ	لَا حِجْبَ	۶۱	۱۶	عَبْدُ اللَّهِ	عَبْدُ اللَّهِ
۲۵	۱۰	بِرُّهُ	بِرُّهُ	۴۴	۱۳	حَبْنِ	حَبْنِ	۶۲	۱۹	يَقْطُرُ	يَقْطُرُ
۲۶	۱۶	تَدْعُوهُمْ	تَدْعُوهُمْ	۴۵	۱۳	اِحْضَرُ	اِحْضَرُ	۶۳	۲۰	اَتَتْنِي	اَتَتْنِي
۲۷	۹	عَطَشًا	عَطَشًا	۴۶	۱۸	فَنَقَضُوا	فَنَقَضُوا	۶۴	۲۰	رَشَقُوا	رَشَقُوا
۲۸	۱۰	تَمَسَّهُ	تَمَسَّهُ	۴۷	۲	اَسْبِقْ	اَسْبِقْ	۶۵	۳	وَمَاءُنَا	وَمَاءُنَا
۲۹	۱۰	اَلدُّمُوحِ	اَلدُّمُوحِ	۴۸	۴	اَجْرُ	اَجْرُ	۶۶	۱۰	هَتَكْتُ	هَتَكْتُ
۳۰	۱۰	وَلَدِي	وَلَدِي	۴۹	۴	وَلَدِي	وَلَدِي	۶۷	۱۰	سَبِي	سَبِي
۳۱	۱۱	اَبُو يَكْ	اَبُو يَكْ	۵۰	۴	فَلَسْ	فَلَسْ	۶۸	۴	عَرَزْنَا	عَرَزْنَا
۳۲	۱۲	فِي الصُّرَاءِ	فِي الصُّرَاءِ	۵۱	۱۲	فَقَحَّةُ	فَقَحَّةُ	۶۹	۱۰	اَلْعُظَامُ	اَلْعُظَامُ
۳۳	۱۶	اَتَفْعَلُكُمْ	اَتَفْعَلُكُمْ	۵۲	۱۶	مَقْنَأُ	مَقْنَأُ	۷۰	۵	كِرْبَاءُ	كِرْبَاءُ
۳۴	۱۶	اَبْنُ	اَبْنُ	۵۳	۸	تَقْفِي	تَقْفِي	۷۱	۱۲	اَلدَّمُ	اَلدَّمُ
۳۵	۱۲	قَدَحَهُ	قَدَحَهُ	۵۴	۱۳	اَوَّلَا	اَوَّلَا	۷۲	۹	يَحْبِرُنِي	يَحْبِرُنِي
۳۶	۱۶	يَا بَنُ	يَا بَنُ	۵۵	۱	كُلُّ	كُلُّ	۷۳	۱۶	سَرَكُ	سَرَكُ

ابتدا در شرح کتاب مذکور فی منقول عنہ مطبوعہ مطبع شاہی کے مقابلہ فرمود کی تر

صفحه	سطر	خط	صحیح	صفحه	سطر	خط	صحیح	صفحه	سطر	خط	صحیح
۶۳	۱۵	انْشَقَّتْ	انْشَقَّتْ	۶۴	۱۲	انْجَزَعَ	انْجَزَعَ	۶۵	۱۲	انْجَزَعَ	انْجَزَعَ
۶۴	۹	اَتَى	اَتَى	۶۵	۱۳	ذَكَرْنَا	ذَكَرْنَا	۶۶	۱۱	عَمِيْنٌ	عَمِيْنٌ
۶۵	۱۱	طَرَا	طَرَا	۶۶	۱	اَمَى	اَمَى	۶۷	۱۴	دَمَاعِيْنٌ	دَمَاعِيْنٌ
۶۶	۱۲	تَنَقَّلَتْ	تَنَقَّلَتْ	۶۷	۸	حُضُوْرًا	حُضُوْرًا	۶۸	۵	مَنَكَ	مَنَكَ
۶۷	۱۴	اَعْرَابِيٌّ	اَعْرَابِيٌّ	۶۸	۱۰	الْبَشَائِرُ	الْبَشَائِرُ	۶۹	۱۰	نَسَاءٌ	نَسَاءٌ
۶۸	۱۴	النَّاسِ	النَّاسِ	۶۹	۱۱	فَمَلَكَ	فَمَلَكَ	۷۰	۱۱	رَجَا لَهْنٌ	رَجَا لَهْنٌ
۶۹	۱۱	فَدَلَ	فَدَلَ	۷۰	۱۳	فَضَلَتْ	فَضَلَتْ	۷۱	۱۳	جَبَا لَهْنٌ	جَبَا لَهْنٌ
۷۰	۲	قَاتِلٌ	قَاتِلٌ	۷۱	۱۵	مُنْدٌ	مُنْدٌ	۷۲	۱۳	يَوْمٌ	يَوْمٌ
۷۱	۹	وَحَرَجٌ	وَحَرَجٌ	۷۲	۱۸	سَالَ	سَالَ	۷۳	۱	مُقَابِلٌ	مُقَابِلٌ
۷۲	۱۸	نَا كَلْ جَوْدِكُ	نَا كَلْ جَوْدِكُ	۷۳	۳	اَوْرَدَ	اَوْرَدَ	۷۴	۱۱	رَقِيْبَتَاكَ	رَقِيْبَتَاكَ
۷۳	۱۲	فَرَسُهُ	فَرَسُهُ	۷۴	۴	اَلْمَشَاكُ	اَلْمَشَاكُ	۷۵	۱۴	اَلْحَكْمُ	اَلْحَكْمُ
۷۴	۳	اَتَكُمُ	اَتَكُمُ	۷۵	۸	اَلْعَصَلُ	اَلْعَصَلُ	۷۶	۱۰	سَبَطٌ	سَبَطٌ
۷۵	۵	اَلشُّوْخَةُ	اَلشُّوْخَةُ	۷۶	۱۱	اَلْقَدَحَانُ	اَلْقَدَحَانُ	۷۷	۱۳	وَجْهُهُ	وَجْهُهُ
۷۶	۱۱	لَا سَقَاكُمْ	لَا سَقَاكُمْ	۷۷	۲	عَطَشًا	عَطَشًا	۷۸	۱۰	جَرَحَهُ	جَرَحَهُ
۷۷	۳	كُنْتُ	كُنْتُ	۷۸	۱۲	عَاشُوْرًا	عَاشُوْرًا	۷۹	۱۱	وَطِئَتْهُ	وَطِئَتْهُ
۷۸	۹	هَزِيْنٌ	هَزِيْنٌ	۷۹	۱۱	عَبْدُ الدَّرِي	عَبْدُ الدَّرِي	۸۰	۱۹	رَجُلِي	رَجُلِي
۷۹	۹	مَلَقِي	مَلَقِي	۸۰	۱۹	عَلَى	عَلَى	۸۱	۵	خَاسِرَاتٍ	خَاسِرَاتٍ
۸۰	۱۸	بِيْدِي	بِيْدِي	۸۱	۶	اَهْلِيَّتِي	اَهْلِيَّتِي	۸۲	۶	نَاشِرَاتٍ	نَاشِرَاتٍ
۸۱	۲	تَمَالَكَ	تَمَالَكَ	۸۲	۱۱	قَصَرْتُ	قَصَرْتُ	۸۳	۱۱	الشَّعْرُ	الشَّعْرُ
۸۲	۸	تَقُولُ	تَقُولُ	۸۳	۹	عَمِيْنٌ	عَمِيْنٌ	۸۴	۴	وَابْنُ	وَابْنُ
۸۳	۹	وَابْنَانِ	وَابْنَانِ	۸۴	۶	بَحَا نِي	بَحَا نِي	۸۵	۳	جَلَا لَهْ	جَلَا لَهْ
۸۴	۱۹	اَلْهَيْبَةُ	اَلْهَيْبَةُ	۸۵	۱۴	يُقْبَلُ	يُقْبَلُ	۸۶	۱۰	شَهِيدٌ	شَهِيدٌ
۸۵	۱۲	اَلْحَقْلُ	اَلْحَقْلُ	۸۶	۱۱	مُشَرَّةٌ	مُشَرَّةٌ	۸۷	۲۰	حَلٌّ	حَلٌّ
۸۶	۱۴	اَلدَّرُ	اَلدَّرُ	۸۷	۱۹	مَاهِي	مَاهِي	۸۸	۱	يَقْتُلُوْنَ	يَقْتُلُوْنَ
۸۷	۱۹	اَلْاَسْوَدُ	اَلْاَسْوَدُ	۸۸	۵	اَتَرْضِيْتُ	اَتَرْضِيْتُ	۸۹	۳	نَسْرَةً	نَسْرَةً
۸۸	۱۱	بَنِي مُحَمَّدٍ	بَنِي مُحَمَّدٍ	۸۹	۶	اَوْ تَقْتُلُ	اَوْ تَقْتُلُ	۹۰	۱۱	اَلْاَجَانِزَةُ	اَلْاَجَانِزَةُ
۸۹	۳	بَشْطٌ	بَشْطٌ	۹۰	۱۳	اَتْنِي	اَتْنِي	۹۱	۱۳	لَا سَلَّ	لَا سَلَّ
۹۰	۹	اَلْخَفَارَةُ	اَلْخَفَارَةُ	۹۱	۱۴	عَمُوْدًا	عَمُوْدًا	۹۲	۱۸	مَقَالِمًا	مَقَالِمًا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۳	۱۹	عَوَّذَہُ	یَفْعَلُ	صحیح			
۹۵	۳	اَنْتِیْ	شَرِبْتُ	صحیح			
۵	۵	تَنَزَّلْتُ	جَوَّادَہُ	صحیح			
۱۶	۱۶	اَهْلُ	یَشْرَبُ	صحیح			
۱۷	۱۷	وَاَبْکُوا	نَوَّلَ	صحیح			
۹۶	۲	رَاسْفٰی	فَجَدَ	صحیح			
۱۳	۱۳	صَدِیقًا	عَلٰی ابْنِ	صحیح			
۱۶	۱۶	اَنْتَ	اَحْسِنُ	صحیح			
۲	۲	بُنَ	کَطَنٰی	صحیح			
۵	۵	اَسْوَدَتْ	اَلْعَطَشُ	صحیح			
۱۲	۱۲	اَلْفَرَسَانِ	اَلْقَرِیْبَہُ	صحیح			
۱۳	۱۳	یَرْجِعُ	عَمْرُ	صحیح			
۲۱	۲۱	ثُمَّ جَعَلَ	اَلْمُعِیْنِ	صحیح			
۹۸	۱	بِالنَّیْلِ	فَعَالَ	صحیح			
۷	۷	فَرَى	اَلطَّاهِرُ	صحیح			
۱۳	۱۳	یَعْرِی	هٰذَا	صحیح			
۱۰	۱۰	قَتَلُوْهُ لَکَآ	یَسِیْرُ	صحیح			
۱۷	۱۷	خَدِمَ	اَلسَّقَاۃُ	صحیح			
۹۹	۵	یَخْرُنَ	اَلْحَبْرَۃُ	صحیح			
۲۰	۲۰	اَلْمَحْبَبَہُ	اِنْ	صحیح			
۶	۶	قَلْبَہُ	یَخْرُجُ	صحیح			
۸	۸	مَضْرُوعًا	اَقْلَ	صحیح			
۱۱	۱۱	اَلْمِذَانِ	تَسْبِیْحُ	صحیح			
۱۰۱	۵	مُطَاهِرٍ	تَشْرِیْکِی	صحیح			
۱۷	۱۷	یَابَنِیْ	یَبْرُکِی	صحیح			
۱۰۲	۱۳	تَبَارِیْ	حَمَلَہُ	صحیح			

صفحہ	سطر	فعل	صحیح	صفحہ	سطر	فعل	صحیح	صفحہ	سطر	فعل	صحیح
۱۲۷	۵	رَکَايَۃ	رَکَايَۃ	۱۳۰	۷	وَسَاكَنَهَا	وَسَاكَنَهَا	۱۳۸	۱۰	لَبَنَه	لَبَنَه
۱۲۸	۱۲	لِرَقَاۃ	لِرَقَاۃ	۱۱	۱۱	اَزْدَهَا	وَعَدَهَا	۱۳۹	۱۱	فَاَزْدَاۃ	فَاَزْدَاۃ
۱۲۸	۱	قِمَصُ	قِمَصُ	۱۴	۱۴	نَحِبُ	نَحِبُ	۱۴۰	۲۱	فَقَصِبُ	فَقَصِبُ
۱۲۹	۶	حَمُ	حَمُ	۱۴۱	۱	قَبِلُ	قَبِلُ	۱۴۱	۱۱	فَقَطَمُ	فَقَطَمُ
۱۳۰	۱۲	الْمَاءِ	الْمَاءِ	۱۴۲	۳	يَجِدُ	يَجِدُ	۱۴۲	۱۱	تَنْظُرُونَ	تَنْظُرُونَ
۱۳۱	۱۷	اَعَانَتَا	اَعَانَتَا	۱۴۳	۷	رَسُوْلُ	رَسُوْلُ	۱۴۳	۸	يَبْرُكُ	يَبْرُكُ
۱۳۲	۲۱	يُقْبَلُ	يُقْبَلُ	۱۴۴	۲	وَرَقِيۃ	وَرَقِيۃ	۱۴۴	۶	يَلْأَدُ	يَلْأَدُ
۱۳۳	۷	جَبْرُ	جَبْرُ	۱۴۵	۵	حَاثِرَاتِ	حَاثِرَاتِ	۱۴۵	۲۰	حَوْرِيۃ	حَوْرِيۃ
۱۳۴	۱۵	مَقَارِفُ	مَقَارِفُ	۱۴۶	۸	هَذَا الْكِتَابُ	هَذَا الْكِتَابُ	۱۴۶	۲۱	اَلْبَشَرُ	اَلْبَشَرُ
۱۳۵	۱۵	مَعْوَكُ	مَعْوَكُ	۱۴۷	۱۰	فَقَطَمْتُ	فَقَطَمْتُ	۱۴۷	۵	حَبْرَدُ	حَبْرَدُ
۱۳۶	۲۰	اَلْوَدَاعُ	اَلْوَدَاعُ	۱۴۸	۱۶	اِخْوَانِي	اِخْوَانِي	۱۴۸	۱۲	اَشَدُّ	اَشَدُّ
۱۳۷	۵	يَسْتَمَلُّ	يَسْتَمَلُّ	۱۴۹	۲۰	اَوْعَدُ	اَوْعَدُ	۱۴۹	۱۱	تَمَامَةُ	تَمَامَةُ
۱۳۸	۶	اِحْبَانُهُ	اِحْبَانُهُ	۱۵۰	۲۱	رَبِّي	رَبِّي	۱۵۰	۱۵	الصَّلَاةُ	الصَّلَاةُ
۱۳۹	۲	عَرُوۃ	عَرُوۃ	۱۵۱	۷	اَلْعَبَّاسُ	اَلْعَبَّاسُ	۱۵۱	۵	اَزْهَبِ	اَزْهَبِ
۱۴۰	۱۰	تَذْكُرُونَ	تَذْكُرُونَ	۱۵۲	۱۶	فَقَعَبْتُ	فَقَعَبْتُ	۱۵۲	۱۱	اَلْقَيْنِ	اَلْقَيْنِ
۱۴۱	۲۰	مَكَانِ	مَكَانِ	۱۵۳	۲۰	يَا اَبِي	يَا اَبِي	۱۵۳	۱۲	يَلُوۡرُ	يَلُوۡرُ
۱۴۲	۷	فِيهَا	فِيهَا	۱۵۴	۱۱	وَالْيَوْمُ	وَالْيَوْمُ	۱۵۴	۲۱	اَقْرَبَاۃ	اَقْرَبَاۃ
۱۴۳	۵	عَاشِيۃ	عَاشِيۃ	۱۵۵	۷	لَوَاعِجَا	لَوَاعِجَا	۱۵۵	۷	يَلْأَدُ	يَلْأَدُ
۱۴۴	۷	يَدِیْ	يَدِیْ	۱۵۶	۱	هَذَا	هَذَا	۱۵۶	۱۱	اَعْدُوۡیَاۃ	اَعْدُوۡیَاۃ
۱۴۵	۱۲	خَصِبُ	خَصِبُ	۱۵۷	۱۷	اَلْاَسْفَارُ	اَلْاَسْفَارُ	۱۵۷	۱۲	اَلسَّمَاءُ	اَلسَّمَاءُ
۱۴۶	۱۷	اَعْرَفْتُ	اَعْرَفْتُ	۱۵۸	۱۵	يَقُولُ	يَقُولُ	۱۵۸	۱۲	يَا عِمْرَانُ	يَا عِمْرَانُ
۱۴۷	۲	اَتَعْرِفُنِيۃ	اَتَعْرِفُنِيۃ	۱۵۹	۲	جَرَحُوا	جَرَحُوا	۱۵۹	۱۶	اَللَّيۡلَةُ	اَللَّيۡلَةُ
۱۴۸	۱۰	تَحَاۡلِقِيۃ	تَحَاۡلِقِيۃ	۱۶۰	۳	زَيْفَا	زَيْفَا	۱۶۰	۱۲	يَقُولُ	يَقُولُ
۱۴۹	۱۲	نَصْرَتُ	نَصْرَتُ	۱۶۱	۷	جَرَحَا	جَرَحَا	۱۶۱	۱۲	اَمَّا	اَمَّا
۱۵۰	۱۲	يَحْقِنُ	يَحْقِنُ	۱۶۲	۵	اَلشَّهَامُ	اَلشَّهَامُ	۱۶۲	۱۹	فَلَقَحَهُ	فَلَقَحَهُ
۱۵۱	۹	حَتَبُ	حَتَبُ	۱۶۳	۷	كَالشُّوۡكِ	كَالشُّوۡكِ	۱۶۳	۲	وَاحْضَرْتُ	وَاحْضَرْتُ
۱۵۲	۲۰	يَعْلَمُهُ	يَعْلَمُهُ	۱۶۴	۷	اَلْفُسْفُزُ	اَلْفُسْفُزُ	۱۶۴	۷	وَاَمَّا لَقَدْ عَلِيۃ	وَاَمَّا لَقَدْ عَلِيۃ
۱۵۳	۷	فَقَبَحْنَاهَا	فَقَبَحْنَاهَا	۱۶۵	۷	مُقَدِّمُهُ	مُقَدِّمُهُ	۱۶۵	۷	جَدِّكَ	جَدِّكَ

صفحہ	سطر	خط	صحیح	صفحہ	سطر	خط	صحیح	صفحہ	سطر	خط	صحیح
۱۹۹	۴	۲۱۱	تَرَدُّدٌ	۲	۲۱۱	تَرَدُّدٌ	تَرَدُّدٌ	۳	۲۳۴	۳	تَرَدُّدٌ
۱۰	=	=	وَأَشْكُرُ	۶	=	=	وَأَشْكُرُ	۹	=	=	وَأَشْكُرُ
۲۰۰	۲۰	=	عَلَى ابْنِ	۱۸	=	=	عَلَى ابْنِ	۲	۲۳۴	۲	عَلَى ابْنِ
۲۰۱	۳	۲۱۲	يَدُهُ	۱۳	۲۱۲	۱۳	يَدُهُ	۵	=	=	يَدُهُ
۱۲	=	=	مَنْدِيلٌ	۲۰	=	=	مَنْدِيلٌ	۸	۲۳۴	۸	مَنْدِيلٌ
۲۱	=	=	مَرْثِيَةٌ	۱۱	۲۱۳	۱۱	مَرْثِيَةٌ	۵	۲۳۸	۵	مَرْثِيَةٌ
=	=	=	صَبِيحَانِ	۱۵	=	=	صَبِيحَانِ	۲۸	۲۳۹	۲۸	صَبِيحَانِ
۲۰۲	۱۱	۲۱۵	تَفَحُّتٌ	۱۰	۲۱۵	۱۰	تَفَحُّتٌ	۱۰	=	=	تَفَحُّتٌ
=	=	=	الْبَابُ	۱۴	=	=	الْبَابُ	۴	۲۴۰	۴	الْبَابُ
۱۳	=	۲۱۴	دِرَاعَتَانِ	۳	۲۱۴	۳	دِرَاعَتَانِ	=	=	=	دِرَاعَتَانِ
۱۸	=	۲۱۴	مَبْنِيَّةٌ	۱	۲۱۴	۱	مَبْنِيَّةٌ	۴	۲۴۱	۴	مَبْنِيَّةٌ
۲۰۳	۲	=	إِثْنَيْنِ	۱۳	=	=	إِثْنَيْنِ	=	=	=	إِثْنَيْنِ
۳	=	۲۲۰	أَجْعَلُهُ	۸	۲۲۰	۸	أَجْعَلُهُ	۱۵	۲۴۲	۱۵	أَجْعَلُهُ
۸	=	=	رِضًا	۲۰	=	=	رِضًا	۱۲	۲۴۳	۱۲	رِضًا
۱۹	=	۲۲۲	قَطِيفَةٌ	۵	۲۲۲	۵	قَطِيفَةٌ	۲	۲۴۴	۲	قَطِيفَةٌ
۲۰	=	۲۲۳	عِمَامَةٌ	۳۸	۲۲۳	۳۸	عِمَامَةٌ	۳	=	=	عِمَامَةٌ
۲۰۴	۳	=	الْطَّمَّةُ	۵	=	=	الْطَّمَّةُ	۳۸	۲۴۱	۳۸	الْطَّمَّةُ
۱۳	=	=	الْحَيْلُ	۶	=	=	الْحَيْلُ	۱۰	۲۴۹	۱۰	الْحَيْلُ
۲۰۵	۳	=	فَكَفَّرَ	۱۰	=	=	فَكَفَّرَ	۱۳	۲۵۰	۱۳	فَكَفَّرَ
۱۰	=	=	أَيْدِيهِ	۱۰	=	=	أَيْدِيهِ	۱۵	=	=	أَيْدِيهِ
=	=	=	أَوْ	۵	۲۲۵	۵	أَوْ	۱۱	۲۵۱	۱۱	أَوْ
۲۰۶	۱	=	مَرْثِيَةٌ	۶	=	=	مَرْثِيَةٌ	۱۰	۲۵۲	۱۰	مَرْثِيَةٌ
=	=	=	نَلَايَ	۲۲۵	=	=	نَلَايَ	=	=	=	نَلَايَ
۶	=	=	تَقْصُرُ	۲۰	=	=	تَقْصُرُ	۱۰	=	=	تَقْصُرُ
=	=	=	تَسْلِيَتُهُمْ	۲۲۸	=	=	تَسْلِيَتُهُمْ	۸	۲۵۳	۸	تَسْلِيَتُهُمْ
۱۰	=	=	مَمْلُوكَانِ	۲۲۸	=	=	مَمْلُوكَانِ	۱۲	۲۵۴	۱۲	مَمْلُوكَانِ
۲۰۹	=	۲۲۹	أَمْرٌ	۲۲۹	=	=	أَمْرٌ	۱۵	=	=	أَمْرٌ
۲۱۰	۲۱	۲۳۲	الشَّعْوَرُ	۲۳۲	=	=	الشَّعْوَرُ	۹	۲۵۵	۹	الشَّعْوَرُ

STATE

۱۲	واحد نمبر
۹	دو نمبر
۳	تین نمبر

۱۲	واحد نمبر
9	فن نمبر
31194	تھا نمبر

۱۲	واحد نمبر
9	فن نمبر
30	تکاب نمبر